جلد پنجم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اُردو

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسمّٰی بہ

١٣٢٥ھ

مترجم اردو

باہتمام

شیخ عبد الحی و عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اردو اس سے بڑھ کر اردو اور جامع تفسیر قرآن شریف کی دنیا بھر میں نہیں ملیگی مؤلفہ نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم ۱۶ جلدوں میں کامل ہے فی جلد (عہ)	للعہ ۲۴
تیسیر القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح نیل الاوطار و فتح الباری پانچ پارہ تک ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب۔	عہ
مسلم شریف مترجم اردو کامل چھ جلدوں میں . . .	للعہ
ابوداؤد مترجم کامل چار جلدوں میں	للعہ
ابن ماجہ کامل تین جلدوں میں	لعہ
ترمذی مترجم کامل ۲ جلدوں میں نولکشوری۔	للعہ
نسائی ترجمہ اردو کامل ۲ جلدیں	لعہ
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک رحمہ الله	عہ
تیسیر الصحاح کامل ۶ جلدیں	للعہ
سفر السعادت اردو۔	۸ر
تقویت الایمان مع حاشیہ تذکیر الاخوان	

نام کتاب	قیمت
ترجمہ اغاثۃ اللہفان	عہ ۲
مشکوۃ الانوار لتسہیل مشارق الانوار	عہ
دستور المتقی المعروف بہ صلوۃ النبی اردو خوانوں کے لیئے تمام مسائل عبادات کے لیئے یہ کتاب کافی ہے۔	۸ر
دقائق الاخبار مترجم اردو مؤلفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ	۶ر
تواریخ حبیب الہ سوانحعمری آنحضرت صلی الله علیہ وسلم بیان نبوت محمدی وشان رسالت احمدی آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کے صحیح صحیح حالات قابل دید ہے	۶ر
راہ سنت منظوم مؤلفہ سید اولاد حسن قنوجی رحمہ الله	۷ر
الحزب الاعظم	۲ر
الحزب المقبول	۴ر
تصانیف لطیف نواب صدیق حسین خاں صاحب رئیس بڑودہ باوجود صاحب ریاست وامارت ہونے کے اہل اسلام کے لیئے طرح طرح کی کتابیں فواید دینی و دنیوی میں تالیف فرماتے رہتے ہیں کل مسلمانوں	۴ر

نام کتاب	قیمت
کو ان تالیفات کی قدر کرنی چاہیئے بعض تالیفات نواب صاحب موصوف ذیل میں معہ قیمت درج کی جاتی ہیں۔	
اسلام کی خوبیاں	۵ر
گلدستہ تمیز	عہ
گلدستہ منافع حصہ اول	۸ر
" حصہ دوم	۸ر
" علوم	۸ر
گلدستہ فلاح	۴ر
گلدستہ فوائد	۴ر
نغمہ صدر	۲ر
اسلام کے عقائد	ار

علاوہ ازیں

صدہا قسم کی کتابیں مطبع ہذا سے بکفایت بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

شائقین با تمکین

فہرست کلان مطبع ہذا کی طلب کر کے ملاحظہ فرما دیں

فقط

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزوۂ ذی قرد
جنگ ذی قرد کا بیان

تقدم ذکرها في حديث ابن الأكوع في غزوة الحديبية وكذا تقدم ذكر خيبر

ترجمہ اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اکوع کی حدیث میں جنگ حدیبیہ میں اور اسیطرح جنگ خیبر کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

عمرۃ القضاء
عمرہ قضا کا بیان

عن البراء بن عازب رض قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة فأبى أهل مكة ان يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم على ان يدخل من العام المقبل يقيم فيها ثلثا لا يدخل مكة السلاح الا السيف في القراب وان لا يخرج من اهلها باحد وان لا يمنع من اصحابه من اراد ان يقيم بها فلما دخلها ومضى الاجل اتوا عليا فقالوا قل لصاحبك اخرج فقد مضى الاجل فخرج صلى الله عليه وسلم فتبعته ابنة حمزة رض تنادي يا عم يا عم فتناولها علي رض فقال لفاطمة رض دونك بنت عمك فحملتها فاختصم فيها علي وزيد وجعفر رض فقال علي رض هي ابنة عمي وقال جعفر هي ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد بنت اخي فقضى بها صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلي رض انت مني وانا منك وقال لجعفر اشبهت خَلقي وخُلقي وقال لزيد انت اخونا ومولانا اخرجه الشيخان قراب السيف قال الازهري هو غمده

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا تو مکے والوں نے آپکو مکے میں داخل ہونے سے روکا یہانتک کہ آپ نے ان سے صلح کی اس شرط پر کہ آئندہ سال کو مکے میں آویں اور تین دن اسمیں ٹھیریں نہ لاویں مکے میں ہتھیار کو مگر تلوار غلاف میں اور مکے والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے نکلے اور اگر انکے اصحاب میں سے کوئی مکے میں رہنا چاہے تو اسکو منع نہ کریں پھر جب آئندہ سال کو آپ مکے میں آئے اور مدت گذر گئی تو کفار قریش علی رضہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے ساتھی کو کہو کہ مکے سے نکل جاوے پس البتہ مدت گذر چکی ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے) نکلے اور حمزہ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگی پکارتی تھی اے چچا اے چچا تو علی رض نے اسکو پکڑا اور فاطمہ رض سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لے حضرت فاطمہ رض نے اسکو اٹھا لیا پھر اسکی پرورش کے بارے میں علی اور زید اور جعفر جھگڑنے لگے علی مرتضے رض نے کہا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زید نے کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خالہ کے لیے اسکا حکم کیا اور فرمایا کہ خالہ بجائے ماں کے ہے یعنی اسکی پرورش کا حق اسکی خالہ کو ہے وہی اسکی پرورش کرے اور علی رض مرتضے سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے یعنی تو میرے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے شیخین اسکے راوی ہیں قراب السیف کہا ازہری نے کہ وہ اسکا غلاف ہے۔

غزوۂ موتہ بارض الشام
شام کی زمین میں جنگ موتہ کا بیان

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة مؤتة زيد بن حارثة رضی اللہ عنہ فقال إن قتل زيد فجعفر وإن قتل جعفر فعبد الله بن رواحة رضی اللہ عنہ فكنت معهم في تلك الغزوة فالتمسنا جعفرا فوجدناه في القتلى ووجدنا فيما أقبل من جسده بضعا وسبعين ما بين رمية وطعنة زاد في رواية ليس منها شيء في دبره أخرجه البخاري ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا اور فرمایا کہ زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے اور میں بھی اس جنگ میں انکے ساتھ تھا سو ہمنے جعفر کی لاش کو تلاش کیا سو ہمنے اسکو مقتولوں میں پایا اور ہمنے اسکے بدن کی اگلی طرف میں کچھ اوپر ستر زخم تیر اور نیزے کے پائے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انمیں سے کوئی زخم اسکی پچھلی طرف میں نہ تھا بخاری اسکے راوی ہیں **ف** شام کے حاکم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے ہجرت کے آٹھویں سال موتہ پر جو ملک شام میں ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو انکا سردار کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا تو خدا نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

(۲) وعن أنس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ جعفر فأصيب ثم أخذها عبد الله بن رواحة فأصيب وإن عيني رسول الله صلى الله عليه وسلم لتذرفان ثم أخذ خالد بن الوليد من غير إمرة ففتح الله تعالى له أخرجه البخاري والنسائي ذرفت العين إذا سال دمعها ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیا نشان کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر جعفر نے علم کو لیا سو وہ شہید ہوگیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے علم کو لیا سو وہ بھی شہید ہوگیا اور مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے پھر علم کو لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے تو اسکو فتح نصیب کی بخاری و نسائی اسکے راوی ہیں ذرفت العین کے معنے ہیں اس سے آنسو جاری ہوئے۔ **ف** حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی آپنے مدینے میں لوگوں سے بیان فرمائی۔ پھر اسی کے مطابق وہاں سے خبر آئی

(۳) وعن قيس بن أبي حازم قال سمعت خالدا يقول لقد انقطع في يدي يوم مؤتة تسعة أسياف فما بقي في يدي إلا صفيحة يمانية أخرجه البخاري ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے خالد سے سنا کہتے تھے کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں سو نہ باقی رہی میرے ہاتھ میں مگر ایک یمن کی تلوار چوڑے قبضہ کی بخاری اسکے راوی ہیں

(۴) وعن عوف بن مالك الأشجعي رضی اللہ عنہ قال خرجت مع زيد بن حارثة رضی اللہ عنہ في غزوة مؤتة ورافقني مددي من اليمن ليس معه غير سيفه فنحر رجل من المسلمين جزورا فسأله المددي طائفة من جلده فأعطاه فاتخذه كهيئة الدرقة ومضينا فلقينا جموع الروم وفيهم رجل على فرس أشقر عليه سرج مذهب وله سلاح مذهب فجعل الرومي يغري بالمسلمين فقعد له المددي تحت صخرة فمر به الرومي فعرقب فرسه بسيفه فخر الرومي فعلاه المددي بسيفه فقتله وحاز فرسه وسلاحه فلما فتح الله على المسلمين بعث إليه خالد بن الوليد فأخذ منه بعض السلب قال عوف فأتيت خالدا فقلت له

رعب سے کوئی سپاہی اپنے سردار پر شکایت کی جرأت نہ کرے۔

بعث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما الی الحرقات من جہینۃ

بھیجنا اسامہ بن زید کا طرف گروہ حرقات کی جو قوم جہینہ میں سے ایک شاخ ہے **ف** بعث اُس لشکر کو کہتے ہیں جسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے

(۱) عن ابی ظبیان قال سمعت اسامۃ بن زید یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحرقۃ فصبحنا القوم فھزمناھم فلحقت انا ورجل من الانصار رجلا منھم فلما غشیناہ قال لا الہ الا اللہ فکف عنہ الانصاری وطعنتہ برمحی فقتلتہ فلما قدمنا بلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ قلت انما قال متعوذا قال اقتلتہ بعد ان قال لا الہ الا اللہ فما زال یکررھا حتی تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذلک الیوم اخرجہ الشیخان وابو داود وزاد مسلم فی روایۃ اخری عن جندب اقتلتہ وقد قال لا الہ الا اللہ کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیمۃ کرر ذلک علیہ المتعوذ الملتجی خوفا من القتل

ابوظبیانؓ سے روایت ہے کہ میںنے اسامہ بن زید سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو گروہ حرقہ کیطرف بھیجا سو ہم صبح ہوتے ہی انپر جا پڑے ہمنے انکو شکست دی تو میں اور ایک انصاری مرد دونوں نے ان میں سے ایک مرد کو جا لیا سو جب ہمنے اسکو گھیر لیا تو اُسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا یعنے کلمہ پڑھا سو انصاری تو اُس سے باز رہا اور میںنے اُسکو نیزہ مارکے مار ڈالا پھر جب ہم مدینے میں آئے تو یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُسامہ کیا تونے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد میںنے کہا یا حضرت اُسنے تو اپنے بچاؤ کے لیئے کلمہ پڑھا تھا یعنے وہ سچا مسلمان نہ تھا فرمایا کیا تونے اُسکو قتل کر ڈالا۔ لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد سو ہمیشہ پھر پھر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ میںنے آرزو کی کہ اُسدن سے پہلے مسلمان ہوا ہوتا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم نے جندب سے دوسری روایت میں زیادہ کیا ہے کیا تونے اسکو قتل کر ڈالا اور حالانکہ اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آویگا تو کیا کریگا یعنے تو اسکا کیا جواب دیگا آپنے کئی بار دوہرایا متعوذ اُسکو کہتے ہیں جو خوف قتل سے پناہ پکڑے **ف** ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کیا تونے اسکا دل چیرکے دیکھا تھا یعنے تجھکو دل کا حال کیا معلوم ہے۔ معلوم ہوا کہ شرع میں ظاہر پر حکم ہے۔ دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

غزوۃ الفتح
جنگ فتح مکہ کا بیان

(۱) عن علی رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والزبیر والمقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تتعادی بنا خیلنا حتی اتینا الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی اناس من المشرکین من اھل مکۃ یخبرھم ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا حاطب ما ھذا فقال یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من انفسھم وکان من معک من المھاجرین لھم قرابات یحمون بھا اموالھم واھلیھم بمکۃ فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ فیھم یدا یحمون بھا قرابتی وما فعلت ذلک کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رض دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ تَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ
فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
إِلَّا النَّسَائِيَّ رَوْضَةُ خَاخٍ بِمُعْجَمَتَيْنِ مَوْضِعٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَالظَّعِينَةُ فِي الْأَصْلِ الْمَرْأَةُ مَا دَامَتْ فِي الْهَوْدَجِ
ثُمَّ جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ الْمُسَافِرَةُ ظَعِينَةً ثُمَّ نُقِلَتْ إِلَى الْمَرْأَةِ نَفْسِهَا سَافَرَتْ أَوْ أَقَامَتْ وَالْعِقَاصُ الْخَيْطُ الَّذِي تَشُدُّ
بِهِ الْمَرْأَةُ أَطْرَافَ ذَوَائِبِهَا وَالْمَعْنَى أَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ ضَفَائِرِهَا الْمَعْقُوصَةِ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا سو فرمایا چلو یہانتک کہ شفتالو کے باغ میں پہونچو سو مقرر وہاں ایک عورت
شتر سوار ہے اُسکے پاس ایک خط ہے سو اُس سے اُس خط کو لے لو سو ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک کہ ہم اس باغ میں
پہونچے سو ناگہان ہمنے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہمنے کہا خط نکال اُسنے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے
ہمنے کہا یا خط نکال یا کپڑے اتار ڈال پھر اُسنے اُسکو اپنے جوڑے کے نیچے سے نکالا پھر ہم اُس خط کو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لائے سو ناگہان اسمیں لکھا ہوا تھا کہ یہ خط ہے حاطب کی طرف سے مکے والوں میں سے بعضے کافروں
کی طرف اُن کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے کاموں کی خبر دیتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب
اس خط کے لکھنے کا کیا سبب ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ مجھپر جلدی نہ کیجئے (یعنے میری عرض سن لیجئے) مقرر میں قریش میں
ملا یا گیا ہوں اور میں اُنکی قوم سے نہیں ہوں اور جو آپکے ساتھ مہاجرین ہیں مکے میں انکے قرابتی ہیں جو اُنکے مالوں اور لڑکے
بالوں کو نگاہ رکھتے ہیں سو میںنے چاہا کہ جب میرا انمیں کوئی رشتہ نہیں ہے تو انپر کوئی احسان رکھوں جسکے سبب سے
میرے لڑکے بالوں کو نگاہ رکھیں یعنے میرے لڑکے مکے میں ہیں میرا وہاں کوئی بھائی بند نہیں جو انکی خبر گیری کرے میں نے
اُس خط سے چاہا کہ اُن کافروں سے راہ ورسم پیدا کروں تاکہ وہ لڑکے بالوں کو نہ ستائیں اور میںنے یہ کام اپنے دین سے کافر
مرتد ہوکر نہیں کیا اور میں اسلام کے بعد کفر سے راضی نہیں ہوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اُسنے تمسے سچ کہا
تو عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت حکم ہو تو اُسکی گردن ماروں کہ یہ منافق ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ جنگ
بدر میں موجود تھا اور شاید کہ خدا بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے اُن سے کہدیا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے
سو البتہ میںنے تمکو بخشدیا سو خدا نے یہ حکم اوتارا اے ایمان والو نہ ٹھیراؤ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست کہ انکو پیغام
بھیجتے ہو دوستی کا۔ نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور روضہ خاخ ساتھ دو خائے نقطے دار کے ایک جگہ ہے درمیان
مکے اور مدینے کے اور ظعینہ اصل میں عورت کو کہتے ہیں جبتک کہ ہودج میں ہو پھر ہر مسافر عورت کو ظعینہ کہا گیا۔ پھر عورت کو
ظعینہ کہا گیا مسافر ہو یا مقیم اور عقاص اُس دھاگے کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے چوٹیوں کے کناروں کو باندھتی ہے۔
(یعنے پراندا) یعنے اُسنے چوٹیوں کے جوڑے کے نیچے سے نکالا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ أَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جنگ رمضان کے مہینے میں کیا ہے
شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَخَرَجَ
أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ

قتل ہوئی جلیس بن اشعر اور کرز بن جابر رضی بخاری اُسکے راوی ہیں اور خطم الجبل ساتھ خاء معجمہ کے پہاڑ کی ناک جو آگے کو نکلی ہوئی ہوا ور حطم الخیل ساتھ حاء بے نقطے کے ہے۔ اور خیل ساتھ خاء نقطے دار کے پھر اسکے بعد یہ ہے جسکے تلے دو نقطے ہیں اور وہ تنگ جگہہ کو کہتے ہیں جسمیں گہوڑوں کی بہت بھیڑ اور ہجوم ہوا اور ایک دوسرے پر چڑھے آویں گویا کہ ایک دوسرے کو کچلے ڈالتا ہو اور یہہ اسواسطے تھا کہ تا وہ سب گھوڑوں کو دیکھے اور اُسکی آنکھ میں بہت کثرت سے نظر آویں اور ذمار ساتھ ذیر دال معجمہ کے جسکی نگہبانی تجہپر لازم ہو تیرے متعلقات میں سے اور مراد اس سے جگہہ لڑائی ہے اسواسطے کہ آدمی لڑتا ہے اُس چیز پر جسکی نگہبانی اُسپر لازم ہو اور کتیبہ واحد ہے اسکی جمع کتائب ہے اور وہ لشکر ہے ترتیب وار اور ملحمہ اُس لڑائی اور قتال کو کہتے ہیں جس سے خلاص نہو اور حجون مکہ کا ایک پہاڑ ہے اوترا و پر جہم کی طرف۔

(۴) وعن ابن عباس قال جاء العباس بابی سفیان بن حرب فاسلم بمر الظہران فقال العباس یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل یحب الفخر فلو جعلت لہ شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان بن حرب فہو امن ومن اغلق بابہ فہو امن ومن القی سلاحہ فہو امن ومن دخل المسجد فہو امن اخرجہ ابو داؤد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ عباس ابو سفیان بن حرب کو ساتھ لائے سو وہ مر الظہران میں مسلمان ہوا تو عباس نے کہا یا حضرت ابو سفیان ایک مرد ہے کہ فخر کو چاہتا ہے سو اگر آپ اسکو کوئی چیز عنایت کریں جسمیں اُسکا نام ہو تو بہتر ہے آپنے فرمایا ہاں جو ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے وہ پناہ میں ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر لیوے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو اپنے ہتھیار پھینک دے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو خانہ کعبہ کی مسجد میں گھس گیا وہ بھی پناہ میں ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۵) وعن انس قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ اخرجہ الستۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھی پھر جب آپ نے سر سے خود اُتاری تو ایک مرد آپکے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے یعنی اُسنے پناہ لی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اُسکو قتل کر ڈالو چھیؤں اُسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن سعد بن ابی وقاص قال لما کان یوم الفتح امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا اربعۃ نفر وامراتین فیہم ابن ابی السرح فاختبا عند عثمان فلما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الی البیعۃ جاء بہ عثمان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلثا کل ذلک یابی ان یبایعہ ثم بایعہ بعد الثلثۃ ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ہذا حین رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری ما فی نفسک الا اومات الینا بعینک فقال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین قال ابو داؤد وکان عبد اللہ اخا عثمان من الرضاعۃ اخرجہ ابو داؤد والنسائی الرشید اللبیب العاقل الفطن خائنۃ الاعین کنایۃ عن الرمز والاشارۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب لوگوں کو پناہ دی مگر چار مردوں اور عورتوں کو پناہ نہ دی انہیں میں ابن ابی السرح بھی تھا وہ عثمان کے پاس چھپا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا تو عثمان اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا کہ یا حضرت عبد اللہ سے بیعت لیجئے حضرت نے سر اوٹھا کر اسکی طرف تین بار دیکھا ہر بار اسکی بیعت سے انکار

کرتے تھے پھر تین بار کے بعد اُس سے بیعت کی پھر اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم میں کوئی مرد [illegible] طرف اُٹھ کھڑا ہوتا جبکہ اُسنے دیکھا کہ مینے اُسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا تھا اور اسکو قتل کر ڈالتا ہمنے کہا ہم [illegible] جو آپکے دل میں ہے آپنے ہماری طرف آنکھ سے کیوں نہ اشارہ کیا (کہ ہم اسکو قتل کر ڈالتے) فرمایا کہ نہیں لائق کسی نبی [illegible] کہ اسکی آنکھ خائن ہو۔ کہا ابو داؤد نے کہ عبد اللہ بن ابی السرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ ابن رشید کہتے ہیں ہوشیار عاقل کو اور آنکھ خیانت کرنے والی سے مراد رمز اور اشارہ کرنا ہے۔

(٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلنُّصُبُ بِضَمِّ الصَّادِ وَسُكُوْنِهَا الصَّنَمُ وَجَمْعُهُ الْاَنْصَابُ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے اور آپکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اُس سے آپ اُنکو چوکنے لگے اور فرماتے تھے کہ آیا حق اور نکل بھاگا جھوٹ۔ بیشک جھوٹ ہے نابود ہونے والا۔ آیا حق اور نہیں پیدا ہوتا باطل اور نہیں پھر آتا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور نصب واحد ہے اور اسکی جمع انصاب ہے۔

(٨) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ اَنْ يَاْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُوْرَةٍ فِيْهَا وَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مُحِيَتْ كُلُّ صُوْرَةٍ فِيْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کو فتح مکہ کے دن حکم کیا اور حالانکہ آپ بطحا (کہ کی پتھریلی زمین کا نام ہے) میں تھے کہ یہ خانہ کعبہ میں جائیں اور جو اسمیں تصویریں ہیں انکو مٹائیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے یہانتک کہ اسکی سب تصویریں مٹائی گئیں یعنی جو تصویریں کہ کافروں نے خانہ کعبہ کے اندر رکھی اور لکھی ہوئی تھیں سب کو مٹا دیا۔ انکا نام و نشان نہ چھوڑا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ بِالْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ الْمِفْتَاحَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ [illegible] النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رض اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ اَخْرَجَهَا الْبُخَارِيُّ اَلْحَجَبَةُ جَمْعُ حَاجِبٍ وَهُوَ سَادِنُ الْبَيْتِ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے اوچان سے اپنی اونٹنی پر سامنے آئے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے اور آپکے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ کعبے کے دربانوں میں سے تھے یہانتک کہ آپنے خانہ کعبہ کی مسجد میں اونٹنی بٹھائی اور عثمان کو حکم کیا کہ خانہ کعبہ کی کنجی لا دے عثمان اپنی ماں کے پاس گیا (یعنی اور اوس سے کنجی مانگی) اُسنے کنجی دینے سے انکار کیا تو اسنے کہا قسم اللہ کی یا دیوے نہیں تو یہ تلوار میری سے نکل جائے گی (یعنی میں مار ڈالونگا) تو اُسنے کنجی اُسکو دی وہ اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ اُسامہ اور بلال اور عثمان

آپ اسکے اندرون کو دیر تک سے پھر باہر تشریف لائے اور لوگ آگے بڑھے یعنی خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کو اور
سب سے پہل عبداللہ بن عمر داخل ہوئے سو انہوں نے بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے پایا اور ان سے پوچھا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے تو بلال نے اشارہ کیا اور اس جگہ کی طرف جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی
عبداللہ نے سو میں بھول گیا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور حجبہ
جمع ہے حاجب کی اور حاجب خانۂ کعبہ کے دربان کو کہتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَکَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ فَقَالَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَبَسَ عَنْ مَکَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اِنَّمَا
حَلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا یُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا
تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّعْقِلَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْخَلَا
الرَّطْبُ وَاخْتِلَاؤُهٗ قَطْعُهٗ وَقَوْلُهٗ لَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ اَیْ لِمُعَرِّفٍ اَبَدًا عَلَی الدَّوَامِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ جب اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مکے کو فتح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے سو اللہ کی حمد اور
ثنا کی اور فرمایا کہ بیشک خدا نے مکے سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو اسپر غالب کیا اور مجھ
سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف ایک گھڑی پر میرے واسطے حلال ہوا اور بیشک میرے بعد بھی
کسی کو اسمیں لڑنا حلال نہ ہوگا۔ سو نہ اسکا شکار ڈرایا جاوے اور نہ اسکی گھاس کاٹی جاوے اور نہ اسکا
درخت کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اسکے لیے جو اسکو لوگوں میں مشہور کرے (یعنی
لوگوں میں پکارے کہ فلانی کسی کی چیز پائی جسکی ہو آکر لیجاوے) اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں ایک
بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو دیت یعنی خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے
پھر حضرت عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کے گھاس کاٹنے کی اجازت دیجئے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اسکو
قبروں میں اور اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی
ہیں خلا سبز گھاس کو کہتے ہیں اور اختلا سے مراد کاٹنا اسکا ہے اور منشد کے معنی ہیں جو اسکو ہمیشہ لوگوں میں مشہور
کرے۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب کسی کو مکے میں لڑنا درست نہیں ہے

وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ غَنِمُوْا یَوْمَ الْفَتْحِ شَیْئًا قَالَ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ
وہب سے روایت ہے کہ میں نے جابر سے پوچھا کہ کیا اصحاب نے فتح مکہ کے دن کچھ غنیمت کا مال لوٹا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں
ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْیَضُ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ
والترمذی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکے میں) داخل ہوئے اور حالانکہ آپکا نشان سفید
تھا اور آپکے سر پر سیاہ عمامہ تھا ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

غزوہ حنین
جنگ حنین کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا
غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ الْخَیْفُ

مَا اَخَذُوْا عَنْ غَلِيْظِ الْجَبَلِ وَارْتَفَعَ عَنْ مَسِيْلِ الْمَاءِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو کل قوم بنی کنانہ کے میدان میں اُترینگے جہاں قریش نے باہم
پر قسم کھائی تھی شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور خیف وہ جگہ ہے جو سخت پہاڑ سے نیچے ہو اور پانی بہنے کی جگہ سے اونچی
یعنے متوسط ہو **ف** یعنے محصب میں قبل ہجرت کے جب حضرت مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں اسبات کی
قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم سے شادی بیاہ نہ کریں اور اُن سے خرید و فروخت نہ کریں یہانتک کہ وہ تنگ ہو کر حضرت کو ان کے
حوالے کردیں چنانچہ تین برس تک بنی ہاشم کو آگ اور پانی تک بھی نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے
کافروں میں پھوٹ ڈالی اور اپنے عہد و پیمان سے باز آئے حضرت فتح مکہ کے دن بھی وہیں اترے تاکہ خدا کا احسان ظاہر ہو
کہ جہاں کافروں نے کفر پر کمر باندھی تھی وہیں خدا نے مسلمانوں کو غالب کیا۔

(۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبْنَا السَّيْرَ حَتّٰى
كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ
كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا
اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوْا مَا اَحْسَسْنَاهُ
فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ
فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ
حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا
فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبْتَ
فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ جَاءَ الْقَوْمُ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ اِذَا لَمْ يَتَخَلَّفْ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ
نَادٰى اِلَيْهَا وَاَقَامَهَا وَاَوْجَبَ فُلَانٌ اِذَا فَعَلَ مَا يُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ اَوِ النَّارَ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا الْجَنَّةُ **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ
سے روایت ہے کہ کہا ہم جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے سو ہم دیر تک چلتے رہے یہانتک
کہ شام ہوئی اور نماز کا وقت ہوا اتنے میں ایک سوار آیا اُسنے کہا یا حضرت میں آپکے آگے چلا تھا یہانتک کہ ایک
پہاڑ پر چڑھا تھا سو ناگہان میں نے دیکھا کہ سب قوم ہوازن اپنی عورتوں اور اپنے مواشی اور بکریوں کے ساتھ حنین
میں جمع ہوئے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہو گا سب
کو لوٹ لا ئینگے پھر فرمایا کون ہے جو آج رات کو ہماری نگہبانی کرے تو انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا یا رسول اللہ
آپ کی نگہبانی کرونگا فرمایا سوار ہو لے وہ سوار ہوا۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ پہاڑ کی اوس اوپر کی راہ کیطرف
یہانتک کہ تو اسکے اوپر پہونچے اور نہ مغرور ہونا اپنی طرف سے رات کو کہا اُسنے پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی جا ئے نماز کیطرف نکلے پھر آپنے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا کیا تمنے اپنے سوار کو معلوم کیا انہوں نے کہا
نہیں دیکھا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور آپ بار بار پہاڑ کی راہ کی طرف
پھر کر دیکھتے تھے یہانتک کہ آپنے نماز پوری کی پھر فرمایا تمکو خوشی ہو کہ تمہارا سوار آیا سو ہم درختوں کے درمیان

دیکھنے لگے سو ناگہاں وہ آپہونچا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑا ہوا سو اُسنے کہا کہ میں چلا گیا یہانتک
اُس راہ کے اوپر پہونچا جسجگہہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا پھر جب صبح ہوئی تو میں پہاڑ کی دونوں جانب
جھانکا اور میں نے نظر کی سو میں نے وہاں کسی کو نہیں دیکھا فرمایا کیا تو رات کو اترا تھا اُسنے کہا نہیں مگر نماز کو یا پاخانے کو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے بہشت کو واجب کر لیا سو نہیں لازم تجھپر کہ نہ عمل کرے بعد اُسکے ابو داؤد نے اسکو
روایت کیا ہی ہیں کہتے ہیں جاء القوم عن بکرۃ ابیہم جبکہ کوئی انمیں سے پیچھے نہ رہے اور ثوب بالصلوۃ کے معنے ہیں کہ اسکے لیے پکارا
اور تکبیر کہی گئی اور اوجب اسوقت کہتے ہیں جب کوئی ایسا کام کرے جو بہشت یا دوزخ کو واجب کرے۔ اور مراد یہاں بہشت
ہے) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ
لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ نَحْنُ مَعَكَ اَبْشِرْ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَهَا بَيْنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ
ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا شَيْءٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهُ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ رَضِيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَتِ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلطُّلَقَاءُ
جَمْعُ طَلِيْقٍ وَهُوَ الَّذِيْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ مَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو قوم ہوازن اور غطفان
وغیرہم اپنے بال بچوں اور مواشی کے ساتھ سامنے آئے اور اُسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار آدمی
تھے اور آپکے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو چھوڑے گئے تھے تو سب نے پیٹھ دی یہانتک کہ آپ اکیلے باقی رہ گئے سو آپنے
اسدن دو بار پکارا انکے درمیان کوئی چیز نہ ملائی (پہلے) اپنے داہنی رخ پکارا سو فرمایا اے گروہ انصار کے تو انہوں
نے کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھ ہیں آپکو خوشی ہو پھر اپنی بائیں رخ پکارا سو فرمایا اے گروہ
انصاریوں کے اُنہوں نے کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یا حضرت ہم آپکے ساتھ ہیں آپ کو خوشی ہو اور آپ سفید خچر پر سوار
تھے خچر سے اوترے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول ہوں پھر کافروں کو شکست ہوئی اور آپنے
غنیمت کا بہت مال پایا اور اوسکو مہاجرین اور اور نو مسلم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اسمیں سے انصار کو کچھ دیا نہ تھا
تو کہا کہ جب کوئی سخت کام ہوتا ہے تو ہم کو بلایا جاتا ہے اور لوٹ کا مال ہمارے غیروں کو دیا جاتا ہے یہ خبر حضرت
کو پہونچی آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو تم سے مجھکو پہونچی وہ چپ رہے پھر فرمایا
اے گروہ انصار کے کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لیجاؤ تم انکو اپنے گھر
میں سمیٹ لیجاؤ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ پہاڑ کے نیچے کی راہ
چلتے اور انصار اوپر کی راہ چلتے تو میں انصار کی راہ پر چلتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور طلقا جمع ہے طلیق
کی اور طلیق اُس شخص کو کہتے ہیں جسکی راہ چھوڑ دی گئی ہو اور وہ مکے والے تھے جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے والوں کو اُسدن فرمایا جاؤ تم چھوڑے گئے ہو۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض فَقَالَ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَا وَلّٰی وَلٰكِنِ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰی هٰذَا الْحَیِّ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰی رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ ۞ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۞ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ثُمَّ صَفَّهُمْ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا الَّذِیْ يُحَاذِیْ بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَخِفَّاءُ جَمْعُ خَفِيْفٍ وَهُوَ الْمُسْرِعُ الَّذِیْ لَيْسَ لَهُ شَیْءٌ يُعَوِّقُهُ وَالْحُسَّرُ جَمْعُ حَاسِرٍ وَهُوَ الَّذِیْ لَا دِرْعَ عَلَيْهِ وَالرِّشْقُ الرَّمْیُ وَالرِّجْلُ مِنَ الْجَرَادِ الْقِطْعَةُ الْكَبِيْرَةُ وَانْكَشَفُوْا اَیِ انْهَزَمُوْا وَالْبَاْسُ الشِّدَّةُ وَالْخَوْفُ وَمَعْنٰی احْمَرَّ الْبَاْسُ اِشْتَدَّ الْحَرْبُ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد براء بن عازب کے پاس آیا سو اُسنے کہا اے ابو عمارہ کیا تمنے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ سلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپنے تو پیٹھ نہ پھیری لیکن جلد باز اور بے زرہ لوگ اس قوم ہوازن کیطرف چلے اور وہ تیرانداز قوم تھی سو انہوں نے انکو تیر گویا کہ وہ ٹڈیوں کا ایک لشکر تھا سو مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے سو وہ بھاگ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پھر آئے اور ابوسفیان بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کو کھینچ رہے تھے یعنی تاکہ آگے نہ بڑھے سو آپ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں الٰہی اپنی مدد اتار پھر آپنے ان کی صف باندھی۔ کہا براء نے قسم ہے اللہ کی جب لڑائی بھڑکتی تھی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے اور البتہ ہم میں سے بڑا دلاور وہ شخص ہوتا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا تھا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اخفا جمع خفیف کی ہے اور وہ جلد باز کو کہتے ہیں جسکے پاس کوئی چیز نہ ہو اُسکو روکے اور حسر جمع حاسر کی ہے اور حاسر اسکو کہتے ہیں جسپر زرہ نہ ہو اور رشق تیر مارنے کو کہتے ہیں (کہا نووی نے کہ رشق ساتھ زیر کے اون تیروں کا نام ہے جنکو ایک جماعت یکبارگی اکٹھا مارے) والرجل من الجراد ٹڈی کی ایک جماعت کو کہتے ہیں اور انکشفوا کے معنے ہیں کہ انکو شکست ہوئی اور باس کے معنے ہیں سختی اور خوف اور احمر الباس کے معنے ہیں کہ لڑائی بھڑکی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا کرنا وقت قائم ہونے لڑائی کے

(۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ کافروں کا ایک جاسوس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ سفر میں تھے تو وہ آپکے اصحاب کے پاس بیٹھکر باتیں کرنے لگا پھر چل دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو ڈھونڈکر قتل کرڈالو سو مینے اسکو قتل کیا تو آپ نے مجھکو اسکا اسباب انعام دیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اِتَّخَذَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَنْجَرًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَكَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اِتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهُ فَجَعَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ الَّذِيْنَ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسلمین اِنَّ اللہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ اَلْبَقْرُ الشَّقُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے حنین کے دن ایک خنجر لے رکھا سو وہ ام سلیمؓ کے پاس تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اے اُم سلیم یہ خنجر کیوں لیا ہے انہوں نے کہا میں نے یہ اسواسطے لے رکھا ہے کہ اگر کافروں میں سے کوئی میرے نزدیک ہوا تو اسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے پھر ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ نو مسلم ہمارے پیچھے ہیں انہوں نے آپکو شکست دلائی ہے انکو قتل کر دیجئے تو آپنے فرمایا کہ اے ام سلیم مقرر اللہ تعالےٰ نے کفایت کی اور خوب کفایت کی یعنے اب اللہ نے ہمکو فتح دیدی ۔ انکو کیوں ماریں مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور بقر کے معنے ہیں پھاڑ کے ۔

وۃ اوطاس
اوطاس کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍؓ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَهَزَمَ اللہُ اَصْحَابَہٗ وَکُنْتُ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ فِیْ رُکْبَتِہٖ بِسَهْمٍ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاکَ فَاَشَارَ اِلٰی شَخْصٍ فَقَصَدْتُ لَہٗ فَلَحِقْتُہٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُہٗ وَ جَعَلْتُ اَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْیِیْ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُہٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللہُ صَاحِبَکَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُ فَنَزَا مِنْہُ الْمَاءُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِقْرَأِ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہٗ یَسْتَغْفِرْ لِیْ وَاسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ فَمَکَثَ یَسِیْرًا ثُمَّ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ فَاسْتَغْفِرْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامرؓ کو ایک لشکر کا سردار کرکے اوطاس کیطرف بھیجا سو درید بن صمہ سے انکا مقابلہ ہوا اور درید مارا گیا اور اللہ نے اُسکے ساتھیوں کو شکست دی اور میں ابو عامر کے ساتھ تھا سو انکو گھٹنے میں تیر لگا تو میں انکے پاس پہونچا اور میں نے اُن سے کہا کہ اے چچا تمکو کسنے تیر مارا ہے انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا میں اسکی طرف چلا سو میں اُسکو جا ملا پھر جب اُسنے مجھے دیکھا تو پیٹھ دیکر بھاگا میں اسکے پیچھے لگا اور میں اُسے کہا کہ تجکو شرم نہیں کیا تو کھڑا نہیں ہوتا تو وہ کھڑا ہو گیا سو ہمنے ایک دوسرے پر تلوار ماری تو میں نے اُسکو قتل کر ڈالا پھر میں نے ابو عامر سے کہا کہ جسنے تجھے تیر مارا تھا اللہ نے اُسکو قتل کیا پھر اُسنے کہا اس تیر کو کھینچ لے میں نے اسکو کھینچ لیا تو اُس سے پانی نکلا پھر اُسنے کہا اے بھتیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام پہونچا دینا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیئے بخشش کی دعائیں مانگیں اور ابو عامر نے مجکو لوگوں پر خلیفہ کیا ۔ پھر تھوڑے دن جی کر مر گیا پھر جب پلٹ کر مدینے میں آیا تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا کہ بخشدے ابو عامر کو جسکا نام عبید ہے الٰہی قیامت کے دن اونچا کر اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا کر ابو موسےٰ نے کہا میں نے عرض کی اور میرے واسطے بھی دعا کیجئے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو بخشدے اور قیامت کے دن اسکو عزت والے مقام میں داخل کر ۔ ابو بردہ نے کہا کہ ایک دعا

ابو عامر کے لیئے ہے اور دوسری ابو موسے کے لیئے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوۃ الطائف
جنگ طائف کا بیان

(۱) **عن** ابن عمرؓ قال لما حاصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطائف فلم ینل منھم شیئا قال انا قافلون غدا ان شاء اللہ تعالیٰ فثقل علیھم فقالوا نذھب ولا نفتحہ وقال مرۃ نقفل فقال اغدوا علی القتال فاصابھم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء اللہ فاعجبھم فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو گھیر لیا اور دشمن سے کوئی چیز ہاتھ نہ آئی یعنے انپر فتحیابی نہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم کل انشاء اللہ تعالیٰ پلٹنے والے ہیں تو یہ بات اصحاب پر گراں گذری اور کہنے لگے کہ ہم چلے جائیں اور حالانکہ ہمنے اسکو فتح نہیں کیا اور کسی راوی نے نذہب کے بدلے نقفل کہا تو آپنے فرمایا کہ صبح کو لڑائی پر چلو سو ہم صبح کو لڑائی پر گئے تو اصحاب کو زخم پہونچے یعنی بعضے اصحاب زخمی ہوئے پھر حضرت نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ کل پلٹنے والے ہیں تو اصحاب اس بات سے خوش ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** عثمان بن العاصؓ قال لما قدم وفد ثقیف نزلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد لیکون ارق لقلوبھم فاشترطوا ان لا یعشروا ولا یحشروا ولا یجبوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تعشروا ولا تحشروا ولا خیر فی دین لیس فیہ رکوع اخرجہ ابو داؤد والمراد بالحشر جمعھم الی الجہاد والنفیر الیہ وبقولہ یعشروا اخذ العشور من اموالھم صدقۃ وبقولہ ولا یجبوا بفتح الجیم وضم الباء المشددۃ واصل التجبیۃ ان یقوم الانسان مقام الراکع واراد وا انھم لا یصلون قال الخطابی ویشبہ ان یکون انما سمح لھم بالجہاد والصدقۃ لانھما لم یکونا بعد واجبین فی العاجل لان الصدقۃ انما تجب بالحول والجہاد انما یجب بحضورہ واما الصلوٰۃ فھی راتبۃ فلم یجز ان یشترطوا ترکھا **ترجمہ** عثمان بن العاص سے روایت ہو کہ جب قوم ثقیف کے ایلچی آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اترے آپنے انکو مسجد میں تاکہ انکے دل نرم ہوں تو انہوں نے شرط کی کہ نہ انکے مال سے عشر لیا جاوے اور نہ انکو جہاد میں بلایا جاوے اور نماز پڑہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو اجازت ہے کہ نہ عشر دو اور نہ جہاد کی طرف نکلو اور نہیں ہو کچھ اس دین میں جسمیں رکوع نہ ہو ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مراد ساتھ حشر کے جمع کرنا انکا ہے طرف جہاد کے نکلنا طرف اسکی اور یعشروا سے مراد انکے مالوں سے عشر لینا ہے صدقے میں اور قول انکا لا یجبوا ساتھ زبر اور پیش باء موحدہ کے ہے جسپر تشدید ہے اور تجبیہ کے اصل معنے یہ ہیں کہ آدمی رکوع میں کھڑا ہووے اور یہ تھی کہ نماز نہ پڑہیں کہا خطابی نے کہ شاید آپنے جہاد اور صدقے میں انکو اسواسطے سہولت اور آسانی کی کہ ابھی دونوں فوراً انپر واجب نہ تھے اسواسطے کہ زکوٰۃ سال گزر جانے کے بعد واجب ہوتی ہے اور جہاد واجب ہوتا ہے جبکہ حاضر ہو اور لیکن نماز تو ہمیشہ فرض ہے سو اسکے ترک کرنے کی شرط کرنی جائز نہیں۔

(۳) **وعن** وھب قال سألت جابراؓ عن شان ثقیف اذ بایعت قال اشترطت ان لا صدقۃ علیھا ولا جہاد وانہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیتصدقون ویجاہدون اذا اسلموا اخرجہ ابو داؤد **ترجمہ** وہب سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے جابرؓ سے ثقیف کا حال پوچھا جبکہ انہوں نے بیعت کی کہا انہوں نے

تھی کہ نہ اپنر زکوۃ ہو اور نہ جہاد اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب مسلمان ہونگے تو
دینگے اور جہاد کرینگے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ث خالد بن الولید
بن ولید کی بعث کا بیان

عن ابن عمر رض قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالدا
الی بنی جذیمۃ فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا
اسلمنا فجعلوا یقولون صبانا وجعل خالد یقتل ویاسر فدفع
الی کل رجل منا اسیرہ فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل
من اصحابی اسیرہ حتی قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرناہ لہ فرفع یدیہ فقال اللھم
برا الیک مما صنع خالد مرتین اخرجہ البخاری والنسائی صبانا اذا خرج من دین الی غیرہ **ترجمہ** ابن عمر
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم کیطرف بھیجا (انکے مسلمان کرنیکو) سو خالد نے
اسلام کی دعوت کی تو وے زبان سے اچھیطرح یہ بات نہ کرسکے کہ ہم اسلام لائے (یعنی اسلیئے کہ انکو معلوم نہ تھا
مسلمان ہونے کے لیئے کیا لفظ زبان سے کہا جاتا ہے۔) سو انہوں نے یوں کہنا شروع کیا کہ ہم بیدین ہوئے یعنے ہم
بیدین ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانوں کو بیدین کہتے تھے سو خالد نے انکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہم میں
ہر مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو میں نے کہا واللہ میں تو اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی
کرے یہانتک کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہمنے یہ حال حضرت سے کہا تو آپ نے اپنے دونوں
ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ الہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہوں خالد کے کام سے جو اسنے کیا یہ آپنے دوبار فرمایا
اپنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے انکو مارا الہی میں اسمیں شریک نہیں ہوں معلوم ہوا کہ نیت کا
ہے اگر خلاف مقصود غلطی یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

یۃ عبد اللہ بن حذافۃ السہمی
اللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ کے چھوٹے لشکر کا بیان

وعلقمۃ بن مجزز المدلجی ویقال انھا سریۃ
الانصاری اور اسکو انصاری کا چھوٹا
لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

عن علی بن ابی طالب رض قال بعث
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیھم رجلا من الانصار وامرھم ان یطیعوہ فغضب فقال
الیس امرکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تطیعونی قالوا بلی قال فاجمعوا حطبا فجمعوا فقال اوقدوھا فقال
ادخلوھا فھموا وجعل بعضھم یمسک بعضا ویقولون انما فررنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من النار فما
زالوا حتی خمدت النار وسکن غضبہ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوھا ما خرجوا منھا الی یوم القیمۃ
الطاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اسکی
فرمانبرداری کرنا تو (ایک روز) عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور لشکر سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمکو نہیں کہا کہ میری فرمانبرداری کرنا انہوں نے کہا کیوں نہیں اسنے کہا سو لکڑیاں جمع کرو انہوں نے لکڑیاں
جمع کیں پھر کہا انمیں آگ جلاؤ انہوں نے آگ جلائی پھر لشکر سے کہا اسمیں گھس جاؤ (یعنے اسلیئے کہ حضرت نے میری

تابعداری تم پر واجب کی ہے) تو انہوں نے آگ میں گھسنے کا قصد کیا اور بعض نے بعضوں کو روکا اور کہنے لگے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف آگ سے بھاگے ہیں (یعنے ہمنے حضرت کا کلمہ آگ کے خوف سے پڑھا ہے
پس کیونکر گھسیں) سو وہ ہمیشہ اسی گفتگو میں رہے یہانتک کہ آگ بجھ گئی اور انکا غصہ بھی ٹھنڈا ہوگیا تو یہ خبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اگر وے اسمیں گھس جاتے تو ہمیشہ قیامت تک اوسی میں پڑے
رہتے اُس سے کبھی نہ نکلتے۔ خدا کی گناہ میں حاکم کی تابعداری جائز نہیں ہے اسکی فرمانبرداری تو نیک کام میں ہ
ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی تابعداری اور ماں باپ کی فرمانبردار
اوستاد اور پیر کی فرمانبرداری خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں۔

بَعْثُ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابو موسےٰؓ اور معاذؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کیطرف بھیجنے کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا
النَّاسَ وَبَشِّرَا وَیَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا فَقَدِمْنَا الْیَمَنَ فَکَانَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا قُبَّةٌ یَنْزِلُھَا
وَکَانَا یَتَزَاوَرَانِ فَاَتٰی مُعَاذٌ اَبَا مُوْسٰی فَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ فِیْ فِنَاءِ قُبَّتِہٖ وَاِذَا یَھُوْدِیٌّ قَائِمٌ عِنْدَہٗ لَا یُرِیْہِ فَقَا
فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی مَا ھٰذَا فَقَالَ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی یَھُوْدِیَّتِہٖ فَقَالَ مَا اَنَا بِجَالِسٍ حَتّٰی تَقْ
فَقَتَلَہٗ ثُمَّ جَلَسَا یَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ مُعَاذٌ یَا اَبَا مُوْسٰی کَیْفَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا عَلٰی فِرَاشِیْ وَفِیْ صَ
وَعَلٰی رَاحِلَتِیْ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لِمُعَاذٍ کَیْفَ تَقْرَأُ اَنْتَ فَقَالَ سَاُنَبِّئُکَ بِذٰلِکَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ ثُمَّ اَقُوْمُ فَاَ
وَاَحْتَسِبُ فِیْ نَوْمَتِیْ مَا اَحْتَسِبُ فِیْ قَوْمَتِیْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **قَوْلُہٗ** اَتَفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا اَیْ اَقْرَأُ
بَعْدَ شَیْءٍ وَوَقْتًا بَعْدَ وَقْتٍ مِّنْ فُوَاقِ النَّاقَةِ وَھُوَ اَنْ تُحْلَبَ ثُمَّ تُتْرَکَ سَاعَةً حَتّٰی تَدِرَّ ثُمَّ تُحْلَبُ **ترجمہ**

ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذؓ کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف
بلاؤ اور بشارت اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کرو مشکل نہ ڈالو اور باہم اتفاق رکھو اختلاف نہ کرو سو ہم یمن میں آئے
سو ہم میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ایک خیمہ تھا کہ وہ اسمیں اُترتا تھا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملا
کیئے کرتے تھے سو (ایکدن) معاذؓ ابو موسےٰؓ کے پاس آئے اور وہ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھے تھے (اور)
ناگہاں ایک یہودی انکے پاس کھڑا تھا انکے قتل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو انہوں نے کہا اے ابو موسےٰؓ یہ کیا
ہے انہوں نے کہا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہوگیا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں
بیٹھنے کا یہانتک کہ اسکو قتل کرو انہوں نے اسکو قتل کر ڈالا پھر بیٹھ کر دونوں باہم باتیں کرنے لگے تو معاذؓ نے
کہا اے ابا موسےٰ تم قرآن کو کسطرح پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اسکو وقت بوقت پڑھا کرتا ہوں
بستر پر اور اپنی نمازمیں اور اپنی سواری پر پھر ابو موسےٰؓ نے معاذؓ سے کہا کہ تم کون کون وقت پڑھا کر
انہوں نے کہا کہ میں بھی تجکو خبر دونگا میں تو سو رہتا ہوں پھر اٹھکر قرآن پڑھتا ہوں اور میں اپنی
میں بھی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو اپنے کھڑے ہونے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں ترمذی کے سوا
اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا اتفوقہ تفوقا تو اسکے معنے ہیں کہ پڑھتا ہوں کچھ قرآن پھر بعد کچھ دیر کے کچھ

ں بھیجا کہ میں انکے لیے عسرت کی لشکر میں سواری مانگوں اور وہ جنگ تبوک تھا سو مینے آپکو پایا اُس حال میں
غصے میں تھے اور مجھکو معلوم نہ تھا مینے کہا یا حضرت میرے ساتھیوں نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انکو
ں دیں آپ نے کہا قسم ہے اللہ کی میں انکو کچھ سواری نہیں دونگا سو میں غمگین ہو کر پلٹا حضرت صلے اللہ علیہ
ی سواری نہ دینے کے سبب سے اور اوس ڈرنے کہ آپ اپنے دل میں غصے ہوئے ہوں سو میں اپنے ساتھیوں کی
پھرا اور مینے انکو خبر دی جو حضرت نے فرمایا پھر حضرت نے مجھکو بلوایا اور فرمایا کہ پکڑ لے لے البعیرین
ن احدہما بصاحبہ ان اکٹھے دو دو اونٹوں کو اور ان دونوں کو چھ اونٹوں کے لیئے فرمایا جنکو سعد سے اُسوقت
تھا اور انکو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا اور کہنا کہ مقرر اللہ تعالے نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمکو یہ اونٹ
ری کے لیئے دیئے ہیں سو تم انپر سوار ہو جاؤ۔ سو میں انکو اپنے ساتھیوں کے
لے گیا۔ اور مینے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
و یہہ اونٹ سواری کے لیئے دیئے ہیں۔ لیکن قسم ہے اللہ کی میں
ں نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ تم میں سے بعض میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلے جسنے حضرت صلے اللہ علیہ
کا کلام سنا ہے جبکہ مینے آپ سے تمہارے لیئے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھکو پہلی بار سواری نہ دی تھی۔ پھر آپ نے
سکے بعد سواری دی تاکہ تم گمان نہ کرو کہ مینے کہے وہ بات بیان کی جو آپ نے نہیں کہی تو انہوں نے کہا قسم ہے
ی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کرینگے جو تو چاہتا ہے تو ابو موسے اونمیں سے چند آدمی لیکر چلے یہانتک
لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تھا سو جو بات ابو موسے نے اُن سے بیان
ی وہی اونہوں نے اُن سے بیان کی شیخین اسکے راوی ہیں۔

وعن وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ نَادٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَھْلِیْ
فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوَّلُ اَصْحَابِہٖ فَطَفِقْتُ فِی الْمَدِیْنَةِ اُنَادِیْ اَلَا مَنْ یَّحْمِلُ رَجُلًا لَہٗ
ہٗ فَاِذَا شَیْخٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا سَہْمُہٗ عَلٰی اَنْ نَّحْمِلَہٗ عُقْبَةً وَطَعَامُہٗ مَعَنَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰہِ
ں قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَیْرِ صَاحِبٍ حَتّٰی اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَاَصَابَنِیْ قَلَائِصُ فَسُقْتُہُنَّ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلٰی
بَةٍ مِّنْ حَقَائِبِ اِبِلِہٖ ثُمَّ قَالَ سُقْہُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْہُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَا اَرٰی قَلَائِصَكَ اِلَّا کِرَامًا قُلْتُ اِنَّمَا ھِیَ غَنِیْمَتُكَ
شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَائِصَكَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَغَیْرَ سَہْمِكَ اَرَدْنَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ یُقَالُ حَمَلْتُ فُلَانًا عُقْبَةً
رَکِبْتُہٗ وَقْتًا وَاَنْزَلْتُہٗ وَقْتًا فَھُوَ یَعْقِبُ غَیْرَہٗ فِی الرُّکُوْبِ اَیْ یَجِیْءُ بَعْدَہٗ ترجمہ واثلہ بن اسقع رض سے روایت
ہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں پکارا اور میں اپنے گھروالوں کی طرف سے نکلا اور حالانکہ
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے پہلے صحاب نکل گئے تھے سو میں مدینے میں پکارنے لگا کیا کوئی ایسا ہے
ے مرد کو سواری دے اور اوسکا حصہ وہ لے سو ناگہاں ایک انصاری بڈھے نے کہا کہ ہم اسکو باری سے
ی دینگے اس شرط پر کہ اسکا حصہ ہمکو ملے اور اسکا کھانا ہمارے ساتھ ہوگا۔ مینے کہا کہ مجھکو منظور ہے اسنے
سو چل اللہ تعالی کی برکت پر کہا سو میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ عطا کیا اللہ نے ہمپر مال غنیمت کا
مجکو چند اونٹنیاں ملیں (یعنے میرے حصے میں آئیں) تو میں انکو ہانک کر اسکے پاس لایا وہ نکل کر اپنے ایک اونٹ
ن کے پچھلی طرف پر بیٹھ گیا پھر کہا کہ انکو میری طرف پیٹھ کرکے ہانک لے جا پھر کہا کہ انکو میرے سامنے

ہانک کر لا پچھے کہا میرے نزدیک تیری اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں۔ بیٹے کہا کہ یہ تو تیرا
مال غنیمت کا ہے جو بیٹے تیرے لیے شرط کی تھی۔ اُسنے کہا اے بھتیجا اپنی اونٹنیاں
پکڑ لے ہماری مراد تو تیرے حصّے کے سوائے کچھ اور تھی یعنے ثواب آخرت کا مراد ہے کہا جاتا ہے حملت فلانا عقبۃ
یعنے جبکہ تو کسی کو ایک وقت سوار کر لیوے اور ایک وقت اتار ڈالے سو وہ سواری میں غیر کے پیچھے آئے
یعنی کچھ دور تک ایک سوار ہووے پھر وہ اوترے اور دوسرا سوار ہو جاوے علے ہذا القیاس باری با
اُسپر سوار ہوتے چلے جائیں اور عقبہ اونٹ کی زین کی پچھلی طرف کو کہتے ہیں۔

کِتَابُ الْغَیْرَۃِ

کتاب ہے غیرت کے بیان میں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَ
غَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے
مقرر اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو کرے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ مِنْ اَجْلِ
ذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ مَدَحَ نَفْ
اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اسواسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے ہوں خواہ چھپے جیسے شراب ا
حرامکاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسیواسطے کہ
ذات کی تعریف کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَھْلِیْ رَجُلًا اَمْھِ
حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَاءَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُہٗ بِا
قَبْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ اِنَّہٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَ
مِنِّیْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ اُعَاجِلُہٗ بِالسَّیْفِ اَیْ اَضْرِبُہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ سعد بن عبادہ،
کہا یا حضرت اگر میں اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اُسکو چھوڑ دوں یہانتک کہ چار گواہ تلاش کرے
حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنے زنا کا دعوے اسیوقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہوگا قسم ک
ہوں اُس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا اگر میں اس حالت میں ہوں تو اسکو تلوار ہی ماروں اُس سے پہلے
چار گواہ تلاش کرانے تک اُسکو مہلت نہ دوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کی بات کو
وہ غیرت رکھتا ہے اور میں اس سے بھی زیادہ تر غیرت دار ہوں اور اللہ تعالے مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے مسلم اور مالک

وقت میں اور کچھ دوسرے وقت میں یہا خوف ہے فواق ناقہ سے اور وہ یہ ہے کہ اونٹنی کو دوہا جاوے پھر ایک
بچھوڑ دیجاوے یہانتک کہ اسکے تھنوں میں دودہ بھر آوے پھر دوہا جاوے۔ **ف** بشارت دو یعنی اجر اور ثواب
نفرت دلاؤ یعنی انکو حد سے زیادہ نہ ڈراؤ کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو جائیں اور آسانی کرو یعنے زکوۃ
غیرہ کاموں میں انپر آسانی کرو اور نہ مشکل ڈالو یعنے جو چیز انپر واجب نہیں وہ آپ نے نہ لو خلاصہ یہ کہ ہر کام
می چاہیئے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی جائز نہیں کہ لوگ نفرت پکڑیں۔

ث علی بن ابی طالب و خالد بن الولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع

الوداع سے پہلے علی بن ابیطالب و خالد بن ولید کو یمن کیطرف بھیجنے کا بیان

عن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا الی خالد لیقبض منہ الخمس فاعطاہ
اصطفی علی منہا سبیۃ فاصبح وقد اغتسل لیلا وکنت ابغض علیا فقلت لخالد الا تری الی ہذا فلما
قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یا بریدۃ اتبغض علیا قلت نعم قال لا تبغضہ فان
لہ فی الخمس اکثر من ذلک اخرجہ البخاری الاصطفاء الاختیار وھو افتعال من صفوۃ الشیء ای خیارہ وخالصہ
والسبیۃ الامۃ التی سبیت وانما ابغض بریدۃ علیا لانہ ظن انہ اخذ ما لیس لہ فلما اعلمہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی اخذہ دون حقہ احبہ **ترجمہ** بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی کو خالد کیطرف بھیجا تاکہ اس سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ لیویں خالد نے انکو پانچواں حصہ دیا تو علی مرتضےٰ نے
اس میں سے ایک قیدی عورت چن لی پھر انہوں نے رات کو وقت اس سے صحبت کر کے صبح کو غسل کیا اور میں علیؓ
سے دشمنی رکھتا تھا تو مینے خالد سے کہا کہ تو اسکی طرف نہیں دیکھتا اسنے کیا کیا ہے پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے تو مینے آپسے یہ حال کہا تو آپنے فرمایا اے بریدہ کیا تو علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے مینے کہا ہاں فرمایا
اس سے دشمنی مت رکھ کہ خمس میں اسکا اس سے زیادہ حصہ ہے بخاری اسکے راوی ہیں اصطفا کے معنے ہیں
اختیار کر لینا اور وہ باب افتعال ہے ماخوذ صفوۃ الشئ سے یعنے اسمیں سے چیدہ اور خالص اور سبیہ اس لونڈی
کو کہتے ہیں جو بندی میں پکڑی آوے اور بریدہؓ نے علی مرتضےٰ سے اسلیئے دشمنی رکھی تھی کہ اسنے گمان کیا تھا کہ جو انہوں
نے بندی میں سے عورت لی ہے وہ انکا حق نہیں ہے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معلوم کروایا کہ جو کچھ
انہوں نے لیا ہے وہ انکے حق سے کمتر ہے تو ان سے محبت رکھنے لگے۔

غزوۃ ذی الخلصۃ

ذی الخلصہ کی جنگ کا بیان

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الا تریحنی من ذی الخلصۃ وکان بیتا فی خثعم یسمی الکعبۃ الیمانیۃ
فانطلقت فی خمسین ومائۃ راکب من احمس وکانوا اصحاب خیل
وکنت لا اثبت علی الخیل فضرب فی صدری حتی رایت اثر اصابعہ فی
صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا فانطلق الیہا فکسرہا وحرقہا اخرجہ الشیخان وابوداؤد ذو الخلصۃ

وقيل كان اسم صنم لدوس وكان في ذلك البيت وقيل ذو الخلصة هو البيت الذي كان بخثعم باليمن إليه تشبيها ببيت الله الحرام ترجمہ جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجکو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ کے گرانے سے (یعنی اسکو جا کر گرا نہیں دیتا کہ مجھے راحت پہونچے) اور وہ ایک یمن میں خثعم کی قوم میں اُسکا نام کعبہ یمانیہ یعنے یمن کا کعبہ تھا سو میں قوم احمس کے ڈیڑھ سو سوار لیکر چلا اور وہ گھوڑے رکھا کرتے تھے اور میں گھوڑے پر ٹھیر نہیں سکتا تھا (یعنے اسکی آپ سے شکایت کی) تو حضرت نے اپنا ہاتھ سینے میں مارا یہانتک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا آپ نے فرمایا الٰہی ثابت رکھ اسکو (گھوڑے پر) اور کر دے اُسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب سو جریر اُسکی طرف گئے اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ بعض نے کہا کہ خلصہ قوم دوس کے بت کا نام تھا وہ بت اس گھر میں رکھا تھا اور بعض ذو الخلصہ خود اس گھر کا نام تھا جو یمن میں خثعم کے قوم کے لئے تھا وہ اسکا حج کرتے تھے جیسے خانہ کعبہ کا حج کیا جاتا ہے

غزوة ذات السلاسل
جنگ ذات السلاسل کا بیان

عن أبي عثمان النهدي قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عمرو بن العاص على جيش ذات السلاسل قال فلقيته فقلت أي الناس أحب إليك قال عائشة ومن الرجال قال أبوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة أن يجعلني في آخرهم أخرجه الشيخان ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو (جنگ) ذات السلاسل کے لشکر پر سردار کرکے بھیجا کہا عثمانؓ نے سو میں اُس سے ملا اور اُس سے کہا کہ تیرے نزدیک بہت پیاری سب لوگوں میں کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہ بیٹی کہا اور مردوں میں سے نزدیک بہت پیارا کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہ کا باپ یعنی ابوبکر صدیقؓ میں نے کہا پھر کون کہا عمر سوا اسکے بہت لوگ گنا پھر میں چپ ہو گیا اس ڈر سے کہ مبادا مجکو سب کے پیچھے ڈالدے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوة تبوك
جنگ تبوک کا بیان

(١) عن أبي موسى قال أرسلني أصحابي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أسأله الحملان لهم في جيش العسرة وهي غزوة تبوك فوافقته وهو غضبان ولا أشعر فقلت يا رسول الله أصحابي أرسلوني إليك لتحملهم فقال والله لا أحملهم على شيء فرجعت حزينا من منع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن أن يكون قد وجد في نفسه فرجعت إلى أصحابي فأخبرتهم بالذي قال ثم أرسل إلي فقال خذ هذين القرينين وهذين القرينين لستة أبعرة ابتاعهن من سعد حينئذ فانطلق بهن إلى أصحابك فقل إن الله تعالى أو إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملكم على هؤلاء فاركبوهن قال فانطلقت إلى أصحابي بهن فقلت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملكم على هؤلاء ولكن والله لا أدعكم حتى ينطلق معي بعضكم إلى من سمع مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سألته لكم ومنعه إياي أولا ثم إعطاءه إياي بعد ذلك ولا تظنوا أني حدثتكم شيئا لم يقله فقالوا والله إنك عندنا لمصدق ولنفعلن ما أحببت فانطلق أبو موسى بنفر منهم حتى أتوا الذين سمعوا قول النبي صلى الله عليه وسلم فحدثوهم به أبو موسى أخرجه الشيخان ترجمہ ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجکو رسول اللہ صلے اللہ

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَكَظْمُ الْغَيْظِ تَجَرُّعُهُ وَتَرْكُ الْمُقَابَلَةِ عَلَيْهِ ترجمہ سہل بن معاذ رضہ سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غصہ کو دبا ڈالے اور حالانکہ وہ اسکو جاری کرسکتا ہو تو خدا اسکو قیامت کے دن سب خلقت کے روبرو بلائیگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیگا کہ جو حور چاہے لیوے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور کظم الغیظ کے معنے ہیں کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پی جاوے اور اسکا مقابلہ نہ کرے۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ نَزَلَ عَلٰى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رضہ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابُ مَجْلِسِ عُمَرَ رضہ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ اسْتَاْذِنْ لِيْ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاسْتَاْذَنَ لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا يُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا يَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رضہ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهِ فَقَالَ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ رضہ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ جب عیینہ بن حصن مدینہ میں آیا تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس اترا اور حر بن قیس ان لوگوں سے تھا جنکو عمر فاروق اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اور حضرت عمر کے ہم مجلس اور مشورے والے قاری لوگ تھے بوڑھے ہوں یا جوان تو عیینہ نے کہا اے بھتیجا میرے لیئے امیر المومنین سے اذن لے اسنے اسکے لیئے اذن لیا پھر جب عیینہ عمر فاروق کے پاس اندر گیا تو کہا کہ میں ہوں اے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اللہ کی نہ تو ہمکو عطا دیتا ہے اور نہ ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ حکم کرتا ہے تو عمر فاروق غضبناک ہوئے یہانتک کہ انہوں نے قصد کیا کہ اسکو کچھ سزا دیں تو حر نے کہا اے امیر المومنین مقرر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ پکڑ معافی کو اور حکم کر نیک کام کا اور منہ پھیر جاہلوں سے اور بیشک یہ بھی جاہلوں سے ہے سو قسم ہے اللہ کی نہ بڑھے اس سے عمر فاروق جبکہ اسنے آیت پڑھی اور وہ خدا کی کتاب پر بہت عمل کرنے والے تھے بخاری اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ الْغَصَبِ

کتاب ہے غصب یعنی ظلم سے کسی کی چیز چھین لینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ اَلْقِيْدُ بِكَسْرِ الْقَافِ الْقَدْرُ۔ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے اسنے عائشہ رضہ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اسکے گلے میں سات طبق زمین کے طوق ڈالے گا شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی دوسری روایت میں ابن عمر رضہ سے آیا ہے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ قیامت کے دن زمین میں ساتوں طبق

تک دھنسا یا جاویگا اور قید ساتھہ زیر قاف کے قدر کو کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ

کتاب ہے غیبت اور چغل کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اَلْبُهْتُ اَلْكِذْبُ وَالْاِفْتِرَاءُ عَلَى الْاِنْسَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے اصحابؓ نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی وہ بات ذکر کرنا جو اوسکو بری لگے ہو سو ایک مرد نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر وہ بات جو میں کہتا ہوں میرے بھائی میں موجود ہو تو بھی غیبت ہے فرمایا کہ جو عیب اسکا تو کہتا ہے اگر اسمیں موجود ہو تو بس یہی غیبت ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے موجود نہ ہو تو تو نے اسپر بہتان باندھا یعنے یہ بہتان ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں کہ بُہت جھوٹ اور افترا ہے آدمی پر۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ قِصَرُهَا قَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّي حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِي كَذَا اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا حضرت آپکو صفیہؓ سے پست قد ہونے کا عیب کافی ہے یعنی سے بڑھ کر اور کیا عیب ہو آپنے فرمایا کہ البتہ تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسکو دریا میں ملایا جاوے تو اسمیں ملا جاوے یعنی یہ بات ایسی بری ہے کہ اگر یہ بالفرض جسم دار ہو اور سمندر میں ملائی جائے تو سمندر کے تمام پانی بگاڑ دے عائشہ نے کہا اور میں نے آپ سے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپنے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی آدمی کا کچھ ذکر کروں اور مجکو اسکے بدلے اتنا اتنا مال ملے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنے اسلیے کہ ذکر کرنے سے اکثر کچھ نہ کچھ غیبت ہو جاتی ہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَاْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي اَعْرَاضِهِمْ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ایک قوم پر گذرا ناخن تانبے کے تھے ان سے وہ اپنے منہ کو چھیلتے تھے میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں اور انکی آبرو میں پڑتے ہیں یعنے انکی غیبت اور عیب گوئی کرتے

(۴) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُمَا اَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** مستوردؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نوالہ کھاتے وقت کسی مسلمان مرد کی غیبت کرے تو مقرر

داؤد اسکے راوی ہیں اعجلہ بالسیف کے معنے ہیں کہ میں اسکو تلوار ماروں **ف** یعنے یہ قول غیرت کے سبب سے ہے
غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت زانی کو قتل کر دینے سے عند اللہ
نہیں لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لے گا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ اَنْ يَكُوْنَ
بَعْضَ نِسَائِهٖ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِمِثْلِيْ لَا يَغَارُ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قُلْتُ اَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْطَانٌ قُلْتُ وَمَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **قَوْلُهٗ** فَاَسْلَمَ اَيْ اِنْقَادَ وَاَذْعَنَ وَصَارَ طَوْعًا فَلَا يَكَادُ يَعْرِضُ
اِلَّا اُرِيْدُهٗ وَلَيْسَ مِنَ الْاِسْلَامِ الَّذِيْ هُوَ بِمَعْنَى الْاِيْمَانِ **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ صَانِعَةً
مِثْلَ صَفِيَّةَ رض صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَهُوَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَخَذَنِي اَفْكَلٌ فَارْتَعَدْتُ
شِدَّةِ الْغَيْرَةِ فَكَسَرْتُ الْاِنَاءَ ثُمَّ نَدِمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ اِنَاءٌ مِثْلُ اِنَاءٍ
وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَفْكَلُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ الرِّعْدَةُ مِنْ بَرْدٍ اَوْ خَوْفٍ **ترجمہ** عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس سے نکلے تو مجکو آپ پر غیرت آئی کہ شاید آپ کسی
بی بی کے پاس چلے گئے ہوں پھر حضرت تشریف لائے اور دیکھا جو میں کر رہی ہوں فرمایا کیا تجکو غیرت آئی میں کہا
میری جیسی آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آیا ہے شیطان تیرا
کہا کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے فرمایا ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے مینے کہا اور آپکے ساتھ بھی
میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے مجکو اسپر غالب کر دیا ہے سو وہ میری تابع ہو گیا ہے اور اسلم کے معنے ہیں
اور فرمانبردار ہو گیا ہے سو مجھکو وہ بات نہیں تبلاتا جو میں نہ چاہتا ہوں یعنے میرے خلاف مرضی کوئی
مجھے نہیں تبلاتا اور یہ قول لفظ اسلام سے ماخوذ نہیں جو بمعنے ایمان ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں
کی طرح کوئی عورت کھانا پکانے والی نہیں دیکھی اُنہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا طیار کیا (یعنے اور
میں ڈال کر آپکو بھیجا) اور حالانکہ آپ میرے گھر میں تھے سو مجھکو لرزے نے پکڑا سو میں سخت غیرت سے کانپنے
مینے کھانے کے برتن کو توڑ ڈالا پھر میں پشیمان ہوئی مینے کہا یا حضرت میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے فرمایا
کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ افکل ساتھ زبر ہمزہ کے کانپنے کو
سردی سے ہو یا خوف سے۔

كِتَابُ الْغَضَبِ

کتاب ہے غصے کے بیان میں

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ
لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَلِلثَّلٰثَةِ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان پہلوان کسکو شمار کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئیں قابو میں رکھے یعنے زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور واسطے تینوں کے ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نہ کرے کہ آخر کو پچھتاوے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عُرْوَۃَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیِّ فَکَلَّمَہٗ رَجُلٌ فَاَغْضَبَہٗ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَطِیَّۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ فَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو وائلؓ سے روایت ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی پر داخل ہوئے سو ایک مرد نے اُس سے کلام کیا اور اُسکو غصہ دلایا تو اُسنے اُٹھکر وضو کیا پھر کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے میرے دادے عطیہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی پیدایش آگ سے ہے پھر جب کسی کو غصہ آئے تو چاہیے کہ وضو کرلے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضؓ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَھَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غصہ دار ہو اور حالانکہ وہ کھڑا ہو تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے پھر اگر اسکا غصہ دور ہوجائے تو بہتر نہیں لیٹ جائے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضؓ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْہِ اَحَدِھِمَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ غَضَبُہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ دو مردوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں یہانتک کہ ایک کے چہرے میں غصّے کا اثر پہچانا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں ایک بات جانتا ہوں اگر وہ اوسکو کہتا تو اوسکا غصہ دور ہوجاتا وہ بات یہہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا حضرت مجھکو کچھ نصیحت کیجیے اور زیادہ نہ بتلائیے تاکہ میں بھول نہ جاؤں فرمایا غصہ نہ کیا کر بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف یہہ شخص غصہ ور تھا اسواسطے حضرت نے اُسکو یہی وصیت کی غصہ دو قسم ہے ایک برا سو جو غصہ کہ خدا کے لیے ہو وہ بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ برا ہے۔ اور یہی منع ہے

(۶) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اسیقدر دوزخ کی آگ کھلائیگا اور جو کپڑا پہنے وقت کسی مرد مسلمان کی غیبت کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو اسیقدر دوزخ کا کپڑا پہنائیگا اور جو سنانے اور دکھانے کے لیے کسی مسلمان کے ساتھ کھڑا ہو یعنے جو کسی مسلمان کا عیب لوگوں میں مشہور کرے خدا اسکو قیامت کے دن سنائے اور دکھائیگا ابوداؤد ان دونو حدیث کے راوی ہیں۔

(۵) وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق اخرجہ ابوداؤد ترجمہ روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑھ کر زبان ہو دست درازی ہے بیچ عزت مسلمان کے بغیر حق کے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مومنا من منافق بعث اللہ لہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید شینہ بہ حبسہ اللہ علی جسر من جسور جہنم حتی یخرج مما قال اخرجہ ابوداؤد ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ جسنے بچایا کسی مومن کو منافق سے تو خدا اوسکے لیے قیامت کو دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسکے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائیگا اور جو توہین کے لیے کسی مسلمان کو عیب لگائے وہ قیامت کے دن دوزخ کے پل پر روکا جائیگا یہانتک کہ نکلے اپنے قول سے یعنی جبتک اسکی سزا پوری ہولے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۷) وعن جابر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا غیبۃ لفاسق ولا لمجاہر وکل امتی معافی الا المجاہرون اخرجہ رزین ترجمہ جابر رض اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں غیبت ہے فاسق کی اور نہ پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرنے والے کی اور میری سب امت معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں رزین اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاسق اور مجاہر کی غیبت کرنی جائز ہے۔

(۸) وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ولفظ مسلم لا یدخل الجنۃ نمام ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں چغل خور نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں نمام کا لفظ آیا ہے اسکے معنی بھی چغلخور ہیں۔

(۹) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد عن احد من اصحابی شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مجکو میرے اصحاب کی طرف کچھ بات نہ پہونچاوے یعنی کسی صحابی کی میرے پاس شکایت نہ کرے اسلیئے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف نکلوں اور حالانکہ میرا سینہ صاف ہو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے کسی طرف سے میرے سینے میں بغض اور کینہ نہو۔

کتاب الغناء واللہو

کتاب بیچ راگ اور کھیل کے بیان میں

(۱) وعن عائشة رضی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندی جاریتان تغنیان بغناء بعاث فاضطجع علی الفراش وحول وجهه ودخل ابو بکر فانتهرنی وقال مزمارة الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا قالت وکان یوم عید وکان السودان یلعبون بالدرق والحراب فی المسجد فاما سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما قال تشتهین تنظرین فقلت نعم فاقامنی وراءه خدی علی خده یقول دونکم یا بنی ارفدة حتی اذا مللت قال حسبک قلت نعم قال فاذهبی اخرجه الشیخان والنسائی بعاث اسم حصن للاوس کان به یوم مشهور بین الاوس والخزرج وقولها انتهرنی ای زجرنی وبنو ارفدة بفتح الفاء وکسرها جنس من الحبش یرقصون **ترجمہ** عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس دو چھوٹی لڑکیاں لڑائی بعاث کی کرکے گاتی تھیں حضرت بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اتنے میں صدیق اکبر آئے اور انہوں نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام ہے تب حضرت انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا چھوڑ دے انکو پھر جب صدیق اکبر غافل ہوئے تو مینے انکو چوکا تو وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ مسجد میں ڈھال اور برچھیوں سے کھیلتے تھے سو یا تو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا خود آپنے فرمایا کہ کیا تجھکو دیکھنے کی خواہش ہے مینے کہا ہاں تو آپ نے مجھکو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور حالانکہ میرا رخسارہ آپ کے رخسارے پر تھا اور فرماتے تھے کہ لو اپنی ڈھال و برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو فرمایا بس مینے کہا ہاں شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ بعاث اوس کے قلعہ کا نام ہے اہمیں اوس اور خزرج کے درمیان مشہور لڑائی ہوئی تھی اور انتہرنی کے معنے ہیں کہ مجھکو جھڑکا اور بنوارفدہ ساتھ زبر اور زیر ف کے حبشیوں کی ایک قوم کا نام ہے جو ناچتے ہیں **ف** اس حدیث کی رو سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی ختنہ اور عید میں بے مزامیر کے نرا راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ کچھ حرج نہ ہو اور گانے والا خوب صورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مضمون بھی خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ حدیث سے صاف منع معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا اور یہ جو فرمایا لو اے ارفدہ کی اولاد تو یہ کہ حضرت نے عید کے دن حبشیوں سے کہا تھا اور حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے گدکے کی کسرت ... سلاح کاموں کا عید کے دن کچھ مضائقہ نہیں ہے

(۲) وعن عامر بن سعد رضی قال دخلت علی قرظة بن کعب وابی مسعود الانصاری رضی فی عرس فاذا جواری یتغنین فقلت انتما صاحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل بدر یفعل هذا عندکم فقالا اجلس ان شئت فاستمع معنا وان شئت اذهب فقد رخص لنا فی اللهو عند العرس اخرجه النسائی **ترجمہ** عامر بن سعد رضی سے روایت ہے کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابی مسعود انصاری کے پاس گیا سو ناگہان مینے دیکھا کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گا رہی ہیں مینے کہا کہ تم دو نوجنگ بدر والوں میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو تمہارے نزدیک یہ کام ہو رہا ہے دونوں نے کہا اگر تو چاہے تو ہمارے ساتھ بیٹھکر سن اور چاہے تو چلا جا کہ ہمکو شادی میں کھیل اور گانے کی رخصت دی گئی ہے نسائی اسکے راوی ہیں۔

وعن محمد بن المنكدر قال بلغني ان الله تعالى يقول يوم القيمة اين الذين كانوا ينزهون اسماعهم عن
اللهو ومزامير الشيطان ادخلوهم في رياض المسك ثم يقول للملائكة عليهم السلام اسمعوهم حمدي و
اخبروهم ان لا خوف عليهم ولا هم يحزنون اخرجه رزين ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ مجکو خبر پہونچی
کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا کہاں ہیں وے لوگ جو اپنے کانوں کو کھیل اور شیطان کے باجوں سے
دور رکھتے تھے انکو مشک کی زمین میں داخل کرو پھر فرشتوں سے فرماویگا کہ انکو میری حمد سناؤ اور انکو
خبر کردو کہ نہیں ہے انپر کوئی خوف اور نہ وہ غم کھائینگے۔ رزین اسکے راوی ہیں

كتاب الغدر

کتاب ہے غدر اور فریب کے بیان میں۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين والآخرين يوم القيمة
يرفع لكل غادر لواء يعرف به فيقال هذه غدرة فلان اخرجه الخمسة الا النسائي وفي اخرى
لمسلم عن الخدري لكل غادر لواء عند استه يرفع له بقدر غدرته الا ولا غادر اعظم من امير عامة ترجمہ
ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں
کو جمع کرے گا تو ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کریگا جس سے وہ پہچانا جائیگا تو کہا جائیگا کہ یہ فلاں شخص
کا فریب ہے نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ ہر دغاباز کے لیے
ایک جھنڈا ہوگا اسکی دبر کے پاس بلند کیا جاویگا بقدر فریب اسکے کے خبردار رہو اور نہیں کوئی زیادہ دغاباز
عام لوگوں کے امیر سے **ف** غدر ضد ہے وفا کی یعنے پورا کرنیکی اور مراد اس سے عہد وپیمان کا توڑنا ہے اور
یہ غدرہ کا فریب یعنے اسکے فریب کی علامت ہو اور اسکے لیے جھنڈا اسلیے کھڑا کیا جائیگا تا کہ وہ دغا کے ساتھ مشہور
ہو اہل موقف کے روبرو اسکی رسوائی اور ذلت ہو اور دبر کے نزدیک جھنڈا اسواسطے کھڑا کیا جائیگا کہ اسکی توہین
اور حقارت ہو اسواسطے کہ عزت کا جھنڈا منہ کے سامنے ہوتا ہے اور امیر عامہ سے مراد وہ شخص ہے جو زور بادشاہ
بن بیٹھے بغیر اتفاق اہل حل و عقد کے اور وہ بڑا دغاباز اسواسطے ہے کہ اسنے اللہ اور رسول کا عہد توڑ ڈالا
مالک ہوا اسکا جسکا وہ مستحق نہیں تھا اور منع کیا اس سے جو انکا مستحق تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو
کہ رعیت امام کے ساتھ دغا نہ کرے فتنہ فساد نہ اوٹھاوے۔ خاصکر بادشاہ کے ساتھ کہ یہ بہت بڑا دغا ہے
لمعات

حَرْفُ الْفَاءِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ كُتُبٍ

حرف فا۔ اور اس میں تین کتابیں ہیں۔

اَلْفِتَنُ	اَلْفَرَائِضُ	اَلْفَضَائِلُ
فتنے فساد [۳]	وراثت [۲]	فضائل [۱]

كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَفِيهِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے فضائل کے بیان میں اور اسمیں آٹھ باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پہلا باب پیغمبروں کی ایک جماعت کی فضیلت کے بیان میں

ذِكْرُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَدِهٖ

ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْبَرِيَّةُ اَلْخَلْقُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُسنے آپکو کہا اے بہتر سب خلقت سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سب خلقت کے ابراہیم خلیل اللہ ہیں مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بریہ کے معنے ہیں خلق۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہوا اسکا باپ بھی بزرگ ہوا اور اسکا دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو یوسف علیہ السلام ہیں یعنی حضرت

یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پڑپوتے **ف** یعنے حضرت یوسفؑ کی سوا یہ خاندانی بزرگی اور شرافت کہ جنکی چار پشت برابر پیغمبر ہوتے چلے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں **ف** اس حدیث سے حضرت یوسفؑ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

ذکر موسیٰ علیہ السلام

موسے علیہ السلام کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال استب رجل من المسلمین و رجل من الیھود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علے العالمین وقال الیھودی والذی اصطفی موسیٰ علی العالمین فرفع المسلم عند ذالک یدہ فلطم الیھودی فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تخیرونی علے موسے فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسے باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق او کان ممن استثنی اللہ تعالی اخرجہ الخمسۃ الا النسائی قولہ اصطفی ای اختارہ والصعقۃ الموت والغشی وباطش ای اخذ بقائمۃ العرش وافاق المریض والمغشی علیہ اذا عاد الی حال صحتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی بیچ لڑے سو مسلمان نے کہا قسم ہے اسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان سے چن لیا اور کہا یہودی نے قسم ہے اسکی جسنے موسے علیہ السلام کو سب جہان سے چن لیا تب مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ مجھکو موسے سے بہتر نہ کہو اسلیے کہ مقرر سب لوگ قیامت میں صور کی آواز سے بیہوش ہوجاوینگے تو پہلے پہل میں ہوش میں آونگا تو ناگہاں میں موسے کو دیکھونگا اسطرح پر کہ عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسے علیہ السلام بھی بیہوش ہوگئے تھے پھر (مجھسے پہلے) ہوش میں آئے یا مستثنے لوگوں میں رہے جو بیہوش نہیں ہوئے نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اصطفے کے معنے ہیں کہ انکو پسند کیا اور صعقہ کے معنے ہیں موت اور بیہوشی اور باطش کے معنے ہیں کہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں اور افاق کے معنے ہیں جبکہ بیمار اور بیہوش اپنی حالت صحت کیطرف عود کرے **ف** یعنے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسے کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اور آنحضرت کو جو فضیلت ہے تو اور وجہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اسطرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے اس حدیث سے موسے علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

ذکر یونس علیہ السلام

یونس علیہ السلام کا ذکر

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبہ الی ابیہ اخرجہ الشیخان وابو داود ولم یذکر ابوداود نسبتہ الی ابیہ قولہ ونسبہ الی ابیہ قال بعضھم ھذہ الالفاظ مدرجۃ فی الحدیث من کلام ابی ھریرۃ فان یونس بن متی فی ھذا الحدیث منسوب الی امہ دون ابیہ فبین الراوی ذالک بقولہ ونسبہ ای النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی ابیہ ای دون امہ لا کما فعلت انا من نسبتہ الی امہ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو جائز نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس متی کے بیٹے سے اور انکو باپ کی طرف منسوب کیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے نسبت کا ذکر نہیں کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ الفاظ حدیث میں مندرج ہیں ابوہریرہ کی کلام سے

اسواسطے کہ یونس بن متٰے اس حدیث میں اپنی ماں کیطرف منسوب ہوئے باپ کی طرف راوی نے بیان کیا کہ حضرت نے انکو باپ کیطرف منسوب کیا ہے برخلاف اسکے کہ متٰے کہا۔

ذِکْرُ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
داؤد علیہ السلام کا ذکر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ اَنْ تُسْرَجَ فَیَقْرَؤُهٗ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ وَکَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہو گیا تھا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا سو وہ اپنی سواری کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو زبور کو زین کسنے سے پہلے پڑھ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے بخاری اسکے راوی ہیں۔ **ف** ایسی جلدی زبور کا تمام کر لینا حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا اور باوجود اسکے کہ بادشاہ اپنے کسب سے کھاتے تھے بڑے کمال کی بات ہے۔

ذِکْرُ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
سلیمان علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوُدَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا اِلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اسکے ساتھ انکے دو بیٹے تھے سو بھیڑیا آیا اور ایک عورت کو بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنے ساتھ والی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا ہے سو وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ فیصل کروانے کو آئیں انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونوں نکل کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس چھری لاؤ تاکہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان دونو عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تمپر رحم کرے ایسا نہ کرو لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنی بیٹے اپنا دعوے چھوڑ دیا دوسری کو دیجئے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ **ف** جب چھوٹی عورت کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا اُسی کا ہے۔ اسیواسطے سلیمان علیہ السلام نے اسکو دلوایا اگر بڑی کا ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے اس حدیث سے سلیمان علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی سُلَیْمَانُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَهٗ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَهٗ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَهٗ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهٗ اَحَدٌ لَا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ یَنْهَزُهٗ اَیْ یَدْفَعُهٗ وَیُحَرِّکُهٗ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا تو خدا سے تین باتیں مانگیں۔ پہلی یہ کہ انکا حکم خدا کے حکم کے مطابق پڑے سو خدا نے انکو یہ بات عنایت کی دوسری یہ کہ انہوں نے ایسی بادشاہی مانگی جو انکے بعد پھر ویسی کسی کو نہ ملے سو خدا نے انکو یہ بات بھی دی اور تیسری بات خدا سے یہ مانگی جبکہ بیت المقدس کی بنانے سے فارغ ہوئے کہ جو کوئی اس مسجد میں آوے اس حال میں کہ اسکے ملنے کا کوئی سبب نہ ہو یہ کہ نکالے اسکو گناہوں سے مثل اس دن کے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا نسائی اسکے راوی ہیں ینہزہ کے معنے ہیں اسکو ہٹاتا ہے اور ملاتا ہے۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہو کہ گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

ذِکرُ اَیُّوبَ عَلَیہِ السَّلَامُ
ایوب علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْہِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ حضرت ایوب برہنہ نہا رہے تھے تو انپر سونیکی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو انکے رب نے انکو پکارا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھکو مالدار اور ان سونے کی ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا یعنے تو محتاج نہیں کیوں انکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ تیری عزت کی قسم مجھکو مال کی تو کچھ پروا نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پروائی نہیں بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں **ف** یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہو سکتا کہ اسکو خوشی مالک کی مہربانی پر ہے نہ مال پر معلوم ہوا اگر مالدار کو بے طمع اور بے تلاش ملے تو اسکو عنایت خدا سمجھکر لے لینا توکل کے مخالف نہیں۔

ذِکرُ عِیسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ
عیسے علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّہٖ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلْاِسْتِھْلَالُ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ الْوِلَادَۃِ وَالصُّرَاخُ الصِّیَاحُ وَالْبُکَاءُ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چوکنے سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا شیخین اسکے راوی ہیں استہلال کے معنے ہیں چلانا بچے کا وقت پیدا ہونیکے اور صراخ کہتے ہیں چلا کر رونے کو **ف** حضرت مریم کی ماں نے انکی اولاد کیلیے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قرآن مجید میں بھی وہ دعا مذکور ہے اسواسطے اللہ نے انکو شیطان کے چھونے سے بچایا۔

وَعَنْہُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَالْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِذَا کَانُوا الْاِخْوَۃُ لِاَبٍ وَّاحِدٍ وَّاُمَّهَاتٍ شَتّٰی کَانُوْا اَبْنَاءَ عَلَّاتٍ وَضِدُّہٗ اَبْنَاءُ اَخْیَافٍ وَاِذَا کَانُوْا لِاَبٍ وَّاحِدٍ وَّاُمٍّ وَّاحِدَۃٍ فَهُمْ اَعْیَانٌ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی بہ نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم سے دنیا میں اور آخرت میں میرے اور اُنکے درمیان کوئی نبی نہیں اور پیغمبر آپسمیں سوتیلے بھائی ہیں کہ انکی مائیں جدی جدی ہیں اور سب کا دین ایک ہے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں جب باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی ہوں تو اُنکو علاتی بھائی کہتے ہیں اور جب ماں ایک ہو اور باپ جدے جدے ہوں تو اُنکو اخیافی بھائی کہتے ہیں اور جب ماں باپ دونوں ایک ہی ہوں تو اُنکو عینی بھائی کہتے ہیں۔

ف یعنے سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنے توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھیرے۔ اور یہہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ کے قریب تر ہوں الخ یہہ اسلئے کہ یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت نے انکی پیغمبری ثابت کی اور انکی حقیقت کے گواہ ہوئے۔

ذِکْرُ الْخَضِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

خضر علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرَ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَہٗ خَضْرَاءَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْفَرْوَۃُ قِطْعَۃُ نَبَاتٍ مُّجْتَمِعَۃٍ یَابِسَۃٍ

ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسیواسطے خضر ہوا کہ وہ صاف چٹی زمین پر بیٹھے تو وہ انکے نیچے سے سبز ہوگئی۔ **ف** خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہیں سبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وہ خضر مشہور ہوگئے یعنے سرسبز اور خضر جمہور کے نزدیک زندہ ہیں اور بعضوں کے نزدیک زندہ نہیں فروہ کے معنے ہیں ایک ٹکڑا اکٹھا ایسا ہوا سوکھی گھانس کا۔

اَلتَّخْیِیْرُ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سب پیغمبروں سے افضل نہ کہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنَاقِبِہٖ

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مناقب کے بیان میں

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَیِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ اَخْرَجَہُ

الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب لوگوں کے پہلے قبر سے نکلونگا
(جب لوگ قبروں سے) اُٹھائے جائینگے اور میں انکا پیشرو اور کھینچنے والا ہونگا جبکہ وہ خدا کی طرف چلینگے اور میں
انکی طرف سے کلام کرونگا جبکہ وہ (عذر سے) چپ ہو رہینگے اور میں انکو خوشخبری دونگا جبکہ نا امید ہو جائینگے اور حمد کا
نشان اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے نزدیک سب اولاد آدم سے بزرگ ہوں اور یہ فخر کی
بات نہیں ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اَنَا اِمَامُ
النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبُھُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرُ فَخْرٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب پیغمبروں کا امام اور خطیب ہونگا اور میں ہی انمیں اول شفاعت
کرونگا اسمیں کوئی فخر نہیں ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ کَانَ
کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ
لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً وَطَھُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَی الْعَدُوِّ
بَیْنَ یَدَیْ مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ
ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں
ملیں ہر پیغمبر فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سرخ اور سیاہ سب کی طرف بھیجا گیا ہوں یعنے میں تمام عالم
کے لوگوں کا پیغمبر ہوں اور حلال ہوے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوے اور میری
واسطے ساری زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی یعنے ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے سو میری امت میں سے
جس مرد کو جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور مجکو دشمن پر فتح نصیب ہوئی رعب اور خوف سے یعنے مہینہ
بھر کی راہ تک اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے
اور میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ **ف** ان پانچ چیزوں میں حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوے حضرت
کا رعب یہہ تھا کہ بادشاہ روم کا خوف کھاتا تھا اور یہود و نصارے کو سوائے عبادت خانے کے اور جگہہ نماز
پڑھنا جائز نہ تھا اور تیمم کا حکم بھی نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال
بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں پہلے پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوائے کوئی شفاعت نکر سکیگا اور
تمام عالم کی نبوت کا رتبہ حضرت کے سوائے کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور جوامع الکلم اسکو کہتے ہیں جسمیں لفظ تھوڑے
ہوں اور مطلب بہت ہو جیسے قرآن و حدیث کہ جنکے معانی کی کوئی حد نہیں ہے۔

(۴) وعن حُذَیْفَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ
صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ
اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو فضیلت ملی لوگوں پر
تین چیزوں سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح مقرر ہوئیں اور ہمارے لیے ساری زمین سجدہ گاہ ٹھیرائی
گئی اور اسکی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی مقرر ہوئی جبکہ ہمکو پانی نہ ملے مسلم اسکے راوی ہیں۔

Red Indians - America

(٥) **وعن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی من الانبیاء الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحاہ اللہ تعالی الی فارجوا ان اکون اکثرھم تابعا یوم القیمۃ اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اُسکو معجزے دیے گئے اسقدر کہ آدمی اُسپر ایمان لائیں اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو خدانے میری طرف بھیجا سو میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے تابعدار سب پیغمبروں سے زیادہ ہونگے شیخین اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنے ہر پیغمبر کو خدانے معجزے دیے کہ جس سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جائے اور لوگ انپر ایمان لائیں۔ لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں ہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر زمانے میں قیامت تک لوگ مسلمان ہوتے چلے جائینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ میری امت سب پیغمبروں کی امتوں سے زیادہ ہوگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا۔ اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور کفار کو حکم ہوا کہ اگر تمکو آپ کی پیغمبری میں شبہ ہو تو ایک سورۃ کے برابر کہو کسی سے نہ ہوسکا سب فصحائے عرب عاجز ہو گئے اور اعجاز قرآنی کے سبب قرآن میں اختلاف نہیں پڑا اسواسطے کہ اسلام میں بہت مذاہب ہو گئے ہیں ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا بر خلاف توریت انجیل کے کہ اسمیں اعجاز نہ تھا اسیواسطے اسمیں تحریف ہوگئی ہے کہ اصل الفاظ کا پتہ ملنا دشوار ہے۔

(٦) **وعنہ** رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ اخرجہ البخاری **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ اور بہتر زمانے والوں میں ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانہ والوں سے یہانتک کہ میں اُن زمانے والوں میں سے ہوا جنمیں ہوا **ف** یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ مسلمان تھے۔

(٧) **وعنہ** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ فانا تلک اللبنۃ وانا خاتم النبیین اخرجہ الشیخان **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور مجھسے پہلے پیغمبروں کی مثل اُس مرد کی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا اور اسکو پورا بنایا اور اسکو خوب سجایا اور چمکایا مگر ایک اینٹ کا مقام اُسکے ایک گوشے میں خالی چھوڑ دیا اور لوگ اس مکان میں گھومنے لگے اُس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مکان میں اینٹ کیوں نہ رکھی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں نے پیغمبروں کو ختم کر دیا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(٨) **وعن** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک اخرجہ مسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو میں کہونگا کہ دروازہ کھلے تو چوکیدار کہیگا تو کون ہے میں کہونگا کہ میں محمد ہوں تو چوکیدار کہے گا کہ تجھی کا مجھکو حکم ہوا ہے کہ

ذکھولوں کسی کے واسطے تجھسے پہلے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى خَرَجَ اِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَنِيْ وَخَطَّ عَلَيَّ خَطًّا وَقَالَ لَا تَبْرَحَنَّ مِنْ خَطِّكَ فَاِنَّهُ سَيَنْتَهِيْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوْكَ ثُمَّ مَضٰى حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ اِذَا اَتَانِيْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ تُوَارِيْ اَجْسَامَهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَلَا اَرٰى قِشْرًا وَيَنْتَهُوْنَ اِلَيَّ لَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ ثُمَّ رَقَدَ وَكَانَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَتٰى رِجَالٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَجْلِسٍ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَاْسِهِ وَطَائِفَةٌ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَا رَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَاْدُبَةً وَدَعَا النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ اَجَابَهُ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ قَالَ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا عِبَادَهُ اِلَيْهَا فَمَنْ اَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالْمُرَادُ بِالْقِشْرِ الثِّيَابُ اَيْ لَا اَرٰى عَوْرَةً مُنْكَشِفَةً مِنْهُمْ وَلَا اَرٰى عَلَيْهِمْ ثِيَابًا تُغَطِّيْ عَوْرَاتِهِمْ

ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر پھرے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مکے کی پتھریلی زمین کیطرف نکلے پھر آپنے مجھکو بٹھایا اور میرے گرد لکیر کھینچی اور فرمایا کہ نہ نکلیو اپنی لکیر سے سو مقرر شان یہ ہے کہ کچھ مرد مجھ تک پہونچینگے سو اُن سے بات نہ کریو کہ وہ تجھسے ہرگز کلام نہ کرینگے پھر آپ چلے گئے جہاں چاہا سو جس حالت میں کہ میں اپنی لکیر میں بیٹھا تھا کہ اچانک کچھ مرد میرے پاس آ گئے گویا کہ وہ زط کی قوم سے تھے انکے بالوں نے بدنوں کو ڈھانک لیا تھا نہ میں انکا ستر دیکھتا تھا اور نہ میں انپر کپڑا دیکھتا تھا۔ مجھ تک پہونچتے تھے لیکن لکیر سے آگے نہ بڑھتے تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر جاتے تھے یہانتک کہ پچھلی رات ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا پھر میری لکیر کے اندر داخل ہوئے اور میری ران پر سر رکھکر لیٹ گئے اور جب آپ سو جاتے تھے تو خراٹے لیتے تھے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میری ران پر سر رکھکر سوئے ہوئے تھے کہ ناگہاں کچھ مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے خدا جانتا ہے جسقدر وہ خوبصورت تھے سو جب تک پہونچے سو انمیں سے ایک گروہ حضرت کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ آپ کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہمنے ایسا بندہ کبھی نہیں دیکھا کہ اسکو نعمت ملی ہو جو اس پیغمبر کو ملی مقرر اسکی دونو آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل جاگتا ہے اسکی کوئی مثل بیان کرو اسکی مثل اس سردار کی سی مثل ہے جسنے محل بنایا پھر اسمیں عام کھانا پکایا اور لوگوں کو اپنے کھانے پینے کیطرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا اُسنے اُسکا کھانا کھایا اور پانی پیا اور جسنے اسکا کہا نہ مانا اسکو اُسنے سزا دی پھر وہ اوٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پھر فرمایا تونے سُنا جو انہوں نے کہا اور کیا تو جانتا ہے یہ کون تھے میںنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا وہ فرشتے تھے پھر فرمایا تو جانتا ہے کیا مطلب ہے اس مثال کا جو انہوں نے بیان کی میںنے کہا کہ خدا اور

اسکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ خدا نے بہشت بنایا اور اپنے بندوں کو اسکی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا وہ بہشت میں داخل ہوا اور جسنے اسکا کہنا نہ مانا اسکو عذاب کریگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں اور مراد ساتھ تستر کے کپڑا ہے یعنے نہ دیکھا اسکا کوئی ستر کھلا ہوا دیکھا اور نہ دیکھا اپر کوئی کپڑا دیکھا جو اسکے ستروں کو ڈھانکے ہو۔

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تھے اور آپ عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو عمرؓ نے کہا یا حضرت آپ میرے نزدیک ہر چیز سے زیادہ تر پیارے ہو سوائے میری جان کے یعنی میں آپ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں رکھتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے ایمان کامل قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے یہانتک کہ ہوں میں تیرے نزدیک بہت پیارا تیری جان سے تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ مقرر شان یہ ہے کہ اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان کامل ہوا بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ وَلَوْ ... عَلٰى اٰبَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ اِلَيْهِمْ وَعَرَّفَهُمْ مَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ لِاَنَّ مَنْ يَّتَمَنّٰى لِقَاءَهٗ عِنْدَ فَقْدِهِمْ مَا كَانُوْا يَنْتَهُوْنَ مِنْ بَرَكَاتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکی قابو میں محمد کی جان ہے کہ البتہ تم میں سے کسی پر ایک دن ہو گیا اور مجھکو نہ دیکھے گا پھر بیشک میرا دیکھنا اسکے نزدیک محبوب تر ہو گا اسکے گھر والوں اور مال سے اسکے ساتھ مال اور گھر والوں کے سو صحابہؓ نے اسکی یہ تعبیر کہی کہ حضرت نے اس حدیث میں اپنی موت کی خبر دی ہے اور انکو بتلایا کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ملاقات کی آرزو کرینگے جو آپ کی برکتوں کا مشاہدہ کیا ... تھے اپر اللہ کا درود اور سلام ہو۔ ف اسمیں اشارہ ہے کہ صحابہ حضرت کی صحبت کو غنیمت جانیں ... صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو حضرت کی صحبت اپنے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب تھی۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱۲) وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا یا حضرت آپ کو پیغمبری کب ملی فرمایا کہ مجھکو پیغمبری ملی اور حالانکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے یعنے ابھی انکا جسم زمین پر پڑا ہوا تھا انکے روح نے انکے جسم سے تعلق نہیں پکڑا تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ

جسم قلب روح ... حضرت ... آدم علیہ السلام

بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِ الْغَيْرَةِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ اَلْقَرِيْنُ الْمُصَاحِبُ وَكُلُّ اِنْسَانٍ فَمَعَهٗ قَرِيْنٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَاْمُرُهٗ بِالْخَيْرِ وَيَحُثُّهٗ عَلَيْهِ وَقَرِيْنٌ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَاْمُرُهٗ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَيَحُثُّهٗ عَلَيْهِ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر کہ ایک شیطان اُسکا ساتھی اسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے اور ایک فرشتہ اوس کا ساتھی اُس کے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے مجکو اسپر غالب کر دیا ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجکو نیکی کے سوا اور کچھ نہیں بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرؐ کا ساتھی شیطان مسلمان ہو گیا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ پیغمبروں کے سوائے اور گناہوں سے معصوم نہیں۔ مسلم اسکے راوی ہیں اور پہلے گذر چکی ہے کتاب الغیرۃ میں حدیث عائشہؓ کی اسکے معنے میں اور قرین ساتھی کو کہتے ہیں اور ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ساتھی ہے جو اوسکو نیکی بتلاتا ہے اور اُسکی رغبت دلاتا ہے اور ایک شیطان اُسکا ساتھی ہے جو اوسکو بدکام بتلاتا ہے اور اُسکی رغبت دلاتا ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو مجھکو سلام کہے مگر کہ اللہ تعالے میری روح مجکو پھیر دیتا ہے یہانتک کہ میں اُسکو جواب دیتا ہوں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ **ف** یہ مراد نہیں کہ آپکا روح بدن میں نہیں ہوتا اسوقت پھر آتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت کے مشاہدے میں مشغول ہوتے ہیں سو روح پھیر دینے سے آپکا ہوش میں آنا ہے اس استغراق سے ۱۲ لمعات۔

(۱۵) **وَعَنْهُ** قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تھے اسمیں یعنی مدینے کی ہر چیز روشن ہو گئی تھی پھر جسدن آپکا انتقال ہوا تو اُسکی ہر چیز سیاہ ہو گئی اور ہمنے آپکے دفنانے سے ہاتھ نہیں جھاڑنے تھے یہانتک کہ ہمنے اپنے دلوں کو مخالف پایا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنی انہیں ایک شکوک پیدا ہونے لگے۔

(۱۶) **وَعَنْ** اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَوْلَهٗ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهٗ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ۔ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ اے میرے رب انہوں نے بہت آدمیوں کو گمراہ کر دیا ہے۔

سو جو میری تابع ہوا وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو تو بہت بخشنے والا ہے مہربان اور یہ آیت پڑھی اگر تو
انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکو بخشدے تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا حضرت
نے اپنے دونو ہاتھ اوٹھائے اور کہا الہی میری امت کو بخشدے اور رونے لگے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے
جبرئیل محمد کے پاس جا اور تیرا رب خوب جانتا ہے اور اون سے پوچھ کہ آپکو رونے کا کیا سبب ہے تو جبرئیل نے
آکر آپ سے پوچھا پھر جبرئیل نے خدا کو خبر دی جو کہا تھا اور اللہ جانتا ہے تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے جبرئیل
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اون سے کہدے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے حق مین راضی کردینگے
اور رنجیدہ نہ کرینگے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ

تیسرا باب اصحاب کے فضائل اور مناقب کے بیان میں اور اسمیں پانچ فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی ذِکْرِ فَضَائِلِهِمْ عَلَی الْاِجْمَالِ

پہلی فصل

انکے مجمل فضائل کے بیان میں۔

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
قَالَ عِمْرَانُ رض فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ
وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ
أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
الْعَصْرُ وَهِيَ الْأُمَّةُ فِي كُلِّ عَصْرٍ مِنَ الْأَعْصَارِ كُلَّمَا انْقَضَى عَصْرٌ سُمِّيَ أَهْلُهُ قَرْنًا سَوَاءٌ طَالَ أَوْ قَصُرَ
قَرْنِي أَصْحَابَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ يَحْتَمِلُ أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُمْ يُحِبُّونَ التَّوَسُّعَ
وَالْمَآكِلَ وَهِيَ أَسْبَابُ السِّمَنِ وَقِيلَ الْمَعْنَى أَنَّهُمْ يُحِبُّونَ الِاسْتِكْثَارَ مِنَ الْأَمْوَالِ وَيَدَّعُونَ مَا لَيْسَ
الشَّرَفِ وَيَفْخَرُونَ بِمَا لَيْسَ مَعَهُمْ مِنَ الْخَيْرِ كَأَنَّهُ اسْتَعَارَ السِّمَنَ إِلَى الْأَحْوَالِ عَنِ السِّمَنِ فِي الْأَبْدَانِ ترجمہ عمران
بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں
یعنے اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور انکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین
پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور انکے ہم صحبت ہیں یعنے تبع تابعین عمران رض نے کہا کہ میں نہیں جانتا
کہ آپنے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کو بہتر کہا یا تین کو پھر ان تین زمانوں کے بعد وہ لوگ ہونگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے
اور خیانت کرینگے امانت نہ رکھے جاوینگے نذر مانینگے اور پوری نہ کرینگے اور ظاہر ہوگا انمیں موٹاپا اور ایک

اور روایت ہے عمر رضہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ پوچھا میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال
کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے
نزدیک بجائے تاروں کے ہیں [illegible]
کو [illegible] ہدایت پاوےگا [illegible] اختلاف حضرت کے اصحاب ہیں اور یہ جو فرمایا
کہ ان میں کمی مٹاپا ظاہر ہوگا تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ کھانے پینے میں کشادگی اور فراغت چاہینگے کہ مال بہت
ہوا اور کمینے ہو کر دعوے شرافت کا کرینگے اور فخر کرینگے اس چیز کا جو ان میں نہ ہوگی گویا کہ حالات کے مٹاپے
کو بدن کے مٹاپے کے لیئے استعارہ کیا **ف** جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری میں کہا کہ قرن ایک زمانے
کے معاصر اور ہم وضع کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ قرن ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو
برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی کچھ مدت مقرر نہیں سو حضرت کا اور اصحاب کا زمانہ ابتدا نبوت سے
اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس میں آخر ہوا اور تبع تابعین
کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی
شروع کی اور دین الٹ پلٹ گیا اور دین میں ہمیشہ کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی
بعد اسکے بدی غالب ہوگی فتنہ فساد زیادہ ہوگا خیریت کم ہوگی اور یہ مطلب نہیں کہ خیریت بالکل نہیں رہیگی
اسواسطے کہ امت محمدی سب کی سب قیامت تک کبھی گمراہ نہ ہوگی بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قایم رہینگے
اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسیواسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع
تابعین کے زمانے میں بے انکار اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیئے۔ اور جو قول اور فعل ان
زمانوں میں بے انکار رایج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نہ کرنا چاہیئے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو
سمجھے تو اگلی بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں اور ہونگی انکی برائی اور گمراہی بخوبی سمجھ جائے اور یہ جو کہا کہ گواہی
دینگے بے گواہی مانگے یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہیں رہے گا بلکہ آخرت کو بھول جاوینگے دنیا کی
ریاست اور [illegible] کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت کو چھوڑ کر بدن کی آرایش میں مشغول ہونگے اور بندۂ شکم
ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پروا نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہو جاوینگے
[illegible] ان خواہش مدعی کے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم و
راہ کو قبول نہ کریں۔

(۲) **وعن** جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمس النار مسلما رآنی و رای من رآنی
اخرجہ الترمذی **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ نہ چھوئیگی اس مسلمان
کو جسنے مجھے دیکھا یا جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** اس حدیث سے اصحاب
اور تابعین کی کمال فضیلت ثابت ہوئی۔

(۳) **وعن** ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان
احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ اخرجہ مسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

[illegible]

سے اسنے روایت کی عمر نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ مینے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بجائے تاروں کے ہیں آسمان میں بعضے قوی تر ہیں بعض سے اور ہر ایک کیواسطے روشنی ہے سو جسنے لیا انکی کسی اختلافی بات کو تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک اصحاب مثل تاروں کے ہیں تم انہیں سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے رزین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ تَفْصِیْلِ فَضَائِلِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِیْهِ فَرْعَانِ

دوسری فصل اُنکے فضائل اور مناقب کی تفصیل کے بیان میں۔ اور اسمیں دو فرع ہیں۔

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِیْمَا اشْتَرَكَ فِیْهِ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ

پہلی فرع

اُن فضائل میں جن میں ایک جماعت اصحاب کی مشترک ہے۔

(۱) [illegible] سعید بن زید قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ وَسَکَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالُوْا مَنِ الْعَاشِرُ فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَمَشْہَدُ رَجُلٍ مِّنْہُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْبَرُّ فِیْہِ وَجْہُہٗ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ابوبکر بہشتی ہیں اور عمر بھی بہشتی ہیں اور عثمان بھی بہشتی ہیں اور علی بھی بہشتی ہیں اور طلحہ بھی بہشتی ہیں اور زبیر بھی بہشتی ہیں اور سعد بن مالک بھی بہشتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف بھی بہشتی ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح بھی بہشتی ہیں اور دسویں سے حضرت چپ رہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ دسواں کون ہے فرمایا کہ سعید بن زید یعنے راوی اس حدیث کے پھر کہا قسم ہے اللہ کی البتہ انہیں سے کسی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا کسی جگہ میں جسمیں اسکا منہ غبار آلودہ ہو بہتر ہے تم میں کسی کے عمل سے اگرچہ اسکو نوح کی عمر ملے یعنے اور وہ اتنے اتنی عمر عمل کرے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُمَرُ وَاَشَدُّھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ لَھْجَۃً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَشْبَہَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ وَرَعِہٖ فَقَالَ عُمَرُ رض اَفَنَعْرِفُ ذٰلِکَ

لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْخَضْرَاءُ اَلسَّمَآءُ وَاِظْلَالُهَا تَغْطِيَتُهَا لِمَا تَحْتَهَا وَالْغَبْرَاءُ اَلْاَرْضُ وَاِقْلَالُهَا حَمْلُهَا لِمَا فَوْقَهَا وَاللَّهْجَةُ اَللِّسَانُ وَالنُّطْقُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں زیادہ تر رحم کرنیوالے میری امت پر ابو بکر صدیقؓ ہیں اور خدا کے دین میں سب سے سخت تر عمرؓ ہیں اور ان سب میں زیادہ تر شرم والے عثمانؓ ہیں اور انمیں عمدہ تر فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں اور انمیں زیادہ حلال و حرام کو جاننے والے معاذ ابن جبل ہیں انمیں زیادہ تر علم وراثت کو جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور انمیں زیادہ تر قاری قرآن کا ابی بن کعب ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوا کرتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں اور نہیں ڈھانکا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے جو زیادہ تر سچ بولنے والا ہو ابوذرؓ سے جو اپنی پرہیزگاری میں عیسےٰ علیہ السلام سے زیادہ تر مشابہ ہیں عمر فاروقؓ نے کہا کیا ہم یہ بات ابو ذر کو معلوم کرا دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اسکو معلوم کرا دو راضی ہو اللہ ان سب سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور خضرا سے مراد آسمان ہے اور اظلال سے مراد اسکا ڈھانک لینا ہے اس چیز کو جو اسکے نیچے ہے اور غبرا سے مراد زمین ہے۔ اور اقلال اسکا اٹھانا ہے اس چیز کو جو اسکے اوپر ہے اور لہجہ کے معنے ہیں زبان اور بولنا۔

(۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَآ اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضہ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْهَدْيُ اَلسَّمْتُ وَالطَّرِيْقَةُ وَالسِّيْرَةُ ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں کب تک تم میں زندہ رہونگا سو پیروی کرنا ان دو شخصوں کی جو میرے بعد ہیں اور اشارہ کیا طرف ابو بکر اور عمرؓ کی اور راہ پاؤ ساتھ طریقے عمار کے اور جو ابن مسعود تم سے بیان کرے اسکو سچا جانو ترمذی اسکے راوی ہیں اور ہدی کے معنے ہیں عادت اور طریقہ اور خصلت۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ قَوْلُهٗ نِيْطَ اَيْ عُلِّقَ بِهٖ وَضُمَّ اِلَيْهِ ترجمہ جابرؓ سے ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک نیک مرد خواب میں دکھلایا گیا کہ گویا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ابو بکر کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عثمانؓ عمر کے ساتھ ملائے گئے ہیں کہا جابرؓ نے سو جب ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہمنے کہا کہ نیک مرد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور ملایا جانا بعض کا ساتھ بعض کے سو وہ والی ہونگے اس کام کے جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں قول اسکا نیط کے معنے ہیں لٹکایا گیا ساتھ اسکے اور جوڑا گیا طرف اسکی ف مراد اس حدیث میں خلافت ہے یعنے یہ لوگ آپکے بعد خلیفے ہونگے۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ رضہ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ رضہ وَقَالَ أَعَلَيْكَ
أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْخَشْخَشَةُ صَوْتُ السِّلَاحِ ۔ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہ کی بی بی نظر پڑی اور میں نے
جوتی کی آہٹ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے (یعنے کسکی جوتی کی آواز ہے) تو فرشتوں نے کہا یہ بلال ہے اور میں نے ایک
محل دیکھا کہ اسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا ہے سو
میں نے چاہا کہ اسکے اندر جاؤں اور اسکو دیکھوں پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پھر آیا پشت دیکر تو عمر
فاروق رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر رشک کرتا شیخین اسکے راوی ہیں اور خشخشہ جوتی کی
آہٹ کو کہتے ہیں **ف** اس حدیث میں ام سلیم کو جسکا رمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمرؓ فاروق کو بہشت کی بشارت ہے

(٦) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ فَمَا دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَحْدَثْتُ قَطُّ
إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال تو کس سبب مجھسے پہلے
بہشت میں پہونچ گیا سو میں بہشت میں داخل نہیں ہوا مگر کہ میں نے اپنے آگے تیری جوتی کی آواز سنی تو بلال نے
کہا یا حضرت میں نے کبھی اذان نہیں دی مگر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور میں کبھی بے وضو نہیں ہوا مگر کہ میں
نے اسوقت وضو کر لیا اور میں نے اعتقاد کیا کہ اللہ کی دو رکعتیں مجھپر حق ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ انہیں کے سبب یہ رتبہ تجکو ملا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے

(٧) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضہ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ
عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک سب لوگوں میں بہت
پیارا کون ہے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا اور مردوں میں کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ اسکا باپ یعنے ابوبکر صدیقؓ
میں نے کہا پھر کون کہا کہ عمرؓ پھر کئی مردوں کو گنا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٨) **عَنْ** أُسَامَةَ رضہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ
فَقَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ
أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضہ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسامہؓ سے روایت
ہے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگہان علیؓ اور عباسؓ آئے روبرو آنکی اجازت مانگی فرمایا کیا
تو جانتا ہے یہ دونوں کیوں آئے ہیں میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لیکن میں جانتا ہوں انکو اذن دے وہ دونو
اندر آئے تو انہوں نے کہا یا حضرت ہم اسلیئے آئے ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہ آپکے نزدیک اپنے گھر والوں میں
سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ فاطمہ محمدؐ کی بیٹی۔ دونوں نے کہا کہ ہم اسلیئے نہیں آئے کہ آپ سے آپکے گھر

والوں کا حال پوچھیں فرمایا کہ بہت پیارا میرے نزدیک میرے اہل میں سے وہ شخص ہے جسپر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا یعنی اسامہ بن زید دونوں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ علی بیٹا ابی طالب کا تو عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے پیچھے ڈالدیا آپ نے فرمایا کہ علی نے تجسے پہلے ہجرت کی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُفَاضِلُ بَيْنَ النَّاسِ زَمَانَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آدمیوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دیا کرتے تھے سو ہم کہتے تھے ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ یعنی ابوبکر صدیقؓ کو سب سے مقدم جانتے تھے اور ہم پر انکار نہ کیا جاتا تھا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رض عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ فَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نُورٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر ایک اندھیری رات میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے پھر دونوں آپکے پاس سے نکلے تو ناگہاں نور کی دو مشعلیں انکے آگے روشن ہوئیں اور جب دونوں جدے جدے ہوئے تو ایک ایک مشعل دونوں کے ساتھ ہو گئی۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

الْفَرْعُ الثَّانِي فِي ذِكْرِ فَضَائِلِهِمْ عَلَى الْإِنْفِرَادِ وَهُوَ قِسْمَانِ

دوسری فرع انکے جدے جدے فضائل کے بیان میں اور وہ دو قسم ہیں

الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فِي الرِّجَالِ

پہلی قسم مردوں کے بیان میں

أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رض

ابوبکر صدیقؓ کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ فَأَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَتْ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت نے ان سے فرمایا کہ تمکو بشارت ہو کہ تمکو آزاد کر دیا ہے اللہ نے آگ سے کہا عائشہؓ نے سو اسی دن سے اونکا نام عتیق رکھا گیا یعنی آگ سے آزاد کئے گئے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي

باب الجنة الذي تدخل منه امتي فقال ابو بكر رضه يا رسول الله وددت اني كنت معك حتى انظر اليه فقال اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي اخرجه ابو داود ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو بہشت کا وہ دروازہ جس سے میری امت داخل ہوگی دکھلایا تو ابوبکر رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی وہ دروازہ دیکھتا تو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اے ابوبکر کہ مقرر میری امت میں سے پہلے تو ہی بہشت میں داخل ہوگا ابو داود اس حدیث کے راوی ہیں۔

(۳) **وعنه** رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه بها ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله تعالى بها يوم القيمة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر وما عرضت الاسلام على احد الا كانت له كبوة الا ابا بكر فانه لم يتلعثم ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله تعالى اخرجه الترمذي **يقال** كبا الفرس اذا خر لوجهه والمراد ان الصديق لم يتردد في تصديقه صلى الله عليه وسلم والتلعثم التردد في القول والفعل والتتعتع فيه وقوله ولو كنت متخذا خليلا الى اخره حاصله ان الخلة تلتزم فضل مراعاة للخليل وقياما بحقه واشتغال القلب بامره فاخبر صلى الله عليه وسلم انه ليس عنده فضل معاملة الحق للخلق لاشتغال قلبه بمحبة ربه فلا يحتمل ميلا الى غيره ترجمہ اور اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ہمپر کوئی احسان نہیں مگر کہ ہمنے اوسکا بدلا دیدیا ہے سوائے ابوبکر کے اسواسطے کہ مقرر اونکا ہمپر ایک احسان ہے اوسکا بدلا اونکو اللہ دیگا قیامت کے دن اور مجھکو کسی کے مال نے ایسا فائدہ نہیں دیا جیسا ابوبکر کے مال نے مجھکو فائدہ پہونچایا اور میں نے اسلام کو کسی کے سامنے پیش نہیں کیا یعنی کسی کو مسلمان ہونے کے لیے نہیں کہا مگر کہ وہ پیچھے ہٹا سوائے ابوبکر کے کہ مقرر انہوں نے کچھ تردد نہیں کیا اور اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھیراتا خبردار ہو البتہ تمہارا صاحب یعنی اللہ تعالے کا دوست ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے یعنی عرب کی بولی چال میں کبا الفرس جبکہ اپنے منہ پر پیچھے ہٹ جائے اور مراد یہ ہے کہ صدیق اکبر رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں کچھ تردد نہ کیا تھا آتے ہی مسلمان ہوگئے تھے اور تلعثم کے معنے ہیں قول اور فعل میں تردد کرنا سوچنا فکر کرنا اور یہ جو فرمایا کہ اگر میں کسیکو اپنا جانی دوست ٹھیراتا الخ تو مراد اس سے یہ ہے کہ خلت لازم پکڑتی ہے فضیلت رعایت خلیل کو اور اوسکے حق کے ساتھ قائم ہونے کو اور اوسکے دل کے مشغول ہونے کو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپکے نزدیک باوجود دوستی حق کے خلق کی دوستی کی کچھ فضیلت نہیں واسطے مشغول ہونے آپکے دل کے اپنے رب کی محبت میں سو غیر اللہ کیطرف میل کرنے اور جھکنے کا کچھ احتمال نہیں۔

(۴) **وعن** ابي سعيد رضه قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالى خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عند الله فبكى ابو بكر فعجبنا لبكائه ان يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر هو اعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس على في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر اخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ کی خبر دی ہے جو اختیار دیا گیا (سو جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے وہ بندہ جو اختیار دئے گئے یعنی حضرتؐ نے اپنی موت کی خبر دی تھی جسکا ہم میں سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا اور ہم سب میں زیادہ تر عالم وہی تھے) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے میں ابوبکر ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھیراتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اونکے درمیان ہے۔ مسجد کی طرف سو سب دروازے بند کر دیئے جاویں مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔ شیخین اور ترمذی اُسکے راوی ہیں۔

(۵) عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِہٖ حَتّٰی اَبْدٰی عَنْ رُکْبَتِہٖ فَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّہٗ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ اِلَیْہِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی فَاَقْبَلْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ یَغْفِرُ اللہُ لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰی مَنْزِلَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَثَمَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَعَّرُ حَتّٰی اَشْفَقَ اَبُوْبَکْرٍ فَجَثٰی عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَنَا کُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقْتَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَہَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْا لِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَہَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ غَامَرَ اَیْ خَاصَمَ وَالتَّمَعُّرُ تَغَیُّرُ اللَّوْنِ مِنَ الْغَضَبِ

ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر صدیقؓ سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے یہانتک کہ اپنے گھٹنوں کو ننگا کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمہارے صاحب نے تو اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے یعنے ابوبکر صدیق نے پھر اُنہوں نے سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی تھی میں اُسپر غصے ہوا پھر میں پچتایا پھر میں نے عمر سے سوال کیا کہ میرا قصور معاف کردیں اُنہوں نے معاف نہ کیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا اے ابوبکر یہ تین بار فرمایا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے تو کہا کہ کیا گھر میں ابوبکر ہیں گھر والوں نے کہا نہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؐ کے چہرے میں غصہ ظاہر ہونے لگا یہانتک کہ صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے کھڑے ہوکر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری طرف سے زیادتی ہوئی (یعنے عمر کا کچھ قصور نہیں) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھکو تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے (یعنے دل میں) اور ابوبکرؓ نے کہا کہ تم سچے نبی ہو اور اونے میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا تم لوگ میری خاطر سے میری ساتھی کو چھوڑ دوگے یعنی اوسکو کسیطرح رنج نہ پہونچاؤ دو یا تین بار آپ نے یہ فرمایا پھر اوس دن کے بعد کسی نے اونکو رنج نہیں دیا بخاری اسکے راوی ہیں غامر کے معنے ہیں جھگڑا کیا اور تمعر کے معنے ہیں غصے سے رنگ بدل جانا۔

اس حدیث سے صدیق اکبر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

وعن ابن عمر رضہ قال لما اشتد بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم المرض قیل لہ فی الصلوٰۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ رضہ ان ابا بکر رقیق القلب واتہ متی یقوم مقامک لا یکاد یسمع الناس من البکاء فلو امرت عمر فقال مروا ابا بکر فلیصل فعاودتہ فقال مروہ فلیصل فانکن صواحب یوسف اخرجہ البخاری قال بقولہ انکن صواحب یوسف امراۃ العزیز والنساء اللاتی قطعن ایدیھن ای انکن تحسن للرجل ما لا یجوز وتغلبن علی رأیہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو آپ سے نماز کے لیئے کہا گیا تو فرمایا کہ کہو ابو بکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑہا وے تو عائشہ رضہ نے کہا کہ ابو بکر نرم دل ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑا ہوگا تو رونے لگے گا لوگ قرآن کی آواز نہ سن سکینگے عمر کو فرماسیے کہ نماز وہ پڑہاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑہاوے پہر وہی بات کہی فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑہاوے کہ مقرر تم یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو بخاری اسکے راوی ہیں اور مراد یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں سے عزیز کی عورت ہے۔ اور وہ عورتیں جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے تھے یعنی تم مرد کو ناجائز چیز اچھی کر دکھلاتی ہو اور اُسکی رائے پر غالب آتی ہو۔

(۷) وعن انس رضہ قال کان ابو بکر رضہ یصلی لھم فی وجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی مات فیہ فلما کان یوم الاثنین وھم صفوف فی الصلوٰۃ کشف صلی اللہ علیہ وسلم ستر الحجرۃ فنظر الینا وھو قائم کان وجھہ ورقۃ مصحف ثم تبسم فضحک فھممنا ان نفتتن من الفرح برؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنکص ابو بکر علی عقبیہ لیصل الصف وظن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارج الی الصلوٰۃ فاشار الینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اتموا صلوتکم وارخی الستر فتوفی من یومہ اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق لوگوں کو نماز پڑہاتے تھے حضرت کی بیماری میں جسمیں آپکا انتقال ہوا اور جب پیر کا روز ہوا اور لوگ نماز کی صفوں میں کھڑے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کا پردہ اوٹھایا اور ہماری طرف نظر کی اور حالانکہ آپ کھڑے تھے گویا کہ آپکا چہرہ قرآن کا ورق تھا پھر مسکرائے اور ہنسے سو ہمنے قصد کیا کہ خوشی سے فتنے میں پڑیں یعنی نماز کو توڑ ڈالیں حضرت کے دیدار کے سبب سے تو صدیق اکبر اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹے تاکہ پہلی صف میں پہونچیں اور انہوں نے گمان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیئے باہر آنے والے ہیں تو حضرت نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈالدیا پھر اوسی دن آپ فوت ہوئے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن عروۃ قال سألت عبد اللہ بن عمرو رضہ عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت عقبۃ ابن ابی معیط جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ خنقا شدیدا فجاء ابو بکر رضہ حتی دفعہ عنہ ثم قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم اخرجہ البخاری ترجمہ عروہؓ سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ نہایت سخت تکلیف جوکہ کافروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی تھی وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مینے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

لہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صدیق اکبر نے پانچ دن لوگوں کو امامت سے نماز پڑہائی یہ اشارہ ہے صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کو اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو دیا ۱۲۔

کی طرف آیا اور حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے سو اوسنے اپنی چادر کو آپ کی گردن میں ڈالا اور آپکا گلا سخت گھونٹا پھر ابو بکر آئے اور اونہوں نے اوسکو آپ سے ہٹایا پھر کہا کہ کیا تم مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس لئے کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ تمہارے پاس روشن نشانیاں لایا ہے تمہارے رب کی طرف سے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ سُفْيَانَ قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اَحَقَّ بِالْاِمَامَةِ مِنْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَمَا اُرَاهُ اَنْ يَّرْتَفِعَ لَهٗ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ سفیان سے روایت ہے کہا جو شخص کہے کہ علی مرتضے خلافت کے زیادہ ترحقدار تھے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق سے تو اوسنے ابو بکر اور عمر اور مہاجرین اور انصار کو گناہگار ٹھیرایا اور میں گمان کرتا ہوں کہ باوجود اسکے اوسکا کوئی عمل قبول نہ ہوگا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض
عمر فاروق کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ رض يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِذْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق نے ابو بکر سے کہا اے بہتر سب لوگوں میں بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ابو بکر نے کہا کہ جب تو نے یہ بات کہی تو البتہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نہیں چڑھا اور نہ غروب ہوا کسی مرد پر جو بہتر ہو عمر رضی اللہ عنہ سے ترمذی اسکے راوی ہیں[۱]۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ ایک مرد کے جو تیرے نزدیک دو مردوں سے بہت پیارا ہو یعنی ساتھ ابو جہل کے یا عمر بن خطاب کے سو دونوں میں بہت پیارے خدا کی طرف عمر تھے ترمذی اسکے راوی ہیں[۲]۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اِلَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فِيْهِ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالے نے عمر فاروق کی زبان اور دل پر حق کو ٹھیرایا ہے۔ یعنی جو بات اونکی زبان سے نکلتی ہے حق نکلتی ہے اور کہا ابن عمر نے کہ لوگوں پر کبھی کوئی حادثہ نہیں اوترا کہ لوگوں نے اوسمیں (اپنی رائے سے) کچھ کہا ہو۔ اور عمر فاروق نے اوسمیں کچھ کہا ہو مگر کہ اوسمیں عمر کے قول کے موافق قرآن اوترا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۴) وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّيْ وَاِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ

[۱] اس حدیث سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ [۲] یعنے اسواسطے کہ وہ آپکی دعا کی برکت سے مسلمان ہوئے اور انکے ساتھ اسلام کو بڑی عزت ہوئی ۱۲

عَلَى الرَّجُلِ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي وَإِنَّكَ لَعَلَى دِيْنِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كُنْتَ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ إِذْ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ قَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ
وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا بَعْدَ إِينَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ
رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ
يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَوَثَبَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هٰذَا نَبِيٌّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ مینے عمر سے نہیں سنا کہ کبھی کسی چیز کو حق میں کہا ہو البتہ میں اوسکو ایسا
گمان کرتا ہوں مگر کہ اوسیطرح ہوتا تھا جس طرح گمان کرتے تھے جس حالت میں کہ عمر فاروق بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک
مرد خوب صورت اوپر گذرا اسوا اونہوں نے کہا کہ البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ مقرر یہ شخص کفر کے وقت اپنے دین
پر پایا یوں کہا کہ کفر کے زمانے میں اونکا کاہن تھا سو وہ مرد اونکے لیئے بلایا گیا تو عمر فاروق نے اوس سے کہا کہ البتہ
میرا گمان ہے کہ مقرر تو کفر کے زمانے میں اپنے دین پر پایا کہا کہ البتہ تو کفر کے زمانے میں اونکا کاہن تھا اوسنے کہا کہ مینے
آج کبھی نہیں دیکھا جیسا آج دیکھا کہ مسلمان مرد کو کوئی شخص ایسی بات سامنے کہے یعنے چونکہ میں مدت سے مسلمان ہو
گیا ہوں تو تنے مجھکو کفر کی بات سے کیوں عار دلائی تو عمر فاروق نے کہا کہ میں تجھکو قسم دیتا ہوں مگر کہ تو مجھکو
کچھہ خبر دے اوسنے کہا کہ میں کفر کے وقت اونکا کاہن تھا عمر فاروق نے کہا بتلا کہ تیری جننی کیا عجب تر خبر تیرے پاس
لائی اوسنے کہا جس حالت میں کہ میں ایک دن بازار میں تھا کہ ناگاہ وہ میرے پاس آئی میں اوس میں گھبراہٹ پہچانتا
تھا اوسنے کہا کیا تو نے نہیں دیکھا جنوں کو اور اونکی گھبراہٹ کو اور اونکی ناامیدی کو بعد لگاؤ پیدا کرنے کے اور
اونکے لاحق ہونے کو ساتھ اونٹوں کے اور اونکے پالانوں کے عمر نے کہا کہ وہ سچا ہے جس حالت میں کہ میں اپنے
بتوں کے پاس سویا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص بچھڑا لایا اور اوسکو ذبح کیا تو اوس پر کسی چلانے والے نے بلند آواز
سے پکارا کہ مینے اوس سے زیادہ تر بلند آواز والا کبھی نہیں سنا کہتا تھا اے جلیح (جنکا نام ہے) ایک بات ہے
بامراد ایک مرد خوش تقریر لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو لوگ (آواز سنتے ہی) اوٹھکر بھاگ گئے مینے کہا کہ میں تو اس جگہہ
کو نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ معلوم کروں جو اسکے پیچھے ہے پھر اوسنے پکارا اے جلیح ایک بات ہے مراد پانے
کی ایک مرد خوش بیان لا الہ الا اللہ کہتا ہے پھر میں اوٹھا سو ہم کچھہ دیر نہ ٹھیرے کہ کہا گیا کہ یہ پیغمبر ہے یعنے تھوڑے
دنوں کے بعد آپ پیغمبر مشہور ہوئے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
بِالْحِجَابِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ
أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ ترجمہ عمر سے روایت
ہے کہ میں تین باتوں میں اپنے رب سے موافق ہوا میں نے کہا یا حضرت اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹھیرائیں تو
خوب ہو تو یہ حکم اوترا کہ ٹھیراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مینے کہا یا حضرت آپکے پاس اندر نیک آدمی بھی آتا
ہے اور بد بھی سو اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں کو پردہ کا حکم کریں تو خوب ہو تو اوسی کے موافق آیت حجاب کی اوتری

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں غیرت میں جمع ہوئیں (یعنی حضرت سے بیا وہ خرچ مانگنے لگیں) تو عمر نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمکو طلاق دیدیں تو نزدیک ہے کہ اونکا رب بدلے میں دے اونکو عورتیں تم سے بہتر تو اسطرح آیت اوتری شیخین اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جنگ بدر کے قیدیوں کے حق میں۔

وَهٰذِهٖ اَحَادِيْثُ مُشْتَرِكَةٌ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

اون حدیثوں کا بیان جو ابوبکر اور عمر کی فضیلت میں مشترک ہیں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ يَرْعٰى فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ وَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ وَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ اِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَوْلُهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ اَيْ مَنْ لَهَا يَوْمَ الْفَزَعِ وَعِنْدَ الْفِتَنِ حِيْنَ يَتْرُكُهَا النَّاسُ هَمَلًا لَا رَاعِيَ لَهَا نُهْبَةً لِلذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ فَجَعَلَ السَّبُعَ لَهَا رَاعِيًا يَكُوْنُ مُنْفَرِدًا بِهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں ایک چرواہا اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا کہ اوسپر بھیڑیا دوڑا تو اونمیں سے ایک بکری لے گیا تو وہ چرواہا اوسکی تلاش میں اوسکے پیچھے گیا یہانتک کہ اوسنے اوسکو بھیڑیئے سے چھڑا لیا تو بھیڑیئے نے مڑکر اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ بھیڑ بکری کو درندہ کے دن میں بچاویگا جسدن میرے سوائے اوسکا چرانے والا کوئی نہوگا۔ تو لوگوں نے تعجب کیا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی لاتے ہیں اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے شیخین اور ترمذی کی روایت ہے اور مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانک رہا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے کہ بیل نے مڑکر اوسکی طرف دیکھا سو کہا میں اس بوجھ لادنے کیواسطے پیدا نہیں ہوا ہوں لیکن کھیتی کرنے کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب کیا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لاتے ہیں یہ جو کہا کہ کون بچاویگا اوس دن کہ سبع کے یعنی دن گھبراہٹ کے اور وقت فتنے کے جبکہ لوگ اونکو بیکار چھوڑ دینگے کوئی انکے چرانے والا نہوگا بھیڑیئے اور درندے اونکو اوچک لینگے سو درندوں کو اونکا چرواہا ٹھیرایا اسلیے اونکے ساتھ تب درندوں کے سوائے کوئی نہوگا۔

(۲) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى يَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَوْلُهٗ وَاَنْعَمَا اَيْ زَادَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ وَتَنَاهَيَا اِلَى الْغَايَةِ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اونچے درجہ والوں کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جیسے تم آسمان کے کنارے میں تارا چمکتا ہوا دیکھتے ہو اور مقرر ابوبکر اور

عمر بھی اونہیں میں ہیں جنکے درجے بلند ہونگے اور خوب اونچے ہونگے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا تھا یعنی اس امر میں دونو زیادہ ہیں اور اسمیں نہایت کو پہونچے ہیں۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کیلیے فرمایا کہ مقرر یہ دونو بہشت کے پہلے اور پچھلے بڈھوں کے سردار ہیں سوائے پیغمبروں اور مرسلوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَؓ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرنا اون دونوں کی جو میرے بعد ہونگے۔ یعنے ابوبکر اور عمر کی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِؓ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْؓ يَا اَبَتِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ ثُمَّ مَنْ فَيَقُوْلُ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ مینے اپنے باپ سے یعنی حضرت علیؓ سے کہا کہ اے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں کون بہتر ہے انھوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق مینے کہا پھر کون کہا عمر اور میں ڈرا کہ کہوں کہ پھر کون سو کہیں کہ عثمان مینے کہا کہ پھر تم ہو کہا کہ نہیں ہوں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ذکر حضرت عثمانؓ یار رسول عربی کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍؓ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ عَلَيْهِ مِرْطٌ لِّیْ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ ثُمَّ قَالَ اجْمَعِیْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِیْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِیٌّ وَّاِنِّیْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَلَا اَسْتَحْيِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِیْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اندر آنے کے لیے) پروانگی مانگی اور حالانکہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے آپ پر میری لوئی تھی آپنے اوسی حال میں اونکو پروانگی دی سو انھوں نے آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر عمر فاروق نے اجازت مانگی آپ نے اونکو بھی اوسی حال میں اجازت دی انھوں نے بھی آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر پھرے پھر عثمانؓ نے پروانگی مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھ بیٹھے اور کپڑے اپنے بدن پر درست کر لیے اور مجھے فرمایا کہ اپنے کپڑے بدن پر اچھی طرح سے درست کر لے پھر اونکو اجازت دی سو انھوں نے بھی آپ سے اپنا کام پورا کیا پھر پھرے عائشہ کہتی ہیں مینے کہا یا حضرت آپ ابوبکر اور عمر کے لیے ایسے نہیں گھبرائے تھے جیسے عثمان کے لیے گھبرائے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ مقرر عثمان شرم والا مرد ہے اور میں ڈرا کہ اگر میں اسی حالت پر رہا تو اونکی حاجت پوری نہ

مسلم اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کیا میں نہ شرماؤں اس سے جس سے فرشتے شرماتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَرَاَى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ وَلّٰى فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اُبَيِّنُ لَكَ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ فَبَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰى مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ وَكَانَتْ يُسْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْمَانِهِمْ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مصر والوں میں سے ایک مرد حج کے ارادے سے آیا سو اوسنے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے تو پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا قریش کے لوگ ہیں اوسنے کہا انمیں شیخ کون ہے لوگوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر ہیں۔ تو اوسنے کہا اے ابن عمر میں تجھے ایک بات پوچھتا ہوں سو بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اوسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ جنگ بدر میں حاضر نہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان میں بھی حاضر نہوئے انہوں نے کہا کہ ہاں تو اوس مرد نے کہا اللہ اکبر (یعنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ان متبرک مقاموں میں حاضر نہوئے) پھر وہ پیٹھ دے کر چلا تو ابن عمر نے کہا آ میں تجھے اسکا سبب بیان کروں کہ سو جنگ احد میں ان کا بھاگنا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اون سے معاف کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے اونکا قصور معاف کر دیا اور جنگ بدر میں تو وہ اس سبب سے حاضر نہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اونکے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم انکے پاس رہو اور تمکو جنگ بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ملیگا اور وہ بیعۃ الرضوان میں اس سبب سے حاضر نہ تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو مکے میں بھیجا تھا اور بطن مکہ میں عثمان سے زیادہ عزت دار اور کوئی نہ تھا جسکو بھیجتے اور بیعۃ الرضوان عثمان کے جانے کے بعد ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بایاں ہاتھ عثمان کے لئے بہتر تھا اون کے واہنے ہاتھ سے پھر ابن عمر نے اوس مرد سے کہا کہ اب ان باتوں کو اپنے ساتھ لے جا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَبَّابٍ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ عَلٰى تَجْهِيْزِ جَيْشِ

الْعُسْرَةِ فَقَامَ ابْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ عثمانؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی لائے جبکہ تنگی کے لشکر کا سامان درست کیا سو انکو آپکی گود میں کھنڈا یا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے انکو پلٹنے لگے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی بدعمل ضرر نہ کریگا دوبار فرمایا اور عبدالرحمن بن خباب سے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ لشکر تنگی کے سامان درست کرنے کی رغبت دلاتے تھے تو عثمانؓ اٹھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں خدا کی راہ میں سو اونٹ دونگا مع انکی پشت پوش اور پالانوں کے پھر لشکر کے سامان درست کرنے کی رغبت دلائی پھر عثمانؓ اٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں دوسو اونٹ مع انکی پشت پوش اور زین کے اللہ کے راہ میں دونگا۔ پھر رغبت دلائی پھر عثمانؓ اٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں خدا کی راہ میں تین سو اونٹ دونگا مع انکی پالان اور زین کے یعنے سب اسباب اور سامان کے ساتھ دونگا کہا سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر سے اوترتے ہوئے دیکھا فرماتے تھے کہ نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیک عمل کے نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیکی کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
علی ابن ابی طالب کے فضائل کا بیان

(۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن نبوت ہوئے اور منگل کے دن علی مرتضےٰ نے آپ پر نماز پڑھی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا آخٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ جَاءَهُ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو آپسمیں ایک دوسرے کا بھائی ٹھیرایا تو علی مرتضےٰ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے سو انہوں نے کہا یا حضرت آپ نے اپنے اصحاب میں برادری کر دی ہے اور مجھکو کسیکا بھائی نہیں بنایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا میں دوست اور مددگار رہوں علی بھی اوسکے دوست اور مددگار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَهَا

فَقَالَ ادْعُوا لِيْ عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ
الْاٰيَةُ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ
هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَلرَّمَدُ مَرَضٌ فِي الْعَيْنِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے علی کو مدینے میں خلیفہ کیا تو انہوں نے کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں میں خلیفہ کرتے ہیں تو حضرت
نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو میرے نزدیک ہو بجائے ہارون کے موسےٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ
میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اوس شخص کو جو اللہ اور اوسکے رسول کو
دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہیں تو لوگوں نے اسکے لیئے گردن درازی کی یعنی ہر شخص
اسکا امیدوار رہا کہ مجھکو یہ دولت نصیب ہو) تو حضرت نے فرمایا کہ میرے لیئے علی کو بلاؤ وہ لائے گئے اس حال
میں کہ اونکی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت ؐ نے اونکی آنکھوں میں لب لگائی اور نشان اونکے حوالے کیا تو خدا
نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اور کہا کہ جب یہ آیت اوتری آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو بلاویں …
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا الٰہی یہ ہیں میرے گھر والے
اور رمد آنکھ کی بیماری کو کہتے ہیں۔

(۵) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ اِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَلْحَبَّةُ بِفَتْحِهَا …
وَالشَّعِيْرِ وَنَحْوِهِمَا وَبِكَسْرِهَا الْبُزُوْرَاتُ وَفَلْقُهَا شَقُّهَا لِلنَّبَاتِ وَالنَّسَمَةُ كُلُّ شَيْءٍ فِيْهِ رُوْحٌ وَبَرْءُهَا خَلْقُهَا
ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہا سنا میں نے علی سے کہتے تھے قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو پھاڑا اور
چیز کو پیدا کیا کہ البتہ ان پڑھ پیغمبر یعنی حضرت ؐ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص مجھے محبت رکھیگا وہ مومن
ہے اور جو مجھسے دشمنی رکھیگا وہ منافق ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور حبہ ساتھ زبر …
گیہوں اور جو وغیرہ کو کہتے ہیں اور ساتھ زیر کے تخموں کو اور فلق کے معنے ہیں پھاڑنا اوسکا واسطے او…
اور نسمہ جاندار چیز کو کہتے ہیں اور برء کے معنے ہیں پیدا کرنا اوسکا۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ …
لَقَدْ اَطَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى انْتَجَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ …
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ اَيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَنْتَجِيَ مَعَهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
طائف کے دن علی کو بلایا اور اون سے کان میں چپکے باتیں کرنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ آپکی کانا پھوسی
اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ دراز ہوئی یعنے آپ بہت اونکے ساتھ کان میں بات کرتے رہے تو حضرت نے
کہا میں نے اون سے کان میں بات نہیں کی ولیکن اللہ تعالےٰ نے اون سے بات کان میں کی ترمذی اسکے راوی
ہیں اور یہہ جو کہا لیکن اللہ تعالےٰ نے اون سے بات کی تو اسکے معنے یہہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہی نے مجھکو حکم …

… جو فرمایا کہ تو میرے نزدیک بجائے ہارون کے … ہارون کی عزت … موسےٰ علیہ السلام کے نزدیک …
تمہاری عزت میرے نزدیک ہے اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

کہ میں اُن سے کان میں بات کروں۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَۃٍ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُبَلِّغَ ھٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَھْلِیْ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برأت کے ساتھ ابوبکر کو بھیجا پھر اون کو بلا لیا اور فرمایا کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے یہ کہ پہونچا دے اسکو مگر وہ مرد کہ میرے اہل بیت میں سے ہو پھر حضرت نے علیؓ کو بلایا اور برائت کا حکم اونکو دیا یعنی تاکہ مکے میں جاکر کفار مکہ کو سورۂ برائت سنا کر خبردار کریں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ
طلحہ بن عبید اللہ کے فضایل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو چاہیئے کہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ وَقٰی بِہَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلشَّلَلُ فَسَادُ الْیَدِ لِمَرَضٍ اَوْ قَطْعٍ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ بیکار دیکھا کہ اوسنے اُسکے ساتھ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور شل کے معنے ہیں ہاتھ کا بیکار ہو جانا بیماری کے سبب سے ہو یا کٹ جانے سے۔

ذِکْرُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ
زبیر بن عوامؓ کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَوَارِیُّ خَالِصَۃُ الْاِنْسَانِ وَصَفِیَّتُہُ الْمُخْتَصُّ بِہٖ وَقِیْلَ النَّاصِرُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خاص مددگار اور جان نثار زبیر ہے بیٹا عوام کا[۲] شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور حواری کے معنے ہیں خالص اور منتخب یار آدمی کا جو اُسکے ساتھ خاص ہو اور بعضے کہتے ہیں ناصر۔

ذِکْرُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ
سعد ابن ابی وقاصؓ کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

---

[۱] ان حدیثوں سے علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

[۲] جب جنگ خندق کے دن کافروں کے گروہوں میں پھوٹ پڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لا دے زبیرؓ نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے زبیرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

والترمذی ترجمہ علیؓ سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی پر فدا کرتے ہوں سوائے سعد کے مینے آپ سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے کہ تیر مارا سے سعد میرے ماں باپ تجھپر قربان شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکرُ سَعِیدِ بنِ زَیدٍ
سعید بن زید کا بیان

(۱) عَن قَیسِ بنِ اَبِی حَازِمٍ قَالَ سَمِعتُ سَعِیدَ بنَ زَیدٍ یَقُولُ وَاللّٰہِ لَقَد رَاَیتُنِی وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِی عَلَی الاِسلَامِ اَنَا وَاُختَہٗ قَبلَ اَن یُّسلِمَ عُمَرُ وَلَو اَنَّ اُحُدًا انقَضَّ لِلَّذِی صَنَعتُم بِعُثمَانَ لَکَانَ مَحقُوقًا اَن یَّنقَضَّ اَخرَجَہُ البُخَارِیُّ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ مینے سعید بن زید سے سنا کہتا تھا قسم ہے اللہ کی البتہ مینے اپنے تئیں دیکھا اور عمر مجھکو اسلام لانے پر باندھنے والے تھے مجکو اور اپنی بہن کو پہلے اس سے کہ عمر مسلمان ہوں اور اگر کوئی گرا چاہتا واسطے اوس چیز کے کہ تمنے عثمان کے ساتھ کی تو لائق تھا کہ گر پڑتا بخاری اسکے راوی ہیں۔

ذِکرُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ
عبد الرحمن بن عوفؓ کا بیان

(۱) عَن عَائِشَۃَؓ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِہٖ اِنَّ اَمرَکُنَّ مِمَّا یُھِمُّنِی مِن بَعدِی وَلَیسَ یَصبِرُ عَلَیکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّیقُونَ ثُمَّ قَالَت لِاَبِی سَلَمَۃَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ سَقَی اللّٰہُ اَبَاکَ مِن سَلسَبِیلِ الجَنَّۃِ وَکَانَ ابنُ عَوفٍ قَد تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّھَاتِ المُؤمِنِینَ بِاَرضٍ بِیعَت بِاَربَعِینَ اَلفًا وَقَالَ اَبُو سَلَمَۃَ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ اَوصٰی بِحَدِیقَۃٍ لِاُمَّھَاتِ المُؤمِنِینَ بِیعَت بِاَربَعِمِائَۃِ اَلفٍ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَلسَّلسَبِیلُ اِسمُ عَینٍ فِی الجَنَّۃِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے فرمایا کہ مجھکو اپنے پیچھے تمہارا بہت فکر ہے اور نہیں صبر کرتے تمپر مگر صابر اور صدیق (یعنے تمہارے خرچ نفقے پس ہی لوگ صبر کرتے ہیں جو صابر اور صدیق ہوں) پھر ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے فرمایا کہ خدا تیرے باپ کو بہشت کی نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے مسلمانوں کی ماؤں پر ایک زمین صدقہ کی تھی جو چالیس ہزار کو بیچی گئی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ عبد الرحمن نے امہات المومنین کے لیئے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ کو بیچا گیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے اور سلسبیل بہشت کی نہر کا نام ہے۔

ذِکرُ اَبِی عُبَیدَۃَ بنِ الجَرَّاحِ
ابو عبیدہ بن جراح کا بیان

(۱) عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِینٌ وَاِنَّ اَمِینَنَا اَیَّتُھَا الاُمَّۃُ اَبُو عُبَیدَۃَ بنُ الجَرَّاحِ وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسلِمٍ اَنَّ اَھلَ الیَمَنِ قَدِمُوا عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابعَث مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالاِسلَامَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِی عُبَیدَۃَ بنِ الجَرَّاحِ وَقَالَ ھٰذَا

لہ سعید بن زید حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے جب عمر فاروق کی بہن اور بہنوئی — دونوں مسلمان ہوئے تو ابھی حضرت عمر مسلمان نہوئے تھے تو عمر اپنے بہنوئی کو باندھ کر مارا کرتے تھے اور بہن کو بھی تاکہ اسلام سے پھر جائیں مگر وہ باوجود اس سخت تکلیف اور مار کے اسلام سے نہ پھرے اس حدیث سے اونکی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

اونکو گلے لگائے ہوتے اور سونگھتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّبْطُ وَلَدُ الْوَلَدِ وَاَسْبَاطُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْلَادُ يَعْقُوْبَ وَهُمْ فِيْهِمْ كَالْقَبَائِلِ فِي الْعَرَبِ وَقَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنًا وَاحِدًا مِنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَاءِ **ترجمہ** یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اوس سے محبت رکھیگا اور حسین سبط ہے اسباط میں سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور سبط پوتوں کو کہتے ہیں اور اسباط بنی اسرائیل سے مراد یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ اونمیں عرب کے قبیلوں کیطرح ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنہا حسین کو پیغمبروں کی اولاد سے ٹھیرایا۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ حسینؓ بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَاَطَالَ سَجْدَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اِنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن شداد سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے رات کی ایک نماز میں (یعنی مغرب میں یا عشا میں) اور حالانکہ آپ حسن یا حسین کو اوٹھائے ہوئے تھے۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور اونکو رکھا پھر نماز کے لیے اللہ اکبر کہا آپ نے نماز کا ایک سجدہ دراز کیا تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ لڑکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت پر تھا اور آپ سجدے میں تھے پھر میں سجدے میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑہ چکے تو کسی نے کہا یا حضرتؐ آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ بہت دراز کیا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی یا آپ کی طرف وحی کی گئی فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی لیکن میرا بیٹا مجھپر چڑہ بیٹھا تھا سو میں نے ناگوار جانا کہ اوسکو جلدی اوتاروں یہانتک کہ وہ اپنی حاجت پوری کرلے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔[1]

(۷) **وَعَنْ** سَلْمٰى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ الْاٰنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ایک انصاری عورت سلمیٰ سے روایت ہے کہا کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو میں نے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کہا کہ میں نے ابھی حضرت

[1] اس حدیث سے امام حسنؓ حسینؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اتنے فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور آپ رو رہے تھے تو میں نے کہا یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ ابھی میرے سامنے حسین قتل ہوئے ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ اَشْبَہَھُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد امام حسین کا سر لایا اور ایک طشت میں رکھا تو ایک چھڑی اونکی ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا خبردار ہو کہ بیشک وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ اسکے ترمذی کے ہیں۔

(۹) وَعَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ لَمَّا جِیْئَ بِرَاْسِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وَّاَصْحَابِہٖ نُضِدَتْ رُءُوْسُھُمْ فِیْ رَحْبَۃِ الْمَسْجِدِ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْھِمْ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَیَّۃٌ قَدْ جَاءَتْ فَجَعَلَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰی دَخَلَتْ فِیْ مَنْخَرِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَمَکَثَتْ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَھَبَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَدَخَلَتْ فِیْہِ فَعَلَتْ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ نُضِدَتْ اَیْ جُعِلَ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ مُرَتَّبًا ترجمہ عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں کے سر لائے گئے تو مسجد کے چبوترے میں رکھے گئے اور میں وہاں پہنچا اور حالانکہ لوگ کہتے تھے کہ البتہ آگیا ہے البتہ آگیا ہے سو ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے بیچ میں گھسنے لگا یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھیر کر نکلا اور چلا گیا پھر پھر آیا اور اوسکی نتھنی میں گھس گیا اسیطرح اوسنے دو یا تین بار کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہتے ہیں اور نضدت کے معنے ہیں کہ نیچے اوپر باترتیب رکھے گئے۔

ذِکْرُ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَابْنِہٖ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
زید بن حارثہ اور اوسکے بیٹے اسامہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ یُقَالُ فُلَانٌ خَلِیْقٌ بِھٰذَا الْاَمْرِ اِذَا کَانَ اَھْلًا لَہٗ وَھُوَ بِہٖ حَقِیْقٌ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو لشکر کا سردار کیا تو بعضے لوگوں نے اونکی سرداری میں طعنہ کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم تو پہلے اوسکے باپ یعنے زید کی سرداری میں بھی طعنہ کرتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر وہ مجھکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور جب کوئی کسی کام کے لائق ہو تو کہتے ہیں یہ خلیق ہے ساتھ اس کام کے۔

لہ جسوقت ام سلمہؓ نے خواب میں دیکھا تھا اوسیوقت امام حسینؓ شہید ہوئے تھے ۱۲ سے رحبہ کشادہ جگہہ کو کہتے ہیں جو مسجد کے آگے ہوتی ہے ۱۲

مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا امانت دار یعنے امت میری کا ابو عبیدہ بن جراح کا بیٹا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یمن والے حضرت کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص بھیجئے جو ہمکو سنت اور اسلام کے احکام سکھائے تو حضرت نے ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امانتدار ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عباس بن عبد المطلب کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلصِّنْوُ الْمِثْلُ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے میرے چچا کو تکلیف دی اوسنے مجھکو تکلیف دی اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آدمی کا چچا اسکے باپ کی طرح ہے اور صنو مثل کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ اے چچا جب پیر کے دن کی صبح ہو تو تم اپنی اولاد سمیت میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہارے لیے دعا کروں جو تمکو اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہونچائے ابن عباس نے کہا سو عباس صبح کو گئے اور ہم بھی اونکے ساتھ گئے۔ حضرت نے ہمکو ایک کملی میں چھپالیا پھر فرمایا الٰہی بخشدے عباس کو اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر اور باطن جو کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ الٰہی نگاہ رکھ اوسکو اوسکی اولاد میں ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اور خلافت کو اوسکی پشت میں باقی رکھ

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِاِيْلِيَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلینگے خراسان سے جھنڈے سیاہ نہ پھیر سکے گی اون کو کوئی چیز یہانتک کہ گاڑے جاوینگے بیت المقدس میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
جعفر بن ابی طالب کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جعفر کو دیکھا کہ بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اوڑتا پھرتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِيْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ وَاَنَا اَعْلَمُ

يقلب بي فيطعمني وكان خير الناس للمساكين جعفر بن أبي طالب كان ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى إن كان ليخرج إلينا العكة ليس فيها شيء فنشقها فنلعق ما فيها أخرجه البخاري والترمذي العكة ظرف السمن واللعق أخذ الطعام بالأصابع ولحسها وذلك لقلة الشيء ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں پتھروں سے اپنا پیٹ ملا یا کرتا تھا بھوک کے سبب سے اور مقرر میں کسی مرد سے آیت پوچھتا اور حالانکہ وہ مجھکو معلوم ہوتی تھی تاکہ مجھکو اپنے ساتھ لیجاوے اور کھانا کھلاوے اور سب لوگوں میں بہتر مسکینوں کے لیئے جعفر ابن ابی طالب تھے کہ ہمکو ساتھ لے جاتے تھے اور جو اون کے گھر میں موجود ہوتا کھلاتے تھے یہاں تک کہ ہماری طرف کپی نکالتے تھے جسمیں کچھ چیز نہوتی اور ہم اوسکو پھاڑ کر جو کچھ اوسمیں ہوتا چاٹتے تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں عکہ گھی کے برتن کو کہتے ہیں اور لعق کے معنے ہیں لینا کھانے کا ساتھ انگلیوں کے اور چاٹنا اونکا اور یہ چیز کے کم ہونے کے سبب سے ہوتا ہے۔

(۳) وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجعفر بن أبي طالب أشبهت خلقي وخلقي أخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے۔

ذکر الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا بیان

(۱) عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللهم إني أحبه فأحبه أخرجه الشيخان والترمذي وفي رواية الترمذي أن النبي صلى الله عليه وسلم أبصر حسنا وحسينا فقال اللهم إني أحبهما فأحبهما ترجمہ براء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ حسن آپکے مونڈھے پر تھے فرماتے تھے یعنی یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی اس سے محبت رکھ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کو دیکھا سو فرمایا الٰہی میں ان سے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۲) وعن عقبة بن الحارث قال صلى أبو بكر صلاة العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال بأبي شبيه بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شبيها بعلي وعلي يضحك أخرجه الشيخان ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیق نے عصر کی نماز پڑھی پھر نکل چلے اور اونکے ساتھ علی تھے تو انہوں نے حسن کو لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا سو اون کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ قربان کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں اور علی ہنستے تھے بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن أنس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي أهل بيتك أحب إليك قال الحسن والحسين وكان يضمهما ويشمهما رضي الله عنهما أخرجه الترمذي ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک اپنے اہل بیت میں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ حسن اور حسین اور حضرت

(۴) وعن ابن مسعود قال لما نزلت ليس على الذين آمنوا وعملوا الصالحات جناح فيما طعموا إذا ما اتقوا الآية قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أنت منهم أخرجه مسلم والترمذي ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں اُن لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کوئی گناہ اس چیز میں جو کھالی جبکہ پرہیزگار رہیں آخر آیت تک تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو انہیں میں سے ہے مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر ابی ذر الغفاریؓ

ابوذر غفاریؓ کا ذکر

(۱) عن ابی ذر قال لقد صليت قبل أن ألقى النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث سنين قيل فأين توجهت قال حيث يوجهني ربي أصلي عشاء حتى إذا كان آخر الليل ألقيت كأني خفاء حتى تعلوني الشمس فقلت لأخي أنيس إن لي بمكة حاجة فاكفني فانطلق حتى إذا أتى مكة فراث علي ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقد لقيت رجلا بمكة على دينك يزعم أن الله تعالى أرسله قلت فما يقول الناس قال يقولون إنه شاعر كاهن ساحر وكان أنيس أحد الشعراء فقلت ما تقول أنت قال لقد سمعت قول الكهنة فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله على أقراء الشعر فليس بشعر والله إنه لصادق وإنهم لكاذبون قلت فاكفني حتى أذهب فأنظر قال فأتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت أين هذا الرجل الذي يدعونه الصابئ فأشار إلي فقال الصابئ فمال علي أهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا علي قال فارتفعت حين ارتفعت كأني نصب أحمر فأتيت زمزم فغسلت عني الدماء وشربت من مائها ولقد لبثت ثلاثين ما بين ليلة ويوم وما كان لي طعام إلا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع فبينا أهل مكة في ليلة قمراء إضحيان إذ ضرب على أصمختهم فما يطوف بالبيت أحد وإذا امرأتان منهم تدعوان إسافا ونائلة قال فأتتا علي في طوافهما فقلت أنكحا أحدهما الأخرى فما تناهتا عن قولهما حتى أتتا علي في طوافهما فقلت هن مثل الخشبة فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان ههنا أحد من أنفارنا فاستقبلهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وهما هابطان فقال لهما ما لكما قالتا الصابئ بين الكعبة وأستارها قال لهما ما قال لكما قالتا إنه قال كلمة تملأ الفم فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استلم الحجر فطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته كنت أول من حياه بتحية الإسلام فقال وعليك ورحمة الله ثم قال ممن أنت قلت من غفار قال فأهوى بيده فوضع أصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره أن انتميت إلى غفار فذهبت آخذ بيده فقدعني صاحبه وكان أعلم به مني ثم رفع رأسه فقال متى كنت ههنا فقلت منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قلت ما كان لي من طعام إلا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما أجد على كبدي سخفة جوع فقال إنها مباركة وإنها طعام طعم فقال أبو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وانطلقت معهما ففتح أبو بكر بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك أول طعام أكلته بها ثم غبرت ما غبرت ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال إني قد وجهت إلى أرض ذات نخل لا أراها إلا يثرب فهل أنت مبلغ عني

قومك عسى الله ان ينفعهم بك ويأجرك فيهم فاتيت اخي انيسا قال ما صنعت قلت اني قد اسلمت وصدقت
فقال ما لي رغبة عن دينك واني قد اسلمت وصدقت قال فاتينا امنا فقالت ما لي رغبة عن دينكما واني قد
اسلمت وصدقت فاحتملنا حتى اتينا قومنا غفارا فاسلم نصفهم وقال نصفهم اذا قدم رسول الله صلى الله عليه
وسلم المدينة اسلمنا فلما قدم المدينة اسلم النصف الباقي وجاءت اسلم فقالت يا رسول الله اخواننا نسلم على
الذي اسلموا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله تعالى اخرجه
مسلم وهذا لفظه وفي رواية له وللبخاري لما بلغ ابا ذر مبعث النبي صلى الله عليه واله وسلم تزود وحمل شنة له فيها
ماء حتى قدم مكة فاتى المسجد والتمس النبي صلى الله عليه وسلم وهو لا يعرفه وكره ان يسأل عنه حتى ادركه
الليل فاضطجع فرآه علي فعرف انه غريب فلما رآه تبعه فلم يسأل واحد منهما صاحبه عن شيء حتى اصبح
ثم احتمل قربته وزاده الى المسجد فظل ذلك اليوم ولا يرى النبي صلى الله عليه وسلم حتى امسى فعاد الى
مضجعه فمر به علي فقال ما آن للرجل ان يعرف منزله فقام وتبعه ولا يسأل واحد منهما صاحبه
عن شيء حتى اذا كان يوم الثالث فعل ذلك فاقامه علي معه ثم قال الا تحدثني ما الذي اقدمك هذا
البلد قال ان اعطيتني عهدا وميثاقا لترشدني فعلت ففعل فاخبره فقال انه حق وهو رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاذا اصبحت فاتبعني فاني ان رأيت شيئا اخاف عليك قمت كأني اريق الماء فان مضيت
فاتبعني حتى تدخل مدخلي ففعل فانطلق يقفوه حتى دخل على النبي صلى الله عليه واله وسلم ودخل
معه وسمع من قوله واسلم مكانه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ارجع الى قومك فاخبرهم حتى يأتيك
امري فقال والذي نفسي بيده لاصرخن بها بين ظهرانيهم فخرج حتى اتى المسجد فنادى باعلى صوته اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وثار القوم فضربوه حتى اضجعوه فاتى العباس فاكب عليه فقال
ويلكم الستم تعلمون انه من غفار وان طريق تجاركم الى الشام عليهم فانقذه منهم ثم عاد من الغد لمثلها فثاروا
عليه فضربوه فاكب عليه العباس فانقذه منهم فكان هذا اول اسلام ابي ذر الخفاء بكسر الخاء المعجمة كساء
يطرح على السقاء وقوله فراث اي ابطأ واقراء الشعر طرائقه وانواعه واحدها قرء بفتح القاف والمدة التلينة
السنجيرة وقوله كأني نصب احمر اراد انهم ضربوه حتى ادموه فصار كأنه نصب احمر والنصب حجر او الصنم
الذي كانوا ينصبونه في الجاهلية ويذبحون عليه فيحمر من دم القربان والدبائح وسخفة الجوع رقته و
هزاله وليلة اضحيان اي مضيئة لا غيم فيها والاصمخة جمع صماخ وهو ثقب الاذن والضرب ههنا النوم
من الاستغاث وكني به عن النوم المفرط واساف ونائلة صنمان تزعم العرب انهما كانا رجلا وامرأة زنيا في الكعبة
فمسخا والهن عني به الذكر وقوله له الاستغاثة والصياح والانفار الجماعة اي من اصحابنا وجماعتنا وهو من النفر
الذين من الثلاثة الى العشرة وقوله كلمة تملأ الفم اراد انها عظيمة لا تقال ولا تقدع المنعرو الكسف وطعام طعم
اي طعام شبع يعني انه يشبع الجوع ويكفي منه والغابر ههنا الباقي وهو من الاضداد وظهراني القوم
والاظهراني وسطهم وفيما بينهم ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہا کہ البتہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات
سے تین برس پہلے نماز پڑھی ہے کسی نے پوچھا کہ تم کسطرف نماز پڑھا کرتے تھے کہا کہ جسطرف میرا رب مجھکو متوجہ کرتا میں رات کو نماز پڑھا
کرتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی تھی تو میں ڈالا جاتا تھا یعنے لیٹ رہتا تھا گویا کہ میں ایک کپڑا ہوں پڑا ہوا

(۲) وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ رضہ فِیْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ وَّخَمْسِ مِائَةٍ وَّفَرَضَ لِیْ فِیْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ فَقُلْتُ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَیَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْهَدٍ فَقَالَ یَا بُنَیَّ کَانَ زَیْدٌ رضہ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْکَ وَکَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْکَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور اونہیں سے روایت ہو کہ عمر فاروق نے اسامہ کے لیے تین ہزار پانچسو درہم) وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے (صرف) تین ہزار وظیفہ مقرر کیا مینے کہا کہ تمنے اسامہ کو مجھپر فضیلت کیوں دی یعنے تمنے اونکی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں ٹھیرائی سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ کسی جنگ میں مجھے آگے نہیں بڑھے اونہوں نے کہا اے بیٹا زید اسامہ کا باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ پیارا تھا اور اسامہ حضرت ؐ کے نزدیک تجھسے زیادہ پیارا تھا سو مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے کو اپنے پیارے[۱] پر مقدم کیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر عمّار بن یاسر رضہ

عمار بن یاسر رضہ کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** علی سے روایت ہو کہ عمار نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو اذن دو مرحبا ہو پاک[۲] کو اور پاک کیے گئے کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عِکْرَمَةَ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّلِابْنِهٖ عَلِیٍّ انْطَلِقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَسَمِعْنَاهُ یُحَدِّثُ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّعَمَّارٌ یَحْمِلُ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ وَاَخْرَجَهَا اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَالْاِسْمَاعِیْلِیُّ وَیْحَ کَلِمَةٌ تُقَالُ فِیْ حَالِ الشَّفَقَةِ وَالتَّعَطُّفِ وَوَیْسَ کَلِمَةٌ تُقَالُ لِمَنْ یُّتَرَحَّمُ عَلَیْهِ وَیُرْفَقُ بِهٖ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے مجھسے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ چلو ابو سعید کے پاس اور اون سے حدیث سنو سو ہم گئے اور ہمنے اون سے سنا حدیث بیان کرتے تھے یہانتک کہ مسجد کے بنانے کے حکم کا ذکر آیا سو اونہوں نے کہا کہ ہم تو ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں لاتے تھے۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا سو اونکے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے تھے کہ افسوس ہے عمار پر کہ اوسکو باغی گروہ قتل کریگا وہ تو اونکو بہشت کیطرف بلاویگا اور وہ اونکو دوزخ کیطرف بلاتے ہونگے بخاری اسکے راوی ہیں اور بخاری نے قتل کا ذکر نہیں کیا اور ابوبکر برقانی اور اسمٰعیلی بھی اسکے راوی ہیں اور ویح ایک لفظ ہے جو شفقت اور مہربانی کے وقت کہا جاتا ہے۔ اور ویس بھی ایک لفظ ہے جو کہ اوس شخص کے لیے کہا جاتا ہے جسپر رحم کیا جاوے۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَهُمَا

---

[۱] ان حدیثوں سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں میں داخل ہوئے

[۲] پاک تھے یعنی فی نفسہ اور پاک کیا گیا یعنے ساتھ عمل شریعت کے ۱۲

أخرجه الترمذي ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار کو دو
کاموں میں مگر کہ اوسنے دونوں میں سے آسان تر کو اختیار کیا یعنے جو غیر کے حق میں آسان ہو ترمذی اسکے راوی

(۴) وعن عمرو بن شرحبيل عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ملئ عمار ايمانا الى مشاشه اخرجه النسائي المشاش جمع مشاشة وهي رؤس العظام
التي يمكن مضغها ترجمہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی سے روایت
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھر اگیا ہے عمار ایمان سے ہڈیوں کے سر تک نسائی اسکے راوی
اور مشاش جمع ہے مشاشہ کی اور مشاشہ نرم ہڈیوں کے سر کو کہتے ہیں۔

ذکر عبد الله بن مسعودؓ
عبد اللہ بن مسعود کا ذکر

(۱) عن عبد الرحمن بن زيد قال سألت حذيفة عن رجل قريب السمت والدل والهدي من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نأخذ عنه فقال ما نعلم احدا اقرب سمتا ودلا وهديا بالنبي صلى الله عليه وسلم من ابن ام عبد حتى يتوارى بجدار بيته اخرجه البخاري والترمذي ترجمہ عبد الرحمن بن زید سے روایت ہے حذیفہ سے پوچھا کہ کون شخص خصلت اور طریقہ اور ہدایت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہے تاکہ ہم اس سے علم سیکھیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص خصلت اور ہدایت اور طریقہ میں ابن مسعود کی حضرت سے قریب تر ہو یہانتک کہ اپنے گھر کی دیواروں میں پوشیدہ ہو یعنی یہ حال کہ گھر میں جا کر کیا کرتے ہیں۔ باہر تو حضرت کی سنت کے موافق عمل کرنے والا ان سے زیادہ نظر آتا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن مسروق وشقيق قالا قال عبد الله والذي لا اله غيره ما نزلت سورة من كتاب الله الا وانا اعلم اين نزلت ولا نزلت اية من كتاب الله تعالى الا وانا اعلم فيما انزلت ولو اعلم احدا اعلم مني بكتاب الله تعالى تبلغه الابل لركبت اليه اخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ مسروق اور شقیق سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوائے کوئی لائق بندگی نہیں قرآن کی کوئی سورت نہیں اوتری مگر کہ میں اسکے اوترنے کی جگہ جانتا ہوں جہاں اوتری اور قرآن کی کوئی آیت نہیں اوتری مگر کہ میں جانتا ہوں کہ کس معاملے میں اوتری یعنے میں ہر آیت کا شان نزول جانتا ہوں اور اگر مجھسے زیادہ تر قرآن کا جاننے والا معلوم ہوتا اوس تک اونٹ پہونچ سکتے تو میں سوار ہو کر اوسکے پاس جاتا۔ شیخین اور نسائی اوسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابي موسى قال قدمت انا واخي من اليمن فمكثنا حينا وما نرى ابن مسعود وامه الا من اهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من كثرة دخولهم على رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو مدینے میں ٹھیرے تو ہم ابن مسعود اور اونکی ماں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہی میں سے سمجھتے تھے اسلیے کہ وہ آپکے پاس بہت آتے جاتے تھے اور بہت رہتے تھے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

نے جیسے کپڑا بے حس وحرکت پڑا ہوا ہوتا ہے اوسیطرح مین بیٹھا رہتا تھا یہانتک کہ سورج بہیر چڑہ آتا اور اوسکی
گرمی مجکو پہونچتی تو مینے اپنے بہائی اونیس سے کہا کہ مجہکو مکے میں ایک کام ہے سو تو میرا کام کرآ (یعنی اور مینے
اوسکو اپنا کام تبلایا) سو وہ چلا یہانتک کہ جب وہ مکے میں گیا تو اوسنے بہیر دیر لگائی اور پہر آیا مینے کہا کہ
تونے کیا کیا اوسنے کہا کہ میں مکے میں ایک مرد سے ملا جو تیرا ہم دین ہے وہ کہتا ہے کہ خدا تعالے نے اوسکو
پیغمبر کیا ہے۔ مینے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہا کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے کاہن ہے جادوگر ہے اور اونیس بھی ایک شاعر تھا۔
اونیس نے کہا تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ مینے کاہنوں کی باتیں سُنی ہیں وہ کاہنوں کی سی بات تو نہیں کہتا اور
مینے اوسکے قول کو شعر کے ہر وزن پر بھی تولا ہے وہ شعر بھی نہیں قسم ہے اللہ کی بیشک وہ سچا ہے اور
لوگ جھوٹے ہیں۔ مینے کہا سو مجہکو کفایت کرتا کہ میں خود جاکر دیکھوں کہا پہر میں مکے میں آیا اور اون میں سے
ایک مرد کو ضعیف سمجھکر پوچھا کہ وہ مرد کہاں ہے جسکو صابی کہتے ہیں تو وہ میری طرف اشارہ کرکے کہنے
لگا کہ یہ صابی ہے یہ صابی ہے یعنی دین سے پہرا ہوا تو سب مکے والے کنکر اور ہڈیوں کے ساتھ مجہپر جہکے یعنے
مجھکو مارنے لگے یہانتک کہ میں بیہوش ہوکر گر پڑا پہر میں اوٹھا جبکہ اوٹھا یہانتک گویا کہ میں سرخ بت ہوں
پہر میں زمزم پر آیا اور مینے اپنے بدن سے لہو کو دہویا زمزم کا پانی پیا اور البتہ تیس دن رات ٹہیرا رہا
اور حالانکہ میرے واسطے زمزم کے سوائے کوئی کھانا نہ تھا اور میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کے
شکن ٹوٹ گئے اور مینے اپنے پیٹ پر بہوک کا ضعف نہ پایا سو جس حال میں کہ مکے والے ایک صاف چاندنی
رات میں تھے کہ اچانک اونکے کانوں کے سوراخ بند کیئے گیئے یعنی سب لوگ سوگئے اوسوقت خانۂ کعبہ
کے گرد کوئی طواف نہ کرتا تھا اور اچانک مینے دیکھا کہ اونمیں سے دو عورتیں ہیں کہ اساف اور نائلہ (دو
بتکے نام ہیں) کو پکارتی ہیں کہا سو وہ طواف کرتی ہوئیں میرے پاس آئیں تو مینے کہا کہ ایک کا
دوسرے سے نکاح کردو یعنی اساف کا نائلہ سے سو وہ اپنے قول یعنے اساف اور نائلہ کے پکارنے سے
باز نہ آئیں یہانتک کہ جب طواف کرتی ہوئیں مجھہ تک پہونچیں تو مینے کہا اساف اور نائلہ کے فرج میں [illegible] کر
دو یعنی مینے اساف اور نائلہ کو بُرا کہا تو دو نو چلیں چلاتی ہوئیں کہتی تھیں کہ اگر ہمارے مردوں میں سے
یہاں کوئی ہوتا تو ہمارا بدلہ لیتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اونکو سامنے سے آتے ہوئے ملے
حالانکہ وہ اوچان سے اوتر رہے تھے تو دونوں نے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے کہنے لگیں کہ خانۂ کعبہ میں
اور اوسکے غلافوں میں ایک بیدین ہے انہوں نے پوچھا کہ اوسنے تمسے کیا کہا کہنے لگیں اوسنے ایسی
بات کہی ہے اوس سے منہ بھر جاتا ہے یعنے اوسنے بہت بُرے بات کہی ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
خانۂ کعبہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنی ساتھی کو سمیت خانۂ کعبہ کا طواف کیا پہر آپ نے نماز پڑہی
پہر جب نماز پڑہ چکے تو پہلے پہل میں ہی نے آپکو اسلامی طور پر دعاء خیر دی یعنے مینے کہا السلام علیک
یا رسول اللہ تو آپ نے جواب میں کہا وعلیک اور تجھپر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت پہر فرمایا کہ تو کن لوگوں
میں سے ہے مینے کہا قوم غفار میں سے۔ کہا کہ پہر آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیاں اپنی پیشانی
پر رکھیں مینے اپنے جی میں کہا کہ شاید آپ نے بُرا مانا ہے یہ کہ مینے اپنے تئیں غفار کی طرف نسبت کیا تو میں
آپکا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپکے ساتھی نے مجہکو روکا اور وہ آپکی مراد کو مجھسے زیادہ تر جانتے تھے۔ پہر حضرت نے

اپنا سر اوٹھایا اور فرمایا کہ تو یہاں کب سے ہے مینے کہا کہ تیس دن رات سے فرمایا کہ تجھکو کھانا کون کھلاتا تھا مینے
کہا کہ زمزم کے پانی کے سوائے میرے پاس کچھ کھانا نہ تھا سو میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے شکم کے شکن ٹوٹ
گئے اور مینے اپنے پیٹ میں بھوک کا ضعف نہیں پایا حضرت صلعم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی برکت والا ہے کھانا ہے
آسودگی کا یعنے جیسے کھانا کھانے سے آدمی کو آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر
بھوک دفع کرنے کی نیت سے پیوے تو بھوک دفع ہوجاتی ہے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ یارسول اللہ مجکو حکم ہو کہ
میں آج رات اسکو کھانا کھلاؤں پہر حضرت صلعم چلے اور میں بھی دونو کے ساتھ چلا پہر ابوبکرؓ نے دروازہ کھولا اور
مٹھی بھر بھر ہمکو طائف کے خشک چھوہارے دینے لگے سو وہ پہلا کھانا تھا جو مینے مکے میں کھایا پھر باقی رہا
جو باقی رہا پھر میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خواب میں کھجور وں
والی زمین ہموار ہوئی یعنے ہم مکے سے ہجرت کرکے اوسی زمین میں جاوینگے۔ اور مدینے کے سوائے ویسی کوئی اور
زمین میرے خیال میں نہیں آتی سو کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچاویگا کہ وے ایمان لاویں شاید
خدا اونکو تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجھکو اوسمیں ثواب دے پہر میں (مکے سے پہر کر) اپنے بھائی انیس
کے پاس آیا اوسنے کہا کہ تونے کیا کیا مینے کہا کہ مقرر میں مسلمان ہوگیا ہوں اور حضرت کو سچا پیغمبر مانا اوسنے کہا
کہ میں تیرے دین سے منہ نہیں پھیرتا اور مقرر میں بھی مسلمان ہوا اور آپکو سچا جانا کہا کہ پہر ہم اپنی ماں کے پاس آئے
تو اوسنے کہا کہ میں بھی تمہارے دین سے نہیں پھر سکتی ہوں اور مقرر میں بھی مسلمان ہوئی اور پیغمبر کو سچا جانا
پہر ہمنے اپنے تئیں اوٹھایا اور چلے یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار کے پاس آئے سو اون میں آدہے تو مسلمان ہو
گئے اور آدہوں نے کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں آوینگے تو ہم اسلام لاوینگے پھر جب حضرت
مدینے میں آئے تو باقی آدہے بھی اسلام لائے پہر قوم اسلم کے لوگ آئے تو اونہوں نے کہا یا حضرت ہمارے بھائی
ہیں ہم مسلمان ہوئے جسپر وہ مسلمان ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم غفار کو خدا نے بخشا
اور اسلم کو سلامت رکھا یا اون سے راضی ہوا مسلم اسکے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور اوسکی ایک
روایت اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب ابوذر کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہونچی تو
اونہوں نے خرچ راہ لیا اور ایک مشکیزہ پانی کا اوٹھالیا اور چلے یہانتک کہ مکے میں پہونچے پہر خانہ کعبہ
کی مسجد میں آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حالانکہ حضرت کو نہ پہچانتے تھے اور برا جانا کہ کسی
سے حضرت کا پتہ پوچھیں یہانتک کہ اون کو رات پڑگئی سو لیٹ گئے تو علیؓ نے اونکو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ مسافر
ہے یعنی اور علیؓ نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ وہ اونکو دیکھکر اون کے ساتھ گئے لیکن دونوں میں سے کسی نے دوسرے کو
کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ صبح ہوئی پہر اپنا مشکیزہ اور خرچ راہ اوٹھاکر مسجد میں چلے آئے اور تمام دن مسجد میں ہم
اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا یہانتک کہ شام ہوئی اور اپنے لیٹنے کی جگہ میں پہر آئے پھر علیؓ اونپر
گذرے تو فرمایا کہ اس مرد کے لیئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہچانے یعنے اور انہوں نے کہا کہ
میرے ساتھ آ تو ابوذر اوٹھکر اونکے ساتھ چلے گئے اور کسی نے دوسرے سے کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ جب تیسرا
دن ہوا تو انہوں نے پہر اوسیطرح کیا تو علی اونکو اوٹھاکر پہر اپنے ساتھ لے گئے پہر ابوذر سے کہا کیا تو مجکو نہیں
بتلاتا کہ تو اس شہر میں کیوں آیا ہے تو ابوذرؓ نے کہا کہ اگر تو مجھسے عہد و پیمان کرے کہ تو مجھکو میرے مطلوب کی راہ

بگا تو میں تجھسے بیان کرونگا پہر اونہوں نے حضرت علی کو اپنا مطلب بتلایا تو علی نے کہا کہ بیشک وہ سچے
ہیں اور وہ اللہ کے رسول ہیں سو جب تو صبح کرے تو میرے پیچھے پیچھے چلے آئیو پہر اگر میں نے کوئی چیز دیکھی
جس سے تجھپر خوف کروں تو میں ٹھیر جاؤں گا گویا کہ میں پیشاب کرتا ہوں یعنی اور تم آگے بڑہ جائیو اور اگر میں بدستور
چلا جاؤں تو میرے پیچھے چلے آئیو یہانتک کہ جہاں میں داخل ہوں وہاں گہس جائیو تو انہوں نے اسیطرح کیا سو
علی کے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ علیؓ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر داخل ہوئے اور ابو ذر بہی اونکے ساتھ آپکے
پاس داخل ہوئے پہر ابو ذرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا اور اوسی جگہہ مسلمان ہوگئے تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کیطرف پہر جا اور اون کو خبر کردے یہانتک کہ میرا حکم تمہارے پاس پہونچے
ابو ذرؓ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں بلند آواز سے اون کے درمیان کلمہ
پڑہونگا تو ابو ذرؓ حضرت کے پاس سے نکلکر خانہ کعبہ کی مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے خدا کے
اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور کفار قریش اوٹھے اور اوسکو مارنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے
اوسکو بیہوش کردیا پہر عباسؓ آئے اور اوسپر اوندہے ہوئے اور کہا تمکو خرابی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ وہ قوم غفار
میں سے ہے اور تمہارے سوداگروں کی راہ شام کو اونہیں کے درمیان سے جاتی ہے سو عباسؓ نے اوسکو اون
سے چھڑایا۔ پہر اگلے دن بھی ابو ذرؓ نے اسیطرح کیا یعنے مسجد میں پکار کر کلمہ شہادت پڑہا پہر اونہوں نے اوسپر حملہ کیا
اور اوسکو مارنے لگے اور عباسؓ اوسپر اوندہے ہوئے اور اوسکو اون سے چھوڑایا سو یہی ہے بیان ابو ذر کے
اول مسلمان ہونے کا۔ خفاء ساتھ زیر خا نقطے دار کے کملی یا چادر ہے جو مشک پر ڈالی جاتی ہے۔ اور رث
کے معنے ہیں دیر کی اور اقراء الشعر کے معنے ہیں طریقے اور قسمیں اوسکی اوسکا واحد قرء ہے ساتھ زیر قاف کے اور
مدرہ پکائی گئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اور یہ جو کہا کانی نصب احمر تو مراد یہہ ہے کہ اونہوں نے اوسکو مارا یہانتک
کہ اوسکو خون آلودہ کیا یعنے اوسکے تمام بدن سے خون جاری ہوا سو ہوگیا جیسے کہ وہ سرخ بت ہے اور نصب
کے معنے ہیں پتھر یا بت جسکو کفر کے زمانے میں کھڑا کیا کرتے تھے اور اوسپر جانور ذبح کیا کرتے تھے تو وہ اون
جانوروں کے لہو سے سرخ ہوجاتا تہا۔ اور سخفۃ الجوع کے معنے ہیں اوسکا ضعف اور دبلاپن اور لیلۃ اضحیان
کے معنے ہیں رات روشن جسمیں ابر وغیرہ نہ ہو اور اصمخہ جمع ہے صماخ کی اور وہ کان کی سوراخ کو کہتے ہیں اور
ضرب سے مراد اسجگہہ منع ہے سننے سے اور مراد یہہ ہے کہ وہ سوگئے اور اساف اور نائلہ دو بت تھے عرب کے لوگ گمان
کرتے تھے کہ انمیں ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی سو دونوں نے کعبے میں زنا کیا تو وہ دونو پتھر ہوگئے اور ہنٹر
سے مراد ذکر ہے اور ولولہ فریاد کرنے اور چلانے کو کہتے ہیں اور انفار کے معنے ہیں جماعت یعنے ہمارے ساتھ
کی جماعت سے اور وہ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور یہ جو کہا کہ اوس بات سے منہ بہر جاتا ہے یعنی وہ بڑی
بری بات ہے زبان پر نہیں آسکتی اور قرع کے معنے ہیں منع کرنا اور روکنا اور یہہ جو کہا وہ طعام ہے یعنی وہ
پیٹ کو بہر دیتا ہے اور بہوک کو روکتا ہے اور بہوک سے کفایت کرتا ہے اور غابر کے معنے ہیں باقی اور یہہ ضد اد
میں سے ہے اور ظہرانی القوم کے معنے ہیں اونکے بیچ میں اور اسکے درمیان۔

ذِکرُ حُذَیفَۃَ بنِ الیَمانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کا بیان

(۱) عَن حُذَیفَۃَ قَالَ سَأَلَتنِی اُمِّی مَتیٰ عَہدُکَ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قُلتُ مُنذُ کَذَا وَکَذَا فَقَدِ عَنِّی اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیَ مَعَہُ المَغرِبَ وَاَسأَلُہُ اَن یَستَغفِرَ لِی وَلَکِ فَاَتَیتُہُ فَصَلَّیتُ مَعَہُ المَغرِبَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی العِشَاءَ فَتَبِعتُہُ فَسَمِعَ صَوتِی فَقَالَ مَن ھٰذَا حُذَیفَۃُ قُلتُ نَعَم قَالَ مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَم یَنزِلِ الاَرضَ قَطُّ قَبلَ ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ استَاذَنَ رَبَّہٗ اَن یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِی اَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھلِ الجَنَّۃِ وَاَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھلِ الجَنَّۃِ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھسے پوچھا کہ تو کب سے مسلمان ہوا ہے میں نے کہا کہ ابتدا ایسے اسیوقت سے اور مجھکو چھوڑ کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس جاؤں اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے سوال کروں کہ میرے اور تیرے لیے بخشش کی دعا مانگیں سو میں حضرت کے پاس گیا اور مینے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی اور میں آپ کے پیچھے چلا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے حذیفہ۔ مینے کہا کہ ہاں فرمایا تیرا کیا کام ہے خدا نے تجھکو اور تیری ماں کو بخشدیا مقرر یہ فرشتہ ہے کہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اوسنے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھکو سلام کرے اور مجھکو بشارت دے کہ فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہیں اور مقرر حسن حسین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنہُ قَالَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَوِ استَخلَفتَ فَقَالَ اِنِّی اِنِ استَخلَفتُ فَعَصَیتُم خَلِیفَتِی عُذِّبتُم وَلٰکِن مَا حَدَّثَکُم بِہٖ حُذَیفَۃُ فَصَدِّقُوہُ وَمَا اَقرَاَکُم عَبدُ اللّٰہِ بنُ مَسعُودٍ فَاقرَءُوہُ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت اگر آپ کسی کو خلیفہ کر دیں تو بہتر ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں خلیفہ کروں اور تم میرے خلیفے کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب نازل ہو لیکن جو حذیفہ تم سے بیان کرے اوسکو سچا جانو اور جو عبد اللہ بن مسعود تمکو پڑھائیں اوسکو پڑھو یعنی اسلیے کہ وہ آخرت کے حالات سے ڈرانے والے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

ذِکرُ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنِ البَرَاءِ قَالَ اُھدِیَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ جُبَّۃٌ مِن سُندُسٍ وَکَانَ یَنھٰی عَنِ الحَرِیرِ فَعَجِبَ النَّاسُ وَفِی رِوَایَۃٍ ثَوبُ حَرِیرٍ فَجَعَلنَا نَلمِسُہٗ وَنَتَعَجَّبُ مِنہُ فَقَالَ وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَمَنَادِیلُ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ فِی الجَنَّۃِ خَیرٌ مِن ھٰذِہٖ اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ السُّندُسُ مَا رَقَّ مِنَ الاِبرَیسَمِ وَالاِستَبرَقُ مَا غَلُظَ مِنہُ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جبہ تحفہ بھیجا اور آپ ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے تو اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا اور ایک روایت میں ہے کہ ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا اور ہم اسکو چھوتے تھے اور اوسکی نرمی سے تعجب کرتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ سعد بن معاذ کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور سندس باریک ریشم کو کہتے ہیں

اور استبرق موٹے ریشم کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِھْتَزَّ الْعَرْشُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاھْتِزَازُ الْعَرْشِ کِنَایَۃٌ عَنِ ارْتِیَاحِہٖ بِرُوْحِہٖ حِیْنَ صُعِدَ بِھَا لِکَرَامَتِہٖ عَلٰی رَبِّہٖ وَکُلُّ مَنْ خَفَّ لِاَمْرٍ وَارْتَاحَ لَہٗ فَقَدِ اھْتَزَّ لَہٗ وَالْمَعْنٰی فَرِحَ اَھْلُ الْعَرْشِ بِقُدُوْمِہٖ عَلَی اللّٰہِ لِمَا رَاَوْا مِنْ مَنْزِلَتِہٖ وَکَرَامَتِہٖ وَفَضْلِہٖ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنبش کی عرش نے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت کے سبب جنبش کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور عرش کے جنبش کرنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی روح سے خوش ہوا جبکہ وہ چڑھائی گئی واسطے بزرگ ہونے اونکی روح کے اون کے رب کے نزدیک اور جو کسی کام سے خوش ہو تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے اوسکے لیئے جنبش کی اور معنے اسکے یہ ہیں کہ عرش کے رہنے والے اونکی روح کی آمد سے خوش ہوئے بسبب اسکے کہ انہوں نے اوسکی قدر اور بزرگی اور فضیلت دیکھی۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ کَانَتْ جَنَازَتُہٗ یَعْنُوْنَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اوٹھایا گیا۔ تو منافقوں نے کہا کہ اوسکا جنازہ کیا ہلکا ہے یعنے اون کی مراد یہ تھی کہ اونہوں نے قوم بنی قریظہ کے قبیلہ کو قتل اور قید کروایا تھا اسلیئے اون کا جنازہ ہلکا ہے یعنے طعن کیا کہ اوسکی کچھہ عزت نہیں رہی تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ فرشتے اوسکے جنازے کو اوٹھائے ہوئے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَفِیْ اُخْرٰی الْحِکْمَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ الٰہی اسکو دین میں بوجھہ دیدے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو قرآن کا علم سکھادے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو حکمت سکھادے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ کَاَنَّ بِیَدِیْ قِطْعَۃً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَلَیْسَ مَکَانٌ اُرِیْدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ قَالَ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَمَا تَرَکْتُ قِیَامَ اللَّیْلِ بَعْدَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گویا

کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور میں بہشت میں جہاں چاہتا ہوں مجھکو اوڑا لے جاتا ہے کہا سو میں نے حال اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا انہوں نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی نیک مرد ہے اگر رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) اوٹھا کرتا عبد اللہ نے کہا سو میں اوسکے بعد کبھی رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز پڑھنا نہیں چھوڑا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما کا ذکر

(١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ پہلا لڑکا جو اسلام میں پیدا ہوا وہ عبد اللہ بن زبیر ہے اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرتؐ نے ایک کھجور لیکر چبائی اور اسکو حلق میں لگائی سو پہلے پہل اوسکے پیٹ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک ہی داخل ہوئی شیخین اسکے راوی ہیں

(٢) وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدُ اللهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا اے عائشہ میں نہیں دیکھتا مگر کہ اسماء نے بچہ جنا سو اونکا نام تم نہ رکھنا میں خود اوسکا نام رکھونگا تو آپ نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اوسکے حلق میں کھجور (چبا کر) لگائی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ

بلالؓ بن رباح کا بیان

(١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ خَشْفَ نَعْلَيْكَ أَيْ تَحْرِيكَهُمَا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال بتلا دے مجھکو (بہت فائدہ کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ ترنفع کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ میں نے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی تو بلال نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ ترنفع کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کی کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ عمر کہا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق ہمارے سردار ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنی بلال کو اور خشف نعلیک کے معنے جوتوں کے ہلانے کی آواز۔

ذکر ابی بن کعبؓ
ابی بن کعبؓ کا ذکر

(۱) عن انسؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بن کعب ان الله امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی الله تعالی لک قال نعم فبکی ابی رض اخرجه الشیخان والترمذی

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کی سورت پڑہوں تو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں تو ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر ابی طلحۃ الانصاریؓ
ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن ابی ہریرۃ رض قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثک بالحق ما عندنا الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک فقال صلی الله علیه وسلم من یضیفه یرحمه الله فقام ابو طلحة رض فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله فقال لامراته هل عندک شیء فقالت لا الا قوت صبیانی قال فعللیهم بشیء ثم نومیهم فاذا دخل ضیفنا فاریه انا ناکل فاذا اهوی بیده لیاکل فقومی الی السراج کی تصلحیه فاطفئیه ففعلت وقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له صلی الله علیه وسلم لقد عجب الله البارحة من صنیعکما بضیفکما فنزل قوله تعالی ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة اخرجه الشیخان المجهود المهزول الجائع وتعلیل الطفل وعده وتسریفه وتمنیته وصرفه عما عنه واذا نام الصائم ولم یفطر فهو طاو والخصاصة الحاجة والفاقة ترجمہ ابو ہریرہ سے

ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ میں بھوکا ہوں تو آپنے اپنی کسی بی بی کو کہلا بھیجا تو اوسنے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں پھر اور بی بی کو کہلا بھیجا اوسنے بھی اسیطرح کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکی مہمانی کرے خدا اوسپر رحم کریگا تو ابو طلحہؓ کھڑے ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں اسکی مہمانی کرتا ہوں تو ابو طلحہ اوسکو اپنے گھر لے گئے اور اپنی عورت سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اوسنے کہا کچھ نہیں مگر میرے لڑکوں کا کھانا رکھا ہے ابو طلحہ نے کہا کہ اونکو بہلا کر سلا دے پھر جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اوسکو دکھلا یو کہ گویا ہم کھانا کھا رہے ہیں اور جب کھانا کھانے کے لیے ہاتھ جھکا وے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اوٹھکر گل کر دینا تو اوس عورت نے اوسیطرح کیا اور بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا اور آپ دونو بھوکے سو رہے پھر صبح کو ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تو حضرتؐ نے اون سے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور بہت راضی ہوا آجکی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا اور خدا نے

ف۵ ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری تھے سو حضرت نے اون کی استادی کی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اون سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی فضیلت معلوم ہوئی ف۶ سبحان اللہ اصحاب حضرتؐ پر کیا فدا تھے کہ محتاجی میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے

یہ آیت اتاری یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اون کو تنگی اور حاجت ہو شیخین اسکے راوی ہیں اور بہلاوے اور بہوکے کو کہتے ہیں اور تعلیل لڑکے کی یہ ہے کہ اوسکو جہوٹا وعدہ اور شوق اور آرزو دلاوے اور اوسکی مراد سے اوسکو پہیرے یعنی اوسکو ورا بہلا کر اور خیال میں لگاوے اور جب روزیدار سورہے بغیر افطار کرنے کے تو کہا جاتا ہے کہ یہ طاوی ہے اور خصاصہ کے معنے ہیں حاجت اور فاقہ۔

ذِکرُ سَلمَانَ الفَارِسِیِّ
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ فَقَالُوا مَنْ یُّسْتَبْدَلُ بِنَا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْکِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْمَنُوْطُ الْمُعَلَّقُ بِالشَّیْءِ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی کہ اگر تم پہر جاؤگے تو بدل دیگا کوئی لوگ سوائے تمہارے تو اصحاب نے کہا کہ ہمارے بدلے کون لاویگا تو حضرت نے سلمان کے مونڈہے پر ہاتھ مارا پہر فرمایا کہ یہ اور قوم اوسکی قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایمان ثریا[۱] پر لٹکا ہوا ہوتا تو بھی فارسی لوگ اوسکو پاجاتے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ منوط لٹکی ہوئی چیز۔

ذِکرُ اَبِی مُوسَی الاَشعَرِیِّ
ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاَیْتَنِیْ الْبَارِحَۃَ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبَرْقَانِیْ عَنْ مُسْلِمٍ لَوْ عَلِمْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِیْ لَحَبَّرْتُہٗ لَکَ تَحْبِیْرًا التَّحْبِیْرُ التَّحْسِیْنُ۔ ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جسوقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑہنا سنتا تھا تو البتہ تجھکو بانسری ملی داؤد کی بانسریوں میں سے یعنی تیری آواز بانسری کی طرح دلکش ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور برقانی نے مسلم سے اتنا زیادہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی یا حضرت اگر میں جانتا کہ آپ میرا قرآن سن رہے ہیں تو میں اوسکو آپ کے لیئے خوب اچھی طرح سے پڑہتا تحبیر کے معنے اچھی طرح کرنا سنوارنا۔

ذِکرُ عَبدِ اللّٰہِ بنِ سَلَامٍ
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ وَفِیْہِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

---

[۱] ثریا پروین اون چند تاروں کا نام ہے جو نہایت گہنے اور آپس میں ملے ہوئے ہیں سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا۔ اس حدیث سے فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمان ثابت ہوئی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے پیدا ہوئے جیسے امام اعظم[۱] اور بخاری[۲] اور مسلم[۳] کہ سب اسی ملک میں پیدا ہوئے۔ [۲] ابوموسے نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑہ رہے تھے کہ حضرت اوپر سے گذرے اور کہڑے ہو کر سنتے رہے صبح کو یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے ابوموسے کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی زندہ شخص کے حق میں کہا ہو کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیئے اور اونہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ بنی اسرائیل سے ایک گواہ نے گواہی دی اسکی مثل پر الآیۃ شیخین اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
جریر بن عبد اللہ کا ذکر

(۱) عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْھِیْ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لَھُمَا وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہا کہ جب سے میں مسلمان ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پردہ نہیں کیا اور نہ کبھی آپ نے مجھکو دیکھا مگر کہ میرے منہ پر مسکرائے اور مینے آپ کے پاس گلہ کیا کہ میں گھوڑے پر نہیں ٹھیر سکتا تو آپ نے میرے سینے میں اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی کہ الٰہی اسکو ٹھیرا دے اور کر اوسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب شیخین اور ترمذی اسکو راوی ہیں۔ اور الفاظ شیخین کے ہیں۔

ذِکْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبِیْہِ
جابر بن عبد اللہ اور اونکے باپ کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقَدِ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ، ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس بار دعا کی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَّاَنَا مُھْتَمٌّ فَقَالَ لِیْ مَالِیْ اَرَاکَ مُنْکَسِرًا فَقُلْتُ اسْتُشْھِدَ اَبِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ عِیَالًا وَّدَیْنًا فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ بِمَا لَقِیَ اللّٰہُ بِہٖ اَبَاکَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ مَا کَلَّمَ اللّٰہُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَنَّہٗ اَحْیَا اَبَاکَ وَکَلَّمَہٗ کِفَاحًا فَقَالَ یَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِکَ فَقَالَ یَا رَبِّ تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلُ ثَانِیَةً فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِنَّہٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّھُمْ لَا یُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ کَلَّمَہٗ کِفَاحًا اَیْ مُوَاجَھَةً لَا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ترجمہ اور اونہیں سے روایت ہے کہا کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے ملے اور میں غمگین تھا تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ میں تجھکو دلگیر کیوں دیکھتا ہوں مینے کہا کہ جنگ احد کے دن میرا باپ شہید ہوا اور اوسنے عیال اور قرض چھوڑا (یعنے اور میں اوسکے عیال اور قرض سے فکرمند ہوں) آپنے فرمایا کیا میں تجھکو بشارت نہ دوں اس چیز کی جسکے ساتھ باپ تیرا خدا سے ملا مینے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ خدا نے کبھی کسی سے بدون حجاب کے کلام نہیں کیا اور مقرر اوسنے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے روبرو کلام کیا پھر اوس نے فرمایا اے میرے بندے کچھ مجھسے مانگ میں تجھکو دونگا تو اوسنے کہا اے رب مجھکو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں اللہ سبحانہ تعالے نے فرمایا کہ مینے یہ بات پہلے سے تقدیر میں لکھ رکھی ہے کہ وہ دنیا میں پھر نہ آئینگے تو یہ آیت اوتری کہ نہ گمان کر اون لوگوں کو جو خدا کی راہ میں شہید ہوئے کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک ترمذی اسکے راوی ہیں کفاحا کے معنے ہیں روبرو بدون حجاب کے۔

ذکر انس بن مالکؓ
انس بن مالکؓ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ ام سلیمؓ (میری ماں) نے کہا یا رسول اللہ اپنے خادم انسؓ کے واسطے دعا کیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اُسکے مال اور اولاد کو بہت کر دے اور برکت کر اوسمیں جو تو نے اوسکو دیا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہٗ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِی السَّنَۃِ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْہِ رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے کہ مینے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اُسنے کہا کہ انس دس سال آپ کی خدمت میں رہے ہیں اور حضرتؐ نے اونکے لیئے دعا کی ہے اور اونکے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اوسمیں پھول تھے جس سے مشک (کستوری) کی خوشبو آتی تھی ترمذی اسکے راوی ہیں

ذکر البراء بن مالکؓ
براء بن مالک کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ مِنْھُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِکٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْاَشْعَثُ الْبَعِیْدُ الْعَھْدِ بِالدُّھْنِ التَّسْرِیْحِ وَالْغُسْلِ وَالطِّمْرُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ وَلَا یُؤْبَہُ لَہٗ اَیْ لَا یُعْرَفُ وَلَا یُعْلَمُ بِہٖ لِحَقَارَتِہٖ وَقَوْلُہٗ لَاَبَرَّہٗ اَیْ اَبَرَّ قَسَمَہٗ اَیْ صَدَقَہٗ وَجَعَلَہٗ فِیْہِ بَارًّا لَا یَحْنَثُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان گرد آلودہ پرانے کپڑے والے حقیر اگر خدا کے بھروسے سے کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے اونہیں میں سے براء بن مالک ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اشعث وہ ہے جسکو تیل لگائی کنگھی اور غسل کیئے ہوئے بہت دن ہوئے ہوں اور طمر پرانے کپڑے کو کہتے ہیں اور لا یؤبہ لہ کے معنے ہیں نہ پہچانا جاتا ہو اور نہ معلوم ہو سکتا ہو واسطے حقیر ہونے اوسکے کے اور لَاَبَرَّہٗ کے معنے ہیں کہ اوسکی قسم کو سچا کر دیتا ہے اور ٹھیراتا ہے اوسکو قسم کا پورا کرنے والا نہ توڑنے والا۔

ذکر ثابت بن قیسؓ
ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اِفْتَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَعْلَمُ لَکَ عِلْمَہٗ فَاَتَاہُ فَوَجَدَہٗ جَالِسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَکِّسًا رَاْسَہٗ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ شَرٌّ کَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ اذْھَبْ اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ اِنَّکَ لَسْتَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَلٰکِنَّکَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الاٰیۃ جَلَسَ ثَابِتٌ یَبْکِیْ فِیْ بَیْتِہٖ فَالْتَمَسَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا تو

ف آپکی دعا کی برکت سے انس ایکسو بیس[۱۲] برس تک زندہ رہے اور اونکے گھر میں ایکسو بیس لڑکے پیدا ہوئے اور اونکی بھیڑ بکری کا تو کچھ شمار ہی نہیں تھا۔ ۱۲

مرد نے کہا یا حضرت میں آپ کو لیئے اوسکا حال معلوم کرتا ہوں وہ اوسکے پاس گیا اور اوسکو اپنے گہر میں نیچے سر
ہوئے بیٹہا روتا ہوا پایا تو اوسنے کہا کہ کیا حال ہے تیرا اوسنے کہا کہ میرا حال بدتر ہے کہ مینے اپنی آواز حضرت کی
آواز سے اونچی کی سو البتہ میرا عمل باطل ہوا اور وہ یعنی میں دوزخیوں میں سے ہوں تو اوس مرد نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آکر خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکے پاس جا اور اوس سے کہو کہ تو دوزخیوں میں سے نہیں ولیکن تو بہشتیوں
میں سے ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہو کہ جب یہ آیت اوتری کہ اے ایمان والو نہ اونچی
کرو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے تو ثابت اپنے گھر میں بیٹھکر رونے لگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
تلاش کیا اور ذکر کی حدیث ۔

ذکر عدی بن حاتم

عدی بن حاتم کا بیان

(۱) عَنْ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِيْ فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّ الْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّيْ فَاسْتَقْبَلْتُهٗ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنْ حِيَالِ وَجْهِهٖ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَعْرِفُنِيْ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُكَ اٰمَنْتَ اِذْ كَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَاِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَيٍّ جِئْتَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخَذَ يَعْتَذِرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوْبُهُمْ مِنَ الْحُقُوْقِ قُلْتُ فَلَا اُبَالِيْ اِذًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَفْرِضُ اَيْ يُوْجِبُ لَهٗ هٰذَا الْمِقْدَارَ فِي الْعَطَاءِ وَحِيَالُ الشَّيْءِ تِلْقَاؤُهٗ وَمَا يُوَاجِهُهٗ وَاَجْحَفَتْ بِهِ الْفَاقَةُ اَفْقَرَتْهُ وَاَذْهَبَتْ مَالَهٗ وَجَعَلَتْهُ مُحْتَاجًا اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَةُ وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِمَا يَنُوْبُهُمْ

ترجمہ عدیؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ عمر فاروق کے پاس آیا تو اونہوں نے قوم طے
کے ایک مرد کے لیے دو ہزار وظیفہ مقرر کیا اور مجھ سے منہ پھیرا تو میں اونکے سامنے ہوا پھر بھی انہوں نے مجھسے
منہ پھیر لیا۔ پھر میں اونکے منہ کے مقابل سے آیا پھر بھی اونہوں نے مجھسے منہ پھیر لیا۔ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین کیا
مجھکو پہچانتے ہو تو وہ ہنسنے لگے اور کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھکو پہچانتا ہوں کہ تو ایمان لایا تھا
جبکہ وے کافر ہوئے اور تو سامنے آیا جبکہ انہوں نے پیٹھ دی اور تونے قول پورا کیا جبکہ اونہوں نے عہد
توڑا اور مقرر پہلا صدقہ جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے مونہ کو روشن کیا قوم طے کا صدقہ تھا
جو تو اوسکو حضرتؐ کے پاس لایا تھا پھر عذر کرنے لگے پھر فرمایا کہ صدقہ تو اونہیں لوگوں کے واسطے فرض ہوا ہے
جنکو فقر فاقہ نے محتاج کر دیا ہو اور حالانکہ وہ اونکی قوم میں شریف ہیں بسبب اوسکے کہ اونپر بار بار حقوق پڑتے
ہیں میں نے کہا کہ تو اب میں کچھ پروا نہیں کرتا شیخین اسکے راوی ہیں یفرض کے معنے ہیں کہ اسکے لیئے عطا میں
اس مقدار پر واجب اور مقرر کرتے تھے اور حیال الشئے کے معنے ہیں اوسکے سامنے اور جو اوسکے روبرو
ہو اور اجحفت الفاقۃ کے معنے ہیں جبکہ اوسکو فقیر کر دے اور اوسکے مال کو تباہ کر دے اور اوسکو قرابتیوں کا محتاج
کر دے اور فاقہ کے معنے ہیں فقر اور حاجت اور ماینوبہم سے مراد وہ ضروری کام ہیں جو درپیش ہوتے
رہتے ہیں جنھیں اونکو مال خرچ کرنے کی حاجت پڑتی ہے ۔

ذکر ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ اسمع منک اشیاء فلا احفظھا فقال ابسط رداءک فبسطتہ فحدثنی حدیثا کثیرا فما نسیت شیئا حدثنی بہ اخرجہ الشیخان والترمذی وھذا لفظہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت میں آپ سے بہت چیزیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ اپنا کپڑا پھیلا میں نے کپڑا پھیلایا پھر آپ نے مجھ سے بہت حدیثیں بیان کیں سو میں کوئی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں۔

ذکر جلیبیب
جلیبیب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن ابی برزۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغزی لہ فافاء اللہ علیہ فقال لاصحابہ ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من احد فقالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ فوجدوہ الی جنب سبعۃ قد قتلھم ثم قتلوہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقف علیہ ثم قال قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ ثم وضعہ علی ساعدیہ ولیس لہ سریر الا ساعدا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی حفر لہ ووضع فی قبرہ ولم یذکر غسلا اخرجہ مسلم قولہ فافاء اللہ علیہ الفیٔ مایحصل للمسلمین من اموال الکفار واھلھم ودیارھم بغیر قتال ولا حرب ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ میں تھے یعنی اور بہت اصحاب قتل کئے گئے شہید ہوئے اور عدو آپ کو مال عطا کیا تو حضرت نے فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اونہوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں پھر اصحاب نے اوسکو تلاش کیا تو انہوں نے اوسکو سات آدمیوں کے پہلو میں پایا جنکو اوسنے قتل کیا تھا پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس آئے اور اسکے سر پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ اسنے سات کو قتل کیا تھا پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہے اور میں اوسکا ہوں پھر اوسکے سر کو اپنے بازو پر رکھا اور حضرت کے بازو کے سوائے اوسکے لیے کوئی چارپائی نہ تھی یہانتک کہ اوسکے لیے قبر کھودی گئی اور اپنی قبر میں رکھا گیا اور نہیں ذکر کیا ابوہریرہؓ نے غسل کو یعنی اوسکے نہلانے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔ مسلم اسکے راوی ہیں آفاء اللہ علیہ فے اس مال کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کو کافروں سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگے اونکا مال ہو یا عورتیں بچے یا ملک۔

ذکر حارثۃ بن سراقۃ رض
حارثہ بن سراقہ کا بیان

(۱) عن انس قال اتت ام حارثۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ حدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سھم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتھدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انھا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی اخرجہ البخاری والترمذی یقال اصابہ سھم غرب بالاضافۃ

لہ بعض اصحاب یعنی اپنے عزیزوں اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۱۲

عہ ابوہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو انکی بات پر تعجب ہوا تب انھوں نے یہ سبب بتلایا ۱۲

وَ تَرَکِهَا وَ تَحَرُّكُ الزَّادُ وَ تَسْكُنُ اِذَا لَدَيْدُ مِنْ اَيْنَ اَتَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حارثہ کی ماں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اوسنے کہا یا حضرت حارثہ کا حال تبلائیے اور وہ جنگ بدر کے دن شہید ہوا تھا۔ اوسکو کسی بے معلوم شخص کا تیر لگا تھا اوسنے کہا سو اگر حارثہ بہشت میں ہے تو میں اوسکے غم میں صبر کروں اور اگر بہشت کے سوائے کہیں اور ہے تو محنت کر کے خوب رولوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یوں ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا بہت اونچی بہشت میں پہونچا ہے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں سہم غرب ساتھ اضافت کے اور بدون اوسکے اوس تیر کو کہتے ہیں جسکا مارنے والا معلوم نہ ہوا ور نہ جانی کہ کہاں سے آیا۔

ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رض
خالد بن ولید رض کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہہ میں اوترے تو لوگ گذرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ کون ہے اے ابوہریرہ میں کہتا تھا فلانا ہے تو فرماتے کہ یہ بندہ اللہ کا خوب ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا کہ فلانا ہے فرماتے یہ بندہ اللہ کا برا ہے یہانتک کہ خالد بن ولید گذرے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا کہ خالد بن ولید ہے فرمایا کہ یہ بندہ اللہ کا اچھا ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض
عمرو بن عاص رض کا ذکر

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لائے ہیں[۱] ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رض
ابوسفیان رض بن حرب کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَاَلَ اَبُوْ سُفْيَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نہیں مانگی ابوسفیان نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مگر کہ آپ نے کہا کہ ہاں مسلم اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مُعٰوِيَةَ رض
معاویہ رض کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصٍ وَلّٰى مُعٰوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعٰوِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَذْكُرُوْا مُعٰوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

---

[۱] یعنی اسواسطے کہ لوگ خوف سے مسلمان ہوئے اور عمرو بن عاص رغبت سے ایمان لائے۔

۲۰۔ ۱۔ ۶

اِهْدِ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہا کہ جب عمر بن الخطاب نے عمیر بن سعد کو حمص [illegible]
نام ہے شام میں اکی حکومت سے معزول کیا تو معاویہ کو حاکم کیا تو لوگوں نے کہا کہ عمیر کو معزول کر دیا ہے اور معاویہ کو
حاکم کیا ہے تو عمر نے کہا کہ نہ ذکر کرو معاویہ کو مگر خیر سے (یعنی معاویہ کو نیک یاد کرو) اسواسطے کہ مینے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ الٰہی اوسکو ہدایت کر یعنی حضرت نے اوسکے حق میں دعا خیر کی ہے ترمذی اسکے
راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَوَارَیْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَآءَ فَحَطَأَنِیْ حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ اِلٰی مُعٰوِیَةَ فَادْعُهٗ لِیْ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ ثُمَّ قَالَ
اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ مُعٰوِیَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ مُعٰوِیَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ
فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ حَطَأَنِیْ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ جَآءَ مُفَسَّرًا فِی الْحَدِیْثِ قُلْتُ مَا حَطَأَنِیْ قَالَ قَفَدَنِیْ
وَالْقَفْدُ صَفْعُ الرَّاْسِ بِبَسْطِ الْكَفِّ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا
تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میرا سر پکڑ کر
فرمایا کہ معاویہ کے پاس جا اور اوسکو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھارہا ہے فرمایا کہ جا معاویہ
کو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھارہا ہے پھر فرمایا کہ جا اور معاویہ کو میرے پاس بلا لا کہا
پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھارہا ہے تو فرمایا کہ خدا اوسکے پیٹ کو نہ بھرے۔ مسلم اسکے راوی ہیں حطانی
ساتھ حاے بے نقطہ کے حدیث میں اسکی تفسیر آگئی ہے مینے کہا کہ حطانی سے کیا مراد ہے کہا کہ اوسکے معنے قفدنی کے ہیں
اور قفد کے معنے ہیں وبانا سر کا ہاتھ کی ہتھیلی کو کھول کر پیچھے کی طرف سے۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لِمُعٰوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے
روایت ہے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے حق میں فرمایا
کہ الٰہی کر اسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب اور اوسکے ساتھ ہدایت کر ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْفَرْعِ الثَّانِیْ مِنَ الْفَصْلِ الثَّانِیْ مِنَ الْبَابِ الثَّالِثِ

فِیْ فَضَائِلِ النِّسَاءِ الصَّحَابِیَّاتِ

دوسری قسم دوسری فرع سے دوسرے فصل میں سے تیسرے باب میں سے صحابیہ عورتوں کے بیان میں

ذِكْرُ خَدِیْجَةَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ

خدیجہ بنت خویلد کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ وَمَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّیْ
وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْقَصَبُ هٰهُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ

الصَّخَبَ وَالْجَلَبَةُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبریل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
تو کہا یارسول اللہ یہ خدیجہ آئی ہیں اور اونکے ساتھ لاون والا برتن ہے یا کھانا ہے یا پینے کی چیز ہے سو جب وہ آپکے پاس
آئیں تو اون کو اون کے رب کیطرف سے سلام کہنا اور اونکو بشارت دینا ایک گھر کی بہشت میں پولے موتی سے
نہ اوسمیں شور وغل ہے نہ کچھ تکلیف شیخین اسکے راوی ہیں اور قصب پولے موتی کو کہتے ہیں۔ اور صخب چلانے اور شور و
غل کرنے کو اور نصب تکلیف اور رنج کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ[۱] وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ وَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِينَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی
بی بی پر رشک نہیں آیا جو مجکو خدیجہ پر رشک آیا اور حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا ولیکن حضرت اون کو بہت یاد کیا کرتے
تھے۔ اور بہت وقت بکری ذبح کرتے پھر اونکے جوڑ کاٹ کر خدیجہ کی مصاحب عورتوں کے پاس بھیجتے اور میں بہت وقت
آپ سے کہتی کہ شاید اونکے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تو حضرت فرماتے کہ مقرر خدیجہؓ ایسی تھیں اور ایسی تھیں
یعنی اونمیں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد بھی اُنہیں سے ہوئی کہا عائشہؓ نے اور حضرت صلے نے اونکے مرنے
سے تین برس بعد مجھسے نکاح کیا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَأَشَارَ الرَّاوِي إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِينٌ فِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ قُلْتُ وَمَا زَادَ رَزِينٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِدُونِ ذِكْرِ خَدِيجَةَ وَفَاطِمَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہے اور اپنے زمانے میں خدیجہ خویلد کی بیٹی
سب عورتوں سے افضل ہے اور راوی نے زمین و آسمان کیطرف اشارہ کیا (یعنی تمام عالم کی عورتوں سے افضل
ہے) شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ حضرت صلے نے فرمایا کہ مردوں
سے بہت لوگ کامل ہوئے ہیں۔ اور نہیں کامل ہوئی عورتوں میں سے مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت
اور خدیجہ خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمدؐ کی بیٹی اور عائشہ کو عورتوں پر اسطرح فضیلت ہے یعنی جیسے روٹی گوشت کو باقی کھانوں
پر اور جو رزین نے زیادہ کیا ہے اوسکو بخاری نے روایت کیا ہے بدون ذکر خدیجہؓ اور فاطمہ کے واللہ اعلم۔

[۱] حضرت خدیجہ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر لٹایا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت صلے
ان سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونہیں سے پیدا ہوئی تین بیٹے چار بیٹیاں حضرت فاطمہ کے سوائے کسی کی اولاد باقی نہیں لیکن
صرف حضرت ابراہیم قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور لڑکپن میں مرگئے خلاصہ حضرت کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھے خدیجہ کے ساتھ دو سبب
سے محبت ہوا ایک تو یہ کہ اونمیں خوبیاں بہت تھیں دوسرا یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہے گی [۲] ثرید یہ ہے کہ روٹی کو توڑ کر شوربے
میں بھگو کر کھایا جاوے یہ کھانا عرب کو بہت پسند تھا۔ ۱۲

ذِكْرُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان

عَنْ جُمَيعِ بْنِ عُمَيرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسُئِلَتْ اَيُّ النِّسَاءِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا وَقَوَّامًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھپھی کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا تو سینے پوچھا کہ حضرت کے نزدیک سب عورتوں میں سے زیادہ تر محبوب کون تھیں کہا کہ فاطمہؓ کہا گیا اور مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا کہ اونکے خاوند یعنی حضرت علی رضؓ مقرر وہ میرے علم میں روزے دار اور تہجد گذار تھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ نَاجَاهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِي اَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان سے کان میں چپکے بات کی فاطمہ رونے لگیں پھر ان سے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں کہا ام سلمہؓ نے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو سینے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا کہ حضرت نے مجھے خبر دی کہ آپ کا انتقال ہوگا تو میں روئی پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ میں بہشت کی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم عمران کی بیٹی کے تو میں ہنسی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجھکو سلام کرتے ہیں میں نے کہا اور اونکو بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں کہا اور آپ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی یعنی جبرئیل کو پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْهُ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے صحابہ پر کبھی کوئی حدیث مشکل نہیں ہوئی یعنی کسی حدیث میں شبہ نہیں گذرا پھر ہمنے عائشہ سے اسکا حال پوچھا مگر کہ ہمنے اونکے پاس اوسکا علم پایا یعنی وہ اونکو معلوم تھی ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہا۔

(۳) وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللهَ ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تَتَّبِعُوْنَ اَوْ اِيَّاهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے کہ جب علی مرتضےٰ نے عمار اور حسن کو کوفہ کی طرف بھیجا تاکہ اون سے جنگ کے لیے طلب کریں تو عمار نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ مقرر میں جانتا ہوں کہ وہ یعنی عائشہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا و آخرت

سلہ مراد یہ ہے کہ یہ عورتیں تمام فضائل اور نیک خصلتوں میں کمال اور انتہا کو پہونچ گئی ہیں ۱۲

...نے الله نے تمکو مبتلا کیا ہے تاکہ معلوم کرے کہ تم علی کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۵) ... صَفِيَّة بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَب

... بنت حیی بن اخطب کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ اِنَّهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اَنْتِ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ ... النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ ... رَوَاہُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ کہتی ہیں ... ...دی کی بیٹی ہے وہ رونے لگیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس آئے اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو آپ نے ... تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کہا کہ حفصہ نے مجھسے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ... کہ البتہ تو تو پیغمبر کی بیٹی ہے اور مقرر تیرے چچا پیغمبر ہیں اور تو پیغمبر کے نکاح میں ہے پھر وہ کس سبب سے تجھپر فخر کرتی ... فرمایا اے حفصہ اللہ سے ڈر ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۶) ... سَوْدَة بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

... سودہ زمعہ کی بیٹی کا بیان

(۱) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ سَوْدَةُ فَسَجَدَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يُسَمِّيَاهَا وَذَكَرَهَا رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَسَمَّاهَا ترجمہ ... سے روایت ہے کہ صبح کی نماز کے بعد کسی نے ابن عباس سے کہا کہ سودہ (حضرت کی بی بی) فوت ہو گئیں انہوں نے ... کیا کسی نے اسکا سبب پوچھا کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو ... نشانی بڑھ کر ہوگی حضرت کی بیبیوں کے فوت ہو جانے سے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ دونوں نے ... نام نہیں لیا اور رزین نے اپنی روایت میں اونکا نام لیا ہے۔

... اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا اَتَيَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر سے کہا کہ ہمکو ام ایمن کے پاس لے چلو کہ ہم اوسکی زیارت کریں جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی زیارت کیا کرتے تھے پھر جب دونوں اوسکے پاس گئے تو وہ رونے لگی دونوں نے کہا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کیا تم نہیں جانتی ہو کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول کے لیے بہتر ہے اوسنے کہا ہاں میں جانتی ہوں جو خدا کے نزدیک ہے وہ حضرت

کے لئے بہتر ہے ولیکن میں روتی ہوں اسواسطے کہ وحی آسمان سے بند ہوگئی تو اونے اونکو رولایا تو وہ دونوں بھی اونکے ساتھ [illegible]
رونے لگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثالث من الباب الثالث فی فضائل اهل البیت رضی اللہ عنہم

تیسری فصل تیسرے باب سے اہل بیت کے فضائل کے بیان میں۔

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم بہ من نعمہ واحبونی
لحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ تمکو ہر صبح نعمت دیتا ہے اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب سے (یعنی تم
مجھسے اسواسطے محبت رکھو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور تمہارے رب کی محبت میری محبت کا سبب ہو) اور محبت رکھو
میرے اہل بیت سے میری محبت کے سبب سے یعنی میری محبت تمہارے نزدیک میرے اہلبیت کا سبب ہو یا [illegible] کہ میں
اون سے محبت رکھتا ہوں تو تم بھی اون سے محبت رکھو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیة
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا وقال اللهم هؤلاء اهلی اخرجہ الترمذی
وصححہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے
بیٹوں کو بھی بلائیں الآیۃ تو حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور کہا کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں
ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۳) وعن ام سلمة قالت نزلت هذه الآیة وانا جالسة علی باب بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمة و
الحسن والحسین فجللهم بکساء وقال اللهم ان هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا
فقلت یا رسول اللہ الست من اهل البیت فقال انک الی خیر انت من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ
الترمذی الرجس النجس وکل مستقذر وقیل الاثم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اوتری الٰہی [illegible]
میں حضرت کے گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے گھر والو [illegible]
کرے تمکو پاک کرنا اوسوقت گھر میں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین تھے تو حضرت نے اونکو ایک لوئی میں چھپایا [illegible] پاک کرنا جیسے کہا یا حضرت
الٰہی یہ میرے گھر والے ہیں سو گندگی کو ان سے دور کردے اور اونکو پاک کردے
کیا میں اہل بیت میں داخل نہیں ہوں فرمایا کہ تو میرے نزدیک بہتر ہے تو پیغمبر کی بیبیوں سے ہے ترمذی [illegible]
راوی ہیں اور رجس گناہ اور ہر گندی چیز کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد گناہ ہے۔

(۴) وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت هذه الآیة انما یرید اللہ لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت یمر بباب فاطمة اذا خرج الی الصلوة قریبا من ستة اشهر یقول الصلوة اهل البیت
انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے

کہ جب یہ آیت اوتری کہ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اے گہر والو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ کے دروازے سے گذرتے تھے جبکہ نماز کیطرف نکلتے قریب چھ مہینے کے تو فرماتے تھے کہ نماز پڑہو اے گہر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کردے تم سے گندگی کو اے گہر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ اَسْوَدُ فَجَاءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْمِرْطُ كِسَاءٌ مِنْ خَزٍّ اَوْصُوْفٍ يُتَغَطّٰى بِهٖ وَالْمُرَحَّلُ الْمُوَشَّى الْمَنْقُوْشُ الَّذِيْ فِيْهِ صُوَرُ الرِّجَالِ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ هُوَ اِزَارُ خَزٍّ فِيْهِ عَلَمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے تشریف لائے اور حالانکہ آپ نقشدار کالی لوئی پہنے ہوئے تھے تو امام حسن آئے حضرتؐ نے اونکو اسمیں داخل کیا پھر امام حسینؑ آئے آپنے اون کو بھی اُسمیں لے لیا پھر فاطمہ آئیں آپ نے اونکو بھی اوسمیں داخل کر لیا پھر علی آئے اپنے اونکو بھی اوسمیں داخل کر لیا پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی کو اے گہر والو اور پاک کرے تم کو پاک کرنا مسلم اسکے راوی ہیں۔ مرط ریشمی چادر ہے جسکے ساتھ ڈہانکا اور پردہ کیا جاوے اور مرحل نقشدار کو کہتے ہیں جسمیں کجاوونکی تصویریں ہوں اور کہا جوہری نے کہ وہ خز کا تہ بند ہوتا ہے اوسمیں نقش ہوتے ہیں۔

(۶) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ فَيُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰى اَبِيْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ الْعَزِيْزَ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ ثَقَلَيْنِ لِاَنَّ الْاَخْذَ بِهِمَا وَالْعَمَلَ بِمَا يَجِبُ لَهُمَا ثَقِيْلٌ وَقِيْلَ الْعَرَبُ تَقُوْلُ لِكُلِّ نَفِيْسٍ خَطِيْرٍ ثَقَلٌ فَجَعَلَهُمَا ثَقَلَيْنِ اِعْظَامًا لِقَدْرِهِمَا وَتَفْخِيْمًا لِشَانِهِمَا وَالْعَصَبَةُ اَهْلُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے اوسنے زید بن ارقم سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک خدا تعالے کی کتاب یعنی قرآن مجید کہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکے تابع ہوا وہ ہدایت پر ہے اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔ دوسری میری اولاد ہمنے کہا کہ آپ کی بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں کہا قسم ہے اللہ کی کہ عورت کچھہ زمانہ مرد کے ساتھہ رہتی ہے پہر وہ اوسکو طلاق دیدیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے حضرت کے اہل بیت اصل ہیں یعنی جڑ اور آپکے عصبے جنپر صدقہ حرام ہے بعد آپ کے مسلم اسکے راوی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید اور اپنے اہل بیت کو ثقلین ٹھیرایا۔ اسواسطے کہ اونکو پکڑنا اور اونکی واجب کی ہوئی چیزوں پر عمل کرنا بھاری ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرب ہر عمدہ اور نفیس چیز کو ثقل کہتے ہیں واسطے تعظیم و قدر اوسکی کے اور بڑا جاننے شان اوسکے کے اور عصبہ وہ لوگ ہیں جو باپ دادوں کی طرف سے قریبی ہوں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رضہ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعظیم کرو محمد (رسول) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اون کے اہل بیت میں یعنی اونکے اہل بیت کی تعظیم کرو۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

چوتھی فصل

انصار کے فضائل میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَکُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ هُوَ مَا ظَلَمَ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَکَلِمَةً اُخْرٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی راہ تو میں انصار کی راہ چلتا نیچے کی یا اوپر کی اور اگر ہجرت نہوتی تو میں انصار میں سے ایک مرد ہوتا کہا ابوہریرہ نے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ یہ ہے کہ آپ پر ظلم نہوا انہوں نے آپ کو جگہہ دی اور آپ کی مدد کی یا اور کوئی بات کہی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْهَا اَهْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر میرے خاص لوگ جنکی طرف میں جگہہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار انصار ہی لوگ ہیں سو اونکے بدکاروں سے معاف کرو اور اونکے نیکوں کی نیکی قبول کرو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دشمنی رکھے انصار سے کوئی جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَیَقِلُّوْنَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ قَوْلُهٗ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ اَیْ مَوْضِعُ سِرِّیْ وَاَمَانَتِیْ فَاسْتَعَارَهُمَا لِاَنَّ الْمُجْتَرَّ یَجْمَعُ عَلَفَهٗ فِیْ کَرِشِهٖ وَالرَّجُلُ یَضَعُ ثِیَابَهٗ فِیْ عَیْبَتِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ یُقَالُ لِلْجَمَاعَةِ مِنَ النَّاسِ کَرِشٌ کَاَنَّهٗ اَرَادَ جَمَاعَتِیْ وَصَحَابَتِیَ الَّذِیْنَ بِهِمْ اَثِقُ وَعَلَیْهِمْ اَعْتَمِدُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور لوگ بڑھ جاوینگے اور گھٹ جاوینگے سو انکے نیکوں کی نیکی قبول کرو اور اونکے بدکاروں سے درگذر کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بخاری نے ابن عباسؓ سے دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے بعد اس قول کے کہ گھٹ جاوینگے یہاں تک کہ ہو جاوینگے جیسے آٹے میں نمک قول آپکا کرشی وعیبتی یعنی میرے رازدار اور امانتی ہیں اسواسطے کہ جانور گھاس کو اپنے پیٹ میں جمع کرتا ہے اور مرد اپنے کپڑے اپنے تھیلے میں رکھتا ہے اور کہا ابوعبید نے کہ آدمیوں کی ایک جماعت کو کرش کہتے ہیں گویا کہ

اس روایت کو معلوم ہوگیا تھا کہ انصاریوں پر زیادتی ہوگی سو اس حدیث میں اونکی سفارش کردی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ اونکے نیکوں کی تعظیم کرے اور ان کے بدکاروں سے چشم پوشی کرے لیکن سوائے حدود کے اونکی خطاؤں کو نہ پکڑے۔

حضرت کی مراد یہ ہے کہ میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں جن پر میرا اعتماد اور اعتبار ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ وَالْعَقَبَةِ وَالشَّجَرَةِ

پانچویں فصل

اہل بدر اور عقبہ اور درخت[1] کے فضل میں۔

(۱) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَلزُّرَقِیِّ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ وَکَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَکَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَکَانَ رَافِعٌ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَکَانَ یَقُوْلُ لِاِبْنِهٖ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ تم جنگ بدر والوں کو اپنے درمیان کیا گنتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم اونکو سب مسلمانوں سے افضل گنتے ہیں کہا اور اسیطرح جو فرشتے جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ سب فرشتوں سے افضل گنے جاتے ہیں اور رفاعہ بھی اُن لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں موجود تھے اور رافع اون اصحاب میں سے تھے جو گھاٹی پر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے تو وہ اپنے بیٹے سے کہا کرتے تھے کہ مجھکو خوش نہیں لگتا کہ میں گھاٹی کے بدلے جنگ بدر میں حاضر ہوتا بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بدر والوں پر واقف ہوچکا ہے سو اون سے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو البتہ میں تمکو بخش چکا ہوں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں نہ جاویگا کوئی اون لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت سے بیعت کی مسلم و ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ فَضَائِلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاِسْلَامِیَّةِ

چوتھا باب

اس امت اسلامی کے فضائل کے بیان میں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی

[1] صلح حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی تھی کہ ہم مرجاینگے مگر حضرت کے ساتھ سے نہیں پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا اور ان میں کوئی دوزخی نہیں سب بہشتی ہیں ۱۲

كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَاجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَى اللَّيْلِ عَلٰى اَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا
اِلٰى اَجْرِكَ الَّذِيْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا
فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا وَاسْتَاجَرَ اٰخَرِيْنَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَلَكُمُ الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ
الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالُوْا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْاَجْرُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ
فَقَالَ اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَاِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَاَبَوْا فَاسْتَاجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا فَاسْتَكْمَلُوْا
اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے
کہ مسلمانوں اور یہود اور نصارے کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے۔ جسنے ایک قوم کو معین مزدوری پر رات تک
مزدور ٹھیرایا سو کام کیا اونہوں نے دوپہر تک پہر کہنے لگے کہ ہم کو تیرے مزدوری کی کچھہ حاجت نہیں جو تونے
ہمارے لیئے مقرر کی تہی اور جو ہمنے محنت کی وہ باطل ہوئی تو اوسنے کہا کہ ایسا مت کرو اپنا باقی کام پورا کرو اور اپنی
مزدوری پوری لو انہوں نے نہ مانا اور چہوڑ گئے پہر اوسنے اونکے بعد اور لوگوں کو مزدور ٹہیرایا اور اُن سی کہا کہ تم
اپنا دن پورا کرو . . . .
. . . . اور جو مزدوری مینے اونکے لیئے ٹہیرائی ہتی وہ تمکو ملے گی تو انہوں نے کام کیا
یہانتک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جو ہمنے کام کیا وہ اکارت ہوا اور جو تونے ہمارے لیئے مزدوری
ٹھیرائی تھی وہ ہمنے تجھکو چہوڑ دی تو مالک نے کہا کہ اپنا باقی کام پورا کرو سوائے اسکے کچھہ نہیں کہ اب تو بہت تہوڑا
دن باقی رہ گیا ہے انہوں نے نہ مانا پہر اوسنے اور لوگوں کو مزدور ٹھیرایا جو باقی دن کام کریں تو انہوں نے کام کیا
اور دونوں گروہ کی پوری مزدوری لی۔ پس یہہ مثل اونکی اور مثل اوس چیز کے کہ قبول کیا انہوں نے اس نور یعنی
دین اسلام سے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا
بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا
قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ
اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ
هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ
اَجْرِكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھہ مثل نہیں ہوسکتی کہ تمہاری زندگی اور عمر اے مسلمانو
اگلی امتوں کی زندگی اور عمر کے مقابلے میں ایسی ہوسکتی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک توریت والے
یعنی یہود تورایت دیئے گئے انہوں نے اسپر عمل کیا یہانتک کہ دوپہر ہوئی پھر عاجز ہوئے سو اونکو ایک ایک قیراط
مزدوری ملی پہر نصارے کو انجیل ملی تو انہوں نے عصر کی نماز تک اوسپر عمل کیا پہر وہ بہی عاجز ہوئے تو وہ بھی ایک
ایک قیراط مزدوری دیئے گئے پہر ہم قرآن دیئے گئے سو ہمنے سورج ڈوبنے تک عمل کیا تو ہمکو دو دو قیراط مزدوری ملی تو
پہلی دو کتابوں والے کہینگے کہ اے ہمارے رب تونے انکو دو دو قیراطیں دیں اور ہمکو ایک ایک قیراط دی اور ہمارا
کام اون سے زیادہ ہے تو خدا فرماویگا کہ کیا مینے تمپر تمہاری مزدوری میں کچھہ ظلم کیا۔ یعنے جو مزدوری ٹھیری

تہی اوس سے کچھہ کم دیا کہیں گے کہ نہیں جو ٹھیرا تھا وہ دے دیا فرماویگا یہہ یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہوں دوں بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جنازہ گذرا تو صحابہ نے اوسکی تعریف کی اور اوسکو نیک کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گذرا تو صحابہ نے اوسکو بد کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی تو عمر فاروق رض نے کہا یا حضرت کیا چیز واجب ہوئی فرمایا کہ جسکی تمنے تعریف کی اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی اور جسکو تم نے بد کہا اوسکے لیے دوزخ واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین پر ابوداؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَھُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَا فَھَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ھُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِی الدُّنْیَا اَلْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْمَقْضِیُّ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہکا دیا اللہ تعالے نے جمعہ سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے سو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پھر خدا نے ہمکو پیدا کیا سو خدا نے ہمکو جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ ٹھیرایا یعنے جمعے کو ہفتے اور یکشنبے پر مقدم کیا اور اسیطرح وے لوگ قیامت کے دن ہمارے پیچھے ہونگے ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیُنَادٰی بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُخْرِجَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعُوْنَ فَحِیْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَھَا وَیَشِیْبُ الْوَلِیْدُ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی تَغَیَّرَتْ وُجُوْھُھُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ وَمِنْکُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِی النَّاسِ کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْیَضِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا اے آدم تو وہ کہیگا کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھوں میں ہے پھر آواز سے پکارا جاویگا کہ اللہ تعالی تجھکو حکم کرتا ہے کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے کہ الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خداوند فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مومن کو دیندار گواہ ہیں اور اسکے نیک اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور فاسق کی تعریف اور بد کہنے کا کچھ اعتبار نہیں یہ مثل مشہور ہے کہ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو ۲؎ یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمریں زیادہ تہیں اور عبادتیں بھی بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمر اور کمی عبادت کے اور تہوڑا ثواب ملنا یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ ہمکو اپنے حبیب کی امت میں کیا۔

یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی تب پیٹ والی اپنا بچہ گرا دے گی اور لڑکا بڈھا ہو جاویگا اور تو دیکھیگا
لوگوں کو بیہوش اور دیوانہ اور حالانکہ نہ ہونگے وہ بیہوش ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے تو یہ بات لوگوں پر سخت گذری
یہانتک کہ اونکے چہروں کے رنگ بدل گئے تو صحابہ نے کہا یا حضرت ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب
ہزار میں ایک ہی بہشتی ہو تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو
کہ یاجوج ماجوج میں سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ بھرنے کے واسطے یاجوج
کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر تم لوگوں میں یعنی تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے سیاہ بال کی مثل سفید بیل کی
کھال میں یا سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں شیخین اسکے راوی ہیں۔

(٦) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِیْ الْجَنَّۃَ سَبْعِیْنَ
اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَاعِقَابَ وَمَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ
اَلْحَثْیَۃُ اَلْغَرْفَۃُ بِالْکَفِّ ترجمہ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے
کیا ہے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار نہ اونکا حساب ہوگا اور نہ اونپر عقاب اور ہر ہزار کے
ستر ہزار ہوگا اور تین لپیں میری رب کی لپوں سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور حثیہ کے معنے ہیں ہتھیلی سے لپ

(٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْہُ الْجَنَّۃَ
یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْمُجِدُّ الْمُسْرِعُ الْمُجَوِّدُ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّہُمْ یَتَضَاغَطُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی تَکَادُ مَنَاکِبُہُمْ تَزُوْلُ وَہُمْ شُرَکَاءُ
النَّاسِ فِیْ سَائِرِ الْاَبْوَابِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ سِوٰی قَوْلِہٖ وَہُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَہُوَ مِنْ رَزِیْنٍ
وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ اُخْرٰی عَنْ بُرَیْدَۃَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ
سَائِرِ الْاُمَمِ اَلتَّضَاغُطُ الْاِزْدِحَامُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
سے میری امت بہشت میں داخل ہوگی اوسکی چوڑائی میں خوب تیز چلانے والا سوار تین سال چلیگا پھر وہ مقرر
ہجوم کرینگے یہانتک کہ انکے مونڈھے جدا ہونے لگیں گے اور وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک
ترمذی اسکے راوی ہیں سوائے اس قول کے کہ وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہونگے کہ یہ زیادتی
رزین کی روایت میں ہے اور ترمذی کی دوسری روایت میں بریدہ سے یوں آیا ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں
ہونگی اونمیں سے اسی صفیں اس امت کی ہونگی اور چالیس باقی امتوں کی التضاغط کے معنے ہیں ہجوم کے۔

(٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰہُ مَکَانَہُ
النَّارَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو موسےٰ سے روایت ہے کہ نہیں مرتا کوئی مرد مسلمان مگر کہ داخل کرتا ہے
اللہ ایک یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں داخل کرتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(٩) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی
فَقَالُوْا وَمَنْ یَاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے
کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے فرمایا جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے

سلہ یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کی نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کیا کم ہیں۔

میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی اوسنے نہ مانا اور وہی منکر ہوا بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد اجارکم اللہ من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا وان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمکو تین چیزوں سے پناہ دی ہے ایک یہ کہ پیغمبر تمپر بددعا کرے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ دوسری یہ کہ نہ غالب کریگا اللہ جہوٹ والوں کو سچ والوں پر تیسری یہ کہ نہ جمع ہونگے گمراہی پر ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن ابی موسے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امتی امۃ مرحومۃ لیس علیھا عذاب فی الاخرۃ عذابھا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مرحوم ہے یعنے اللہ نے اوسپر رحم کردیا ہے آخرت میں اوپر کچھ عذاب نہیں ہے اونکا عذاب دنیا میں فتنے فساد اور زلزلے قتل ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انزل اللہ علی امانین لامتی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیمۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری امت کے لیے مجہپر دو امان اوتارے ہیں ایک یہ آیت ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ اونکو عذاب کرے جبتک کہ تو اونمیں ہے اور دوسری یہ آیت اور نہیں اللہ اونکو عذاب کرنے کا اور حالانکہ وہ استغفار کرتے ہوں سو جب میں چلا گیا یعنی فوت ہوگیا تو اونمیں استغفار چہوڑ جاؤنگا قیامت تک یعنی جبتک لوگ توبہ استغفار کرتے رہینگے اونپر عذاب نازل نہیں ہوگا اور یہ امان اس امت میں قیامت تک باقی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وعن عامر بن سعد عن ابیہ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد بنی معاویۃ فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا ربہ طویلا ثم انصرف الینا فقال سالت ربی ثلثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالتہ ان لا یھلک امتی بسنۃ عامۃ فاعطانیھا وسالتہ ان لا یھلک امتی بالغرق فاعطانیھا وسالتہ ان لا یجعل باسھم بینھم فمنعنیھا اخرجہ مسلم السنۃ الجدب والقحط ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد میں داخل ہوئے اور اوسمیں دو رکعتیں نماز پڑہی اور ہمنے بہی آپ کے ساتھ نماز پڑہی اور بہت دیر تک اپنے رب سے دعا کرتے رہے پھر ہماری طرف پھرے سو فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں سو خدا نے مجھکو دو چیزیں دیں یعنی میری دو دعائیں قبول ہوئیں اور ایک چیز مجھکو نہ دی ایک دعا تو مینے اپنے رب سے یہ مانگی تہی کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے سو خدا نے میرے یہ دعا قبول کی اور مینے دوسری دعا یہ مانگی تھی کہ میری امت کو ڈبا کر ہلاک نہ کردیوے سو خدا نے میری یہ دعا بہی قبول کی اور تیسری دعا مینے یہ مانگی تھی کہ اونکی آپسمیں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو یہ دعا میری قبول نہوئی۔ مسلم اسکے راوی ہیں اور سنہ جدب اور قحط کو کہتے ہیں۔

لہ اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت برا ہونا رہے ۱۲ سلہ قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجائے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوئیں لیکن جنگ لڑائی ہمیشہ سے جاری ہے ۱۲

(۱۴) وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْوَاحِدِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّمَا شَفَاعَتِیْ فِیْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ وَاِنَّہٗ لَیُؤْمَرُ بِرَجُلٍ اِلَی النَّارِ فَیَمُرُّ بِرَجُلٍ قَدْ سَقَاہُ شَرْبَۃَ مَاءٍ عَلٰی ظَمَاءٍ فَیَعْرِفُہٗ فَیَقُوْلُ اَلَا تَشْفَعُ لِیْ فَیَقُوْلُ اَلَسْتُ اَنَا سَقَیْتُکَ الْمَاءَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا فَیَعْرِفُہٗ فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُرَدُّ مِنَ النَّارِ اِلَی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بعض شخص آدمیوں کی شفاعت کریگا اور اونمیں بعض قبیلے کی شفاعت کریگا اور بعض جماعت کی شفاعت کریگا اور بعض فقط ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہانتک کہ بہشت میں داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے اور میری شفاعت تو میری امت کی کبیرہ گناہوں والوں کے حق میں ہوگی اور مقرر شان یہ ہے کہ البتہ ایک مرد کو آگ کیطرف لے جانیکا حکم ہوگا سو وہ ایک مرد پر گذریگا جکو اسنے پیاس پر پانی کا ایک گھونٹ پلایا ہوگا سو وہ اوسکو پہچان لیگا تو اوس سے کہیگا کہ کیا تو میری شفاعت نہیں کرتا وہ کہیگا تو کون ہے کہیگا کہ کیا میں نے تجکو فلانے فلانے دن پانی نہیں پلایا تھا تو وہ اوسکو پہچان لیگا سو اوسکے لیے شفاعت کریگا تو وہ دوزخ سے بہشت کیطرف پھیرا جائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ مِثْلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مینہ کی مثل ہے معلوم نہیں کہ اوسکا آخر بہتر ہے یا اول ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۶) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَھُمْ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ وَھُمْ اَھْلُ الْعِلْمِ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قائم اور غالب رہیگا جبتک کہ قیامت آوے گی اور وہ غالب ہی رہینگے شیخین اسکے راوی ہیں کہا بخاری نے کہ وہ اہل علم ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَھْلُ الْغَرْبِ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام والے بگڑ جائیں تو پھر تم میں کوئی خیر نہیں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غالب رہیگا نہ ضرر کریگا اونکو جو اونکو ذلیل کیا چاہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو کہا علی بن مدینی نے کہ وہ

[illegible] سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے احکام کے پھیلانے میں اور بدعات کی مٹانے میں نہیں تو اسمیں کچھ شک نہیں کہ قرن اول یعنے اصحاب [illegible] سے افضل ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین پس مراد یہ ہے کہ بعض افراد امت جمیع وجوہ سے بعض سے افضل نہیں اسواسطے کہ [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ مغرب کے لوگ مراد ہیں یا شام والے۔ ۱۲

وہ اہل حدیث ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْمُنَاوَاةُ الْمُعَادَاةُ ترجمہ عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق دین پر لڑتے رہینگے اور اپنے دشمنوں پر غالب رہینگے یہانتک کہ اونکا پچھلا گروہ مسیح دجال سے لڑیگا ابو داؤد اسکے راوی ہیں مناواۃ کے معنے دشمنی۔

(۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسًا يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں مجھسے نہایت محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے اونمیں سے ہر شخص چاہے گا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے اہل[۵۱] اور مال سے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے چہرے روشن ہونگے سجدے کے سبب سے اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے وضو کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَاكَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ حَيٌّ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو موسےٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوسکے پیغمبر کی روح قبض کرلیتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا میر سامان بنایا جاتا ہے اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہے امت کو پیغمبر کے سامنے تاکہ پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے[۵۲] اوس امت کو مٹاکر جبکہ اوسکو اون کافروں نے جھوٹا کہا اور اوسکا حکم نہ مانا۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ يَأْتِيْ تَفْصِيْلُهُمْ

۵۱ یعنی اگر آپکو دیکھتا تو اپنا اہل و مال آپ پر قربان کرتا اور مراد یہ ہے کہ میرے زمانے کے بعض افراد سے یا حکماً یا حقیقۃً ۱۲ ۵۲ یعنی جبر امت پر خدا رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکو پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے غم میں صبر کرنے تو ثواب پاوے اور شریعت پر عمل کرنے تو دونا ثواب حاصل ہو اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اور جب امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے تاکہ پیغمبر کا دل ٹھنڈا ہو اسواسطے کہ اوس امت کم بخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نہ جانے۔ اسحدیث میں حضرتؐ نے اپنی امت کو دلاسا دیا ہو کہ میری فراق میں زیادہ پریشان دل نہوں میری وفات کو غضب الہی نہ جانیں بلکہ خدا کی رحمت سمجھیں اسیواسطے اس امت کو مرحومہ کہتے ہیں۔

وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پانچواں باب

متفرق جماعتوں کے فضائل میں جنکی تفصیل آویگی اور اسمیں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ قُرَیْشٍ

پہلی فصل قریش کے فضائل میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں قریش کے تابعدار ہیں۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهَا نَوَالًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ اَلنَّکَالُ الْعَذَابُ وَالْمَشَقَّةُ وَالنَّوَالُ الْعَطَاءُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آلہی تونے قریش کے اول لوگوں کو وبال چھکایا ہے یعنی جنگ بدر کے دن تو اون کے پچھلے لوگوں کو انعام چہکا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں نکال عذاب کو کہتے ہیں اور مشقت کو اور نوال عطا کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ وَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ وَلَمْ تَرْکَبْ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِیْرًا قَطُّ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَحْنَاهُ مِنَ الْحُنُوِّ وَهُوَ الْعَطْفُ وَالشَّفَقَةُ وَاَرْعَاهُ مِنَ الْمُرَاعَاةِ وَالْحِفْظِ وَالْاِحْتِیَاطِ وَالرِّفْقِ بِهٖ وَتَخْفِیْفِ الْکُلَفِ وَالْاَثْقَالِ عَنْهُ وَذَاتُ یَدِهٖ مَا یَمْلِکُ مِنْ مَالٍ وَغَیْرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم قریش کی عورتیں اُن تمام عورتوں سے بہتر ہیں جو کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں نہایت مہربان ہیں چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی اور ابوہریرہ کہتے تھے کہ مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔ شیخین اسکے راوی ہیں احناہ حنو سے ماخوذ ہے۔ مہربانی اور شفقت کو کہتے ہیں اور ارعا کے معنے رعایت اور نگہبانی اور احتیاط اور نرمی اور اوسکی تکلیف اور بوجھ کو ہلکا کرنا اور ذات ید ہ سے مراد وہ چیز ہے جو مال وغیرہ کا مالک ہو۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَیْشٍ غَیْرَ مُطِیْعٍ وَکَانَ اسْمُهُ الْعَاصِیَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُطِیْعًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا یُقْتَلُ بِجَزْمِ اللَّامِ وَرُوِیَ بِضَمِّهَا وَوَجْهُ الْجَزْمِ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُقْتَلَ قُرَشِیٌّ صَبْرًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُ الْحُمَیْدِیِّ فِی الضَّمِّ بِاَنَّ مَعْنَاهُ

لہ یعنی سرداری ہمیشہ قریش میں رہے گی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی اونکی سرداری اور حکومت کسی کا حق نہیں ۱۲

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ مُرْتَدٌّ عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد قیامت تک اور نہیں مسلمان ہوا تھا کوئی قریش کے گناہ گاروں سے سوائے مطیع کے اور اوسکا نام پہلے عاصی تھا پھر حضرت نے اوسکا نام مطیع رکھا اور قول آپکا لا یقتل ساتھ جزم لام کے ہے اور پیش کے بھی مروی ہے اور جزم کی حالت میں معنے یہ ہیں کہ آپنے منع کر دیا ہے کہ کوئی قریشی قید سے قتل نہ کیا جائے قیامت تک اور پیش کی حالت میں اسکے معنے یہ ہیں کہ نہ قتل ہوگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قید سے قیامت تک اس حال میں کہ وہ مرتد ہوا کفر پر۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ بِتَعْيِيْنِ أَسْمَاءِهِمْ

پانچویں فصل

غیر اصحاب کی ایک جماعت کے فضائل میں جنکے نام متعین ہیں۔

اُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ

اویس قرنی کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسِ بْنِ عَامِرٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ اَثَرُ بَرَصٍ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَارٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ فَقَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ فَاَخْبَرَهٗ عُمَرُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ الرَّجُلُ اَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلْاَمْدَادُ جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْاَعْوَانُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُمِدُّوْنَ لِنَصْرِ الْاِسْلَامِ وَغَبْرَاءُ النَّاسِ بَقَايَاهُمْ وَاَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ لَا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ جب یمن کی مدد عمر فاروق پاس آئے تو اونہوں نے اون سے پوچھا کہ کیا تم میں اویس بن عامر بھی ہے یہانتک کہ اویس بن عامر کے پاس آئے اور پوچھا کہ تو اویس بن عامر ہے اوسنے کہا کہ ہاں کہا کہ تم قوم مراد میں سے پھر قرن میں سے ہو کہا ہاں کہا کہ تو سفید داغ کی بیماری تھی پھر تو اوس سے اچھا ہو گیا مگر بقدر درہم کے ایک داغ باقی ہے اوسنے کہا کہ ہاں پھر عمر فاروق

۱؎ یہ حدیث آپنے ابن حنظل کے قتل کرنے کے بعد فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو جاوینگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اسطرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے نہ مارا جاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے ۱۲

نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے اوسنے کہا کہ ہاں کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کی مددوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے قبیلے سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درہم کے برابر ایک داغ باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ بڑا خدمت گذار اور نیکوکار ہے اور اگر وہ خدا کے بہروسے پر کسی چیز کی قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اگر یہ تجہسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو یعنی اوس سے دعا کرائیو سو میرے واسطے مغفرت کی دعا مانگو تو اویس قرنی نے اونکے لیئے مغفرت کی دعا کی پہر عمر فاروق نے اوس سے کہا کہ اب تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے کہا کوفہ کا کہا کہ کیا میں تمہارے واسطے اپنے تحصیلدار کیطرف نہ لکھدوں کہا کہ خراب خستہ حال لوگوں میں رہنا مجکو زیادہ پسند ہے پہر جب آیندہ سال ہوا تو اونکے شریفوں سے ایک مرد نے حج کیا وہ عمر فاروق سے ملا اونہوں نے اوس سے اویس کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ میں نے اسکو چھوڑا ہے اسحالمین کہ کم حیثیت اور تنگ گذران ہے تو عمر فاروق نے اوسکو خبر دی اوس حدیث کی جو حضرت سے سنی پہر جب وہ مرد پلٹا تو اویس کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ میرے لیئے مغفرت کی دعا کرو۔ انہوں نے کہا کہ تو ابہی نیک سفر سے آیا ہے پہر اوسنے کہا کہ میرے لیئے بخشش کی دعا کیجیے۔ اویس نے کہا کہ کیا تو عمر فاروق سے ملا تھا اوسنے کہا کہ ہاں تب انہوں نے اوسکے لیئے مغفرت کی دعا کی پہر لوگ اونکا حال پاگئے تو وہ کہیں بیخبر چلے گئے مسلم اسکے راوی ہیں۔ آمداد جمع مدد کی ہے اور وہ مددگاروں کو کہتے ہیں جو اونکے پاس اسلام کی مدد کو آتے تھے اور غبراء الناس کے معنے ہیں بقایا لوگ اور اویس نے چاہا کہ پچھلے یعنے غیر مشہور لوگوں میں رہیں نہ اگلے مشہور لوگوں میں۔

النجاشی رحمۃ اللہ علیہ

نجاشی کی فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب نجاشی (حبش کا بادشاہ) مرگیا تو ہم سنتے تھے اور آپس میں چرچا کرتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر روشنی نظر آتی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

کہ اونپر بددعا کرتے ہیں سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو مسلمان کرکے میرے پاس لے آ شیخین اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا یا حضرت قوم ثقیف کے تیروں نے ہمکو جلایا ہے آپ اونپر بددعا کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر قوم ثقیف کو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۹) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ رَجُلًا فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی ایک قوم کی طرف ایک مرد کو بہیجا تو انہوں نے اوسکو گالی دی اور مارا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں کے پاس جاتا تو نہ تجکو گالی دیتے نہ مارتے مسلم اسکے راوی ہیں۔

---

[۱] خدا نے آپ کی یہ دعا قبول کی اور وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کے پاس آئی ۱۲ [۲] عمان شام یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے حضرت نے وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی بیان کی ۱۲

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِیْ الْیَمَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہی قریش میں ہے یعنی لائق ہے کہ اونمیں رہے اور قضا[1] انصار میں اور اذان حبشیوں میں اور امانت ازدیوں میں یعنی یمن میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَکِیْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِیْنَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا دَعُوْكُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْكَ مَا تَرَکُوْکُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو سکینہ ایک غلام آزاد کیا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک صحابی سے روایت کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو حبشیوں کو جبتک تمکو چھوڑے رہیں اور چھوڑ دو ترکیوں کو جبتک تمکو چھوڑے[2] رہیں ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَکْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفًا وَبَنِیْ حَنِیْفَةَ وَبَنِیْ اُمَیَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور حالانکہ وہ تین گروہ کو برا جانتے تھے ثقیف کو اور بنی حنیفہ کی قوم کو اور بنی امیہ کی قوم کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

تیسری فصل عرب کے فضائل میں

(۱) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَكَ قُلْتُ وَکَیْفَ اُبْغِضُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِكَ هَدَانِیَ اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ مجھسے دشمنی نہ رکھیو کہ تو اپنے دین سے جدا ہوجاویگا میں نے کہا کہ میں آپ سے کیوں دشمنی رکھونگا اور حالانکہ آپکے سبب سے اللہ نے مجھکو ہدایت کی فرمایا کہ تو نے عرب سے دشمنی رکھی تو مجھسے دشمنی رکھی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے عرب کے لوگوں سے دغا کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور میری دوستی اسکو نہ پاوے گی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ

چوتھی فصل

عجم اور روم کی فضائل کے بیان میں۔

---

[1] قضا سے مراد تعیین ہونا ہے یا تحصیلدار ہونا مراد ہے کہ معاذ کو یمن میں تحصیلدار کر کے بھیجا اور بلال مؤذن حبشی تھے اور ازد یمن کی ایک قوم ہے ۱۲ [2] یعنی جبتک تمسے لڑائی نہ کریں اونکو نہ چھیڑو ۱۲

(۱) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَوَضَعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ جمعہ پڑہی۔ اور جب اس آیت پر پہونچے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی اور اون کیطرف جو ابھی ہمکو نہیں ملے تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین پر ہوتا تو بھی فارسی لوگ اوسکو پا جاتے اور ایک روایت میں ہے کہ فارسیوں میں سے ایک مرد اوسکو پا جاتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجکو ان سب پر یا بعض پر زیادہ تر اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے یا بعض تمہارے کے

(۳) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَکْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِیْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعَةً اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً عِنْدَ مُصِیْبَةٍ وَاَوْشَکُهُمْ کَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَاَخْیَرُهُمْ لِمِسْکِیْنٍ وَیَتِیْمٍ وَضَعِیْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** مستورد قرشی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت قایم ہوگی اس حال میں کہ رومی لوگ سب لوگوں سے زیادہ ہو جاوینگے تو عمرو بن عاص نے کہا دیکھ کیا کہتا ہے کہا میں کہتا ہوں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہا اگر تو یہ کہتا ہے سو مقرر امیں چار خصلتیں ہیں مقرر یہ زیادہ تر بردبار ہیں سب لوگوں سے وقت فتنے فساد کے اور وقت مصیبت کے جلد تر ہوش میں آجاتے ہیں۔ اور جلد تر پھر آنے والے ہیں بعد بھاگنے کے اور زیادہ تر خاطرداری کرنے والے ہیں مسکین اور یتیم اور ضعیف کی اور پانچویں نیک خوبی ہے اور زیادہ تر منع کرنے والے ہیں بادشاہوں کے ظلم سے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ قَبَائِلَ مَخْصُوْصَةٍ مِنَ الْعَرَبِ

فصل دوسری

عرب کے خاص قبیلوں کے فضائل میں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور قوم غفار کو خدا نے بخشا شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ

وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْ...

ترجمہ اور اونہین سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم قریش اور... مزینہ اور قوم اسلم اور قوم اشجع اور قوم غفار کا مددگار اور دوست خدا اور رسول ہے ا... ترمذی اِس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَ... بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ بِاللَّیْلِ بِالْقُرْاٰنِ... بِالنَّھَارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلَھُمَا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ... اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ اَرْمَلُوْا یَعْنِیْ نَفَدَ زَادُھُمْ ترجمہ ابو موسی... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کی قرآن... مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو انکی قرآن کی آواز سے اگرچہ... مکان نہین دیکھے شیخین اسکے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین اونہین... سلم نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینہ مین او... ہی تو جو کچھ اونکے پاس ہو ایک کپڑے مین یکجا کرتے ہین پہر ایک برتن سے آپسمین برابر بانٹ... اور مین اونکا ہون یعنی مین اُن سے راضی ہون اور ارملوا کے معنے ہین کہ اونکا ح...

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْ... یَقُوْلُھَا فِیْھِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُھُمْ فَ... صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰ... فَاِنَّھَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ... رکھتا ہون جب سے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتین اون کے... سُنا فرماتے تھے کہ میری اُمت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی جبکہ... اوسکا قابو نہ چلے گا) اور اونکے زکوۃ کے مال آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم... کے ہین اور عائشہؓ کے پاس اُن مین سے ایک بندی عورت تھی تو حضرت صلی... اس کو آزاد کردے اِس لیئے کہ مقرر وہ اسمٰعیل کے اولاد سے ہے شیخین اس...

(۵) وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَیْسٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلْعَنْ حِمْیَرًا فَاَعْرَضَ عَنْ... عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ حِمْیَرًا اَفْوَاھُھُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْھِمْ طَعَامٌ وَھُمْ اَھْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ... اور انہین سے روایت ہی کہ قوم قیس مین سے ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت قوم حمیر کو لعنت کیجئے بد... اوس نے پھر بھی حضرت سے کہا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے قوم حمیر پر اُونکے منہ مین بھی... ہے یعنی سلام کرتے ہین اور محتاجون کو کھانا کھلاتے ہین اور وہ امن اور ایمان والا تھا...

ؔ اشعری یمن کی ایک قوم ہے جنمین سے ابو موسٰی اشعری اس حدیث کے راوی ہین حضرت... اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین ۱۲۔

(٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ فِيْهِ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَزْدِيًّا اَوْ يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى اَنَسٍ وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم ازد اللہ کی قوم ہے زمین میں لوگ چاہتے ہیں کہ اونکو نیچا کریں یعنی اونکو ذلیل کریں اور اللہ چاہتا ہے کہ اونکو اوپر کرے اونکی عزت کرے اور البتہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اُس میں آدمی کہے گا کہ کاش میں ازدی ہوتا کاش میری ماں ازد کی قوم میں سے ہوتی ترمذی اس کے راوی ہیں اور کہا کہ انس پر موقوف مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

(٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو دوس نے کہا دوس کی قوم ہلاک ہوئی انہوں نے نافرمانی کی اور انکار کیا ہو آپ اونپر بددعا کیجیے تو لوگوں نے گمان کیا کہ اونپر بددعا کرتے ہیں سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو مسلمان کرکے میرے پاس لے آ شیخین اس کے راوی ہیں۔

زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

(١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ اِنِّيْ لَا اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْتُمْ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ اِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتَّبِعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ فَسَاَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ وَقَالَ لَعَلِّيْ اَنْ اَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنْ عُلَمَاءِ النَّصَارٰى فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

اللہ خدا وند کریم سے آپ کی بددعا ... کہ ادھر وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کے پاس آئی۔

السَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْحَنِيْفُ الْمَائِلُ وَهُوَ فِي الْوَضْعِ الشَّرْعِيِّ الْمَائِلُ عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ زید بن عمرو سے ملے بلدح کے نواح مین اور یہ ملنا حضرت پر وحی اُترنے سے پہلے یعنی پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرت اُس کے آگے دسترخوان لے گئے جسپر گوشت تھا تو اوس نے کھانے سے انکار کیا پھر زید نے کہا کہ مین نہین کھایا کرتا جو تم اپنے بتون پر ذبح کرتے ہو اور مین نہین کھاتا مگر جسپر خدا کا نام لیا جائے اور قریش کے ذبح کیے ہوے جانورون پر عیب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے اور اوس کے لیئے آسمان سے پانی اوتارا اور زمین سے گھانس اوگایا اور تم اوسکو خدا کے سواے یعنی بتون کے نام پر ذبح کرتے ہو یہ اس کام سے انکار کے لیئے کہتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ زید بن عمرو شام کی طرف نکلا دین تلاش کرنے اور پوچھنے کو سو ایک یہودی عالم سے ملا اور اوس سے اونکا دین پوچھا اور کہا کہ البتہ مجھپر لازم ہے کہ مین تمہارے دین کی پیروی کرون اوس نے کہا کہ اگر تو ہمارا دین قبول کریگا تو غضب الٰہی کا حصہ لیگا زید نے کہا کہ مین تو اللہ تعالےٰ کے غضب ہی سے بھاگا پھرتا ہون اور باوجود قدرت کے مین خدا کا غضب کبھی کچھ نہین اوٹھاونگا یا مین غضب الٰہی سے کبھی کچھ نہین اوٹھا سکتا سو کیا تو مجھکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنی بتلا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جائے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور خدا کے سواے کسی کی عبادت نہین کرتے تھے پھر زید وہان سے نکلا اور نصرانی ایک عالم سے ملا اور اس سے بھی اوسی طرح ذکر کیا تو اوس نے کہا کہ اگر تو ہمارے دین پر ہوگا تو خدا کی لعنت کا حصہ لیگا اوس نے کہا کہ مین تو اللہ کی لعنت ہی سے بھاگا پھرتا ہون باوجود قدرت کے خدا کی لعنت کبھی کچھ نہین اوٹھاونگا سو کیا تو مجکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنی مجھکو کوئی اور دین بتلا اوس نے کہا مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جاے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ دین ابراہیم علیہ السلام کا کہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ کے سواے کسی کی عبادت نہین کرتے تھے پھر جب زید نے اونکا قول ابراہیم علیہ السلام کے حق مین ایک دیکھا تو باہر نکل کر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور کہا الٰہی مین گواہی دیتا ہون کہ مین ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہون بخاری اس کے راوی ہین اور حنیف میل کرنے والے کو کہتے ہین اور وہ شرع کے اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو سب دینون کو چھوڑ کر دین اسلام کی طرف میل کرے۔

(۲) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِيْ وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْؤُدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ بِنْتَهُ اَنَا اَكْفِيْكَ مُؤْنَتَهَا فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمَوْؤُدَةُ الطِّفْلَةُ كَانُوْا اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِهِمْ بِنْتٌ حَفَرَ لَهَا حُفْرَةً وَدَفَنَهَا وَهِيَ حَيَّةٌ غَيْرَةً وَاَنَفَةً فَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ ترجمہ اسماء ابوبکر کی بیٹی سے روایت ہے کہ مین نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا اپنے پیٹھ سے خانۂ کعبہ کو تکیہ کیے ہوے کہتا تھا اے گروہ قریش کے قسم ہے اللہ کی کہ تم مین سے کوئی میرے سواے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہین اور مؤودہ کو یعنی جو لڑکی زندہ زمین مین گاڑی جاوے اوسکو زندہ کرتا تھا جب کوئی شخص اپنی بیٹی کو زمین مین گاڑنا چاہتا تھا تو اوس سے

کہتا تھا کہ اسکو مت مار میں تجکو خرچ دونگا تو اوسکو اس سے لے لیتا تھا پھر جب چلنے پھرنے لگتی تھی تو اوسکے باپ سے کہتا تھا کہ اگر تو چاہے تو تیرے حوالے کر دوں اور اگر تو چاہے تو میں اوس کے خرچ سے تجھکو کفایت کروں بخاری اس کے راوی ہیں اور موؤدہ لڑکی کو کہتے ہیں کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو اوسکو عار اور غیرت سے گڑہا کھود کر زندہ دبا دیتا تھا سو اللہ تعالے نے یہ کام حرام کر دیا۔

ابُوطَالِب

ابوطالب کا بیان

(۱) عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ لَهُ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ اَنَا عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى الْاٰيَةَ وَاَنْزَلَ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کو موت آئی یعنی قریب مرگ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور اوس کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن اُمیہ موجود پائے تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو کہ میں خدا کے پاس اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا تو ابو جہل اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا تو عبد المطلب کے دین سے منہ پھیرتا ہے سو حضرت تو بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ دونوں یہی بات بار بار دوہراتے تھے یہانتک کہ ابو طالب نے آخرش کو یہی کہا کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ میں تیرے لیئے مغفرت کی دعا کرونگا جب تک کہ میں اُس سے منع نہ کیا جاؤنگا تو خدا اے تعالے نے یہ آیت اوتاری کہ نہیں جائز ہے پیغمبر کو اور ایمانداروں کو کہ مشرکوں کے لیئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ قرابتی ہوں الآیہ اور ابو طالب کے حق میں یہ آیت اتری کہ اے پیغمبر تو نہیں ہدایت کر سکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے الآیہ شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَبُوْ طَالِبٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّجْعَلَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الضَّحْضَاحُ الْمَاءُ الْقَلِيْلُ فَاسْتَعَارَهُ لِلنَّارِ وَشَبَّهَهُ فِي الْقِلَّةِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ اَبُوْ طَالِبٍ مِّنَ النَّارِ الْقَلِيْلَةِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابو طالب کا ذکر ہوا فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اوسکو نفع دیگی اس طور سے کہ تھوڑی آگ میں ڈالا جاوے گا جو اوس کے ٹخنوں تک پہونچے کہ اُس سے اوس کا دماغ اوبلیگا شیخین اوسکے راوی ہیں اور ضحضاح تھوڑے پانی کو کہتے ہیں پھر اوسکو آگ کیواسطے استعارہ کیا اور کمی میں اوس کے ساتھ تشبیہ دی اُس تھوڑی آگ کو جسمیں ابو طالب ہوگا۔

(۳) وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَحُوْطُكَ يَحْفَظُكَ وَيَذُبُّ عَنْكَ وَيَتَوَفَّرُ عَلٰى مَصَالِحِكَ ترجمہ عباس سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت کیا آپ نے بچا کو کچھ فائدہ پہونچایا کہ وہ آپ کی نگہبانی کیا کرتا تہا اور آپ کے لیئے غصہ کیا کرتا تھا فرمایا کہ ہان وہ تہوڑی آگ مین ہے اور اگر مین نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہہ مین ہوتا شیخین اس کے راوی ہین اور یحوطک کے معنی ہین کہ آپکی حفاظت کیا کرتا تہا اور بچاتا تہا آپکو اور آپ کے دشمن کو دفع کرتا تہا اور آپ کی بھلائی مین بہت کوشش کرتا تھا۔

مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَمَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ حَدِيْثِهٖ هُوَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب مین اونٹون پر سفر کرینگے سو مدینے کے عالم سے کوئی زیادہ نہ پاوینگے کہا عبد الرزاق نے اپنی حدیث مین کہ وہ مالک بن انس ہین ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَزْمِنَةِ وَالْاَمْكِنَةِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

چھٹا باب

زمانون اور مکانون کے فضائل مین اور اس مین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَزْمِنَةِ

پہلا فصل زمانون کے فضائل مین

اَلْعِيْدُ

عید کے دن کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ النَّفْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَيَوْمُ النَّفْرِ هُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب دنون سے افضل عید قربانی کا دن ہے پھر دن نفر کا ابو داؤد اس کے راوی ہین اور یوم النفر وہ ایام التشریق کا دوسرا دن ہے۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمُ الْاَضْحٰى وَيَوْمُ الْفِطْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور وہان انکے لیئے دو دن تہے کہ وہ انہین کھیلا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے دن ہین اصحاب نے کہا کہ ہم کفر کے وقت انہین کھیلا کرتے تہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے تمکو ان سے بہتر دو دن بدل دیئے ہین یعنی عید قربان کا دن اور عید فطر کا دن ابو داؤد و نسائی اس کے راوی ہین

عشر ذی الحجۃ - ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی وزاد الترمذی فی اخری عن ابی ھریرۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہیں جسمیں نیک عمل کرنا خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو ان دس دنوں سے یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی ان سے افضل نہیں فرمایا اور جہاد بھی اس سے افضل نہیں مگر اس مرد کا جہاد اس سے افضل ہے جو نکلا اپنی جان اور مال نثار کرتا ہوا پھر کچھ چیز بھی لیکر پھرا یعنی شہید ہو گیا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے دوسری روایت میں ابوہریرہ سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ انمیں سے ہر دن کا روزہ ایکسال کے روزے کے برابر ہے اور اسکی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ ف اس حدیث سے عشرہ ذی الحجہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

یوم عرفۃ - عرفہ کے دن کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وان اللہ لیدنو ثم یتجلی ثم یباھی بھم الملائکۃ علیھم السلام اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ ترکوئی دن نہیں جسمیں خدا بندوں کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر اللہ تعالی بہت قریب ہوتا ہے اور ظہور فرماتا ہے پھر خدا حج کرنیوالوں کے سبب سے فرشتوں میں فخر کرتا ہے یعنی اور کرم سے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ف عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے اُس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔

(۲) وعن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الایام یوم عرفۃ وافق یوم جمعۃ وھو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم جمعۃ وافضل الدعاء دعاء یوم عرفۃ وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخرجہ مالک من قولہ افضل الدعاء الی اخرہ واخرجہ بطولہ رزین ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنوں سے افضل عرفے کا دن ہے جو جمعہ کے دن سے موافق پڑے یعنی عرفہ کا دن جمعہ ہو اور وہ افضل ہے ستر حج سے جمعہ کے غیروں میں اور افضل دعا وہ ہے جو عرفہ کے دن دعا کیجاوے اور افضل ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا یہ ذکر ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنی خدا کے سوائے کوئی چیز لائق عبادت کے نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں مالک اس کے راوی ہیں افضل الدعا سے آخر تک اور رزین نے پوری نقل کی ہے۔

نصف شعبان - شعبان کی پندرہویں کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینزل اللہ تعالی لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب اخرجہ الترمذی وزاد رزین ممن استحق النار ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ماہ شعبان کی پندرہویں

رات کو پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے پھر قوم کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ آدمیوں کو بخشتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ اون لوگوں میں سے جو دوزخ کے مستحق ہیں

یَوْمُ الْجُمُعَۃِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

(١) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا وَکَیْفَ تُعْرَضُ عَلَیْکَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرِمْتَ اَیْ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے اُسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اُسی میں اُنکی وفات ہوئی اور اُسی دن میں صور پھونکا جاویگا اور اُسی دن میں قیامت قائم ہوگی سو اسدن میں مجھپر درود زیادہ پڑھا کرو اس لیئے کہ تمھارا درود اسدن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یعنی مجھکو اُس کی اطلاع پہونچتی ہے اصحاب نے کہا کہ ہمارا درود کس طرح آپ کے سامنے پیش کیا جاویگا اور حالانکہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے زمین پر پیغمبروں کے بدن کو کھانا حرام کردیا ہے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَوْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرد جمعے کی رات یا جمعے کے دن مرجاوے اوسکو اللہ قبر کے فتنے سے بچا لیتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ فِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ یُقَلِّلُھَا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن ذکر ہوا سو فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے کہ جو مرد مسلمان اُسکو پاوے اور اُس میں خدا سے کوئی چیز مانگے اور حالانکہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو تو خدا اُسکو وہ چیز دیتا ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتھ سے کہ وہ کم ہے یعنی تھوڑا وقت ہے تینوں اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(٤) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَۃَ الَّتِیْ تُرْجٰی یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غَیْبُوْبَۃِ الشَّفَقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ تلاش کرو جمعہ کی مقبول ساعت کو عصر کے بعد سے آفتاب کی سرخی ڈوبنے تک ترمذی اس کے راوی ہیں ف بہت حدیثوں میں ثابت ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اُس

مین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس مین اختلاف ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے سو یہی دو قول ان مین نہایت صحیح ہین جو ابو بردہ اور انس کی حدیث مذکور مین آئے ہین۔

اَلْمُحَرَّمُ
محرم کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَکْتُوْبَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے خدا کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے بخاری کے سوا پانچون اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَیَّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَّ شَیْءٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِیْهِ تَابَ عَلٰی قَوْمٍ وَیَتُوْبُ فِیْهِ عَلٰی اٰخَرِیْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی سے روایت ہے اور کسی مرد نے اون سے پوچھا کہ مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکھنے کا حکم ہے تو انہون نے کہا کہ مین نے کوئی نہین سنا جس نے یہ مسئلہ پوچھا ہو مگر ایک شخص نے میرے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا سو اسنے کہا یا حضرت مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکھنے کا حکم ہے سو فرمایا کہ اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کا روزہ رکھ مقرر وہ اللہ کا مہینا ہے اسی مین خدا نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی مین اور لوگون کی توبہ قبول کرے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَللَّیْلُ
رات کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَةٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر رات مین ایک ساعت ہے کہ جو مسلمان اسکو پاوے اور اسمین کوئی بھلائی دنیا اور آخرت کی اللہ سے مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہی اور یہ ساعت ہر رات مین ہوتی ہے مسلم اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ الْاَمْکِنَةِ وَفِیْهِ ثَلٰثَةُ فُرُوْعٍ

دوسری فصل

مکانون کے فضائل مین اور اسمین تین فرع ہین

اَلْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ مَکَّةَ
پہلی فرع مکہ کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبَارَکًا یُصَلّٰی فِیْهِ الْکَعْبَةُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق پہلا گھر جو لوگون کیواسطے مقرر کیا گیا یہی ہے جو مکے مین ہے برکت والا جسمین نماز پڑھی جاتی ہے یعنی خانہ کعبہ مین نے

پھر کون گھر بنایا گیا تھا فرمایا کہ مسجد بیت المقدس میں نے کہا کہ ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فرق ہے
فرمایا چالیس برس کا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وھو اشد بیاضا من اللبن وانما سودتہ خطایا بنی آدم اخرجہ الترمذی وصححہ والنسائی وھذا لفظ الترمذی ولفظ النسائی الحجر الاسود من الجنۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر اسود بہشت سے اترا تب دودھ سے زیادہ تر سفید تھا اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آدمیوں کے گناہوں نے اسکو سیاہ کر دیا ہے ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور نسائی کے یہ الفاظ ہیں کہ حجر اسود بہشت سے ہے **ف** شاید یہ حدیث بطور تمثیل کے واقع ہوا ہے یعنی حجر اسود برکت اور یمن کے سبب سے بہشت کے موتیوں کے مشابہ ہے تو گویا کہ وہ بہشت سے اترا اور یہ آدمیوں کے گناہ کے قریب ہے کہ جمادین اثر کریں تو پھر اون کے دلوں میں کیوں نہ اثر کرینگے۔ عینی

(۳) وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الرکن والمقام یاقوتتان من یواقیت الجنۃ طمس اللہ نورھما ولو لم یطمس نورھما لاضاءتا ما بین المشرق والمغرب اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکن اور مقام دو یاقوت ہیں بہشت کے یاقوتوں سے اللہ تعالیٰ نے اونکا نور مٹا دیا ہے اور اگر اونکا نور نہ مٹاتا تو مشرق اور مغرب کے درمیان یعنی تمام دنیا کو روشن کر دیتے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وعن الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحجن ھذا البیت ولیعتمرن بعد یاجوج وماجوج اخرجہ البخاری ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یاجوج وماجوج کے بعد بھی اس خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوگا بخاری اس کے راوی ہیں **ف** یعنی اوسوقت میں بھی لوگ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کیا کرینگے۔

(۵) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیھلن ابن مریم من فج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما اخرجہ مسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ احرام باندھینگے ابن مریم حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا اکٹھے روحا کی راہ سے مسلم اس کے راوی ہیں **ف** روحاء ایک مقام کا نام ہے مکے اور مدینے کے درمیان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اوتریں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ اور خانہ کعبہ کا حج و عمرہ کرینگے

(۶) وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف باولھم وآخرھم قلت یا رسول اللہ کیف یخسف باولھم وآخرھم وفیھم اسواقھم ومن لیس منھم قال یخسف باولھم وآخرھم ثم یبعثون علی نیاتھم اخرجہ الشیخان واللفظ للبخاری البیداء الارض الواسعۃ القفر وقد جاء ان المراد بہ البیداء التی بالقرب من المدینۃ وھی بقرب من ذی الحلیفۃ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر لڑائی کا خانہ کعبہ سے لڑنے کو آویگا پھر جبکہ وہ زمین کے میدان میں پہونچیں گے تو اونکے اگلے پچھلے سب زمین میں دھنسا

جاوینگے مین سنے کہا یا رسول اللہ سب اگلے پچھلے کیونکر دھنسائے جاوینگے - اور اونمین بازاری لوگ بھی ہونگے اور وہ لوگ جو اونمین سے نہین یعنی اونکا کیا قصور ہے کہ وہ بھی عذاب مین شریک ہونگے آپ نے فرمایا کہ پہلے پچھلے سب دھنسائے جائینگے پھر قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر شیخین اِس کے راوی ہین اور الفاظ بخاری کے ہین - بیدا ایسی زمین کو کہتے ہین جسمین پانی نہو اور یہ بھی آیا ہے کہ مراد وہ بیدا ہے جو مدینے کے قریب ہے اور وہ معروف ہے قریب ذوالحلیفہ کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا -

(۷) وَعَنْ شَقِيقٍ اَنَّ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ الْكَعْبَةَ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْمَالِ فَقَالَ لَا اُخْرِجُ حَتّٰى اُقَسِّمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلٰى قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى مَكَانَهٗ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا اَحْوَجُ مِنْكَ اِلَى الْمَالِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا کہ عمر فاروق کعبے مین داخل ہوے اور اوسمین جو مال تھا سو دیکھا تو اونھون نے کہا کہ مین باہر نہین نکلونگا یہانتک کہ کعبے کا مال تقسیم کرون مین نے کہا کہ یہ تو کر نہین سکتا اونھون نے کہا کیون نہین مین نے کہا تو یہ نہین کرسکتا اونھون نے کہا کیون مین نے کہا اِس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا مکان صرف دیکھا اور اونکو مال کی تم سے زیادہ حاجت تھی اونھون نے اوسکو نہین نکالا تو عمر فاروق اوٹھکر نکل آئے یعنے اوسکو تقسیم نہ کیا بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین -

(۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ لَا تُقْصَدُ مَوْضِعٌ مِنَ الْمَوَاضِعِ بِنِيَّةِ الْعِبَادَةِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا هٰذِهِ الْاَمَاكِنُ الثَّلٰثَةُ تَعْظِيْمًا لِشَاْنِهَا وَتَشْرِيْفًا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوا ان تین مسجدون کے درست نہین ایک تو ادب والی مسجد یعنی خانہ کعبہ دوسری مدینہ مین حضرت کی مسجد تیسری ملک شام مین بیت المقدس سلیمان کی بنائی ہوئی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مراد یہ ہے کہ عبادت اور تقرب الہی اللہ کی نیت سے ان مسجدون کے سوا اور کسی جگہ کی طرف قصد نہ کیا جاوے کہ ان مسجدون کی عظمت اور بزرگی زیادہ ہے **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ اولیا اور بزرگون کی قبرون پر سفر کرکے جانا درست نہین -

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری اِس مسجد مین نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بہتر ہے ہزار نماز پڑھنے سے اور مسجدون مین سواے خانہ کعبہ کی مسجد کے ابوداؤد کے سوا یہ چھون اس کے راوی ہین - ایک حدیث مین آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی مسجد مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب لاکھ کا درجہ برابر ہے -

(۱۰) وَعَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ
اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ حَمْدِ
اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَ
لْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ
الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ الْعَضْدُ الْقَطْعُ بِالْيَدِ وَالْفَارُّ
الْهَارِبُ اَلْخَرْبَةُ الْعَيْبُ وَالْمُرَادُ بِهَا هٰهُنَا التَّفَرُّدُ بِالشَّيْءِ وَالتَّغَلُّبُ عَلَيْهِ مِمَّا لَا تُجِيْزُهُ الشَّرِيْعَةُ وَقَدْ جَاءَ
فِيْ سِيَاقِ الْحَدِيْثِ عَنِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ الْخَرْبَةَ الْخِيَانَةُ وَالْبَلِيَّةُ ترجمہ ابو شریح عدوی سے روایت ہے کہ مین نے
عمرو بن سعید (جو عبد الملک کی طرف سے مدینے پر حاکم تھا) سے کہا اور حالانکہ وہ (ابن زبیر سے لڑنے کے واسطے) مکہ کیطرف
لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر مجکو حکم ہو تو مین تجھسے ایک حدیث بیان کرون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دن صبح
کو فرمائی مین نے آپ سے سُنا کہ خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مقرر خدا نے مکہ حرام کیا ہے آدمیون نے اوسکو حرام نہین کیا
سو جو مرد کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اوسکو حلال نہین کہ اوسمین کسی کا خون بہا وے یا اسکے کا درخت کاٹے پھر
اگر کوئی اوسمین خون کرنا درست جانے حضرت کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اوس سے کہدینا کہ مقرر خدا نے اپنے رسول
کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی فقط دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ
آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین وے غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دین کسی نے ابو شریح
سے پوچھا کہ عمرو نے تجھ سے کیا کہا یعنی کیا جواب دیا کہا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسکو تجھ سے زیادہ جانتا ہون
کہ حرم مکہ نہ گنہگار کو پناہ دیتا ہے نہ خونی کو نہ چور کو جو خون یا چوری کر کے مکے مین بھاگ آوے ابو داؤد کے سوا
پانچون اس کے راوی ہین عضد کے معنے ہین لوہے سے کاٹنا اور فار بھاگنے والے کو کہتے ہین اور خربہ
کے معنے ہین عیب اور مراد اس سے اس جگہ تنہا ہونا ہے ساتھ چیز کے اور اوسپر جبرا غلبہ کرنا جسکو شریعت جائز نہ رکھے
اور سیاق حدیث مین بخاری سے آیا ہے کہ خربہ خیانت اور بلا ہے ف اوسوقت عبد اللہ بن زبیر مکہ مین امام حق تھا
اور یہ قول اوسکا کہ مکہ خونی کو پناہ نہین دیتا بظاہر حق تھا اور درحقیقت باطل تھا اس واسطے کہ عبد اللہ بن زبیر
نے کسی کا خون ناحق نہین کیا تھا کہ اونکو اوس کے قصاص مین مارا جاتا اور نہ چوری وغیرہ کوئی جرم سوچیا حد کیا
تھا اور وہ عبد الملک بن مروان سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَ
نِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ
بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ
حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَ
لَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
اِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَوْلُهٗ وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ اَيْ عَلَى الدَّوَامِ بِخِلَافِ غَيْرِهَا فَاِنَّهٗ تَحِلُّ بَعْدَ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہے ہجرت بعد فتح ہونے مکہ کے لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے اور جب جہاد کے لیئے تمکو بلایا جاوے تو نکلو پھر مقرر اس شہر کو خدا نے حرام کیا ہے جسدن کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا سو وہ حرام ہے اللہ کے حرام کرنے سے قیامت تک اور تحقیق شان یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا اور میرے لیئے بھی دن کی ایک ساعت ہی حلال ہوئی سو وہ حرام ہے خدا کے حرام کرنے سے قیامت تک نہ مکے کا خار دار درخت کاٹا جاوے اور نہ اوسکا شکار بھگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اوٹھائی جاوے مگر اوس کے لیئے جو اوسکو لوگون مین مشہور کرے اور نہ اوسکی گھانس کاٹی جاوے تو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھانس کاٹنے کی اجازت دیجیئے تو حضرت نے فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے ترمذی کے سوا پانچون اس کے راوی ہین اور یہ جو کہا کہ مکے کی گری پڑی چیز حلال نہین مگر اوس کے لیئے جو مشہور کرے یعنی ہمیشہ مشہور کرتا رہے لیکن اگر مکے کے سوا اور کسی جگہ کوئی چیز گری پڑی پاوے تو اوسکو فقط ایک ہی سال تک مشہور کرے پھر اپنے کام مین لاوے۔

(۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسیکو کہ مکے مین ہتھیار اوٹھاوے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے حق مین فرمایا کہ تو کیا پاک شہر ہے اور مجھکو کیا پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو یہان سے نہ نکالتی تو مین تیرے سوا کسی جگہ مین نہ رہتا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ الْاِحْتِكَارُ اِدِّخَارُ الطَّعَامِ وَالْاَقْوَاتِ لِيَغْلُوَ اِسْعَارُهَا وَتُبَاعَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْاِلْحَادُ الظُّلْمُ وَاَصْلُهُ الْمَيْلُ وَالْعُدُوْلُ عَنِ الشَّيْءِ ترجمہ یعلے بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرم مکہ مین اناج کا بند رکھنا گرانی کی انتظار پر اوسمین بیدینی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور احتکار اسکو کہتے ہین کہ اناج اور کھانے کی چیزون کو بند کر رکھے تاکہ جب گران ہو تب مسلمانون پر بیچے اور الحاد کے معنے مین ظلم اور اصل اسکا میل کرنا ہے ایک شئے سے۔

(۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَحِدْثَانُ الشَّيْءِ اَوَّلُهُ وَالْمُرَادُ بِهٖ قُرْبُ عَهْدِهِمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَتَمَكَّنْ بَعْدُ فَكَاَنَّهُمْ كَانُوْا يَنْفِرُوْنَ لَوْ هُدِمَتِ الْكَعْبَةُ وَغُيِّرَتْ هَيْئَتُهَا ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ

کعبے کو بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کردیا تو مین نے کہا یا حضرتؐ آپ اوسکو پھر کے بنا دیجیے ابراہیم کی بنیاد پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو مین یون ہی کرتا تو عبد اللہ نے کہا کہ اگر عائشہؓ نے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی ہی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ نہین ترک کیا حضرتؐ نے بوسہ دینا اون دونون کونون کو جو حطیم کے متصل ہین مگر اسیواسطے کہ خانہ کعبہ ابراہیم کی بنیادون پر پورا نہین ہوا ابو داؤد کے سواے چھیون اسکے راوی ہین۔ حدثان الشئے کے معنے ہین اول اسکا اور مراد اس سے یہ ہے کہ اونکے کفر کا زمانہ قریب ہے اور ابھی اسلام نے اُنکے دل مین جگہ نہین پکڑی سو گویا کہ تھے وہ نفرت کرتے اس سے کہ خانہ کعبہ ڈھایا جاوے اور اسکی شکل بدلی جاوے۔ ف کفر کے زمانے مین کفار قریش نے خانہ کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کردیا تھا حضرتؐ نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش تازہ مسلمان ہوئے تھے انکو رنج ہو تاکہ پیغمبر نے ہماری بنائی ہوئی عمارت کو ستایا شاید اسلام سے پھر جاتے۔

(۱۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ الْحِجَارَةَ فَفَعَلَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهٗ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدُ عُرْيَانًا ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن عبد اللہ سے سُنا کہتے تھے کہ جب خانہ کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عباسؓ پتھر لانے لگے تو عباسؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اپنے تہبند کو اپنی گردن پر رکھ لو جو تمکو پتھرون کی تکلیف سے بچاوے حضرتؐ نے یون ہی کیا اور یہ واقعہ حضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرتؐ زمین پر گر پڑے اور آپ کی دونون آنکھین آسمان کی طرف لگ گئین تو فرمایا کہ میرا تہبند مجکو دو میرا تہبند مجکو دو پھر آپ نے بدن پر تہبند باندھا۔ شیخین اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر اس کے بعد کبھی ننگے نہین دیکھے گئے۔

(۱۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهٗ حَائِطًا جُدُرُهٗ قَصِيْرَةٌ فَعَلَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین خانہ کعبہ کی چار دیواری نہ تھی خانہ کعبہ کے گرد نماز پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ عمر فاروقؓ کا زمانہ آیا اور اس کے گرد احاطہ بنایا اوسکی دیوارین چھوٹی تھین پھر ابن زبیر نے اوسکو اونچا کیا بخاری اس کے راوی ہین۔

(۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا يَعْنِي الْكَعْبَةَ اِنَّمَا صَغَّرَ السُّوَيْقَتَيْنِ لِاَنَّهٗ اَرَادَ ضَعْفَهُمَا وَدِقَّتَهُمَا وَذٰلِكَ غَالِبٌ فِيْ سُوْقِ الْحَبَشَةِ وَالْفَحَجُ تَبَاعُدُ مَا بَيْنَ السَّاقَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیان والا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت

ہین ابن عباس سے آیا ہے کہ گویا کہ مین اوس کعبے ڈھانے والے کالے پنڈلی کو دیکھتا ہون کہ خانہ کعبہ کے
پتھر پتھر اوکھاڑیگا اور اوسکی پنڈلیون کو چھوٹا کہا تو اسواسطے کہ مراد اوس سے اوسکا کمزور اور دبلا ہونا ہے اور
اکثر حبشیون کی پنڈلیان اسطرح ہوتی ہین اور فحج مابین الساقین کے بعد کو کہتے ہین ف قیامت کے قریب
ایک حبشی ضعیف الخلقت کعبے کو ڈھاویگا۔ اسکی حکمت خدا کو معلوم ہے۔

(۱۹) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْكَنْزُ الْمَالُ الْمَخْبُوُّ وَالْمُرَادُ بِهِ مَالُ الْكَعْبَةِ الَّذِيْ كَانَ مُعَدًّا لَهَا مِنَ النُّذُوْرِ الْقَدِيْمَةِ وَغَيْرِهَا ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑدو حبشیون کو جب تک تمکو چھوڑے رہین اسواسطے کہ نہین نکالیگا خزانہ کعبے کا مگر چھوٹی پتلی پنڈلیان والا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور کنز پوشیدہ مال کو کہتے ہین اور مراد اوس سے کعبے کا مال ہے جو پرانی نذرون وغیرہ کا وہان رکھا ہوا تھا۔

اَلْفَرْعُ الثَّانِيْ فِيْ فَضْلِ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسری فرع

مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ حَتّٰى بَدَا لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ اَلْحَدَثُ الْاَمْرُ الْحَادِثُ الْمُنْكَرُ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعْتَادٍ وَّلَا مَعْرُوْفٍ فِي السُّنَّةِ

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حرام کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو درمیان فلانی اور فلانی جگہ کی سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا قبول نہ کریگا اوس سے قیامت کے دن نفل عبادت کو نہ فرض کو شیخین اس کے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے سے آئے یہان تک کہ آپ کے لئے احد کا پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے اور ہم اوسکو چاہتے ہین پھر جب مدینے پر جھانکے تو فرمایا الٰہی مین حرام کرتا ہون جو مدینے کے دونون پہاڑون کے درمیان ہے جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا ہے الٰہی برکت کر اونکے مد اور صاع مین حدث نئے کام کو کہتے ہین جو منکر ہو نہ معتاد ہو نہ سنت مین معروف ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حرم مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے ویسے ہی مدینے کے حرم مین بھی درست نہین اور یہی ہے مذہب اکثر امامون کا۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى

مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فِيْ ذِمَّتِهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا مَنْ اَشَادَهَا وَلَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّحْمِلَ فِيْهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَّلَا يُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا اَنْ يَعْلِفَ الرَّجُلُ بَعِيْرَهٗ عَيْرٌ وَّثَوْرٌ جَبَلَانِ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ لَيْسَ بِهَا ثَوْرٌ وَّلٰكِنَّهٗ بِمَكَّةَ وَلَعَلَّ الْحَدِيْثَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى اُحُدٍ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ بِهَا ثَوْرًا وَّالْمُحْدِثُ بِكَسْرِ الدَّالِ فَاعِلُ الْحَدَثِ وَبِفَتْحِهَا الْاَمْرُ الْمُبْتَدَعُ وَخَفَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا اَمَّنْتَهٗ وَاَخْفَرْتَهٗ اِذَا نَقَضْتَ عَهْدَهٗ وَالصَّرْفُ النَّافِلَةُ وَالْعَدْلُ الْفَرِيْضَةُ وَالْاِشَادَةُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالشَّيْءِ وَالْمُرَادُ تَعْرِيْفُ اللُّقْطَةِ وَاِفْشَاؤُهَا ترجمہ علی سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن اور جو اس ورق میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے عیر اور ثور کے درمیان سے دو پہاڑ ہین مدینے کی دونون طرف مین سو جو اسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا نہ اوسکی نفل نماز کو قبول کریگا نہ فرض کو مسلمانون کا ذمہ ایک ہے اونکا اودنے آدمی بھی اوسکے ساتھ کوشش کیا جاوے یعنی اگر مسلمانون مین سے کوئی اودنے آدمی بھی کسی کافر کے ساتھ عہد پیمان کرے تو مسلمانون کو چاہیے کہ اُسکا ذمہ نہ توڑین اور جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اوسپر بھی خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے نہ اللہ اُسکی نفل عبادت کو قبول کریگا نہ فرض کو پانچون اِسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے کہ نہ حرم مدینے کا درخت کاٹا جاوے اور نہ اوسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اُٹھائی جاوے مگر جو اوسکو مشہور کرے اور نہین جائز ہے کسی مرد کو کہ اوسمین لڑائی کے لیے ہتھیار اوٹھاوے اور نہ اُسکا درخت کاٹا جاوے لیکن اگر کوئی مرد اپنے اونٹ کو گھانس کھلاوے تو جائز ہے اور عیر اور ثور مدینے مین دو پہاڑ ہین اور بعض نے کہا کہ مدینے مین ثور کسی پہاڑ کا نام نہین ہے لیکن وہ مکے مین ہے اور شاید حدیث یون ہے کہ عیر سے احد پہاڑ تک صحیح یہ ہے کہ وہان بھی ثور ہے اور محدث ساتھ زیر دال کے بدعت نکالنے والے کو کہتے ہین اور ساتھ زبر کے بدعت کو کہتے ہین اور خفرت الرجل کے معنے ہین جبکہ تو اوسکے عہد و پیمان کو توڑے اور صرف نفل کو کہتے ہین اور عدل فرض کو اور انشاد کے معنے ہین کسی چیز کو پکار کر مشہور کرنا اور مراد مشہور کرنا ہے گری پڑی چیز کا اور ڈہنڈانا اوسکا۔

(۴۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ اللَّاْوَاءُ الشِّدَّةُ وَمَا تَعْظُمُ مَشَقَّتُهٗ عَلَى الْاِنْسَانِ مِنْ ضِيْقِ عَيْشٍ اَوْ قَحْطٍ اَوْ خَوْفٍ وَّنَحْوِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور سختی پر صبر کریگا اور اوسمین ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اوسکا گواہ ہونگا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے مسلم نے یہ کہ نہ چھوڑیگا کوئی مدینے کو برا جانکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوسمین بہتر کو لاوے گا اور لاوا شدت کو کہتے ہین اور جسمین آدمی پر بڑی مشقت ہو تنگ گذران یا قحط یا خوف وغیرہ سے ف ان حدیثون سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے۔

(۴) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَمَعْنٰى يُبِسُّوْنَ يَسُوْقُوْنَ بَهَائِمَهُمْ سَائِرِيْنَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى غَيْرِهَا وَالْاَصْلُ فِيْهِ اَنَّ بُسْ بُسْ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلْاِبِلِ ترجمہ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا سو آوینگے ایک قوم جلدی کرتی ہوئی سو اوٹھا لیجاوینگی اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہے اگر وہ جانتے اور فتح ہوگا شام کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوے سو اوٹھا لے جاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہوگا اگر اونکو سمجھ ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے مین رہنا اونکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے تینون اسکے راوی ہین اور معنے یبسون کے یہ ہین کہ اپنے چوپایون کو ہانک لے جاوینگے مدینے کو چھوڑکر اور طرف چلین گے اور اصل اسمین یہ ہے کہ لفظ بُس بُس اونٹ کے جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے

ف یعنی فتح اسلام کے بعد لوگ ملک شام اور یمن وغیرہ مین جا بسینگے اور حالانکہ مدینے کا چھوڑنا اور اوسکی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ خَبَثَ الْفِضَّةِ وَمَعْنٰى تَاْكُلُ الْقُرٰى اَنَّ اللّٰهَ يَنْصُرُ الْاِسْلَامَ بِاَهْلِهَا وَهُمُ الْاَنْصَارُ تُفْتَحُ الْقُرٰى عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَيُغَنِّمُهُمْ اِيَّاهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا وَهٰذَا مِنْ بَابِ الْاِتِّسَاعِ وَالْاِخْتِصَارِ وَحَذْفِ الْمُضَافِ وَالتَّقْدِيْرُ تَاْكُلُ اَهْلُهَا اَمْوَالَ الْقُرٰى وَغَيَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ يَثْرِبَ بِطَيْبَةَ وَطَابَةَ كَرَاهَةً لِلتَّثْرِيْبِ وَهُوَ الْمُبَالَغَةُ فِي اللَّوْمِ وَالتَّعْنِيْفِ وَالتَّعْيِيْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھکو اس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھا دیگی لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے برے لوگون کو مدینہ نکالدیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے تینون اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے میل چاندی کا اور تاکل القرےٰ کے معنے یہ ہین کہ اللہ مدینے والون سے اسلام کی مدد کرے گا اور وہ انصاری لوگ ہین اور اونکے ہاتھ پر شہر فتح ہونگے اور وہ غنیمت کا مال لوٹین گے سو وہ اوسکو کھائین گے اور یہ باب الاتساع اور اختصار سے ہے اسمین مضاف محذوف ہے اور کلام در اصل یون ہے کہ شہرون کے مالون کو کھا جاویگا اور حضرت نے یثرب کا نام بدل کر مدینے کا نام طیبہ اور طابہ رکھا واسطے مکروہ جاننے تثریب کے اور وہ مبالغہ ہے ملامت مین اور سختی اور عار دلانے مین ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدل کر طابہ اور مدینہ رکھا۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے یہ کہ مدینے مین مرے تو چاہیے کہ اوس مین مرے

سو اسطے کہ جو مدینے مین مریگا مین اوسکی شفاعت کرونگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ | وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً | بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلٌ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ | وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلٌ

قَالَتْ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ الْوَعْكُ الْأَلَمُ وَقِيلَ هُوَ أَلَمُ الْحُمّٰى وَالْعَقِيرَةُ الصَّوْتُ وَالْجَلِيلُ الثُّمَامُ وَهُوَ مِنْ نَبْتِ الْبَادِيَةِ وَمَجَنَّةُ مَوْضِعٌ مَعْرُوفٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَكَانَ لِلْعَرَبِ فِيهِ سُوقٌ وَشَامَةٌ وَطَفِيلٌ جَبَلَانِ بِأَرْضِ مَكَّةَ وَمَا وَالَاهَا ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ تپ کی بیماری سے بیمار ہوئے تو مین اونکے پاس خبر کو گئی مین نے کہا اے باپ تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال تمہارا کیا حال ہے اور ابو بکر کا تو یہ حال تھا کہ جب اونکو تپ ہوتی تو یہ شعر پڑھتے ۔ ہر آدمی صبح کیا گیا ہے اپنے گھر والون مین اور موت قریب تر ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے اور بلالؓ کا یہ حال تھا کہ جب اونکی تپ اوترتی تھی تو مکے کے اشتیاق مین بلند آواز سے یہ شعرین پڑھنے لگتے تھے ۔ خبردار کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ کیا مین کوئی رات کاٹونگا مکے کے نالے مین اور حالانکہ میرے گرد اذخر اور جلیل ہو اور کیا مین اوترونگا کسی دن مجنہ کے پانیون پر اور کیا مین دیکھونگا شامہ اور طفیل کو کہا عائشہؓ نے سو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آپ نے دعا کی الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر دے جیسے ہمکو مکے سے محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیئے اوسکے مُدّ اور صاع مین اور لیجا اوسکی تپ کو سو ڈال دے اوسکی جحفہ مین تینون اُس کے راوی ہین اور وعک کے معنے ہین تکلیف درد اور بعضون نے کہا کہ وہ تپ کی تکلیف ہے اور عقیرہ کے معنے ہین آواز اور جلیل جنگل کی ایک گھانس کو کہتے ہین اور مجنہ ایک مشہور جگہ ہے مکے سے چھ میل پر اور وہان عرب کا بازار لگا کرتا تھا اور شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہین مکے کی زمین مین۔

(۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی مدینے مین مکے سے دونی برکت کر دے تینون اس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِأَوَّلِ الثَّمَرِ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَخَلِيلُكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی پہلا پھل آپ کے پاس لاتا تو یون دعا کرتے الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے مدینہ مین اور ہمارے پھل مین اور ہمارے مُد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت الٰہی ابرہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر اور تیرا دوست ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اونے تجھ سے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھ سے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون جیسے اونے تجھ سے مکے کے لیئے دعا کی او اوسکے ساتھ اوسکے برابر اور بھی پھر جو چھوٹا لڑکا وہان موجود ہوتا اوسکو وہ پھل دیتے مسلم اور مالک اور ترمذی اسکے راوی ہین صاع اور مد دونون پیمانے کے نام ہین اور مراد اوس سے اناج کی برکت ہے۔

(۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ اَلنَّقْبُ الْمَضِيقُ بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ وَقَوْلُهُ يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ أَيْ خَلْفَهُ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے متعین ہین نہ اوسمین طاعون داخل ہوگی اور نہ دجال تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال پورب کی طرف سے آویگا اور اوسکا قصد مدینے کا ہوگا یہان تک کہ پہاڑ اُحد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا اور نقب کہتے ہین تنگ راہ کو جو دو پہاڑون کے درمیان ہو اور دبر احد سے یہ مراد ہے کہ احد کے پیچھے۔

(۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اوسکا عمل ہو جائیگا سواے مکے اور مدینے کے اوسکے دروازون مین سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے نگہبانی نہ کرتے ہون پھر دجال آویگا مدینے کے قریب شور زمین مین پھر مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ کانپیگا تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق شیخین اس کے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا یعنی قیامت مین تینون اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هٰذَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ دو مرد جھگڑے اوس مسجد کے حق مین جو تقوے پر بنائی گئی یعنی وہ مسجد کونسی ہے تو ایک مرد

نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے اور ایک مرد نے کہا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری یہی مسجد ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِیْنَۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے شہروں میں سب سے مدینہ پیچھے خراب ہوگا یعنی جب مدینے کے سوائے کہیں اسلام نہ رہیگا اُس وقت مدینہ ویران ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۵) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاھَا اِلَّا الْعَوَافِ السِّبَاعُ وَالطَّیْرُ وَاٰخِرُ مَنْ یُّحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَۃَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَۃَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِھِمَا فَیَجِدَانِھَا مَلِیْئَۃً وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّۃَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْھِھِمَا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ الْعَوَافِ جَمْعُ عَافِیَۃٍ وَھِیَ کُلُّ طَالِبٍ مِّنْ سَبُعٍ وَّطَیْرٍ وَّدَابَّۃٍ وَّغَیْرِ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّہٗ کَثُرَ اسْتِعْمَالُہٗ وَغَلَبَ عَلَی السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَنَعَقَ الرَّاعِیْ بِالْغَنَمِ اِذَا دَعَاھَا لِتَعُوْدَ اِلَیْہِ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نہ رہیں گے وہاں مگر وحشی جانور اور چڑیاں اور پچھلے جمع ہونیوالوں میں دو بکریاں چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہاں کی بکریاں ہانک لیجائیں سو وے مدینے میں وحشی جانوروں کو پاوینگے یہانتک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پر پہونچیں گے تو دونوں منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مرجائیں گے تینوں اسکے راوی ہیں۔ عوافی جمع عافیہ کی اور اوسکے معنی ہیں طلب کرنیوالا درندہ ہو یا پرندہ یا چوپایہ وغیرہ لیکن اکثر استعمال میں درندے اور پرندوں کو کہتے ہیں اور نعق الراعی بالغنم کے معنی ہیں کہ چرواہا بکریوں کو بلاوے تاکہ اُسکی طرف مڑ آئیں **ف** ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے پاس مدینے کے اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اُجاڑ ہو جاویگا

(۱۶) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ لَیَاْرِزُ اَیْ یَنْضَمُّ وَیَلْتَجِیُٔ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ جاویگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹ جاتا ہے اپنے بل کی طرف شیخین اس کے راوی ہیں لیارز کے معنے ہیں کہ جڑ جاویگا اور جگہ پکڑیگا **ف** قیامت کے وقت کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکوں کے ایماندار سب طرفوں سے سمٹ کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہونگے۔

(۱۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَمَّی اللّٰہُ الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَوْضَعَ اَیْ اَسْرَعَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اپنی سواری کو جلد چلاتے اور اگر چوپائے پر ہوتے تو اوسکو مدینے کی محبت سے جھپٹ دیتے

ورہلا نے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین اوضع کے معنی ہین جلدی کرنے کے ۔

(۱۹) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ تَلَقَّتْهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ فَاَثَارُوْا غُبَارًا فَخَمَّرَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ اَنْفَهُ فَاَزَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اللِّثَامَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ غُبَارَهَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَرَاهُ ذَكَرَ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک سے پھرے تو پیچھے رہنے والون مین سے بعضے لوگ آپکو آگے بڑھکر جاملے انہون نے غبار اوڑایا تو آپ کے ساتھیون سے بعضون نے اپنی ناک ڈھانک لی تو حضرت نے اپنے چہرے سے پردہ اُٹھایا اور فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مدینے کی غبار شفا ہے ہر بیماری سے اور مین خیال کرتا ہون کہ ذکر کیا کہ شفا ہے کوڑھ اور سفید داغ سے رزین اس کے راوی ہین

مسجد قباء

مسجد قبا کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا وَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ ہر ہفتے مسجد قبا کی زیارت کو جاتے (کبھی) سوار اور (کبھی) پیادہ اور اسمین دو رکعتین نماز پڑھتے چھہون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے ۔

(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ عُمْرَةٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکل کر چلے یہان تک کہ مسجد قبا مین پہونچے پھر وہان دو رکعتین نماز پڑھے تو اوسکو عمرہ کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین ۔

جَبَلُ اُحُدٍ

احد پہاڑ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین ف احد ایک پہاڑ ہے پاس مدینے کے ۔

اَلْعَقِيْقُ وَذُو الْحُلَيْفَةِ

عقیق اور ذو الحلیفہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اَلتَّعْرِيْسُ النُّزُوْلُ ... الْمُعَرَّسُ مَوْضِعُ التَّعْرِيْسِ وَهُوَ نُزُوْلُ الْمُسَافِرِيْنَ اٰخِرَ اللَّيْلِ نَزْلَةً لِلْاِسْتِرَاحَةِ وَالنَّوْمِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین نظر آیا اور حالانکہ آپ ذو الحلیفہ کے نالے کے اندر پچھلی رات کو اوتر کر سوئے ہوئے تھے سو آپ سے کہا گیا کہ

سفر آپ بابرکت میدان میں ہو کہا موسے بن عقبہ نے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اونٹ بٹھائے اوس جگہ مسجد سے جہاں عبداللہ سواری بٹھایا کرتے تھے قصد کرتے تھے اوس جگہ جہاں حضرت پچھلی رات کو اوترا کرتے تھے اور وہ جگہ اوس مسجد سے نیچے ہے جو نالے کے اندر ہے اوسکے اور قبلے کے درمیان برابر شیخین اسکے راوی ہیں اور تحری قصد اور اعتماد کو واسطے غرض تحقیق مطلوب کے اور معرس تعریس کی جگہ کو کہتے ہیں اور اوسکے معنی ہیں اوترنا مسافر کا پچھلی رات کو واسطے آرام اور سونے کے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي آتٍ مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اوس نے روایت کی ابن عمر سے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اور حالانکہ آپ عقیق کے نالے میں تھے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ کہ داخل ہوا عمرہ حج میں بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** وادی عقیق ایک نالے کا نام ہے مکے اور مدینے کی راہ میں اور ذوالحلیفہ بھی ایک جگہ کا نام ہے پاس مدینے کے مدینے والے وہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُّجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ مَا بَدَا لَهٗ لِأَنَّهٗ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهٖ وَهُوَ عَلٰى سِتَّةِ أَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ کہا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ حضرت کے معرس سے آگے بڑھے جبکہ مدینے کی طرف پلٹے یہاں تک کہ اوسمیں دو رکعت نماز پڑھے یا جسقدر چاہے اسواسطے کہ مجھکو حدیث پہونچی کہ حضرت پچھلی رات کو وہاں اوترے تھے اور وہ جگہ مدینے سے چھ میل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** یہ معرس حضرت کی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس ہے۔

اَلْفَرْعُ الثَّالِثُ فِي فَضْلِ أَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ مِّنَ الْأَرْضِ

تیسری فرع

زمین کے کئی مکانوں کی فضیلت کے بیان میں

اَلْحِجَازُ
حجاز کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِي أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ أَيْ لَيَعْتَصِمُ وَيَلْتَجِي وَيَحْتَمِي وَالْأُرْوِيَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ شِيَاهِ الْجَبَلِ ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دین عرب کے ملک کی طرف سمٹ جاویگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے اور البتہ ٹھکانا پکڑیگا دین ملک حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر اور مقرر ابتدا میں دین اسلام ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسے پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو اور وہ لوگ وہی ہیں جو درست کرتے

ہین جو لوگون نے میری سنت بگاڑی ترمذی اِس کے راوی ہین - لیعقلن الدین کے معنے ہین ہاتھ ماریگا اور جگہ پکڑے گا اور حمایت مین رہیگا اور اردیہ ایک پہاڑی بکری کو کہتے ہین -

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِیْ اَھْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلون کی سختی مشرق کے لوگون میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگون میں ہے مسلم اس کے راوی ہین **ف** مدینے سے مشرق کیطرف مضر کی قوم رہتی تھی وہ نہایت سخت لوگ ہین عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے -

جَزِیْرَۃُ الْعَرَبِ
عرب کے جزیرے کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ اَلتَّحْرِیْشُ الْاِغْرَاءُ وَاِیْقَاعُ الْفِتَنِ بَیْنَ النَّاسِ وَنَحْوُ ذٰلِکَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن اونمین فتنہ فساد ڈالنے کا اوسکو قابو ہے مسلم اسکے راوی ہین تحریش کے معنے ہین جوش دلانا اور لوگون کے درمیان فساد ڈلوانا **ف** شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے عرب کے ملک مین بت پرستی کبھی نہین ہوگی البتہ فتنے وفساد بہت ہوئے اور ہونگے اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

(۲) وَعَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ دِیْنَانِ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰی اَتَاہُ الثَّلْجُ وَالْیَقِیْنُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ فَاَجْلٰی یَھُوْدَ خَیْبَرَ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَقَالَ وَقَدْ اَجْلٰی عُمَرُ یَھُوْدَ نَجْرَانَ وَفَدَکٍ وَاَمَّا یَھُوْدُ خَیْبَرَ فَخَرَجُوْا مِنْھَا لَیْسَ لَھُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْاَرْضِ شَیْءٌ وَاَمَّا یَھُوْدُ فَدَکٍ فَکَانَ لَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الْاَرْضِ قِیْمَۃً مِنْ ذَھَبٍ وَوَرِقٍ وَاِبِلٍ وَحِبَالٍ وَاَقْتَابٍ ثُمَّ اَعْطَاھُمُ الْقِیْمَۃَ وَاَجْلَاھُمْ مِنْھَا اَلْفَحْصُ اَلْبَحْثُ عَنْ حَقِیْقَۃِ الْاَمْرِ وَکَشْفُہٗ وَالثَّلْجُ اَلْیَقِیْنُ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے جزیرے مین دو دین جمع نہونگے یعنی عرب کے ملک مین کوئی کافر رہنے پائے کہا ابن شہاب نے کہ عمر فاروق نے اس بات کی تحقیق کی یہانتک کہ اونکو یقین آیا اور دل ٹھنڈا ہوا کہ بے شک حضرت نے یہ فرمایا ہے تو اونہون نے یہود کو خیبر سے نکالدیا مالک اسکے راوی ہین اور کہا کہ عمر فاروق نے نجران اور فدک کے یہود کو بھی جلاوطن کیا پھر خیبر کے یہود تو وہان سے خالی ہاتھ نکلے پھلون اور زمینون سے کوئی چیز اونکو نہ ملے اور لیکن فدک کے یہود سو اونکو آدھے پھل اور آدھی زمین کی قیمت اور اونٹون اور رسیون اور پالانون کی قیمت سونے چاندی سے دی - پھر اونکو قیمت دیکر وطن سے نکالدیا اور فحص کے معنے ہین کسی کام کی حقیقت دریافت کرنا اور اوسکا کھولنا اور ثلج کے معنے ہین یقین

(۳) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُکُ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ جَزِیْرَۃُ الْعَرَبِ مَا بَیْنَ الْوَادِیْ اِلٰی اَقْصَی الْیَمَنِ اِلٰی تُخُوْمِ الْعِرَاقِ اِلَی الْبَحْرِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر مین نکالدونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے سو مین مسلمان کے سوا اوسمین کسی کو نہ چھوڑونگا کہا سعید بن عبد العزیز نے کہ عرب کا ٹاپو وہ ملک ہے جو وادی (باقی)

سے یمن کی پرلی طرف تک ہے اور عراق کے کنارون سے سمندر تک مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْیَمَنُ
یمن کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَرَاْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَفْئِدَۃُ جَمْعُ فُؤَادٍ وَالْخُیَلَاءُ اَلْکِبْرُ وَالْعُجْبُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے تمہارے پاس آئے اونکے دل نرم اور ملائم ہین عمدہ ایمان یمن والون کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور فخر اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے اور غریبی اور چین بکری والون مین ہے تینون اور ترمذی اس کے راوی ہین آفئدہ جمع فواد کی ہے دل کو کہتے ہین اور خیلاء کے معنے تکبر اور خودبینی **ف** اکثر فتنے فساد مشرق کی طرف سے ہوے دجال بھی اس طرف سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہو جاتی ہے شتربان اکثر بدخلق سخت ہوتے ہین اور بکری چرانے والے اکثر مسکین نرم دل ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین اور حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین و دنیا آراستہ ہو جائے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے یمن والون کو۔

اَلشَّامُ
ملک شام کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃٌ بَعْدَ ھِجْرَۃٍ فَخِیَارُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُھُمْ مُھَاجَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَبْقٰی فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اِذْ ذَاکَ شِرَارُ اَھْلِھَا تَلْفِظُھُمْ اَرْضُوْھُمْ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَیَحْشُرُھُمْ اِلَی النَّارِ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاؤُدَ تَلْفِظُھُمْ اَیْ تَقْذِفُھُمْ کَمَا تَرْمِیْ اللَّافِظَۃُ مِنَ الْفَمِ وَقَوْلُہٗ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ مَعْنَاہُ یَکْرَہُ اللّٰہُ خُرُوْجَھُمْ اِلَیْھَا وَمُقَامَھُمْ بِھَا فَلَا یُوَفِّقُھُمْ لِذٰلِکَ فَیَصِیْرُوْا بِالرَّدِّ وَتَرْکِ الْقَبُوْلِ کَالشَّیْءِ الَّذِیْ تَقْذَرُہٗ فَلَا تَقْبَلُہٗ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی سو زمین والون مین بہتر وہی شخص ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑیگا یعنی ملک شام کو اور اوسوقت ہر زمین مین وہی لوگ باقی رہجا ئینگے جو اہل زمین مین بدتر ہو نگے اونکی زمین اونکو پھینکدیگی اللہ عز وجل کا نفس پاک اونکو برا جانیگا اور اونکا حشر آگ کی طرف بندرون اور سورون کے ساتھ ہوگا ابوداؤد اس کے راوی ہین تلفظہم کے معنے ہین کہ اونکو پھینکدیگا جیسے لفظ منہ سے پھینکا جاتا ہے اور تقذرہم نفس اللہ کے معنے یہ ہین کہ برا جانیگا اللہ اونکے نکلنے کو طرف اوسکی اور وہانکے ٹھیرنے کو ساتھ اوسکے سو اونکو اسکی توفیق نہ دیگا تو ہو جاینگے ساتھ رد ہونے اور قبول نہو نیکی مثل اوس چیز کے کہ نفس اوسکو گندی جانتا ہے اور نہین قبول کرتا۔

(۲) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کُنَّا یَوْمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ فِی الرِّقَاعِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْتُ لِاَیٍّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لِاَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کو جو پرچون کے ٹکڑون مین جمع کر رہے تھے سو فرمایا کہ خوشی ہو جیو شام والون کو مین نے کہا

رسول اللہ کیون فرمایا اسواسطے کہ فرشتون نے اوسکو اپنے پرون سے ڈھانکا ہوا ہے ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَۃً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْیَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقُلْتُ خِرْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ قَالَ فَعَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْھَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ قَوْلُہٗ خِرْ لِیْ بِکَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ اَیْ اِخْتَرْ لِیَ الْاَصْلَحَ وَالْاِجْتِبَاءُ الْاِخْتِیَارُ وَالْاِصْطِفَاءُ ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ انجام کار یہ ہوگا کہ تم کئی گروہ ہو جاؤگے ایک گروہ شام مین ہوگا اور ایک گروہ یمن اور ایک گروہ عراق مین تو مین نے کہا یا رسول اللہ میرے لیئے اختیار کرو اگر مین یہ وقت پاؤن تو کس فوج کے ساتھ ہون فرمایا سو تو اپنے اوپر لازم جان شام کو کہ وہ خدا کی چیدہ اور بہتر زمین ہے چنے جاتے ہین طرف اوس کے بندے اوس کے اور اگر تم نہ مانو پھر تم اپنے اوپر یمن کو لازم پکڑو اور پانی پلاؤ اپنے حوضون سے اس واسطے کہ اللہ ضامن ہوا ہے میرے لیئے شام کا اور وہان کے رہنے والون کا ابوداؤد اس کے راوی ہین اور خرلی ساتھ زیر خ نقطے دار کے یعنی میرے لیئے بہتر جگہ منتخب کرو کہ مین وہان رہون اور اجتبا کے معنے ہین پسند کرنا اور چن لینا

(۴) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ وَھِیَ مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ اَلْمُرَادُ بِالْفُسْطَاطِ ھُنَا الْبَلَدُ الْجَامِعَۃُ لِلنَّاسِ وَالْمَلْحَمَۃُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ وَالْغُوْطَۃُ اِسْمٌ لِلْبَسَاتِیْنِ وَالْمِیَاہِ الَّتِیْ عِنْدَ دِمَشْقَ وَھِیَ غُوْطَۃُ دِمَشْقَ ترجمہ ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون کا خیمہ لڑائی کے دن غوطہ مین ہوگا اوس شہر کی جانب مین جسکو دمشق کہا جاتا ہے اور وہ شام کے سب شہرون مین بہتر ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین اور مراد فسطاط سے اس جگہ شہر ہے جسمین بہت آدمی جمع ہون اور ملحمہ لڑائی کو کہتے ہین اور غوطہ نام ہے اُن باغون اور پانیون کا جو دمشق کے پاس ہین اور وہ غوطہ دمشق کا کہلاتا ہے

(۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِنْ مُلُوْکِ الْعَجَمِ فَیَظْھَرُ عَلَی الْمَدَائِنِ کُلِّھَا اِلَّا دِمَشْقَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عبد الرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ عجم کے بادشاہون سے ایک بادشاہ آوے گا سو وہ سب شہرون پر غالب ہو جاوے گا سواے دمشق کے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

بَیْتُ الْمَقْدِسِ

بیت المقدس کا ذکر

(۱) عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْتِنَا فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ

فَقَالَ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤُدَ ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بین سنے کہا کہ یا حضرت ہم کو بیت المقدس کا حکم تبلایئے فرمایا کہ وہان جاؤ اور اُسمین نماز پڑھو اور اگر وہان نہ جاؤ تو تیل بھیجو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

وَجّ

وج کا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤُدَ وَجٌّ وَادٍ بَيْنَ الطَّائِفِ وَمَكَّةَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَلَا أَعْلَمُ لِتَحْرِيمِهِ مَعْنًى إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَى سَبِيلِ الْحِمَى لِنَوْعٍ مِنْ مَنَافِعِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَنَّهُ حُرِّمَ وَقْتًا مَخْصُوصًا ثُمَّ أُحِلَّ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ لِحِصَارِ ثَقِيفٍ ثُمَّ عَادَ الْأَمْرُ فِيهِ إِلَى الْإِبَاحَةِ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وج کا شکار اور درخت حرم ہے اللہ نے حرام کردیا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین وج ایک نالا ہے طائف اور مکے کے درمیان کہا خطابی نے کہ مین اس کے حرام ہونے کے کوئی معنی نہین جانتا یعنی وہ حرام نہین مگر یہ کہ بطور رکھا اور رمنے کے ہو کہ اوس سے مسلمانون کو ایک قسم کا فائدہ پہونچے اور یا یہ کہ آپ نے ایک خاص وقت مین حرام کیا ہو پھر حلال کردیا ہو۔ دلالت کرتا ہے اسپر قول ابن اثیر کا جامع الاصول مین پہلے اُترنے آپ کے طائف مین واسطے محاصرہ ثقیف کے پھر بدستور مباح ہوگیا۔

مَسْجِدُ الْعَشَّارِ

مسجد عشار کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤُدَ وَقَالَ الْمَسْجِدُ بِالْأُبُلَّةِ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ مقرر خدا تعالے قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید لوگ اُٹھاوے گا کہ اُن کے سوائے بدر کے شہیدون کے ساتھ کوئی برابر نہ ہوگا۔
ابوداؤد اس کے راوی ہین اور کہا کہ یہ مسجد ابلہ مین ہے متصل نہر کے۔

أَنْهَارٌ مَخْصُوصَةٌ

خاص نہرون کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین مسلم اس کے راوی ہین۔

ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا یہ کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

قَدْ تَمَّتْ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعِ الْکِتَابِ بِفَضْلِ اللّٰهِ الْمُیَسِّرِ لِلصِّعَابِ

یہان تین ربع کتاب کے تمام ہوے ساتھ فضل اللہ کے جو مشکلون کا آسان کرنے والا ہے

الباب السابع فی فضائل اعمال واقوال متفرقۃ وفیہ ثلثۃ فصول

ساتواں باب

فضائل اعمال اور اقوال متفرقہ کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں

الفصل الاول فی فضل صلوات مخصوصۃ

پہلی فصل خاص نمازوں کے فضائل کے بیان میں

(۱) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان کفارات لما بینھن ما لم تغش الکبائر اخرجہ مسلم والترمذی **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک بیچکے گناہونکا اتار ہیں جبتک کبیرے گناہ ظاہر نہوں مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** معلوم ہوا کہ نیکیاں صرف صغیرے گناہوں کو دور کرتے ہیں بشرطیکہ کبیرے گناہوں سے بچے اور کبیرے توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حق العباد آدمی کے معاف کرنے پر موقوف ہے۔

(۲) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یتبعنکم اللہ بشیء من ذمتہ اخرجہ الترمذی وزاد رزین فانہ من یطلبہ بذمتہ یدرکہ ثم لا یفلتہ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے امان میں آجاتا ہے سو کہیں ایسا نہو کہ خدا تم سے مطالبہ کرے کسی بات میں اپنی امان کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے یہ کہ مقرر خدا جسکو ڈھونڈتا ہے پکڑ لیتا ہے پھر اسکو کبھی نہ چھوڑے گا۔

(۳) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ الفجر وصلوۃ العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألھم وھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون اخرجہ الثلثۃ والنسائی یتعاقبون ای تجیء طائفۃ بعد طائفۃ ای ان ملائکۃ اللیل تصعد وتنزل ملائکۃ النھار وبالعکس **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آتے جاتے ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا انسے پوچھتا ہے اور حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تمنے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا انکو نماز پڑھتے تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں یتعاقبون یعنی گروہ بعد گروہ آتا ہے یعنی رات کے فرشتے چڑھتے ہیں اور دن کے فرشتے اترتے ہیں

وبالعکس **ف** معلوم ہوا کہ ہر دن رات میں اخبار نویس فرشتوں کی دوبارہ بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا اعمال دربار دربار الٰہی میں حاضر ہوتا ہے مگر آدمی کو کچھ خیال نہیں کہ احکم الحاکمین جاسوس ہیں سب کارگذاری دوبارہ دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت میں عمر گذرتی ہے۔

(۴) **وعن** عمارۃ ابن رؤیبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر اخرجہ مسلم وابو داود والنسائی **ترجمہ** عمارہ بن رؤیبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ میں کبھی داخل نہیں ہوگا جس نے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی یعنے نماز فجر و عصر کی مسلم اور ابو داود و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** معاذ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر اللہ لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر اخرجہ ابو داود والتسبیح ھھنا صلوۃ النافلۃ **ترجمہ** معاذ جہنی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھے نیک بات سوائے اور کچھ زبان سے نہ کہے تو خدا اسکے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہوں ابو داود اسکے راوی ہیں اور تسبیح سے مراد یہاں نفل نماز ہے۔

(۶) **وعن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یصلی للہ تعالی کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ من غیر الفریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ قالت فما ترکتھا منذ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتیں سنت خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت میں گھر بنا تا ہے ام حبیبہ کہتی ہیں کہ ان کو نہیں چھوڑا جب سے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث میں بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی۔

(۷) **وعن** زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسھو فیھما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ اخرجہ ابو داود **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے ان میں بھولے نہیں تو خدا اسکے اگلے گناہ بخش دیتا ہے ابو داود اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** ابن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا وبین المنافقین شھود العشاء والصبح لا یستطیعونھما اخرجہ مالک **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشا اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے وہ انہیں نہیں سکتے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وعن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ اخرجہ الاربعۃ الا النسائی **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا آدمی کا اپنے گھر میں افضل ہے اسکے نماز پڑھنے سے میری اس مسجد میں سوائے فرض نماز کے یعنی فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے نسائی کے سوائے چاروں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن عبد الواحد يرفعه قال صلوة الرجل في الفلاة اذا اتمها تضاعف على صلوته في الجماعة بمثلها اخرجه رزين ترجمہ عبد الواحد سے مرفوع روایت ہے کہ نماز پڑھنا مرد کا بیابان میں جبکہ اسکو پورے طور پر ادا کرے جماعت کی نماز سے دونا ثواب رکھتا ہے مثل اسکی یعنی جسقدر جماعت کی نماز کا ثواب ہے اسی سے دونا ثواب اس کو ملتا ہے رزین اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة وروي بخمس وعشرين اخرجه الستة الا ابا داود الفذ الفرد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے یا پچیس حصے افضل ہے ابو داؤد کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں اور فذ اکیلے کو کہتے ہیں۔

(۱۲) وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلثة في قرية ولا بدو ولا تقام فيهم الصلوة الا قد استحوذ عليهم الشيطان فعليكم بالجماعة اخرجه ابو داود والنسائي وزاد رزين وان ذئب الانسان الشيطان اذا خلا به اكله الاستحواذ الاستيلاء على الشيء والغلبة ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین آدمی گاؤں میں یا جنگل میں ہوں اور انمیں جماعت سے نماز نہ پڑھی جاوے تو اسپر شیطان غالب ہو جاتا ہے سو لازم پکڑو اپنے اوپر جماعت کو ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جب اس کو تنہا پاتا ہے تو کھا جاتا ہے استحوذ کے معنے غلبہ کے ہیں۔

(۱۳) وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقام يصلي فقال صلى الله عليه وسلم الا رجل يتجر على هذا فيصلي معه فقام رجل فصلى معه اخرجه ابو داود و الترمذي يتجر بفتح المثناة تحت واسكان المثناة فوق الجيم اي يحصل لنفسه بالصلوة معه مكسبا من الثواب ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا کوئی مرد ہے کہ اسپر سوداگری کرے اور اسکے ساتھ نماز پڑھے تو ایک مرد نے اوٹھ کر اسکے ساتھ نماز پڑھی ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یتجر کے معنے ہیں کہ اسکے ساتھ نماز پڑھ کر اپنے واسطے ثواب حاصل کرے۔

(۱۴) وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكانما قام الليل كله اخرجه مسلم ومالك و ابو داود والترمذي ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ آدھی رات نفل پڑھتا رہا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ ساری رات نفل پڑھتا رہا مسلم اور مالک ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ لَمْ تَفُتْہُ تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے تکبیر تحریمہ اس سے فوت نہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو برائتیں لکھتا ہے ایک برائت دوزخ سے اور ایک برائت نفاق سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰہُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَوْلُہٗ ضَامِنٌ اَیْ اِنَّ صَلٰوۃَ الْمُقْتَدِیْنَ بِہٖ فِیْ عُہْدَتِہٖ وَصِحَّتَہَا مَعْذُوْقَۃٌ بِصِحَّۃِ صَلٰوتِہٖ فَہُوَ ضَامِنٌ لَّہُمْ صِحَّۃَ صَلٰوتِہِمْ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَلْقَوْمِ الَّذِیْنَ یَثِقُوْنَ بِہٖ وَیَأْتَمِنُوْنَہٗ عَلٰی اَوْقَاتِ صَلٰوتِہِمْ وَصِیَامِہِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہو اور مؤذن امانت دار ہے الٰہی اماموں کو ہدایت کر اور مؤذنوں کو بخشدے کر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں قول آپکا ضامن یعنی امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہو اور انکی نماز کی صحت اسکی نماز کی صحت پر موقوف ہی تو وہ انکی نماز کے صحیح ہونے کا ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ہے اُن لوگوں کا جو اُسپر اعتماد رکھتے ہیں اپنی نماز اور روزے کے وقتوں کا اُس کو امانتدار جانتے ہیں۔

(۱۷) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِہَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِہَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ قِیْلَ مَا یُحْدِثُ قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَا لَمْ یَفْسُ اَوْ یَضْرِطْ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اُسکی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے اور اُسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس حال میں کہ نماز کے سوا اسکے نکلنے کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں چلتا مگر خدا اسکے سبب سے اسکا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اسکی جہت سے اسکا ایک گناہ دور کرتا ہے پھر جب نماز پڑھنے لگے تو ہمیشہ فرشتے اسکو دعا کرتے رہتے ہیں جبتک کہ اُس مکان میں بیٹھا ہے جس میں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہیں الٰہی اُسپر مہر کر الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر یہ وعدہ اُس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک کہ مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے کسی نے کہا کہ حدث سے کیا مراد ہے ابو ہریرہ نے کہا جبتک گوز نہ کرے اور ہمیشہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جبتک کہ نماز کی انتظار کرتا رہے نسائی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں **ف** یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کی انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز ہی میں داخل ہے نماز کے انتظار کا ثواب بھی نماز کے برابر ملتا ہے بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھیرا ہو۔

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ احْتُضِرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّیْ مُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا مَا اُحَدِّثُکُمُوْہُ اِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتٰی اِلٰے

الصلوٰۃ لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ لہ بہا حسنۃ ولا وضع قدمہ الیسری الا حط عنہ بہا سیئۃ فلیقرب او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ وان اتی المسجد وقد صلی بعض وبقی بعض فصلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک وان اتی وقد صلوا فصلی واتم الصلوٰۃ کان کذلک اخرجہ ابو داؤد۔

ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرنے لگا سو اُسنے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں میں اُس کو تم سے بیان نہیں کرتا مگر ثواب کے واسطے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کو چلے تو اپنا داہنا پاؤں نہیں اٹھاتا مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اُسکے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور وہ اپنا بایاں پاؤں نہیں رکھتا مگر کہ اُسکی ایک بدی دور کرتا ہے سو چاہیے قریب ہو یا دور رہے پھر اگر مسجد میں آوے اور اُسنے جماعت سے نماز پڑھی تو اُسکو بخش دیتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور کچھ نماز جماعت ہو چکی ہو اور کچھ باقی ہو پھر جو پاوے سو پڑھے اور جو باقی ہو تمام کرے تو بھی اُس کو اسی طرح ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور حالانکہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے ہوں پھر نماز پڑھے اور نماز تمام کرے تو بھی اسیقدر ثواب ملتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۱۹) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من خرج من بیتہ متطہرا الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کان اجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ذلک کان کاجر المعتمر وصلوٰۃ علی اثر صلوٰۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین اخرجہ ابو داؤد والنصب التعب واللغو الہذر من القول وعلیین اعلی مکان فی الجنۃ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے پاک ہو کر اپنے گھر سے فرض نماز کی طرف نکلے تو اُس کو حاجی احرام والے کے برابر ثواب ہے اور جو شخص چاشت کے نفلوں کے لیے نماز کے سوائے اُسکی تکلیف کا کوئی سبب نہ ہو تو اُس کو عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کہ جنکے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور نصب مشقت کو کہتے ہیں اور لغو بیہودہ بات کو کہتے ہیں اور علیین بہشت کا اعلی درجہ ہے

(۲۰) وعن انس رض قال اراد بنو سلمۃ ان یتحولوا الی قرب المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تحتسبون آثارکم فاقاموا اخرجہ البخاری الاحتساب ادخار الاجر عند اللہ بفعل الخیر والآثار اقدامہم ومشیہم ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قوم بنو سلمہ نے ارادہ کیا مسجد نبوی کے پاس جا رہنے کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قدموں کو موجب ثواب نہیں جانتے بخاری اسکے راوی ہیں۔ احتساب کہتے ہیں خدا کے پاس ثواب کا جمع کرنا نیکی کر کے اور آثار سے مراد اُنکے چلنے کا نشان ہے ف مطلب یہ ہے کہ ہر ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے تو جسقدر تم مسجد سے دور رہو گے اوسیقدر زیادہ ثواب ملیگا پس اپنے قدیم مکان ہی میں رہو

(۲۱) وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ اخرجہ ابو داؤد والترمذی ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلتے ہیں اُن کو بشارت دو پوری روشنی کی قیامت کے دن ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

دوسری فصل

بیمار کی خبر پوچھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱) فِیْہِ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا مُمْسِیًا وَحَدِیْثُ اَنَسٍ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْزَارَ اَخًا لَہٗ فِی اللّٰہِ وَقَدْ مَرَّتْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ فِیْ کِتَابِ الصُّحْبَۃِ مِنْ حَرْفِ الصَّادِ فِی الْفَصْلِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْہُ فِیْ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَفَضْلِھَا ترجمہ علیؓ کی حدیث ہو کہ جو کسی بیمار کی خبر کو جاوے شام کے وقت اور حدیث انسؓ کی کہ جو اچھی طرح وضو کرے اور اپنے بھائی مسلمان کی خبر کو جائے اور حدیث ابوہریرہؓ کی کہ جو اللہ کے واسطے کسی بیمار کی خبر پوچھے یا اپنے بھائی کی ملاقات کو جاوے اور پہلے گذر چکی ہیں یہ حدیثیں کتاب الصحبت میں حرف صاد کی بارھویں فصل میں بیمار کی عیادت اور اسکی فضیلت کے بیان میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ اَعْمَالٍ وَاَقْوَالٍ مُشْتَرَکَۃِ الْاَحَادِیْثِ وَمُتَفَرِّقَۃٍ

تیسری فصل

اعمال اور اقوال کی فضیلت میں جن میں مشترک اور متفرق حدیثیں آئی ہیں۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِّنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اِلٰی قَوْلِہٖ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمَلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْقَالَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلشِّعَارُ الْعَلَامَۃُ وَالْمُرَادُ بِذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ اَعْلٰی مَوْضِعٍ فِی الْجَمَلِ وَاَشْرَفُہٗ وَمَلَاکُ الْاَمْرِ بِفَتْحِ الْمِیْمِ وَکَسْرِھَا قِوَامُہٗ وَمَا یَتِمُّ بِہٖ وَالْحَصَائِدُ جَمْعُ حَصِیْدَۃٍ وَّھِیَ مَا یُحْصَدُ مِنَ الزَّرْعِ شُبِّہَ اللِّسَانُ وَمَا یَقْتَطِعُ بِہٖ مِنَ الْقَوْلِ بِحَدِّ الْمِنْجَلِ وَمَا یُقْطَعُ بِہٖ مِنَ النَّبَاتِ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہو کہ میں سا ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے ایک دن آپکے قریب صبح کی اور ہم چلتے تھے تو میں نے کہا یا حضرت مجھکو ایسا عمل بتلائیے جو مجھکو بہشت میں لیجائے اور آگ سے دور ڈالے تو آپنے فرمایا کہ تو نے بڑی

بات پوچھی اور البتہ وہ آسان ہے جسپر خدا آسان کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) تو خدا کی عبادت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے اور نماز کو پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجھکو دروازے خیر کے میں نے کہا یا حضرت کیوں نہیں بتلائیے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کو نماز پڑھنا نیکوں کی علامت ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی کہ جدا ہوتے ہیں اُنکے پہلو بستروں سے اس قول تک بدلا ہے اسکا جو عمل کرتے تھے پھر فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں تجھکو چوٹی امر دین کی اسلام اسکا ستون نماز اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں تجھکو ان سب کاموں کے مضبوط کرنیوالی چیز نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا اسکو تھام رکھ اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یا نبی کیا ہم اپنی باتوں سے پکڑے جاویں گے فرمایا کہ تیری ماں تجھکو روئے اے معاذ اور نہیں ڈالیں گے لوگوں کو آگ میں منہ کے بل یا فرمایا کہ ناکوں کے بل مگر یہی انکی زبانوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور شعار کے معنے ہیں علامت اور مراد ذروہ سنام سے اعلے اور عمدہ جگہ ہے بہشت میں اور ملاک الامر ساتھ زبر میم اور زیر کے وہ چیز ہے جس سے وہ قائم اور تمام ہو اور حصائد جمع ہے حصیدہ کی کٹی ہوئی کھیتی کو کہتے ہیں زبان اور اسکے بولوں کو درانتی اور اس سے کاٹی ہوئی کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی یعنے جیسے درانتی انگوری کو کاٹتی چلی جاتی ہے گیلی سوکھی اچھی بری میں تمیز نہیں کرسکتی اسی طرح بعضے لوگوں کی زبان ہے کہ صبح سے شام تک بکتے چلے جاتے ہیں۔ اچھی بری بات میں کچھ تمیز نہیں کرسکتے۔

(۲) وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ ومات لا یشرک باللہ شیئا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ ھاجر او مات فی ارضہ التی ولد فیھا فقلنا یا رسول اللہ الا نخبر بھا الناس فیستبشروا قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین ولا اجد ما احملھم علیہ ولا تطیب انفسھم ان یتخلفوا بعدی ما قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل اخرجہ النسائی ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور مرجائے اس حال میں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسکو بخشدے خواہ اُسنے ہجرت کی ہو یا اُسی زمین پر مرجاوے جس میں پیدا ہوا ہمنے کہا یا حضرت کیا ہم لوگوں کو اسکی خبر نہ کریں کہ وہ خوش ہوں فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں خدا نے انکو اپنے راہ کے غازیوں کے واسطے تیار کیا ہے اور اگر میں ایمان والوں پر مشکل نہ جانتا اور میں سبکے لئے سواری بھی نہیں پاتا اور انکے دل خوش نہیں ہوتے کہ مجھسے پیچھے رہیں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے پیچھے نہ رہتا اور البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہوں۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی من عادی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ

الموت وانا اکرہ مساءتہ اخرجہ البخاری التردد فی حق اللہ محال ومعناہ ما ترددت رسلی فی شیء انا فاعلہ
کترددہم ایاہم فی نفس المؤمن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے
فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے تو میں اس کو لڑائی سے خبردار کرتا ہوں اور میرے بندہ کو میری کسی
چیز سے نہیں چاہی جو مجھ کو بہت پیاری ہو فرض ادا کرنے سے اور میرا بندہ ہمیشہ نفل عبادتوں کے ذریعہ سے
میری نزدیکی چاہا کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو چاہنے لگتا ہوں تو میں اس کا
کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس
سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر مجھ
سے پناہ مانگے تو البتہ اس کو پناہ میں رکھتا ہوں اور مجھکو کسی چیز میں تردد نہیں ہوتا جیسے مجھکو ایماندار کی روح
قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اسکے ملول ہونے کو برا جانتا ہوں بخاری اسکو
راوی ہیں اور تردد کرنا اللہ تعالی کے حق میں محال ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ میرے بھیجے ہوئے فرشتے کسی چیز
میں تردد نہیں کرتے جسکا میں کرنے والا ہوں جیسے میں انکو مومن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں **ف**
ولی سے مراد اس حدیث میں متقی ہے چنانچہ قرآن میں ہے کہ اولیاء اللہ وے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری
کرتے ہے اور ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اس میں مزید رحمت کا بیان ہے یعنی جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے دوسری حدیث میں بیماری اور بھوک پیاس کو اپنی طرف نسبت کیا حالانکہ بھوک پیاس مخلوق
کو ہوتی ہے نہ خدا کو کہ اس کی ذات اس سے پاک ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں اور
یہ جو کہا کہ میں اسکا کان آنکھ وغیرہ ہو جاتا ہوں یعنی اسکے آنکھ کان ہاتھ پاؤں کو گویا ہوں مدد کرتا ہوں اور یہ
مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ ہو جاتا ہے کہ یہ صریح کفر اور الحاد ہے۔ اور جیسے کہ بھوک و پیاس خدا تعالی کے حق میں
محال ہے ویسے ہی یہ حدیث بھی اُسکی مثال ہے پس مرزا قادیانی نے جو تبلیغ میں اس حدیث سے اپنے خدا ہونے پر
استدلال کیا ہے تو یہ بھی ایک دلیل کافی ہے اسکے کذاب اور دجال ہونے پر اسلئے کہ حدیث کے اخیر الفاظ صاف ثابت
ہے کہ بندہ بندہ ہی رہتا ہے خود خدا نہیں بن جاتا اسواسطے کہ بندہ کو سائل اور مستعیذ ٹھہرایا ہے اور سائل اور مسئول
اور مستعیذ اور معیذ کا ایک شے ہونا محال ہے اور بالبداہت باطل۔

(۴) وعن ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی
سبیل اللہ تعالی فہو ضامن علی اللہ تعالی حتی یتوفاہ اللہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح
الی المسجد فہو ضامن علی اللہ تعالی حتی یتوفاہ اللہ تعالی فیدخلہ الجنۃ ورجل دخل بیتہ بسلام فہو ضامن علی اللہ
اخرجہ ابوداود قولہ ضامن فاعل بمعنی مفعول ومعناہ مضمون علی اللہ وقولہ دخل بیتہ بسلام اراد بہ لزوم
البیت وطلب السلامۃ من الفتن ترغیبا فی العزلۃ وتقلیل للخلطۃ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں کہ وے سب اللہ کی ضمانت میں ہیں ایک وہ شخص جو خدا کی راہ میں جہاد کو نکلا وہ
اللہ تعالی کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ خدا اس کو موت دے اور اسکو بہشت میں داخل کرے یا اس کو اجر یا غنیمت کے
ساتھ گھر میں پھیر لاوے دوسرا وہ مرد ہے کہ مسجد کیطرف نکلا سو وہ بھی اللہ تعالے کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ
اسکی روح قبض کرے اور اسکو بہشت میں لیجاوے تیسرا وہ مرد ہے جو اپنے گھر میں سلام سے داخل ہو کہ وہ

کی ضمانت میں ہے اور ضامن فاعل ہے ساتھ معنے مفعول کے اور اسکے معنے ہیں کہ ضمانت کیا گیا ہے اللہ پر
یہ جو کہا کہ داخل ہوا اپنے گھر میں سلام سے تو مراد اس سے گھر کو لازم پکڑنا ہے اور طلب سلامت رہنے کی فتنوں
سے اسمیں رغبت دلانی ہے گوشہ گیری کی لوگوں سے۔

(۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ تُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِسَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے سات
سو حصے زیادہ ثواب رکھتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَۃَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَ
اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِکَ
شَیْئًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقل نے کہا یا حضرت بتلاؤ تو کہ اگر میں فرض نماز پڑھوں
اور رمضان کا روزہ رکھوں اور حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور اسپر کچھ چیز زیادہ نہ کروں تو میں بہشت
میں داخل ہونگا فرمایا کہ ہاں تو اُنے کہا قسم ہے اللہ کی میں اسپر کچھ چیز زیادہ نہیں کرونگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا
عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَاَنْ یَّاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا وَاِنَّہٗ کَادَ اَنْ یُّبْطِئَ بِھَا فَقَالَ
لَہٗ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِھَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا فَاِمَّا اَنْ
تَاْمُرَھُمْ بِھَا وَاِمَّا اٰمُرُھُمْ اَنَا بِھَا فَقَالَ یَحْیٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اَخْشٰی اِنْ سَبَقْتَنِیْ بِھَا اَنْ یُّخْسَفَ بِیْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ
النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَی الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِھِنَّ
وَاٰمُرَکُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِھِنَّ اَوَّلُھُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا
مِنْ خَالِصِ مَالِہٖ بِذَھَبٍ اَوْ وَرِقٍ وَقَالَ ھٰذِہٖ دَارِیْ وَھٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَیَّ فَکَانَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی غَیْرِ
سَیِّدِہٖ فَاَیُّکُمْ یَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُہٗ کَذٰلِکَ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا
فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْصِبُ وَجْھَہٗ لِوَجْہِ عَبْدِہٖ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ وَاٰمُرُکُمْ بِالصِّیَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ
فِیْ عِصَابَۃٍ مَعَہٗ صُرَّۃٌ فِیْھَا مِسْکٌ وَکُلُّھُمْ یُعْجِبُہٗ رِیْحُھَا وَاِنَّ رِیْحَ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ
وَاٰمُرُکُمْ بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَہُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ وَقَدَّمُوْہُ لِیَضْرِبُوْا عُنُقَہٗ
فَقَالَ اَنَا اَفْدِیْ نَفْسِیْ مِنْکُمْ بِالْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ فَفَدٰی نَفْسَہٗ مِنْھُمْ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ
ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ وَکَذٰلِکَ الْعَبْدُ
لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰہُ تَعَالٰی
اَمَرَنِیْ بِھِنَّ اَلسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَالْجِھَادِ وَالْھِجْرَۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا دَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ فِیْ جُثٰی جَھَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی فَادْعُوْا بِدَعْوَی اللّٰہِ الَّذِیْ سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ عِبَادَ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ حارث اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تبارک وتعالے نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم کیا کہ خود انپر عمل کریں اور بنی اسرائیل
کو بتلائیں کہ وہ بھی انپر عمل کریں اور تحقیق وہ نزدیک تھے کہ انہیں دیر کریں تو عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کو
کہا کہ اللہ تعالے نے تمکو حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی انپر عمل کریں
یا تو تم انکو ان باتوں کا حکم کرو اور یا میں انکو ان کا حکم کرتا ہوں تو یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے
انپر عمل کر لیا تو میں ڈرتا ہوں کہ زمین میں دھنسایا جاؤں یا عذاب کیا جاؤں پھر تو انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس
میں جمع کیا اور مسجد بھر گئی اور اونچی جگہ میں بیٹھے سو فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھے حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنیکا اور یہ کہ
میں تمکو بھی انپر عمل کرنیکا حکم کروں انمیں پہلی بات یہ ہے کہ تم خاص خدا کی بندگی کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک
نہ ٹھہراؤ اسواسطے کہ مشرک باللہ کی مثل اُس شخص کی مثل ہے جسنے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے غلام خریدا اور
اُس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے سو کام کر اور مزدوری مجھکو دے سو وہ کام کرتا تھا اور مزدوری اپنے مالک
کے سوائے اور کو دیتا تھا سو تم میں کون راضی ہے کہ اسکا غلام ایسا ہو اور مقرر خدا نے تم کو نماز کا حکم کیا ہے پھر جب تم
نماز پڑھنے لگو تو ادھر ادھر نہ دیکھو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نماز میں اپنا منہ بندہ کے سامنے رکھتا ہے جبتک کہ وہ ادھر
اودھر نہ دیکھے اور حکم کیا ہے خدا نے تمکو روزے کا مقرر روزہ دار کی مثل اُس شخص کی سی مثل ہے جو ایک گروہ میں
بیٹھا ہو اور اسکے ساتھ مشک کی ایک تھیلی ہو سب کو اسکی خوشبو خوش لگتی ہو اور یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو
خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے اور خدا نے تمکو حکم کیا ہے زکوٰۃ وخیرات کا سو مقرر زکوٰۃ دینے والے
کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہے جسکو دشمن نے قید کر لیا اور انہوں نے اسکے دونوں ہاتھ اسکی گردن میں باندھے
اور اسکو آگے کیا تا کہ اسکی گردن ماریں تو اسنے کہا کہ میں اپنا تھوڑا بہت مال بدلا دیکر اپنی جان تم سے چھڑاتا ہوں
سو اسنے بدلا دیکر اپنی جان کو ان سے چھڑایا اور خدا نے تمکو حکم کیا ہے کہ اللہ کو یاد کرو سو مقرر ذاکر کی مثل اُس مرد کی
سی مثل ہے کہ دشمن اسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں پہونچا یعنے اور وہاں اسنے پناہ لی سو اپنی جان
کو ان سے بچایا اور اسی طرح بندہ اپنے تئیں شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اور میں بھی تمکو حکم کرتا ہوں پانچ چیزوں کا کہ اللہ تعالے نے مجھکو ان کا حکم کیا ہے سننے اور کہا ماننے اور
جہاد اور ہجرت کرنے اور جماعت لازم پکڑنے کا اسواسطے کہ جو جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر تو اسنے اسلام کا پٹہ اپنی گردن
سے اوتارا مگر یہ کہ رجوع کرے اور جو کفر کا بول بولے تو وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ
روزہ دار اور نماز گذار ہو فرمایا اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار ہو سو اے اللہ کے بندو اللہ کا بول بولو جسنے تمہارا نام مسلمان
اور مومن رکھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ

وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِطْلَاقُ الصُّوْرَةِ عَلَى اللّٰهِ لَا يَجُوْزُ وَالْمُرَادُ بِمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ اَتَاهُ فِيْ اَحْسَنِ صِفَةٍ اَوْ يَكُوْنُ الْمَعْنٰى عَائِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ اَتَانِيْ رَبِّيْ وَاَنَا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَالْمَلَاُ الْاَعْلٰى اَلْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالسَّبَرَاتُ بِاِسْكَانِ الْمُوَحَّدَةِ جَمْعُ سَبْرَةٍ بِشِدَّةِ الْبَرْدِ وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ الْمَكْرُوْهَاتُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس رات کو کوئی آنے والا میرے رب کیطرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ میرا رب میرے پاس آیا نہایت عمدہ صورت میں تو اسنے کہا کہ اے محمد میں نے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں فرمایا کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا سو خدا نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ میں نے اوس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں پائی سو مجکو معلوم ہو گیا جو آسمانوں اور زمین میں ہے پھر فرمایا کہ اے محمد کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ میں نے کہا کہ ہاں درجوں اور کفاروں میں یعنی کن عملوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور کن عملوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یعنے اور گناہوں کے اوتارنے والے یہ اعمال ہیں جماعت کی نماز کے واسطے قدموں سے چلکر جانا اور نہایت سردی میں وضو کا کامل کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا اور جسنے انکی نگہبانی کی وہ خیر سے جیا اور خیر سے مرا اور پاک ہو جاتا ہے گناہوں سے مثل اوس دن کے کہ اسکی ماں نے اوسے جنا پھر کہا اے محمد میں نے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں کہا کہ جب تو نماز پڑھا کرے تو یہ دعا مانگا کر الٰہی میں تجھسے مانگتا ہوں نیکیوں کا کرنا اور بُرے کاموں کا چھوڑنا اور محتاجوں سے محبت رکھنا اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں مبتلا کیا چاہے تو مجکو اپنی طرف اٹھالے بغیر ڈالنے کے فتنے میں کہا کہ (درجات کے بلند کرنیوالے یہ عمل ہیں) اسلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ کی صورت ہے اور مراد صورت سے حدیث میں صفت ہے یعنے اچھی صفت میں یا معنے حضرت کی طرف پھرتے ہیں یعنے میرا رب میرے پاس آیا اور حالانکہ میں اچھی صورت میں تھا اور مراد ملاء الاعلیٰ سے نزدیک والے فرشتے ہیں اور سبرات سخت سردی کو کہتے ہیں اور بعضے نسخوں میں مکروہات آیا ہے۔

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایسے محل ہیں کہ انکا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور انکا اندر باہر سے نظر آتا ہے تو ایک گنوار اٹھ کھڑا ہوا اسنے کہا یا حضرت وہ کس کے واسطے ہیں فرمایا اسکے واسطے جو اچھا کلام کرے اور محتاجوں کو کھانا کھلاتا اور ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے اسوقت کہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً

أخرجه الشيخان۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بلند اور بزرگ کہتا ہے
کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس دم کہ مجھکو یاد کرتا
ہے پھر اگر بندہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرے تو میں بھی اُسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرے تو میں اسکو
اُس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اسکے مجمع سے بہتر ہے یعنی میں اسکا ذکر فرشتوں میں کرتا ہوں اور اگر بالشت بھر مجھ سے قریب
ہو تو میں اُس سے ہاتھ بھر قریب ہوتا ہوں اور اگر ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہووے تو میں اُس سے کلاوہ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور
اگر وہ میری طرف چلکر آوے تو میں اُسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں شیخین اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی بندہ جتنا خدا کی طرف
متوجہ ہوتا ہے اُسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اُسپر آسان کر دیتا ہے اس
حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا اور اگر گناہ پر اڑا رہے اور یوں کہے کہ خدا
مجھکو بخشے گا تو یہ حسن ظن نہیں اسکا نام رجا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا وَأَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا الْحَدِيثَ وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ
الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قُرَابُ الْأَرْضِ مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا۔ ترجمہ
ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اُس کو اُسکے دس گنا
ثواب ہے اور اس سے بھی زیادہ اور جو ایک بدی کرے تو بدی کا بدلا اُسکے برابر ہے اور میں بخشتا ہوں اور جو بالشت بھر مجھسے
قریب ہووے الحدیث اور جو مجھسے ملے زمین بھر گناہ لیکر اس حال میں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں
اُس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں مسلم اسکے راوی ہیں قراب الارض کے معنے جو اسکے پُر ہونیکے قریب ہو۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ
ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ مُوبِقُهَا أَيْ مُهْلِكُهَا۔ ترجمہ ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ وضو آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان کو اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں زمین اور آسمان کے درمیان
کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے صدق ایمان پر اور صبر کرنا روشنی کا موجب ہے اور قرآن حجت ہے تیرے لئے یا تجھپر
سب لوگ صبح کو کام پر جاتے ہیں سو بعض آدمی اپنے نفس کو بیچکر اُسکو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور بعض اُس کو ہلاک
کرنیوالا ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ موبق کے معنے ہلاک کرنے والا۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مَنْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا قَالَ
أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا
قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي رَجُلٍ
إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آج کون
روزہ دار ہے صدیق اکبر نے کہا کہ میں ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں
پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار

کو [illegible] نے کہا کہ میں نے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں کام ایکدن میں جمع [illegible] داخل ہوگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ وَیُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفَضْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَتَصَدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَبِکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَۃٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ وِزْرٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ کَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ رِوَایَۃٍ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ الطَّرِیْقَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ مالدار لوگ ثواب لے گئے وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو حضرت نے فرمایا کیا خدا نے تمکو وہ نہیں دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور بری بات کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں بھی صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے تو اسمیں بھی اسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ہونے کی کیا وجہ ہے ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر حرام میں اپنی شہوت رانی کرے یعنی زنا کرے تو البتہ اسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب شہوت کو حلال میں رکھے تو اسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے مسلم اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ تیرا اپنے بھائی کے ساتھ ہنسنا بھی صدقہ ہے اور کسی مرد کو راہ بتلانا بھی صدقہ ہے اور پتھر کانٹا ہڈی راہ سے ہٹانا بھی صدقہ ہے اور اپنا ڈول اپنے بھائی کے ڈول میں الٹ دینا بھی صدقہ ہے۔

ف یعنی صدقہ اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب ہے یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب ہے بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔

(۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ نَشَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَالشَّفَقَۃُ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَی الْمَمْلُوْکِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ کَنَفُ الْاِنْسَانِ ظِلُّہٗ وَجَنَاحُہُ الَّذِیْ یَاْوِیْ اِلَیْہِ الْخَائِفُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جسمیں وہ ہونگی اللہ اسپر اپنا پردہ پھیلائیگا اور اسکو بہشت میں لیجائیگا کمزور کی مدد کرنا اور والدین پر شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ احسان کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں کنف کے معنے ہیں سایہ اور جگہ حمایت کی جنکی طرف خوف کرنیوالا جگہ پکڑے۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمْ اَلْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے اور غلام مکاتب کی جو بدل کتابت کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اسکی جو حرام سے بچنے کے لئے نکاح کرے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وعن ابی ذر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الثلثۃ
الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف
رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم
احب الیہم مما یعدل بہ نزلوا فقام رجل یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فانہزموا فاقبل
بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ واما الثلثۃ الذین یبغضہم اللہ فالشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم
اخرجہ الترمذی والنسائی۔ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کو اللہ محبت
رکھتا ہے اور تین کو دشمن رکھتا ہے جن سے اللہ محبت رکھتا ہے (انہیں کو) ایک وہ مرد ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور انکو
اللہ کے نام سے سوال کیا قرابت کے سبب سے سوال نہ کیا سو انہوں نے اسکو کچھ نہ دیا پھر ایک مرد انکی ایڑیوں پر پیچھے ہٹا
اور اس کو کچھ چھپا کر دیا اسکے صدقہ کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جسنے اسکو دیا اور دوسری وہ قوم کہ رات بھر
چلتی رہی یہاں تک کہ جب سونا انکو بہت پیارا ہوا اس چیز سے کہ اسکے برابر ہو تو وہ اترے تو ایک مرد انہیں سے کھڑا ہو
میری خوشامد کرنے لگا اور میری آیتیں پڑھنے لگا تیسرا وہ مرد کہ ایک لشکر میں تھا پھر وہ دشمن سے ملا سو لوگ بھاگ گئے
اور وہ اپنے سینہ سے دشمن کے سامنے ہوا یہاں تک کہ قتل کیا جاوے یا اسکی فتح ہو لیکن وہ تین آدمی جنسے اللہ دشمنی رکھتا
ہے سو بڈھا ہے زنا کرنیوالا اور محتاج تکبر کرنے والا اور مالدار ظلم کرنیوالا۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل
الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد حتی یعود الیہ ورجلان تحابا
فی اللہ اجتمعا علی ذلک وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ
ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت
عیناہ۔ اخرجہ الستۃ الا ابا داود۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سات شخص ہیں جن کو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اسکے سایہ کے سوائے کہیں سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں
ایک تو منصف حاکم دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوگا۔ تیسرا جسکا دل مسجد
میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکی طرف پھر جاوے یعنی جماعت کا فکر رکھتا ہے اور جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہے
چوتھے دو مرد ہیں جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی
پر پانچواں وہ مرد ہے جس کو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا اپنے بدکاری کے واسطے تو اسنے کہا کہ میں
خدا سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اسکو چھپایا یہاں تک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا
اسکے داہنے ہاتھ نے۔ ساتواں وہ مرد ہے جسنے اللہ کو یاد کیا خالی مکان میں سو اسکی دو نو آنکھوں سے آنسو جاری
ہوئے یعنی خوف الہی سے روئے ابوداود کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من
اتبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من اتبعہ لا
ینقص من آثامہم شیئا۔ اخرجہ مسلم ومالک وابوداود والترمذی۔ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہدایت کی طرف بلاوے تو اسکو اس شخص کے برابر ثواب ہوتا ہے جو اس کی

تابع ہوا اُسکے ثواب سے کچھ چیز کم نہیں ہوتی یعنی سب کو برابر ملتا ہے اور جو گمراہی کیطرف بلاوے تو اُسپر اُسکے برابر گناہ ہوتا ہے جو اُسکے تابع ہوا اُنکے گناہوں سے کچھ چیز کم نہوگی مسلم مالک ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیکی کا کام بتلاوے اُس کو اُسکے کرنے والے کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِعَمَلِ سَیِّئَۃٍ فَلَا تَکْتُبُوْھَا حَتّٰی یَعْمَلَھَا فَاِذَا عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا عَلَیْہِ وَاحِدَۃً وَاِنْ تَرَکَھَا لِاَجْلِیْ فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً وَاِذَا ھَمَّ بِعَمَلِ حَسَنَۃٍ وَلَمْ یَعْمَلْھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً فَاِنْ عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کرنے کا قصد کرے تو اُسکو اُسپر مت لکھو یہانتک کہ اُسکو کرے پھر اگر وہ اُس بدکام کو کرے تو اُسپر ایک بدی لکھو اور اگر وہ اسکو میرے خوف سے چھوڑ دے تو اسکو اسکے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنے کا قصد کرے اور اسکو کرے نہیں تو اسکو اسکے لئے ایک نیکی لکھو پھر اگر وہ اس نیکی کو کرے تو اُس کو اُسکے لئے دس گنا لکھو یعنے اسکے واسطے دس گنا ثواب لکھو سات سو گنا تک شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندوں پر بے حساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کئے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے۔

(۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَافِظَیْنِ رَفَعَا اِلَی اللّٰہِ مَا حَفِظَا مِنْ عَمَلِ عَبْدٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ فَیَجِدُ اللّٰہُ فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَاٰخِرِھَا خَیْرًا اِلَّا قَالَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اَشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دو نگہبان فرشتے نہیں کہ خدا کی طرف اوٹھاویں جو انہوں نے بندے کے عمل سے نگاہ رکھا رات میں یا دن میں پھر اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال کے اوّل اور آخر میں خیر کو پاوے مگر کہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ بخشے اپنے بندے کو بخشدیا جو نامۂ اعمال کے دونو کناروں کے درمیان ہے یعنے اسکے گناہوں کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ یَبْلُغْ کَانَ لَہٗ عِتْقُ رَقَبَۃٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُّؤْمِنَۃً کَانَتْ لَہٗ فِدَاۗءَہٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا عُضْوًا اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَھٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڈھا ہوا اسلام میں بڈھا ہو (یعنی اسکے بال سفید ہوئے) تو وہ اسکے لئے قیامت کے دن نور ہوگا اور جسنے خدا کی راہ میں تیر پھینکا پھر وہ دشمن تک پہنچا یا نہ پہونچا تو اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ آگ سے اسکا بدلہ ہوگا اُسکا ہر ہر عضو یعنے اُسکا ہر عضو اسکے عضو کے بدلے آزاد ہوگا اصحاب سُنن اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ نسائی کے ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ إِنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرماویگا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر پوچھتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے (یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے بیماری سے اور خالق سے کیا نسبت) خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار رہا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھکو کیونکر کھانا کھلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ پلایا یاد جان رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا مسلم اسکے راوی ہیں **ف** اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ انکی ضرورت اور حاجت کو اپنی ذات پاک کیطرف نسبت کیا حالانکہ وہ ذات مقدس سب ضرورتوں سے پاک ہے اس حدیث میں بھوکے پیاسے مسلمان کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب ہے۔

(۲۵) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ كَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ بِالْبَوَائِقِ هُنَا الْغَوَائِلُ وَالشُّرُورُ وَالظُّلْمُ وَالْغِشُّ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال پاک مال کھاوے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگوں کو اپنی شرارتوں سے امن میں رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ایسے مرد تو اسوقت لوگوں میں بہت ہیں (کیا آئندہ بھی ہونگے) سو فرمایا کہ ایسا مرد میرے بعد کے زمانوں میں بھی پایا جاویگا یعنے پچھلے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہونگے لیکن نسبت ہمارے کے کم ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور مراد بوائق سے اس جگہ آفتیں و شر اور ظلم اور دغا ہے۔

(۲۶) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمَنِيحَةُ الْعَطِيَّةُ وَالْمَنِيحَةُ النَّاقَةُ وَالشَّاةُ تُعَارُ لِيُنْتَفَعَ بِلَبَنِهَا ثُمَّ تُعَادُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عطا کرے دودھ والا جانور یا چاندی یا بتلادے کوچہ کی راہ تو اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور منحہ عطیہ کو کہتے ہیں اور منحہ وہ اونٹنی اور بکری ہے کہ مانگی جاوے تاکہ اسکے دودھ سے نفع اوٹھا کر پھیر دیا جاوے۔

(۲۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ سِرًّا فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمَعْنٰى أَعْجَبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَوْ إِذَا أَعْجَبَهُ عِلْمُ النَّاسِ بِهِ لِيَلْتَزِمُوا وَيَعْمَلُوا بِذٰلِكَ

...دنيا وقيل معناه اعجبه اطلاع الناس عليه رجاء ان يعمل بمثل عمله فيكون له مثل اجر من عمل بفعله بقوله صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة كان له اجرها واجر من عمل بها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت کہ آدمی ایک عمل چھپے کرتا ہے پھر جب کوئی اسپر اطلاع پاوے تو اس سے خوش ہوتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو دوہرا ثواب ہے ایک ثواب چھپے کرنے کا اور ایک کھلے کرنے کا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اعجبہ کے معنے ہیں کہ لوگ اسکی تعریف کریں وہ اس سے خوش ہووے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ تم خدا کے گواہ ہو زمین میں لیکن اگر وہ اس بات سے خوش ہو کہ لوگ میرا حال معلوم کریں اس سبب سے میری تعظیم اور تکریم کرینگے تو یہ ریا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ خوش ہووے اس امید سے کہ لوگ اسپر اطلاع پاکر اسکے موافق عمل کریں تو جو اسپر عمل کریگا اسکے برابر اسکو بھی ثواب ہوگا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو نیک رسم جاری کرے اسکو اسکا ثواب ہوتا ہے اور جو اسپر عمل کرے اسکے برابر بھی اسکو ثواب ہے۔

(۲۸) وعن ابی ذر قال قیل یا رسول اللہ الرجل یعمل الخیر ویحمدہ الناس علیہ فقال تلک عاجل بشری المؤمن اخرجہ مسلم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت آدمی نیک کام کرتا ہے اور اسپر لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں تو فرمایا کہ یہ مسلمان کو دنیا میں بشارت ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر اخرجہ النسائی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ایلچی تین ہیں غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۰) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ طیر او انسان او بہیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کسی درخت کو لگاوے یا کھیتی بووے پھر اس سے کوئی پرندہ یا آدمی یا چوپایہ کھاوے مگر کہ وہ اسکے لئے صدقہ ہوتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

الباب الثامن فی فضائل المرض والموت والنوائب وفیہ ثلثۃ فصول

آٹھواں باب

مرض اور موت اور مصیبتوں کے فضائل کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں

الفصل الاول فی المرض والنوائب

پہلی فصل

بیماری اور مصیبتوں کے بیان میں

(۱) عن ابی ہریرۃ وابی سعید انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الہم یہمہ الا کفر اللہ بہ من سیاتہ اخرجہ الشیخان والترمذی النصب والوصب الوجع والمرض ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ نہیں پہونچتا ایماندار کو درد اور رنج سختی مشقت اور نہ کوئی بیماری اور نہ تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اسکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اُسکے گناہوں کو دور کر ڈالتا ہے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں نصب اور وصب کے معنے ہیں درد اور بیماری **ف** ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ تکلیف میں صبر کرے۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ فَقَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ تُزَفْزِفِيْنَ بِالزَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَاَصْلُ الزَّفْزَفَةِ الْحَرَكَةُ الشَّدِيْدَةُ كَاَنَّهٗ سَمِعَ مَا عَرَضَ لَهَا مِنْ رِعْدَةِ الْحُمّٰى وَيُرْوٰى بِالرَّاءِ الْمُهْمَلَةِ مِنْ رَفْرَفَةِ جَنَاحِ الطَّائِرِ وَهِيَ تَحْرِيْكُهٗ عِنْدَ الطَّيَرَانِ فَشَبَّهَ حَرَكَةَ رِعْدَتِهَا بِهٖ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب پر داخل ہوئے تو فرمایا تجھکو کیا ہوا کہ تو کانپ رہی ہے اُس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہے خدا اسکو برکت نہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے بخار کو کہ تپ کو اسواسطے کہ وہ آدمیوں کے گناہوں کو دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے مسلم اسکے راوی ہیں تزفزفین میں زے مکرر ہے اور اصل زفزف سخت حرکت کو کہتے ہیں گویا کہ حضرت نے سنا جو اُس کو لرزہ تپ کا عارض ہوا تھا اور رائے بے نقطہ کے ساتھ بھی ایک روایت میں آیا ہے رفرفہ سے پرندکے بازو کو کہتے ہیں اور وہ اُسکا ہلانا ہے وقت اُڑنے کے تو لرزہ کی حرکت کو اسکے ساتھ تشبیہ دی اور زا اکثر ہے واللہ اعلم۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْمُوْمًا فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تپ والے کی خبر کو گئے تو فرمایا کہ تجھے بشارت ہو اسواسطے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ میری آگ ہے میں اسکو قابو دیتا ہوں اپنے مؤمن بندے پر تاکہ وہ اُسکا حصہ آگ سے ہو رزین اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو دنیا میں تکلیف جلد بھیجتا ہے اور جب کسی کے ساتھ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے درد تکلیف کو روکتا ہے یہانتک کہ اُسکو قیامت میں پورا کریگا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ ثواب زیادہ مصیبت میں ملتا ہے اور یہ کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو چاہتا ہے تو اُن کو بلا میں مبتلا کرتا ہے پھر جو اُس پر راضی ہوا اُس سے خدا راضی ہوتا ہے اور جو غصے ہوا اُس سے خدا غصے ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ اَنْ لَوْ كَانَتْ جُلُوْدُهُمْ قُرِّضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب مصیبت والوں کو ثواب ملیگا تو عافیت اور آرام والے لوگ آرزو کرینگے کہ کاش دنیا میں انکے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار مرد اور عورت اپنی جان اور اولاد اور مال کی مصیبت میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ سے ملتا ہے یعنی مرکر اور حالانکہ اسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَاِنْ كَانَ شَدِیْدًا فِیْ دِیْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ كَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُكَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَلَیْسَ عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ یُقَالُ جَاءَ الْقَوْمُ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ اَیْ جَاءَ الْاَشْرَفُ مِنْهُمْ وَاَجَلُّهُمْ وَخَیْرُهُمْ وَحِلَّ الْعَبْدُ وَلِحَاقٌ فِی الرُّتْبَةِ وَالْمَنْزِلَةِ ترجمہ مصعب اپنے باپ سعد سے روایت کرتا ہے کہ میں نے کہا یا حضرت سب لوگوں میں زیادہ تکلیف بیماری کسکو ہوتی ہے فرمایا کہ پیغمبروں کو پھر اس سے کمتر ان لوگوں کو جو درجے میں ان سے کمتر ہیں پھر جو ان سے کمتر ہیں وعلی ہذا القیاس ہر آدمی اپنے دین کے موافق مبتلا ہوتا ہے سو اگر اپنے دین میں مضبوط اور سخت تر ہو تو اسکو بیماری بھی سخت آتی ہے اور اگر دین میں سست اور نرم ہو تو اسکو دین کے موافق اسے بیماری میں مبتلا کرے پھر ہمیشہ بیماری بندے کے ساتھ رہتی ہے یہانتک کہ اسکو چھوڑتی ہے اور حالانکہ اسپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آئے لوگ امثل پھر امثل یعنی آئے انکے اشرف اور بزرگ اور بہتر یکے بعد دیگرے موافق اپنے اپنے رتبے کے۔

(۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ كُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسُقْمٍ فِیْ بَدَنِهٖ اَوْ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ اَلْاِقْتَارُ اَلتَّضْیِیْقُ عَلَی الْاِنْسَانِ فِیْ رِزْقِهٖ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے میری عزت اور بزرگی کی کہ میں نہیں نکالونگا کسی کو دنیا سے جسکو میں بخشا چاہتا ہوں یہانتک کہ میں پورا لوں اسکے ہر گناہ کو کہ اسکی گردن میں ہے اسکے بدن کو بیماری سے یا رزق کی تنگی یعنی بیمار رہتا ہے یا تنگدست یہانتک کہ اسپر کوئی گناہ باقی نہ رہے رزین اسکے راوی ہیں۔ اقتار کے معنے ہر آدمی پر رزق کی تنگی کرنا۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ یَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَهٗ عَنْهُ مَرَضٌ اَوْ سَفَرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ كَصَالِحِ مَا كَانَ یَعْمَلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ مُقِیْمٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کر رہا ہو پھر کوئی بیماری یا سفر اسکو اس سے روکے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے نیک عمل کا ثواب لکھتا ہے حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَوْتِ الْاَوْلَادِ

دوسری فصل

اولاد کے مرنے کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غَلَبَنَا عَلَیْکَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا یَوْمًا مِّنْ نَفْسِکَ فَوَعَدَهُنَّ یَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْکُنَّ اِمْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنْ وَّلَدِهَا اِلَّا کَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ کَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہو کہ عورتوں نے کہا یا حضرت آپکے پاس مرد ہمپر غالب ہوتے ہیں یعنی مرد آپ کی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں ہم کو موقع نہیں ملتا سو ہمارے واسطے ایکدن اپنی طرف سے مقرر فرمایئے حضرت نے ایکدن کا ان سے وعدہ کیا پھر آپنے انکو وعظ کیا اور حکم فرمایا اور جو آپنے ان سے فرمایا تھا اسمیں ایک یہ بات تھی فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی اسکے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر کہ وہ اس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی اس کو دوزخ سے بچاوینگے پھر ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہوں فرمایا اور دو بھی اسکو آگ سے بچاوینگے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِلتِّرْمِذِیِّ اِثْنَانِ وَوَاحِدٌ وَمَعْنٰی تَحِلَّةَ الْقَسَمِ اَیْ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا مَسَّةً ...... یَسِیْرَةً مِثْلَ تَحْلِیْلِ قَسَمِ الْحَالِفِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں اسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچے کرنے کی چھیوں اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ دو اور ایک لڑکے کا بھی یہی حکم ہے اور تحلۃ القسم کے معنے یہ ہیں کہ اسکو تھوڑی آگ لگی گی جیسے کوئی قسم خوردہ اپنی قسم کھولے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْفَرَطُ السَّابِقُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَی الْقَوْمِ فِیْ طَلَبِ الْمَاءِ وَالْمَنْزِلِ وَاِذَا مَاتَ لِلْاِنْسَانِ وَلَدٌ صَغِیْرٌ فَهُوَ فَرَطٌ لَهٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جسکے لئے دو فرط ہوں وہ انکے سبب سے بہشت میں داخل ہوگا عائشہ نے کہا اور جسکے لئے ایک فرط ہو وہ بھی اے موفقہ عائشہ نے کہا اور جسکا کوئی فرط نہو آپ کی امت سے فرمایا کہ میں اپنی امت کا میر سامان ہوں میرے مرنے کے برابر ان کو کوئی مصیبت نہیں پہونچی ترمذی اسکے راوی ہیں اور فرط اس کو کہتے ہیں جو پانی اور اترنے کی جگہ تلاش کرنے کے لئے قوم سے آگے بڑھکر چلا جائے جسکو میر سامان کہتے ہیں اور جب کسی آدمی کا چھوٹا لڑکا مر جائے تو وہ اسکے لئے میر سامان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ حُبِّ الْمَوْتِ وَلِقَاءِ اللّٰہِ

تیسری فصل

موت اور ملاقات اللہ کی محبت کے بیان میں

(۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِهَ اللّٰہُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّا لَنَکْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ

بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَلْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنے موت اور آخرت چاہے خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کا ملنا بُرا جانے خدا اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہے تو عائشہ رضؓ نے کہا کہ موت تو ہم کو بُری معلوم ہوتی ہے فرمایا یہ اُسکا مطلب نہیں لیکن جب ایماندار قریب مرگ ہوتا ہے تو اُسوقت اُسکو فرشتے خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سناتے ہیں تو اسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر پیاری لگتی ہے سو وہ خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اُسکا ملنا چاہتا ہے اور جب کافر مرنے لگتا ہے تو فرشتے اُسکو عذاب الٰہی اور دُکھ کی خبر سناتے ہیں تو اُسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر بُری لگتی ہے تو وہ خدا کا ملنا بُرا جانتا ہے اور خدا بھی اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہے ابوداؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

کِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْمَوَارِیْثِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے
فرائض اور وراثتوں کے بیان میں۔ اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَسْبَابِ الْمِیْرَاثِ وَمَوَانِعِہٖ

پہلی فصل

اسباب میراث اور اس کی منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں

(۱) عَنْ اُسَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَلَمْ یَذْکُرْ مَالِکٌ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی نسائی کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں اور نہیں ذکر کیا مالک نے یہ جملہ کہ نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصہ نہیں پاسکتا و بالعکس اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ ترجمہ ابن عمرو بن عاص و جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مختلف مذہب والے آپسمیں ایکدوسرے کے وارث نہیں ہوسکتے ابوداؤد اسکے راوی ہیں ابن عمرو سے اور ترمذی جابر سے۔

(۳) وَعَنْ اُسَامَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِیْ دَارِکَ بِمَکَّۃَ قَالَ وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَکَانَ عَقِیْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ ھُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ یَرِثْہُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ لِاَنَّھُمَا کَانَا مُسْلِمَیْنِ وَکَانَ عَقِیْلٌ وَّ طَالِبٌ کَافِرَیْنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ اُسنے کہا یا حضرت آپ کل مکے میں اپنے

گھر کہاں اُترینگے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر یا مکان چھوڑا ہے اور عقیل و طالب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے اور جعفر اور علی اسکے وارث ہوئے اسواسطے کہ وہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب اس وقت کافر تھے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** ابوطالب کے چار بیٹے تھے علی و جعفر و عقیل و طالب پہلے دونوں صاحبوں نے حضرت کا ساتھ دیا ہجرت کرکے مدینے میں چلے گئے او عقیل اسوقت ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے یہ رہ گئے اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات سب بیچ ڈالے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل اپنے مقتول کا وارث نہیں ہوسکتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبَى عُمَرُ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدٌ وُلِدَ فِي الْعَرَبِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَامْرَاَةٌ جَاءَتْ حَامِلًا فَوَلَدَتْ فِي الْعَرَبِ فَهُوَ يَرِثُهَا اَنْ مَاتَتْ وَتَرِثُهُ اِنْ مَاتَ مِيْرَاثَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ انکار کیا عمر نے یہ کہ وارث کریں کسی کو عجمیوں میں سے مگر وہ شخص عرب میں پیدا ہوا ہو مالک اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور کوئی عورت عجمی حمل سے آوے بچہ عرب میں بچہ جنے پھر اگر وہ عورت مرجائے تو وہ اسکا وارث ہوگا اور اگر لڑکا مرجائے تو وہ اسکی وارث ہوگی اُسکی میراث خدا کی کتاب میں ہے۔

(۶) وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اُتِيَ مُعَاذٌ بِمِيْرَاثِ يَهُوْدِيٍّ فَوَرَّثَهُ اِبْنًا لَهُ مُسْلِمًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى وَيَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوالاسود سے روایت ہے کہ معاذ کے پاس ایک یہودی کی میراث لائی گئی اُسکا ایک بیٹا مسلمان تھا اُنہوں نے اسکو اسکا وارث ٹھہرایا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام اونچا ہوتا ہے نیچا نہیں ہوتا اور بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يَرِثُهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا يَرِثُهُ وَالْمُعَاهَرَةُ الزِّنَا وَالْعَاهِرُ الزَّانِيْ وَعَهَرَ بِهَا اِذَا زَنٰى بِهَا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے پھر اُس زنا سے بچہ پیدا ہو تو وہ حرام کا لڑکا ہے نہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوگا اور نہ باپ اسکا وارث ہوگا راوی اسکے ترمذی ہیں اور نہیں ذکر کیا اُسنے لفظ ولا یرثہ کا اور معاہرۃ زنا کو کہتے ہیں اور عاہر زانی ہے اور عہر بہا کے معنے ہیں کہ اسکے ساتھ زنا کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَذِكْرِ الْوَارِثِيْنَ

دوسری فصل

احکام وراثت اور وارثوں کے بیان میں

اَلْجَدُّ وَالْجَدَّةُ
دادا اور دادی کی وراثت کا بیان

(۱) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَّاتَّخَذْتُهٗ فَاِنَّهٗ اَنْزَلَهٗ مَنْزِلَةَ الْاَبِ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ جَعَلَ الْجَدَّ فِيْ مَنْزِلَةِ الْاَبِ اَعْطَاهُ مَا يَاْخُذُهُ الْاَبُ مِنَ الْمِيْرَاثِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہو کہ کوفے والوں نے اسکی طرف دادا کے حصے کی بابت لکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ جسکے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت سے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو اسی کو ٹھہراتا سو انہوں نے تو اسکو بجائے باپ کے اوتارا ہے یعنی ابوبکر صدیق نے بخاری اسکے راوی ہیں اور اسکے معنے یہ ہیں کہ ابوبکر صدیق نے دادا کو بجائے باپ کے ٹھہرایا ہے اور جو حصہ میراث سے باپ لیتا ہے وہی اس کو دلایا ہے۔

(۲) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُوْنَ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَّرَّثَهٗ وَاَقَلُّ شَيْءٍ وَّرِثَ الْجَدُّ السُّدُسُ يُقَالُ اَعْطَاهُ هٰذَا الشَّيْءَ طُعْمَةً اِذَا اَعْطَاهُ زَائِدًا عَلٰى حَقِّهٖ اَوْ اَعْطَاهُ شَيْئًا لَا يُعْطٰى غَيْرُهٗ مِثْلَهٗ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہو کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ میرا پوتا مر گیا ہے تو مجھ کو اسکی میراث سے کیا حصہ پہنچتا ہے فرمایا کہ تجھکو چھٹا حصہ ملیگا جب اوسنے پیٹھ پھیری تو اسکو بلایا اور فرمایا تجھ کو چھٹا حصہ دوسرا بھی پھر جب اسنے پیٹھ پھیری تو بلا کر فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لئے انعام ہو ابوداؤد اور ترمذی اسکو راوی ہیں ابوداؤد کہتا ہو کہ قتادہ نے کہا سو نہیں جانتے کہ کس سبب اسکو وارث کیا اور کم سے کم دادا ... کا حق چھٹا حصہ ہے کہا جاتا ہے کہ اوسنے یہ چیز اسکو طعمہ کی دی جبکہ اسکے حق سے اسکو زیادہ دے یا اسکو ایسی چیز دے جو اسکے غیر کو ایسی چیز نہیں دی جاتی۔

(۳) وَعَنْ مُعٰوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْجَدِّ فَكَتَبَ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْجَدِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يَكُنْ يَقْضِيْ فِيْهِ الْاُمَرَاءُ يَعْنِي الْخُلَفَاءَ وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيْفَتَيْنِ قَبْلَكَ يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ وَالثُّلُثَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدًا لَا يُنْقَصُ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ معاویہ سے روایت ہو کہ اسنے زید بن ثابت کیطرف لکھا دادا کا حصہ پوچھنے کو تو زید نے اسکی طرف لکھا کہ تو نے مجھکو لکھا ہے دادا کا حصہ پوچھنے کو اور اللہ خوب جانتا ہے سو یہ مسئلہ اس قسم سے ہے کہ نہیں حکم کیا اسمیں خلیفوں نے اور البتہ تجھسے پہلے دو خلیفوں کے پیس رو برو اسکو آدھا مال دلایا ہے ساتھ ایک بھائی میت کے اور تہائی ساتھ دو بھائیوں کے یا زیادہ کے اور تہائی سے اسکا حصہ کم نہ کیا جاوے۔ اگرچہ بھائی بہت ہوں مالک اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے واسطے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے جبکہ اس سے نیچے ماں نہو ابوداؤد اسکو راوی ہیں۔

اَلْبَنَاتُ وَالْاَخَوَاتُ
بیٹیوں اور بہنوں کے حصے کا بیان

(۱) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَانَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّاَمِيْرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَةً وَّاُخْتًا فَقَضٰى لِلْاِبْنَةِ بِالنِّصْفِ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ ... وَسَلَّمَ حَيٌّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ ہمارے پاس یمن میں آئے معلم اور سردار بنکر تو ہمنے اُن سے پوچھا کہ ایک مرد مر گیا ہے اور اسنے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہے سو اُنہوں نے حکم کیا کہ آدھا بیٹی کو ملے اور آدھا بہن کو دیا جائے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے بخاریؒ ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى عَنْ بِنْتٍ وَّبِنْتِ ابْنٍ وَّاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ لِلْاُخْتِ فَاُخْبِرَ اَبُوْمُوْسٰى فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْحِبْرُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِهَا الْعَالِمُ ترجمہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا ہے اور اُسنے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی ہے تو اُنہوں نے کہا کہ آدھا متروکہ بیٹی کا ہے اور آدھا بہن کا یعنی اور پوتی کو کچھ نہیں ملے گا پھر ابن مسعود پوچھے گئے اور خبر دیئے گئے ساتھ قول ابو موسیٰ کے تو ابن مسعود نے کہا اگر میں یہی حکم کروں تو البتہ میں گمراہ ہوا اور نہیں ہیں راہ پانے والوں سے پھر انہوں نے کہا کہ میں اُس میں حکم کرتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ آدھی میراث بیٹی کی ہے اور چھٹا حصہ پوتی کا واسطے پورا کرنے دو ۲ تہائیوں کے اور باقی یعنی تہائی بہن کو ملے گی تو کسی نے ابو موسیٰ کو اسکی خبر دی تو اُنہوں نے کہا کہ جبتک یہ عالم تم میں موجود ہے مجھسے مسئلہ نہ پوچھا کرو بخاریؒ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور حبر کے معنے ہیں عالم۔

اَلْاِخْوَةُ
بھائیوں کے حصے کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَّاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاَعْيَانُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْعَلَّاتُ الَّذِيْنَ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ مقرر تم پڑھتے ہو اس آیت کو مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ یعنی بعد وصیت کے جو تم کرو یا قرض کے اور مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت سے اور البتہ عینی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی بھائی آدمی وارث ہوتا ہے اپنے بھائی کا جو ماں باپ دونوں کیطرف سے ہو نہ وہ بھائی جو صرف باپ کیطرف سے ہو یعنی عینی بھائی کے ہوتے علاتی بھائی وارث نہیں ہوتے ترمذی اسکے راوی ہیں اعیان وہ بھائی ہیں جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں اور علاتی وہ بھائی ہیں جنکا باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی **ف** یعنی قرض اگرچہ ذکر میں موخر ہے لیکن حکم میں مقدم ہے اسی واسطے حضرت نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کیا اور موخر کرنا اسکا ذکر میں اہتمام شان وصیت کی ہے۔ لمعات۔

اَلْجَنِيْنُ
پیٹ کے بچے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْغُرَّةُ عِنْدَ الْعَرَبِ الْعَبْدُ وَالْاَمَةُ وَعِنْدَ الْفُقَهَاءِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهٗ مِنَ الْعَبِيْدِ نِصْفَ

[illegible] والعاقلۃ اقارب الرجل الذین یؤدون عنہ ما یلزمہ من الدیۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کچے بچے میں کہ ایک عورت کے پیٹ سے مردہ گرا کہ اسکے بدلے ایک بردہ دیو[illegible] غلام یا لونڈی پھر جس عورت کے حق میں حضرت نے بردے کا حکم کیا تھا وہ بھی مر گئی تو حضرت نے حکم کیا کہ اسکی میراث اسکے بیٹوں کو اور اسکے خاوند کو ملے گی۔ اور اسکی دیت اسکی برادری کے لوگوں پر ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور غرہ عرب کے نزدیک غلام لونڈی کو کہتے ہیں اور فقہا کے نزدیک غرہ وہ غلام ہے جسکی قیمت نصف عشر دیت کو پہنچے یعنی دیت کے بیسویں حصے کو اور عقل دیت کو کہتے ہیں اور عاقلہ مرد کے وہ قرابتی ہیں جو ادا کرتے ہیں اسکی طرف سے جو لازم ہوا اسکو دیت سے۔

(۲) وعنہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المولود اذا استھل ثم مات ورث وورث وان لم یستھل فلا یرث ولا یورث اخرجہ ابوداود واستھل المولود اذا بکی عند ولادتہ ولا یکون ذلک الا من حی وکذا ان وجد منہ امارۃ تدل علی الحیوۃ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لڑکا جب پیدا ہو کر آواز کرے چلائے پھر مر جائے تو وارث ہوتا ہے اور وارث کیا جاتا ہے اور جب آواز نہ کرے تو نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اسکا وارث ہوتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے استھل المولود جبکہ پیدا ہونے کے وقت چلائے اور یہ نہیں واقع ہوتا مگر زندہ سے اور اسی طرح حکم ہے جبکہ اس سے کوئی نشانی زندگی کا معلوم ہو۔

ولد الملاعنۃ

لعان کرنیوالی عورت کے بچے کا بیان

(۱) عن مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراث ابن الملاعنۃ لامہ ثم لورثتہا من بعدہا اخرجہ ابوداود الملاعنۃ التی لاعنہا زوجہا وانتفی من ولدہا ترجمہ مکحول سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان والی کے بیٹے کی میراث اسکی ماں کے لئے ٹھیرائی ہے پھر اسکے بعد اسکے وارثوں کے لئے ابوداود اسکے راوی ہیں ملاعنہ وہ عورت ہے جس سے اسکے خاوند نے لعان کیا ہو اور اسکے بیٹے سے انکار کیا ہو کہ میرا نہیں۔

(۲) وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحوز المرأۃ ثلثۃ مواریث عتیقہا ولقیطہا وولدہا الذی لاعنت عنہ اخرجہ ابوداود والترمذی اللقیط الطفل الذی یوجد مرمیا علی الطریق لا یعرف ابوہ ولا امہ وھو حر لا ولاء علیہ لاحد عند اکثر الفقہاء وذھب بعضہم الی ان ولاء اللقیط للملتقط واحتج بھذا الحدیث ولیس بحجۃ عند الاکثر ولا ثابت عند اکثر اہل النقل ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین میراثوں کو جمع کرتی ہے (یعنے اسکو تین شخصوں کی میراث پہونچتی ہے) اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی اور گرے پڑے بچے اوٹھائے ہوئے کی اور اپنے بیٹے کی جس سے لعان کیا ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں اور لقیط اس لڑکے کو کہتے ہیں جو راہ میں گرا پڑا پایا جاوے اسکے ماں باپ معلوم نہوں اور وہ آزاد ہے اکثر فقہا کے نزدیک اس کی ولا کا حق کسی کو نہیں پہونچتا یعنی وہ عورت اسکی وارث نہیں ہوتی جسنے اس کو لے جا کر پالا اور بعضوں نے کہا کہ وہ اسکی وارث ہوتی ہے اور اسنے حجت پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور یہ حدیث اکثر کے نزدیک حجت نہیں اور نہ اکثر اہل نقل کے نزدیک ثابت ہے۔

[illegible]

[illegible] والی عورتوں کا بیان

(۱) عن محمد بن یحیی بن حبان قال کان عند جدی حبان امرأتان ہاشمیۃ وانصاریۃ فطلق الانصاریۃ وھی ترضع فمرت بہا سنۃ ثم ھلک ولم تحض فقالت انا ارثہ لم احض

فَاخْتَصَمُوا إِلَى عُثْمَانَ فَقَضَى لَهَا بِالْمِيرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكَ هُوَ أَشَارَ عَلَيْنَا بِهَذَا يَعْنِي عَلِيًّا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا حبّان کے پاس دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ سو اسنے انصاریہ کو طلاق دی اور حالانکہ وہ بچے کو دودھ پلاتی تھی سو اس عورت پر ایک سال گذرا پھر حبّان مر گیا اور حالانکہ اس کو حیض نہوا تھا تو اس عورت نے کہا کہ میں اسکی وارث ہوں مجھ کو حیض نہیں آیا تو وہ حضرت عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے انہوں نے اس عورت کو اسکی میراث دلائی ہاشمیہ عورت نے عثمان کو ملامت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ عمل تیرے چچیرے بھائی کا ہے اشارہ کیا اوسنے ہمپر ساتھ اسکے یعنی حضرت علی نے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيضٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتوں کو اسکا وارث کر دیا بحالیکہ ابن مکمل نے اپنی بیماری میں طلاق دیدیا تھا۔

(۳) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ إِذَا طَهُرْتِ فَآذِنِينِي فَآذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ أَوْ تَطْلِيقَةً كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ يَوْمَئِذٍ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْ زَوْجِهَا مَيِّتًا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہا کہ عبد الرحمن بن عوف کی عورت نے اس سے طلاق طلب کی تو انہوں نے کہا کہ جب تو حیض سے پاک ہو تو مجھ کو خبر کر دینا اسنے اسکو خبر دی تو انہوں نے اسکو بائن طلاق دی یا ایک طلاق جو اسکی باقی تھی اور عبد الرحمن اسوقت بیمار تھے (یعنے سو مر گئے) تو عثمان نے اسکو اسکے خاوند کی میراث دلائی بعد گذرنے اسکی عدت کے مالک اسکے راوی ہیں۔

الکلالۃ
کلالہ کا بیان

(۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ قَالَ رَاوِيهِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَهُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذَلِكَ ظَنُّوا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآيَةُ الشِّتَاءِ الْآيَةُ الَّتِي فِي أَوَّلِهَا يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلالہ کا حکم پوچھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ کافی ہے تجھکو اس سے وہ آیت جو اتاری گئی گرمی کے موسم میں سورہ نساء کے اخیر میں راوی کہتا ہے کہ مینے ابو اسحاق سے کہا کہ کلالہ اسکو کہتے ہیں جو مر جاوے اور نہ اولاد چھوڑے نہ باپ یعنی نہ اسکا باپ ہو نہ اولاد اوسنے کہا کہ اسی طرح کہتے ہیں مالک اسکے راوی ہیں اور جو آیت کہ گرمی کے موسم میں اوتاری گئی سورہ نساء کے اخیر میں ہے یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی حکم پوچھتے ہیں تجھ سے تو کہدے کہ اللہ حکم دیتا ہے کلالہ میں اور آیت سردی کے موسم کی جو اسکے اول میں ہے يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الآیہ یعنی اللہ وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری اولاد کے حق میں۔

ذوو الارحام
ذو الارحام کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ كَثِيرًا يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ وَلَا تَرِثُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ محمد بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ اسنے اپنے باپ سے بہت کہتے ہوئے سنا کہ عمر فاروق بہت کہا کرتے تھے کہ عجب ہے کہ پھپی وارث ہوتی ہے یعنے وقت ہوتے اور وارثوں کے اور اسکا کوئی وارث

نہیں ہوتا مالک اسکے راوی ہیں **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی ذوالارحام میں سے کسیکو دلوائی ابوداؤد اور ترمذی کیا اور اُسنے کوئی وارث ہوتے ہیں یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو۔

(۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کہ قوم کا بھانجا اُنہیں میں داخل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور روایت کیا ہے اسکو نسائی نے انس سے کہ بھانجا قوم کا اُنہیں جانوں میں سے ہے **ف** یعنی جب اور کوئی وارث نہو تو بھانجا وارث ہوتا ہے۔

مِيرَاثُ الدِّيَةِ
دیت کی میراث کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَهُمْ يَرِثُونَهُ تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ سُفْيَانَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِي أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَكَانَ مِنْ قَوْمٍ آخَرِينَ فَرَجَعَ عُمَرُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق فرماتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور وہ اسکے وارث ہوتے ہیں یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو اور نہیں وارث ہوتی عورت اپنے خاوند کی دیت سے تو ضحاک بن سفیان نے اُس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی عورت کو اُسکے خاوند کی دیت کا وارث کروں اور حالانکہ وہ دوسرے لوگوں میں سے تھی تو عمر فاروق نے اپنے قول سے رجوع کیا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا۔

مِيرَاثُ الصَّدَقَةِ
صدقہ کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ الْوَلِيدَةَ فَقَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوسنے کہا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی خیرات کردی تھی اب میری ماں مرگئی ہے اور اسنے لونڈی چھوڑی تو آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب واجب ہوا اور میراث نے اسکو تیری طرف پھیر دیا یعنے وہ لونڈی میراث میں تجھکو پہونچی اوسکے پھیر لینے میں تیرا ثواب باطل نہیں ہوا) مسلم اور ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَصَدَّقَ عَلَى أَبَوَيْهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا فَوَرِثَ ابْنُهُمَا الْمَالَ وَكَانَ نَخْلًا فَسَأَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ أُجِرْتَ فِي صَدَقَتِكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ ایک انصاری مرد نے اپنے ماں باپ پر کچھ صدقہ کیا پھر وہ دونوں مر گئے تو انکا بیٹا اُنکے مال کا وارث ہوا اور وہ کھجوروں کے درخت تھے پھر اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تجھکو تیرے صدقہ کا ثواب ملا اور میراث نے وہ صدقہ تجھکو پھیر دیا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کی ہوئی چیز اگر میراث میں پھر ہاتھ لگے تو اس سے صدقہ کا ثواب باطل نہیں ہوتا۔

جَمَاعَةُ الْوَرَثَةِ
وارثوں کی جماعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ وَالثُّلُثُ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ

فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میت کے مال کی وارث اولاد ہوا کرتی تھی عَلِیًّا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ تب وصیت واجب تھی سو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس سے چاہا منسوخ کر دیا سو مرد کا حصہ دو عورتوں کے انصاریہ سو اسنے اقربا اور ماں باپ ہر ایک کے واسطے چھٹا اور تیسرا حصہ ٹھیرایا اور عورت کے واسطے آٹھواں اور چوتھا اور حالانکہ اس کو خاوند کے واسطے آدھا اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا بخاری اسکے راوی ہیں۔

پاس جھگڑا لے گئے زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ وَلَدُ الْاَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْنَاءِ اِذَا لَمْ یَکُنْ دُوْنَهُمْ اَبْنَاءٌ ذَکَرُهُمْ کَذَکَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ تیرے حصے یَرِثُوْنَ کَمَا یَرِثُوْنَ وَیَحْجُبُوْنَ کَمَا یَحْجُبُوْنَ وَلَا یَرِثُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ ابْنٍ ذَکَرٍ فَاِنْ تَرَکَ ابْنَةً وَابْنَ ابْنٍ ذَکَرًا

(۲) فَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنِ الْاِبْنِ مَا بَقِیَ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ مَالِكٌ وَّلِیُّ رَجُلٍ ذَکَرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَتِهِ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ پوتے بجائے بیٹوں کے ہیں جبکہ انکے درمیان اپنی موجود نہوں انکے مرد انکے مردوں کی مثل ہیں اور انکی عورتیں انکی عورتوں کی مثل ہیں جیسے بیٹے وارث ہوتے ہیں ایسے ہی وہ وارث ہوتے ہیں اور محروم کرتے ہیں جیسے وہ محروم کرتے ہیں اور نرینہ اولاد کے ساتھ پوتے وارث نہیں ہوتے پھر اگر ایک بیٹی اور ایک نرینہ پوتا چھوڑے تو بیٹی کو آدھا مال متروکہ ملیگا اور جو باقی ہو سو پوتا پاوے گا واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے **ف** فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا سو میت کے مال سے اول مقرر حصے والوں کو دیا جاوے اگر کچھ مال باقی رہے تو حصہ پاوے گا بخاری اسکے راوی ہیں ترجمے میں۔

(۳) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ابْنَیْ عَمٍّ اَحَدُهُمَا اَخٌ لِاُمٍّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ فَقَالَ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاٰخَرِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ بَیْنَهُمَا نِصْفَانِ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے دو چچیرے بھائیوں سے کہ ایک میت کا اخیافی بھائی ہے اور دوسرا خاوند ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آدھا مال خاوند کو ملیگا۔ اور چھٹا حصہ اخیافی بھائی دو پاویگا اور جو باقی رہے سو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگا رزین اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ زَیْنَبَ قَالَتِ اشْتَکَی نِسَاءٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِیْقَ مَنَازِلِهِنَّ فَاَمَرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوَرَّثَ دُوْرُ الْمُهَاجِرِیْنَ النِّسَاءَ فَمَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَرِثَتْهُ امْرَاَتُهُ دَارًا بِالْمَدِیْنَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ زینب سے روایت ہے کہ بعض مہاجر عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے گھروں کی تنگی کی شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ مہاجرین کے گھروں کی عورتیں وارث ہوں پھر ابن مسعود مر گئے تو انکی عورت مدینے میں انکے گھر کی وارث ہوئی ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

مِیْرَاثُ الْوَلَاءِ
ولاء کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ یَرِثُ الْمَالَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وہی شخص وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہو یعنی اگر باپ کا آزاد کیا ہو غلام مر جاوے تو اسکے مال کا وارث آزاد کرنے والے کا بیٹا ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِلْاَکْبَرِ مِنَ الذُّکُوْرِ وَلَا

تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا وَلَاءَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَخْرَجَهُ رَزِیْن گیا اور اُسنے کوئی وارث
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہ شخص ہوگا جو اسکو دلوائی ابوداؤد اور ترمذی
ہیں بڑا ہو اور عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں ہوتیں مگر اسکے مال کی جسکو انہوں نے خود آزاد کیا ہے
کو آزاد کیا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔ سے روایت

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً لِتُعْتِقَهَا فَاَبٰی اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے ارادہ کیا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں اسکے مالکوں نے انکار کیا مگر اس شرط سے کہ حق آزادی کا ہمارے واسطے ہو تو عائشہ نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا کہ تجھکو آزاد کرنے سے یہ بات مانع نہو کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہی شخص ہے جسنے آزاد کیا مسلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنی اگر لونڈی غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے تو اسکا وارث آزاد کرنیوالا ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اِنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ثَلٰثَ بَنِیْنَ اِثْنَانِ لِاُمٍّ وَّاَخٌ لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الَّذَیْنِ لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَّمَوَالِیَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ الَّذِیْ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهِ الْمَالَ وَوَلَاءَ مَوَالِیْهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِیْ وَرِثَ الْمَالَ وَالْوَلَاءَ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِیْهِ فَقَالَ ابْنُهُ اَنَا اَحْرَزْتُ مَا اَحْرَزَ اَبِیْ فَقَالَ الْاٰخَرُ لَیْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ فَقَطْ وَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِیْ فَلَا اَرَاَیْتَ لَوْ مَاتَ اَخِی الْیَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی بِالْوَلَاءِ لِاَخِی الْمَیِّتِ وَبِالْمَالِ لِابْنِ الْمَیِّتِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مر گیا اور اسنے تین بیٹے چھوڑے دو باہم سگے بھائی تھے اور ایک علاتی سو دو تو عینی بھائیوں میں سے ایک مر گیا اور اسنے مال اور غلام آزاد چھوڑے تو اسکا عینی بھائی اسکے مال اور اسکے آزاد غلاموں کے مال کا وارث ہوا پھر وہ بھی مر گیا جو مال اور ولاء کا وارث ہوا تھا۔ اور اسنے ایک بیٹا اور اخیافی بھائی چھوڑا تو اسکے بیٹے نے کہا کہ میں سب مال لونگا جو میرے باپ نے لیا تھا اور بھائی نے کہا کہ یوں نہیں کہ تو فقط مال پاویگا لیکن آزاد غلاموں کی آزادی کا حق سو تو نہیں پاویگا بھلا بتلاؤ تو اگر میرا بھائی آج مرتا تو کیا میں اسکا وارث نہوتا سو وہ دونوں عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو انہوں نے حکم کیا کہ آزاد غلاموں کے مال کا وارث بھائی ہے اور میت کا مال اسکا بیٹا پاویگا مالک اسکے راوی ہیں۔

مِیْرَاثُ الْعَصَبَةِ
عصبے کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَّلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیْنَا قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قریب تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکی جانوں سے یعنی میں انکا زیادہ خیر خواہ ہوں اس سے کہ وہ اپنی ذاتوں کے خیر خواہ ہیں سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جائے تو اسکا ادا کرنا ہمپر لازم ہے جو مال چھوڑے سو اسکے وارثوں کا حق ہے اور ایک روایت میں ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو اسکے وارث اسکے عصبے ہیں جو ہوں نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

فاختصموا الی عثمان ف[illegible] قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک کلا فالی ومن ترک مالا فلورثته
علینا اخرجه مالک [illegible] رث له اعقل عنه وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویفک علیه عانیه
انصار یہ سوا اسنے [illegible] ابوداود والترمذی عن عائشة مرفوعا الخال وارث من لا وارث له فقط الکل العیال
اور حالانکہ اس [illegible] ترجمہ مقدام سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیال چھوڑے تو میں اسکا متکفل ہوں
پاس جھگڑا
تیرے حا چھوڑے سو اسکے وارثوں کا حق ہے اور جسکا کوئی وارث نہو اسکا میں وارث ہوں میں اسکی دیت بھرونگا
(۲) کوئی وارث نہو اسکا وارث ماموں ہے وہی اسکی دیت بھریگا اور اسکے قیدی کو چھوڑاویگا اور اسکا وارث
ملا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی میں عائشہ سے مرفوع روایت صرف اسی قدر ہے کہ جسکا کوئی وارث
ا اسکا وارث ماموں ہے اور کل عیال اور بوجھ کو کہتے ہیں۔

(۳) وعن عائشة قالت مات مولی لرسول الله صلی الله علیه وسلم وترک شیئا ولم یدع حمیما ولا
ولدا فقال صلی الله علیه وسلم اعطوا میراثه رجلا من اهل قریته اخرجه ابوداود والترمذی الحمیم
القریب ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آزاد فوت ہوا اور اسنے کچھ مال چھوڑا اور
کوئی قریبی اور اولاد نہ چھوڑی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا متروکہ اسکے گاؤں کے کسی مرد کو دیدو ابوداؤد
اور ترمذی اسکے راوی ہیں حمیم کے معنے ہیں قریب۔

(۴) وعن بریدة قال اتی رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عندی میراث رجل من الازد
ولست اجد ازدیا ادفعه الیه قال فاذهب فالتمس ازدیا حولا فاتاه بعد الحول فقال لم اجد ازدیا
ادفعه الیه قال فانظر اول خزاعی تلقاه فادفعه الیه فلما ولی قال علی بالرجل فلما جاءه قال انظر
کبر خزاعة فادفعه الیه اخرجه ابوداود الکبر بضم الکاف جمع الاکبر وهم المشائخ وقیل اراد به
اقربهم الی الجد الاول ولم یرد کبر السن وقد احتج بهذا الحدیث قوم علی توریث الرجل ممن یسلم
علی یده من الکفار وخالفهم اکثر الفقهاء وجعلوا معنی الحدیث الایثار بالبر ورعی الذمام و
الصلة ونحو ذلک وضعفوا هذا الحدیث ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ ایک ازدی مرد کی میراث میرے پاس ہے اور میں کوئی ازدی نہیں پاتا کہ اسکو دوں
فرمایا کہ ایک سال تک کوئی ازدی تلاش کرو وہ سال کے بعد آپ کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ میں نے کوئی ازدی نہیں
پایا جسکے حوالے کروں تو فرمایا کہ دیکھ پہلی تلاش کر سو جس ازدی کو تو پہلے پہل ملے اسکو دیدینا پھر جب وہ پیٹھ دیکر
چلا تو فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس لاؤ جب وہ آیا تو اس سے فرمایا کہ دیکھ جو شخص تو خزاعہ میں بڑا ہو اس کو دیدینا
ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور کبر ساتھ پیش کاف کے جمع اکبر کی ہے اور وہ مشائخ لوگ ہیں یا مراد وہ شخص ہے جو پہلے
دادا کی طرف قریب تر ہو اور بڑی عمر والا مراد نہیں ہے اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو کافر کسی
مسلمان کے ہاتھ اسلام لاوے پھر مرجاوے تو اسکے مال کا وارث وہی مسلمان ہے جسکے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا تھا۔
اور اکثر فقہا اسکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ معنے حدیث کے مقدم کرنا ہے بھلائی اور سلوک اور مثل اسکی ہیں اور انہوں
نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۵) وعن ابن عباس قال مات رجل ولم یدع وارثا الا غلاما له کان اعتقه فجعل صلی الله علیه وسلم

مبلّغًا لهٗ اخرجه ابوداؤد والترمذي ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد مرگیا اور اُسنے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام اپنا جس کو اُسنے آزاد کیا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی میراث اُسکو دلوائی ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن عمرؓ انّهٗ قال اللقيط حرٌّ وماله لبيت المال وكذا السائبة اخرجه رزين ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ جو لڑکا پڑا ہوا اٹھایا جاوے وہ آزاد ہے اور اسکا مال بیت المال میں رکھا جاوے اور یہی حکم ہے سانڈھ کا رزین اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثالث في ميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم وما خلف

تیسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کے بیان میں اور جو آپنے چھوڑا

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت سألت فاطمة ابا بكرٍ ان يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة فغضبت فهجرته فلم تزل كذلك حتى توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر الا ليالي ثم فعل ذلك عمر فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى من ولي الامر بعده قال فهما على ذلك الى اليوم اخرجه الخمسة الا الترمذي ولفظ البخاري مختصر ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق سے سوال کیا کہ انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم کر دیں تو ابوبکر صدیق نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں سو راہ خدا میں صدقہ ہے سو فاطمہ رض ناراض ہوئیں اور ابوبکر کی ملاقات ترک کر دی سو ہمیشہ ناراض ہی رہیں یہانتک کہ فوت ہوئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ دن کم چھ مہینے زندہ رہیں پھر عمرؓ نے یہ کام کیا لیکن جو مال حضرتؐ کے صدقہ کا مدینے میں تھا سو اسکو عمر فاروق نے علیؓ اور عباس کے حوالے کر دیا اور خیبر اور فدک کو اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ حضرت کے دو نوں صدقے آپکے حقوق اور ضروری کاموں کے واسطے تھے جو آپ کو پیش آتے تھے اور انکا اختیار اُس شخص کیطرف ہے جو آپ کے بعد خلیفہ ہو سو وہ اسی حال پر ہیں آجتک ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور لفظ بخاری کے مختصر ہیں۔

(۲) وعن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكرٍ فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي قالت فما لي لا ارث ابي فقال سمعته يقول لا نورث ولكن اعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله وانفق على من كان ينفق عليه اخرجه الترمذي ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ابوبکر صدیق کے پاس آئیں اور ان سے کہا بینی پوچھا کہ تمہارا کون وارث ہوگا انہوں نے کہا کہ میرے گھر والے اور میری اولاد فاطمہ نے کہا تو پھر کیا سبب ہے کہ میں اپنے باپ کی وارث نہیں ہوتی ابوبکر نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا لیکن میں لازم جانونگا خرچ انکا جنکا خرچ حضرت لازم سمجھتے تھے اور خرچ کرونگا جنپر حضرت خرچ کرتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن عائشة قالت اراد نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفي ان يبعثن عثمان الى ابي بكرٍ

يَبْتَغِيْنَ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی بیبیوں نے چاہا کہ عثمان کو ابوبکر کے پاس بھیجیں اپنی میراث مانگنے کو تو عائشہ نے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہمنے چھوڑا سو صدقہ ہے راہ خدا میں تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مَا خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن حارث خزاعی سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ لونڈی اور کچھ اور چیز سوا سفید خچر اور ہتھیاروں کے اور زمین جسکو مسافروں کے واسطے وقف فرمایا۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہی کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ کچھ وصیت کی ابوداؤد اور مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلنَّمِرَةُ بُرْدَةٌ مِّنْ صُوْفٍ يَلْبَسُهَا الْأَعْرَابُ ترجمہ یونس بن عبید سے جو محمد بن قاسم کا غلام آزاد ہے روایت ہی کہ محمد بن قاسم نے مجھکو براء بن عازب کے پاس بھیجا تاکہ میں اُس سے پوچھوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان کیسا تھا۔ اُسنے کہا کہ سیاہ چوگوشہ نمرہ سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ نمرہ اُون کی چادر ہے جسکو گنوار لوگ پہنتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جسدن مکے میں داخل ہوے سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا اور علم سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ عَنْ آخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ سماک سے روایت ہی اُسنے اپنی قوم کے ایک مرد سے اُسنے دوسرے سے روایت کی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان زرد دیکھا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نُضَارٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَالنُّضَارُ شَجَرٌ بِنَجْدٍ وَّقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ مَا لَا أُحْصِيْ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَدْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَكَانَ

فِيهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ فِضَّةٍ أَوْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ وَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ النُّضَارُ قِيلَ هُوَ خَشَبُ أَثْلٍ يَكُونُ بِالْغَوْرِ ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ دیکھا اور البتہ وہ پھٹ گیا تھا تو اسکو چاندی کی تار سے جوڑ دیا گیا اور وہ پیالہ چوڑا تھا نضار سے بعض راوی نے کہا کہ نضار نجد کے ملک میں ایک درخت ہے اور انس رض نے کہا کہ البتہ میں نے اس پیالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی بار پانی پلایا ہے کہ میں نہیں گن سکتا ابن سیرین نے کہا کہ میں نے بھی وہ پیالہ دیکھا ہے اور اسمیں لوہے کا ایک کڑا لگا ہوا تھا تو انس رض نے چاہا کہ اسکے بدلے وہاں چاندی یا سونے کا کڑا لگا دیں تو ابو طلحہ رض نے کہا کہ نہ بدلیو اسمیں سے کچھ چیز جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگائی ہے اور کہا انس رض نے کہ میں اس پیالے سے حضرت کو شہد نچوڑ کھجور پانی دودھ ہر چیز پلائی ہے بخاری اسکے راوی ہیں نضار بعضے کہتے ہیں کہ وہ جھاؤ کی لکڑی ہے جو غور میں ہوتی ہے۔

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْاِخْتِلَافِ وَفِيهِ سِتَّةُ فُصُولٍ

کتاب ہے
فتنوں اور خواہشوں اور اختلاف کے بیان میں اور اسمیں چھ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي الْوَصِيَّةِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ وَحُدُوثِهَا

فصل پہلی
وصیت میں وقت واقع ہونے اور پیدا ہونے فتنوں کے

(١) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْتَهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتُمْ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ كَالْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الشُّحُّ الْبُخْلُ الشَّدِيدُ وَطَاعَتُهُ اتِّبَاعُ الْإِنْسَانِ هَوَى نَفْسِهِ لِبُخْلِهِ وَانْقِيَادُهُ لَهُ وَقَوْلُهُ دُنْيَا مُؤْثَرَةً أَيْ مَحْبُوبَةً مُّشْتَهَاةً ترجمہ ابی امیہ شعبانی سے روایت ہے میں نے کہا کہ اے ابو ثعلبہ تو کیا کہتا ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں کو تو اس نے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ تو نے باخبر سے پوچھا ہے میں نے اسکا مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا فرمایا کہ نیک کام بجا لاؤ اور برے کام سے باز رہو یہاں تک کہ جب تم لوگوں کو دیکھو بخل کے مطیع خواہش کے تابعدار دنیا کو مقدم کرنے والے دین پر ہر شخص اپنی رائے پر مغرور تو بچا اپنی جان کو اور عام لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اسواسطے کہ تمہارے پیچھے ایسے دن آوینگے کہ انمیں صبر کرنا ایسا سخت ہوگا جیسے انگار کو ہاتھ میں پکڑنا جو انمیں عمل کریگا اسکو پچاس آدمی کے برابر ثواب ہوگا جو تم جیسا عمل کریں ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں شح سخت بخل کو کہتے ہیں اور اسکا مطیع ہونا تابعدار ہونا آدمی کا ہے

خواہش نفس کو واسطے بخل کے اور اسکا فرمانبردار ہو جانا اور دنیا موثرۃ کے معنے ہیں کہ دنیا پیاری ہو جاوے گی۔

(۲) وعن واقد بن محمد عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال شبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ وقال کیف انت یا عبد اللہ بن عمرو اذا بقیت فی حثالۃ قد مرجت عھودھم واختلفوا فصاروا ھکذا قال فکیف یا رسول اللہ قال تأخذ ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدعھم وعوامھم اخرجہ البخاری قال الحمیدی ولیس ھو فی اکثر النسخ الحثالۃ ما یسقط من قشر الشعیر ونحوہ اذا نقی وکانہ الردی من کل شیٔ ومرجت عھودھم ای اختلطت واختلفت ترجمہ واقد بن محمد سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی اسنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو قینچی کیا اور فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجائیگا کو ناقص لوگوں میں جنکے عہد و پیمان اور امانت داریاں بگڑجائینگی اور انمیں پھوٹ پڑجائیگی تو وے لوگ اسطرح ہو جاوینگے عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ یارسول اللہ میں اسوقت کیا کروں فرمایا جو بات کہ شرع کے موافق تجھکو معلوم ہو اس کو لیجیو اور جو خلاف شرع ہو اسکو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور عام لوگوں کو ان کے حالات پر چھوڑ دینا بخاری اسکے راوی ہیں۔ کہا حمیدی نے اور یہ اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔ اور حثالہ اسکو کہتے ہیں جو جو کی چھیل گرے جبکہ پاک صاف کیا جاوے گویا کہ وہ ردی ہے ہر چیز سے اور مرجت کے معنے ہیں کہ مل جائیں اور مختلف ہوں۔

(۳) وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون البیت فیہ بالوصیف قلت ما خار لی اللہ ورسولہ قال علیک بالصبر او قال تصبر ثم قال لی یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال کیف انت اذا رأیت احجار الزیت قد غرقت بالدم قلت ما خار لی اللہ ورسولہ قال علیک بمن انت منہ قلت یا رسول اللہ افلا آخذ سیفی اضعہ علی عاتقی قال شارکت القوم اذا قلت فما تأمرنی قال تلزم بیتک قلت فان دخل علی بیتی قال ان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ثوبک علی وجھک یبؤ باثمک واثمہ اخرجہ ابو داود والمراد بالبیت ھھنا القبر والوصیف العبد والمعنی ان القتلی تکثر لکثرۃ الفتن حتی یشتری موضع قبر یدفن فیہ المیت بعبد لضیق المکان عنھم او لانہ لاشتغال بعضھم ببعض لا یوجد من یحفر قبر میت ویدفنہ الا ان یعطی وصیفا او قیمتہ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر میں نے کہا حاضر ہوں خدمت میں یارسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ لوگوں کو موت پہونچے گی کہ اسمیں ایک گھر غلام سے بکیگا میں نے کہا کہ جو اللہ اور اسکا رسول میرے واسطے پسند کرے فرمایا کہ اپنے اوپر صبر کو لازم جان یا فرمایا کہ صبر کر پھر مجھ سے فرمایا اے اباذر میں نے کہا حاضر ہوں خدمت میں یارسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ تو زیت کے پتھروں کو خون میں ڈوبے ہوئے دیکھیگا میں نے کہا کہ جو اللہ اور رسول میرے واسطے پسند کریں فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان اسکو کہ تو اس سے ہے یعنی اپنے گھر والوں اور قرابتیوں میں پھر میں نے کہا یا حضرت کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر اپنے مونڈھے پر نہ رکھ لوں یعنی جہاد نہ کروں) فرمایا کہ تو بھی اسوقت لوگوں کے ساتھ فتنے میں شریک گنا جائیگا میں نے کہا پھر مجھکو کیا حکم ہے فرمایا اپنے گھر کو لازم پکڑنا میں نے کہا کہ اگر میرے گھر میں کوئی آگھسے تو پھر کیا کروں فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تجھپر غالب ہوگی تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لے کہ وہ پھرے تیرے گناہ اور اپنے گناہ لے کر ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور مراد بیت سے اسجگہ قبر ہے اور وصیف

کے معنے ہیں غلام اور معنے یہ ہیں کہ فتنے فساد کی کثرت کے سبب سے بہت خلقت قتل ہوگی یہانتک کہ ایک قبر کی
جگہ غلام سے خریدی جاویگی تاکہ میت اوسمیں دفن کی جاوے یعنی اتنی کثرت سے خلقت قتل ہوگی کہ جگہ بمشکل ملے گی
جگہ کی بہت تنگی ہوجاوے گی یا اسواسطے کہ لوگ آپسمیں ایکدوسرے کے ساتھ فتنے میں مشغول ہونگے کوئی میت کو قبر
کھودنے والا ہاتھ نہ لگے گا مگر یہ کہ قبر کھودنے کی مزدوری میں غلام دیا جاوے یا قیمت اوس کی **ف** اور منہ پر کپڑا
ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ تلوار کو میانمیں کرے اور زیت ایک جگہ کا نام ہے مدینے میں یزید کے وقت یہاں سخت لڑائی ہوئی
اور اتنے اصحاب مارے گئے کہ یہاں کے پتھر اونمیں غرق ہوئے اور جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی واقع ہوا۔ خلاصہ یہ کہ
ایسے وقت میں گوشہ گیری افضل ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَّيُمْسِيْ كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا
خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ
فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ السَّاعِيْ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا
اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ قِطَعُ اللَّيْلِ طَائِفَةٌ مِّنْهُ وَاَرَادَ فِتَنًا مُظْلِمَةً سَوْدَاءَ تَعْظِيْمًا لِشَاْنِهَا وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ
ابْنَيْ اٰدَمَ ابْنَ اٰدَمَ لِصُلْبِهٖ هَابِيْلَ الَّذِيْ قَتَلَهٗ اَخُوْهُ قَابِيْلُ وَمِمَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِقْرَاْهُمَا لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ
يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فتنے فساد
ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھادھند زمانہ ہوجائیگا کہ انمیں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا
اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائیگا انمیں بیٹھا ہوا آدمی بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا انمیں
دوڑنے والے سے سو اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور چلوں کو کاٹ ڈالنا اور تلواروں کو پتھروں پر مارنا یعنی تاکہ بیکار
ہوجائیں پھر اگر کوئی تم میں سے کسی پر گھس آوے تو چاہیئے کہ آدم کے دو نو بیٹوں میں بہتر کی طرح ہو ابوداؤد اور ترمذی
اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے ساعی کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اصحاب نے عرض کیا پھر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے گھروں
میں گھس رہنا رات کا قطع ایک ٹکڑا ہے اور مراد یہ ہے کہ فتنے اندھیرے اور سیاہ ہونگے یعنے نہایت اندھادھند اور مراد
ابنے آدم سے انکا صلبی بیٹا ہے یعنے ہابیل جسکو اسکے بھائی قابیل نے قتل کیا تھا اور جو کچھ کہ اللہ تعالے نے انکے حق میں
فرمایا کہ اگر تو اپنا ہاتھ میرے مارنے کے لیئے دراز کریگا تو میں اپنا ہاتھ نہیں اوٹھاونگا الآیہ۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ
وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ مَوَاقِعُ الْقَطْرِ الْمَوْضِعُ الَّتِيْ يَنْزِلُ بِهَا الْمَطَرُ
ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے چرا
کو پھریگا پہاڑوں کی چوٹیوں پہ اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگتا پھریگا فتنے فسادوں کے سبب سے بخاری
مالک و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں مواقع القطر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں مینہ اوترتا ہے **ف** یعنے فتنے فساد کے وقت
میں گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت ایمان سلامت نہیں رہتا۔

(۶) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْهَرْجُ هُنَا الْاِخْتِلَافُ وَالْفِتَنُ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ فتنے فساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا مسلم ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ہرج کے معنے ہیں اسجگہ
اختلاف اور فتنے کے **ف** یعنی ہجرت کے برابر ثواب ہے۔

(۷) وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَاهًا كَلِمَةٌ يَقُوْلُهَا الْمُتَاَسِّفُ عَلَى الشَّيْءِ وَالْمُتَعَجِّبُ مِنْهُ ترجمہ مقداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچے اور جو مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرے سو آہا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور
آہا ایک لفظ ہے جو افسوس اور تعجب کرنے والا کہتا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ
اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے عرب کے اس بلا سے جو نزدیک ہے ہو چکی خلاص ہوا وہ شخص جسنے اپنا ہاتھ روکا ابوداؤد اسکو راوی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا وَرَدَ ذِكْرُهٗ مِنَ الْفِتَنِ وَالْاَهْوَاءِ الْحَادِثَةِ فِي الزَّمَانِ

دوسری فصل

ان فتنوں اور خواہشوں کے ذکر میں جو زمانے میں پیدا ہونے والے ہیں

ذِكْرُ الْفِتَنِ الْمُسَمَّاةِ

معیّن فتنے فسادوں کا ذکر

(۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ
قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ
نَفْسِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا
اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ
فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ
الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ قَالَ
عُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ
الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ
نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ قَلْبٍ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ
اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ وَفِيْهِ قَالَ حُذَيْفَةُ اِنَّ بَيْنَكَ
وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوْشِكُ اَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ اَكَسْرًا لَا اَبَا لَكَ فَلَوْ اَنَّهٗ فُتِحَ كَانَ لَعَلَّهٗ يُعَادُ قَالَ وَحَدَّثْتُهٗ اَنَّ الْبَابَ
الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ اَوْ يَمُوْتُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَقُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ طَارِقٍ مَا اَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِيْ
سَوَادٍ فَقُلْتُ فَمَا الْكُوْزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوْسًا وَالْجُرْاَةُ الْاِقْدَامُ عَلَى الْاَمْرِ الْعَظِيْمِ وَالْاَغَالِيْطُ جَمْعُ اُغْلُوْطَةٍ وَهِيَ الْمَسَائِلُ
الَّتِيْ يُغْلَطُ بِهَا وَالْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تُذْكَرُ لِلتَّكْذِيْبِ وَقَوْلُهٗ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا مَعْنَاهُ اَنَّ الْقُلُوْبَ تُحِيْطُ بِهَا الْفِتَنُ
حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْهَا كَالْمَحْصُوْرِ وَالْمَحْبُوْسِ يُقَالُ اَحْصَرَهُ الْقَوْمُ اِذَا اَحَاطُوْا بِهٖ وَضَيَّقُوْا عَلَيْهِ وَقَوْلُهٗ عَوْدًا عَوْدًا بِفَتْحِ الْعَيْنِ
اَيْ مَرَّةً اَثَرَ مَرَّةٍ اَيْ دَخَلَتْ فِيْهِ وَقَبِلَهَا وَسَكَنَ اِلَيْهَا وَالنُّكْتَةُ الْاَثَرُ وَالْمُرْبَادُّ الَّذِيْ فِيْ لَوْنِهٖ رُبْدَةٌ وَهِيَ

لَوْنٌ بَيْنَ السَّوَادِ وَالْغُبْرَةِ وَالْمُجَخِّي الْمَائِلُ عَنِ الْاِسْتِقَامَةِ وَالْاِعْتِدَالِ لِعُهْدَتِنَا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم عمر فاروق کے پاس بیٹھے تھے سو کہا کہ تم میں کون یاد رکھتا ہے حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنے کے باب میں میں نے کہا کہ البتہ تو بڑا دلیر ہے (اس دعوے میں) اور آپ نے کس طرح فرمایا ہے کہا میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو مرد اپنے گھر والوں کے حق میں اور اسکے مال اور جان اور لڑکوں اور ہمسایوں کے حق میں قصور ہوا اوسکو روزہ اور نماز اور خیرات کرنا اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے یعنے بندے کا یہ قصور ان عبادتوں سے معاف ہو جاتا ہے تو عمر نے کہا کہ میری یہ مراد نہیں (بلکہ) میری مراد وہ فتنہ ہے جو موج ماریگا جیسے دریا موج مارتا ہے میں نے کہا کہ تجھکو اس سے کیا مطلب ہے اے امیر المومنین کہ مقرر تیرے اور اسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا کہ دروازہ ٹوٹ جائیگا یا کھل جائیگا میں نے کہا کہ نہیں بلکہ ٹوٹ جائیگا کہا عمر نے پھر لائق ہے کہ کبھی بند نہو یعنی جب ٹوٹ گیا تو پھر کبھی بند نہیں ہوویگا (راوی کہتا ہے) ہمنے حذیفہ سے کہا کہ کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے حذیفہ نے کہا کہ ہاں جیسی جانتے تھے کہ آیندہ روز سے پہلے رات ہے میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط نہیں تو کسی نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازے سے کیا مراد ہے کہا عمر شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ سامنے آتے ہیں دلوں پر فتنے جیسے چٹائی بناتے وقت تیلی پے درپے آتے ہیں یا لکڑی پے درپے آتی ہے یعنی خام اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم ہوتا ہے سو جو دل کہ ان فتنوں کو پلایا گیا تو اوسمیں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور جس دل نے ان فتنوں سے انکار کیا تو اسمیں ایک فتنہ سفید ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک سفید ہو جاتا ہے جیسے سنگ مرمر سو اسکو کسطرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے اپنی خواہش نفسانی کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتا اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ تیرے اور اسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا گیا عنقریب ٹوٹ جائیگا عمر نے کہا کہ کیا ٹوٹ جائیگا تیرا باپ نہو سو اگر وہ کھلتا تو امید تھی کہ پھر بند ہو جاتا کہا حذیفہ نے کہ میں نے ان سے بیان کیا کہ مراد اس دروازے سے ایک مرد ہے جو قتل کیا جاویگا یا مر جائیگا یہ حدیث ایسی ہے کہ غلط نہیں ہے میں نے سعد بن طارق سے کہا کہ اسود مربادّ کے کیا معنے ہیں کہا کہ نہایت سفیدی سیاہی میں میں نے کہا کہ مجخیا کے معنے کیا ہیں کہا کہ اوندھا اوٹا یا گیا اور جرأت کے معنے ہیں بڑے کام کی طرف آگے بڑھنا اور اغالیط جمع ہے اغلوطہ کی اور مراد وہ مسائل ہیں جنکو غلط ٹھہرایا جاتا ہے اور وہ حدیثیں جو تکذیب کے واسطے ذکر کی جاتی ہیں اور کالحصیر عوداً عوداً اسکے معنے یہ ہیں کہ فتنے دلوں کو گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ دل ایسا ہو جاتا ہے جیسے کوئی چیز قید اور بند ہوا اور قول اسکا عوداً ساتھ زبر عین کے ہے یعنے بار بار اور اشربہا کے معنے ہیں کہ فتنہ دلمیں داخل ہو جاتا ہے اور دل اسکو قبول کر لیتا ہے اور اسکے ساتھ آرام پکڑتا ہے اور مراد نکتہ سے نشان ہے اور ربدہ وہ ہے جسکے رنگ میں ربدہ ہو اور وہ رنگ سیاہ اور خاکی کے درمیان ہے اور مراد مجخی سے اس جگہ وہ ہے جو سیدھا پن سے پھرا ہو جائے۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ

ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ فَهُمُ الشُّهَدَاءُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْغَائِطُ الْمُطْمَئِنُّ مِنَ الْأَرْضِ وَالْبَصْرَةُ الْحِجَارَةُ الْبِيضُ الرِّخْوَةُ وَبِهَا سُمِّيَتِ الْبَصْرَةُ وَبَنُو قَنْطُورَاءَ هُمُ التُّرْكُ يُقَالُ إِنَّ قَنْطُورَاءَ اِسْمُ جَارِيَةٍ كَانَتْ لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا جَاءَ مِنْ نَسْلِهِمُ التُّرْكُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک کشادہ زمین میں اتریں گے جسکا نام بصرہ ہے پاس نہر کے جسکا نام دجلہ ہے اسپر پل ہوگا اسکے لوگ بہت ہو جاویں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں میں سے ہوگا پھر جب اخیر زمانہ ہوگا تو آوینگے ترکی لوگ چوڑے چہرے والے چھوٹی آنکھ والے یہانتک کہ نہر کے کنارے تو اسکے رہنے والے تین گروہ ہو جاویں گے ایک فرقہ تو گاؤں کی دم اور جنگل میں ٹھکانا پکڑیں گے یعنے لڑائی سے ڈر کر بیلوں پر سوار ہو کر خلاصی کے لیے جنگل کو بھاگیں گے اور جنگل میں ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی جانوں کے فکر میں رہینگے یعنے اپنی جان بچانے کے واسطے دشمنوں سے امان مانگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈالیں گے اور لڑینگے سو وہی شہید ہونگے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور غائط با قرار زمین کو کہتے ہیں اور بصرہ سفید نرم پتھروں کو کہتے ہیں اور اسی سبب سے اس کا نام بصرہ رکھا گیا اور بنو قنطورا ترکوں کا نام ہے کہتے ہیں کہ قنطورا ایک لونڈی کا نام ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھی اسکے اولاد پیدا ہوئی۔ ابراہیم سے تو یہ ترک لوگ انھیں کی نسل سے ہیں۔

(۳) وَعَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ذُو مِخْبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَرَائِهِمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْمَرْجُ الْأَرْضُ الْوَاسِعَةُ ذَاتُ النَّبَاتِ تَمْرَجُ فِيهَا الدَّوَابُّ أَيْ تَسْرَحُ مُخْتَلِطَةً كَيْفَ شَاءَتْ وَالتُّلُولُ الْأَمَاكِنُ الْمُرْتَفِعَةُ مِنَ الْأَرْضِ وَالْمَلْحَمَةُ مُعْظَمُ الْقِتَالِ ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے اسنے جبیر بن نفیر سے روایت کی اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جس کا نام ذو مخبر تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کرو گے صلح امن کی پھر تم اور وہ ملکر انکے سوائے اور دشمنوں سے لڑو گے سو تم فتح پاؤ گے اور لوٹ لاؤ گے اور سلامت آؤ گے پھر تم پلٹ کر ایک ٹیلوں والی سبزہ زار زمین میں اترو گے تو عیسائیوں میں سے ایک مرد صلیب اٹھاویگا اور کہیگا کہ غالب ہوئی سولی تو مسلمانوں میں سے ایک مرد اسکر غضبناک ہوگا اور اسکو توڑ ڈالے گا تو اسوقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور لڑائی کے واسطے جمع ہونگے اور مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف کود اویں اور آپس میں لڑینگے تو اللہ تعالیٰ اس گروہ کو شہادت سے بزرگی دیگا ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور مرج کشادہ سبزہ دار زمین کو کہتے ہیں جسمیں چوپائے مواشی بافراغت چریں چگیں اور تلول زمین کی اونچی جگہوں کو کہتے ہیں اور ملحمہ کہتے ہیں بڑی لڑائی کو۔

(۴) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ كَارِهًا فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ

ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش اخواله من كلب فيبعث
اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل
فيهم بسنة نبيهم ويلقي الاسلام بجرانه الى الارض فيلبث سبع سنين وقال بعض الرواة تسع
سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون اخرجه ابوداود قوله ويلقي الاسلام بجرانه اي يقر قراره و
يستقيم كما ان البعير اذا برك واستراح مد جرانه على الارض ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفے کے مرنے کے وقت اختلاف ہوگا تو مدینہ والوں میں سے ایک مرد (یعنی امام
مہدی) نکلے گا مکے کو بھاگتا ہوا تو مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اسکے پاس آوینگے اور اسکو گھر سے نکالینگے بیعت کے لیے
اور حالانکہ وہ اس سے ناخوش ہوگا پھر رکن اور مقام کے درمیان اُس سے بیعت کرینگے پھر اُسپر شام سے لشکر کفار بھیجا
جائیگا تو وہ مکے اور مدینے کے درمیان بیدا (ایک جگہ کا نام ہے) پر زمین میں دھنسائے جاوینگے پھر جب لوگ یہ حال
دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کے اشراف اسکے پاس آوینگے اور اس سے بیعت کرینگے پھر قریش میں
سے ایک مرد (مہدی کا مخالف) پیدا ہوگا اُسکے ماموں قوم کلب میں سے ہونگے تو وہ مہدی کیطرف لشکر بھیجے گا
تو مہدی کے ساتھی اُنپر غالب ہونگے اور یہ لشکر قوم کلب کا ہوگا اور نا امید ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہو
پھر مہدی انہیں مال غنیمت تقسیم کرینگے اور پیغمبر کی سنت کے موافق عمل کریں گے پھر قوت پائیگا اور قرار
پکڑے گا اسلام زمین میں پھر مہدی سات یا نو سال زندہ رہیں گے پھر مر جائیں گے اور مسلمان انکا جنازہ
پڑھیں گے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یلقی الاسلام بجرانہ الی الارض یعنے قرار پکڑے گا اور قدرت پاوے گا
زمین میں جیسے اونٹ کہ جب بیٹھ جاتا ہے اور آرام پاتا ہے تو اپنے گردن کی اگلی طرف زمین پر بڑھاتا ہے۔
(۵) وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی
الاکلۃ الی قصعتہا فقال قائل من قلۃ نحن یومئذ قال لا بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء
السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوہن قیل وما الوہن
قال حب الدنیا وکراہۃ الموت اخرجہ ابوداود التداعی التتابع ای یدعو بعضہا بعضا فیجیب والاکلۃ
جمع اکل والغثاء ما یلقیہ السیل ترجمہ ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب
ہے کہ امتیں ایکدوسرے کو بلائیں گی تمسے لڑنے کو جیسے کھانے والے ایکدوسرے کو رکابی کیطرف بلاتے ہیں تو کسی
نے کہا کہ ہم اُسوقت کم ہونگے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم اُسوقت بہت ہوگے جیسے بہاؤ کا کوڑا البتہ اللہ دشمنوں کے
سینے سے تمہارا خوف کھینچ لیگا اور تمہارے دل میں سستی اور ضعف ڈالدیگا کسی نے کہا کہ وھن کیا ہے فرمایا کہ
دنیا کو چاہنا اور موت کو ناخوش جاننا ابو داؤد اسکے راوی ہیں تداعی کے معنے ہیں کہ ایکدوسرے کو بلائینگے
سو ایک دوسری کی مدد کو آئیں گے اور اکلہ جمع آکل کی ہے اور غثا وہ کوڑا ہے جو بہاؤ ڈالتا ہے۔
(۶) وعن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی انقضاء الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ
وقبیلتہ اخرجہ ابوداود ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی کہ کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی
بھول گئے یا تم بھول گئے قسم ہے اللہ کی نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ اٹھانیوالا

دنیا کے تمام ہونے تک یعنی قیامت تک جسکے ساتھ تین سو آدمی تابع ہوں یا زیادہ مگر کہ ہم کو اُس کا نام اور اسکے باپ اور قبیلے کا نام تبلایا ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** فتنہ انگیز گمراہی کیطرف بلانے والا۔

ذِكْرُ الْفِتَنِ غَيْرِ الْمُسَمَّاةِ
غیر معین فتنوں کا ذکر۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک عملوں کو شتابی کرلو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند ہو جائے گا حق و باطل کی کچھ تمیز نہ رہیگی صبح کے وقت آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے مسلم ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث میں اول فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروان میں واقع ہوئے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْبَعُ فِتَنٍ وَاٰخِرُهَا الْقَتْلُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں چار فتنے ہونگے اخیری فتنہ قتل ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاقْتُلُوْهُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْهَنَاتُ جَمْعُ هَنَةٍ وَهِيَ الْخَصْلَةُ مِنَ الشَّرِّ دُوْنَ الْخَيْرِ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب بری کام ہونگے یعنے فتنے فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی جمع جمائی ریاست میں پھوٹ ڈالے تو اسکو تلوار سے مار ڈالو خواہ کوئی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو قتل کر ڈالو مسلم ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ ہنات جمع ہے ہنہ کی اور وہ بد خصلت کو کہتے ہیں سوائے خیر کے۔

(۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ سَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمُ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلَبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ وَالتَّجَارِيْ تَفَاعُلٌ مِّنَ الْجَرْيِ وَهُوَ الْوُقُوْعُ فِي الْاَهْوَاءِ الْفَاسِدَةِ وَالتَّدَاعِيْ فِيْهَا تَشْبِيْهًا بِجَرْيِ الْفَرَسِ وَالْكَلَبُ بِتَحْرِيْكِ اللَّامِ دَاءٌ مَّعْرُوْفٌ يَعْرِضُ لِلْكَلْبِ اِذَا عَضَّ اِنْسَانًا عَرَضَتْ لَهٗ اَعْرَاضٌ رَدِيَّةٌ فَاسِدَةٌ قَاتِلَةٌ فَاِذَا تَجَارٰى بِالْاِنْسَانِ وَتَمَادٰى هَلَكَ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا خبردار رہو کہ جو تم سے پہلے کتاب والے تھے یعنے یہود و نصاریٰ سے پھوٹ کر بہتر فرقے ہوئے اور مقرر یہ امت تہتر فرقے ہو جاویگی (انہیں سے) بہتر فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ بہشتی ہوگا اور وہ جماعت ہیں اہل علم جو حضرت کی سنت کے اتباع پر جمع ہیں ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں زیادہ ہے کہ عنقریب میری امت سے بعضے لوگ نکلینگے کہ انہیں بدعتیں دخل کرینگی جیسے دخل کرتی ہے ہڑکا

دیوانے کی جبکہ ہو کہ اُسکے ہر رگ ریشے جوڑ توڑ میں سرایت کرتی ہے اور تجارٰی تفاعل ہے جری سے اور وہ واقع
ہوا ہے فاسد خواہشوں میں اور رغبت کرنا انمیں یہ تشبیہ ہے گھوڑے کی چال سے اور کلب ساتھ حرکت لام کے ایک بیماری
ہے مشہور کہ کتے کو پیدا ہوتی ہے اس سے کتا دیوانہ ہو جاتا ہے اور جب وہ کسی آدمی کو کاٹے تو اسکو بھی وہی بیماری جہلک ہو جاتی
ہے پھر جب آدمی کے جوڑوں میں اثر کر جائے اور دراز ہو تو آدمی مرجاتا ہے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْہُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَیَکُوْنَنَّ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَّسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً
وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ قَالَ مَنْ کَانَ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ اَیْ مِثْلَ
النَّعْلِ لِاَنَّ اِحْدَی النَّعْلَیْنِ تُقْطَعُ وَتُقَدَّرُ عَلٰی حَذْوِ النَّعْلِ الْاُخْرٰی وَالْحَذْوُ التَّقْدِیْرُ قَالَ الْخَطَّابِیُّ فِیْ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ ھٰذِہِ الْفِرَقَ غَیْرُ خَارِجَۃٍ عَنِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ اِذْ جَعَلَھُمْ مِنْ اُمَّتِہٖ ترجمہ ابن عمرو
بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت پر وہ زمانہ آویگا جو بنی اسرائیل کی قوم پر آیا
تھا جیسا کہ جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر انمیں کسی نے اپنی ماں سے کھلے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی بعض
آدمی ایسے ہونگے جو یہ کام کرینگے اور یہ کہ بنی اسرائیل پھوٹ کر بہتر فرقے ہوتے تھے اور میری امت تہتر فرقے ہوجاویگی سب دوزخی
ہونگے سوائے ایک فرقے کے صحابہؓ نے کہا وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہونگے ترمذی
اسکے راوی ہیں۔ حذو النعل بالنعل کے معنے ہیں مثل جوتے کی اسواسطے کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی مقدار پر قطع کیا جاتا ہے اور
حذو کے معنے ہیں اندازہ کرنے کے کہا خطابی نے کہ یہ جو حضرتؐ نے فرمایا امت میری تو اسمیں دلالت ہے اسپر کہ یہ فرقہ دین
ملت سے خارج نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے اُسکو اپنی امت سے ٹھہرایا ہے۔

(۶) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَ
الْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ اَنَّ ذٰلِکَ تَامٌّ قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ
رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی
دِیْنِ اٰبَائِھِمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جائینگے
رات اور دن یعنی قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ لات اور عزیٰ پوجے جاویں میں نے کہا یا حضرت مجھکو گمان تھا۔
جبکہ خدا تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ وہی اللہ ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو سب دینوں
پر غالب کرے کہ یہ دین قیامت تک غالب رہیگا یعنے تو پھر لات اور عزیٰ کیونکر پوجے جاوینگے فرمایا کہ یہ رہیگا جبتک
اللہ چاہیگا پھر اللہ تعالی ایک عمدہ ہوا بھیجیگا سو مرجائے گا جسکے دلمیں رائی کے برابر ایمان ہوگا اور بے ایمان لوگ
باقی رہجاوینگے سو وہ اپنے باپ دادوں کے دین کیطرف پھر آوینگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا
وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ
وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ

النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق لا یضرھم من خالفھم حتی یأتی امر اللہ وھم علی ذلک قال علی بن المدینی ھم اصحاب الحدیث اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی مفرقا واخرجہ رزین بھذا اللفظ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے حاکموں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار ڈالی گئی تو پھر اس سے قیامت تک نہ اٹھے گی یعنی جب میری امت میں خونریزی شروع ہوئی تو پھر قیامت تک موقوف نہوگی اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں کافروں میں جا ملینگی اور یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں بت پوجیں گی اور مقرر شان یہ ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر ہے اور حالانکہ میں مہر ہوں سب پیغمبروں پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ دین حق پر غالب رہیں گے انکا مخالف انکو ضرر نہ کریگا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے یعنے قیامت قائم ہوگی۔ اور وہ حالانکہ غالب ہی ہونگے علی بن مدینی نے کہا کہ وہ اہلحدیث ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی اور یہ لفظ رزین کے ہیں۔

(۸) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا المقتول فی ای شیء قتل قیل وکیف ذلک قال الھرج القاتل والمقتول فی النار اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ نہ جانے گا قاتل کہ کس بات میں اسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات میں مارا گیا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) وعن اسامۃ بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطم من اطام المدینۃ فقال ھل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر اخرجہ الشیخان الاطم بناء مرتفع وجمعہ آطام ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کے بلندیوں سے ایک بلندی پر چڑھے سو فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ البتہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنے فساد کے مقاموں کو جیسے مینہ گرنے کے مقام معلوم ہوتے ہیں شیخین اسکے راوی ہیں اطم اونچی عمارت کو کہتے ہیں۔

(۱۰) وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین تقتلھا اولی الطائفتین بالحق اخرجہ ابوداود وتمرق ای تخرج طائفۃ من الناس علی المسلمین فتحاربھم والمارق الخارج عن الطاعۃ المفارق للجماعۃ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا ایک گروہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے نزدیک سو اسکو قتل کریگا وہ جو دونوں گروہ میں سے حق کے قریب تر ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور تمرق کے معنے ہیں کہ آدمیوں کا ایک گروہ مسلمانوں میں لڑنے کو نکلے گا اور ان سے لڑیگا اور مارق کہتے ہیں اسکو جو امام کی حکم برداری سے نکلے اور جماعت مسلمانوں سے جدا ہو جائے۔

(۱۱) وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتھا ابناء الملوک فارس والروم سلط شرارھا علی خیارھا اخرجہ الترمذی المطیطاء بضم المیم والمد المشی بتبختر وھی مشیۃ المتکبرین المتجبرین ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت اترا کر چلے گی اور فارس اور روم کے شہزادے انکے خادم ہونگے تو اللہ تعالے انکے بدوں کو نیکوں پر

غالب کرونگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور مطیطا ساتھ پیش میم کے اور مد کے اترانا اور مٹک کر چلنا ہے اور یہ چال متکبروں اور ظالموں کی ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ نَكُوْنُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ بَلْ تَتَنَافَسُوْنَ وَتَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ وَتَتَبَاغَضُوْنَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَحْمِلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْمُنَافَسَةُ عَلَى الشَّيْءِ الْمُغَالَبَةُ عَلَيْهِ وَالْاِنْفِرَادُ بِهٖ وَالتَّدَابُرُ كِنَايَةٌ عَنِ الْاِخْتِلَافِ وَالْاِفْتِرَاقِ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پر فارس اور روم کے خزانے فتح ہونگے تم کون قوم ہوگے یعنی شکر گذار یا ناشکر عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ ہم شکر گذار ہونگے جیسا ہم کو اللہ تعالے نے حکم کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تم لالچ کروگے اور آپسمیں حسد کروگے پھر آپس میں ایکدوسرے کو پیٹھ دوگے پھر آپس میں ایکدوسرے سے بغض عداوت رکھوگے پھر تم محتاج مہاجرین کی طرف چلوگے سوانکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر چڑھاؤگے یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا انکو تکلیف مالا یطاق دوگے مسلم اسکے راوی ہیں اور منافسہ کے معنے ہیں ایک چیز پر غالب ہونا اور تنہا اسکو لینا دوسرے کو اسمیں سے کچھ نہ دینا اور تدابر سے مراد اختلاف اور پھوٹ ہے **ف** یزید اور مروانیہ کی سلطنت میں جو جو زیادتیاں اور ظلم . . . .

. . . . مہاجرین اصحاب پر ہوے سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بہتر اور متقی لوگ تمہارے سردار ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارا کام تمہارے درمیان مشورے سے ہو تو زمین کا ظاہر تمہارے لئے بہتر ہے اسکے باطن سے یعنی جینا مرنے سے بہتر ہے اور جب تمہارے سردار تمہارے بدتر ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارا کام عورتوں کے اختیار میں ہو تو تمکو مرنا جینے سے بہتر ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا فَسَقَ فِتْيَانُكُمْ وَطَغٰى نِسَاؤُكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَّالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ **ترجمہ** علی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری لونڈیاں گناہ کریں اور تمہاری عورتیں سرکشی کریں تو تمہارا کیا حال ہوگا لوگوں نے کہا یا حضرت یہ بات ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر فرمایا کیا حال تمہارا ہوگا جبکہ تم نہ نیک بات بتلاؤگے نہ برے کام سے روکوگے لوگوں نے کہا یا حضرت کیا یہ بات ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر اور کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم بد کام بتلاؤگے اور نیک کام سے روکوگے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اور یہ باتیں

بھی ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ نیک بات کو برا جانوگے اور برے
کام کو نیک سمجھیں گے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں رزین اسکے راوی ہیں

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَوْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ
یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَۃٌ لَّھُمْ فَیَاْتِیْھِمْ رَجُلٌ
لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ - اَلْحِرُ بِکَسْرِ الْحَاءِ الْمُھْمَلَۃِ وَبَعْدَھَا رَاءٌ مُّھْمَلَۃٌ اَلْمُرَادُ بِہِ الزِّنَا وَالْعَلَمُ الْجَبَلُ وَالْعَلَامَۃُ
وَتَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَۃٌ اَلسَّارِحَۃُ الْمَوَاشِی الَّتِیْ تُسَرَّحُ اِلَی الْمَرْعٰی وَتَرُوْحُ اِلٰی اَھْلِھَا بِالْعَشِیِّ وَیُبَیِّتُھُمُ الْعَدُوُّ
اِذَا طَرَقَھُمْ لَیْلًا وَّھُمْ غَافِلُوْنَ ترجمہ ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مقرر میری امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حلال جانیں گے زنا کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور راگ باجوں کو اور مقرر
ایک قوم ایک علم کے پہلو میں اترےگی انکے مواشی شام کو چر کر انکے پاس آ رہیں گے تو ایک مرد محتاج انکے پاس آویگا تو کہیں گے
کہ کل پھر آئیو تو راتوں رات عذاب الٰہی انپر نازل ہوگا اور علم کو وہ گرا دیگا اور دوسرے لوگوں کو صورت بدلکر بندر اور سور کر دیگا
قیامت تک بخاری اسکے راوی ہیں اور حر ساتھ زیر حاء بے نقطہ کے کہ بعد اسکے راء بے نقطہ ہے زنا کو کہتے ہیں اور علم سے مراد
پہاڑ اور نشان ہے اور سارحہ کے معنے ہیں مواشی جو چراگاہ کیطرف چرنے کو جاتے ہیں اور شام کو مالکوں کے پاس آتے
ہیں اور یبیتھم العدو کے معنے ہیں جبکہ دشمن اُنپر راتوں رات ٹوٹ پڑے اور وہ بیخبر سوتے ہوں۔

(۱۶) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ وَکُنْتُ اَسْاَلُہٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَۃَ
اَنْ یُّدْرِکَنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَّشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِیْہِ دَخَنٌ فَقُلْتُ وَمَا دَخَنُہٗ قَالَ قَوْمٌ یَسْتَنُّوْنَ بِغَیْرِ
سُنَّتِیْ وَیَھْتَدُوْنَ بِغَیْرِ ھَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُ قُلْتُ فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ عَلٰی
اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ
شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِكَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر پوچھا کرتے تھے اور میں شر پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں مجھکو پا نہ جائے میں نے کہا یا حضرت کہ
ہم اسلام سے پہلے کفر اور شر میں تھے پھر خدا نے ہم کو یہ خیر عنایت کی تو کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا کہ ہاں میں نے
کہا اور پھر اس شر کے بعد بھی خیر ہے فرمایا کہ ہاں اور اسمیں کدورت اور میل بھی ہے میں نے کہا کہ اسکی کدورت کیا ہے فرمایا
کہ کچھ لوگ میری سنت چھوڑ کر اور چیز کی پیروی کرینگے اور میری ہدایت چھوڑ کر اور راہ چلیں گے تو انکے بعضے کام موافق
شرع دیکھیگا اور بعضے خلاف شرع دیکھیگا میں نے کہا اور اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا کہ ہاں دوزخ کے دروازے پر بلانے
والے کھڑے ہیں (یعنی جو لوگوں کو گمراہی کیطرف بلاتے ہیں) سو جو انکا دوزخ کی دعوت قبول کریگا اُسکو اسمیں پھینکدینگے
میں نے کہا یا حضرت ہمارے واسطے انکا حال بیان کیجئے فرمایا کہ وہ ہماری قوم یا ہمارے ہی اہل دین میں سے ہونگے اور ہماری
ہی زبانوں سے کلام کرینگے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ پھر مجھکو کیا حکم ہے اگر مجھکو یہ وقت پا جائے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت
اور انکے حاکم کا ساتھ لازم پکڑیو میں نے کہا اگر جماعت اور امام نہو تو پھر کیا حکم ہے فرمایا کہ ان سب فرقوں سے الگ

رہو اگرچہ تو درخت کی جڑ چبانے پر قناعت کرے یہاں تک کہ تجھکو اسی حال میں موت آوے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** مراد پہلی شر سے وہ فتنے ہیں جو حضرت عثمانؓ کی قتل ہونے کے بعد واقع ہوئے اور ساتھ کی خیر دوسری جو عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں واقع ہوئی اور پھر اسکے بعد بعضے سنت پر عمل کرتے تھے اور بعضے بدعت کی طرف بلاتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد دوسری خیر سے صلح حسنؓ کی ہے ساتھ معاویہ کے اور مراد دخن سے وہ زیادتی ہے جو ابن زیاد وغیرہ سے عراق میں ہوئی۔

(۱۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ مُجْتَمِعُوْنَ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهٗ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ رَحْلَهٗ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰى اِلٰى اُذُنَيْهِ وَقَلْبِهٖ بِيَدِهٖ وَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ مُعَاوِيَةَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَّاْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَسَكَتَ عَنِّيْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهٖ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ اَلْجَشَرُ اَلْمَالُ مِنَ الْمَوَاشِي الَّتِيْ تَرْعٰى حَوْلَ الْبُيُوْتِ وَلَا تَرُوْحُ اِلٰى اَهْلِهَا لَيْلًا وَّيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَيْ يَدْفَعُهٗ بِسَرْعَةِ وُرُوْدِهٖ عَلَيْهِ وَرُوِيَ يُرْهِقُ بِالْهَاءِ بَدَلَ اللَّامِ وَالْاِرْهَاقُ الْاِعْجَالُ **ترجمہ**

عبد الرحمن بن عبد رب کعبہ سے روایت ہے کہ میں خانۂ کعبہ کی مسجد میں داخل ہوا سو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے ہوئے نظر پڑے اور لوگ کعبے کے سائے میں انکے پاس جمع تھے میں بھی انکے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو ہم ایک منزل میں اترے سو ہم میں سے بعضا اپنا خیمہ درست کرتا تھا اور بعض تیراندازی کرتا تھا اور بعض مال مواشی میں تھا کہ ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ یعنی نماز ہے جمع کرنیوالی ہم آپ کے پاس جمع ہوئے تو فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا مگر کہ اسپر ضرور تھا کہ اپنی امت کو بتلاوے جو انکے واسطے بہتر جانے اور ڈراوے انکو اس سے جو انکے حق میں برا جانے اور مقرر تمہاری اس امت کے شروع میں انکے نزدیک عافیت ٹھہر چکی ہے اور پچھلی امت مصیبت میں مبتلا ہوگی اور وہ کام ہونگے جن کو تم برا جانوگے پھر ایک فتنہ آویگا تو بعض بعضے کو ہلکا کریگا یعنے پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا تو ایماندار کہیگا کہ میری اسمیں بربادی ہے پھر وہ فساد مٹے گا اور دو سرا فساد ہوگا تو ایماندار کہے گا کہ یہی میری موت ہے یہی میری موت ہے سو جو چاہے کہ آپکو دوزخ سے دور ڈالے اور بہشت میں جاوے

تو چاہیئے کہ اسکی موت اس حالت میں آوے کہ وہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یعنے باایمان مرے اور چاہیئے کہ لوگوں کے ساتھ وہ کام کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے وہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو اسکے ساتھ خالص دلی عہد کیا ہو تو چاہیئے کہ اسکی تابعداری کرے اگر اسکو طاقت ہو پھر اگر کوئی دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو کہا عبدالرحمن نے پھر میں اُن سے قریب ہوا اور میں نے کہا کہ میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تمنے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے کان اور دل کیطرف جھکایا اور کہا کہ میرے کانوں نے اسکو سنا اور دل نے یاد رکھا میںنے کہا کہ تیرا چچیرا بھائی معاویہ ہم کو حکم کرتا ہے کہ ہم اپنے مال اپنے درمیان باطل وجہ سے کھائیں اور اپنی جانوں کو قتل کریں اور حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مالوں کو اپنے درمیان وجہ باطل سے مگر یہ کہ تمہاری خوشی سے سوداگری ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو سو مقرر تمپر رحم کرنے والا ہے سو ایک ساعت مجھ سے چپ رہا۔ پھر کہا کہ خدا کی فرمانبرداری میں اُسکا حکم مان اور خدا کے گناہ میں اُسکا کہا نہ مان مسلم نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور جشر مال مویشی کو کہتے ہیں جو گھروں کے گرد چرتے ہیں اور رات کو اپنے مالکوں کیطرف نہیں آتے اور یزلق کے معنے ہیں کہ اسکو جلد ہٹا دیتا ہے اور دُور کر دیتا ہے اور یزہق ساتھ ہ کے ازہاق سے بھی آیا ہے اُسکے معنی ہیں ہٹا دینا **ف** حضرتؐ کو اپنی اُمت پر بہت شفقت تھی اسواسطے جو جو فتنے فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُنکے علاج بتلائے اور سردار کی فرمانبرداری کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا۔

(۱۸) **وعن جابرؓ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک اهل العراق ان لا یجبی الیهم قفیز ولا درهم قیل من این قال من قبل العجم یمنعون ذلک ثم قال یوشک اهل الشام ان لا یجبی الیهم دینار ولا مدی قیل من این ذلک قال من قبل الروم ثم اسکت هنیئة اخرجه مسلم القفیز مکیال بالعراق وهو ثمانیة مکاکیک والمدی مکیال لاهل الشام تسع خمسة واربعین رطلا والمعنی ان اهل الذمة یمنعون من اداء الجزیة **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ قریب ہے کہ عراق والوں کیطرف نہ قفیز پہونچایا جاویگا نہ درہم پوچھا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ عجمیوں کیطرف سے کہ وہ اُنکو جزیہ نہ دینگے پھر فرمایا کہ شام والوں کی طرف نہ دینار کھینچا جاویگا نہ مدی کہا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ رومیوں کیطرف سے پھر کچھ چپ ہے مسلم اُسکے راوی ہیں۔ اور قفیز عراق کے پیمانے کا نام ہے جس سے اناج ناپتے ہیں اور وہ آٹھ مکوک کا ہوتا ہے اور مدی شام والوں کے پیمانے کا نام ہے جسمیں پینتالیس رطل آتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ عہد و پیمان والے کافر جزیہ نہ دینگے باغی ہو جاینگے۔

(۱۹) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا لا یعدہ عدا قیل لابی نضرة وابی العلاء اترایان انہ عمر بن عبد العزیز قالا لا اخرجہ مسلم **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال سونے چاندی کو لپ بھر بھر کر دیویگا اسکو نہ گنے گا شمار کرکے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے کہا گیا کہ کیا تمہاری رائے ہیں وہ عمر بن عبدالعزیز ہے دونوں نے کہا کہ نہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) **وعن ابی ہریرةؓ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعت العراق قفیزها ودرهمها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر اردبها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم ثلث مرات شهد علی ذلک

لحمُ ابی ھریرۃ ودمہ اخرجہ مسلم وابوداؤد الاردب مکیال لاھل مصر یسع اربعۃ وعشرین صاعاً او
اربعۃ وعشرین صاعاً علی ان الصاع خمسۃ ارطال وثلث وفی ھذا الحدیث اخبار من النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بما لم یکن وھو فی علم اللہ تعالی کائن فخرج لفظہ علی لفظ الماضی تحقیقاً لوقوعہ وحدوثہ وفی
اعلامہ بہ قبل وقوعہ دلیل من دلائل النبوۃ وفیہ دلیل علی ما وظفہ عمر بن الخطاب علی الکفرۃ
من النصاری من الجزیۃ ومقدارھا وقولہ منعت لہ معنیان احدھما انھم سیسلمون یسقط عنھم
ما وظف علیھم باسلامھم والثانی انھم یخرجون عن الطاعۃ فیمنعون ما فی ایدیھم ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روک لیگا اور ملک شام اپنی
مد اور دینار کو روک لیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روک لیگا اور ہو جاؤ گے تم جیسے پہلے تھے یہ تین بار فرمایا ابوہریرہ
نے کہا کہ اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور لہو گواہی دیتا ہے یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں
اور اردب مصر کے پیمانے کا نام ہے اوسمیں چوبیس من یا چوبیس صاع اناج آتا ہے اسپر کہ صاع تین رطل اور تہائی ہے
اور اس حدیث میں پیشگوئی ہے آخر زمانے کے فتنے فسادوں کی اور وہ اللہ تعالی کے علم میں ہونیوالے ہیں سو اوسکو
ماضی کے لفظ سے تعبیر کیا اس وجہ سے کہ وہ سچ مچ واقع اور پیدا ہونیوالے ہیں اور حضرت نے جو وقوع سے پہلے انکی
خبر دی تو یہ ایک دلیل ہے حضرتؐ کی پیغمبری کی دلیلوں سے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جو عمر بن خطاب نے نصاریٰ کے او
پر جزیہ مقرر کیا تھا اور مقدار اسکی اور منعت کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ وہ مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام لانے کے سبب جزیہ
ان سے ساقط ہو جاویگا جو انپر مقرر تھا دوسرے یہ کہ بادشاہ اسلام کی تابعداری سے نکل جاوینگے اور جزیہ نہ دینگے یہ حدیث بظاہر جابر کی حدیث

(۲۱) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عرش ابلیس علی البحر فیبعث سرایاہ فیفتنون
الناس واعظمھم عندہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ فیجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت
شیئاً ثم یجیء احدھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ فیدنیہ منہ ویلتزمہ فیقول نعم
انت اخرجہ مسلم ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کا تخت دریا پر ہے
سو وہ اپنے لشکر کو دنیا میں فساد کرنے کے لئے بھیجتا ہے وہ آدمیوں کو گمراہ کرتے ہیں سو اسکے نزدیک بہت بڑا مرتبے
میں وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالنے والا ہو پھر کوئی شیطان انمیں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے
سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی اور آکر کہتا ہے کہ میں
فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ بیچ اسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی کرا دی تو اسکو اپنے نزدیک کر لیتا ہے
اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا مسلم اسکے راوی ہیں ف جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد
ہیں اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند آتا ہے اسواسطے کہ اکثر اولاد حرام ہوتی ہے پس مسلمانوں کو اس میں
احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے میں طلاق منہ سے نکل جائے۔

(۲۲) وعن ابی البختری قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یھلک الناس حتی یعذروا من
انفسھم اخرجہ ابوداؤد ومعنی یعذروا ای لا یھلکھم اللہ حتی تکثر ذنوبھم وعیوبھم فتقوم الحجۃ
علیھم وینفتح لھم عذر من یعاقبھم ترجمہ ابو البختری سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے
حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہیں ہونگے یہانتک کہ انکی جانوں سے انپر عذر

قائم ہوا ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور معنے بعذروا کے یہ ہیں کہ اللہ انکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ انکے گناہ اور عیب بہت ہوں اور انپر حجت قائم ہو اور جو انکو عذاب کرے اسکا عذر انکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر مسلمانوں پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَطْ قَوْلُهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَيْ اِذَا حَمَلَهُ عَلَى الْمُسْلِمِ بِكَوْنِهِ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَاَمَّا اِذَا حَمَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَمَعْنَاهُ لَيْسَ مِثْلَنَا وَلَيْسَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِنَا وَاَفْعَالِنَا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں یعنی جو اسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیوں ہوا تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اسکے معنے یہ ہیں کہ ہماری مثل نہیں اور ہماری عادتیں تو نہیں ہے۔

(۲۵) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الْهَدَرُ الَّذِيْ لَا يُطْلَبُ بِثَارِهِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اسکا خون معاف ہے نسائی اسکے راوی ہیں۔ ہدر کے معنے ہیں کہ اسکا بدلہ طلب نہ کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ الْعَصَبِيَّةِ وَالْاَهْوَاءِ

فصل تیسری

حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر میں

(۱) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الْعِمِّيَّةُ بِتَشْدِيْدَيْنِ الْجَهَالَةُ وَالضَّلَالَةُ وَهِيَ فِعِّيْلَةٌ مِنَ الْعَمٰى وَالتَّعَصُّبُ الْمُحَابَاةُ وَالْمُدَافَعَةُ عَنِ الْاِنْسَانِ الَّذِيْ يَلْزَمُكَ اَمْرُهُ اَوْ تَلْتَزِمُهُ لِغَرَضٍ وَالْقِتْلَةُ بِكَسْرِ الْقَافِ حَالَةُ الْقَتْلِ اَيْ فَقِتْلَتُهُ قَتْلٌ جَاهِلِيٌّ ترجمہ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور بچے کے واسطے نہ خدا کے واسطے اور مدد کی ہو برادری کی حمایت کے واسطے تو اسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم و نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی کو کہتے ہیں اور وہ فعیلہ کا وزن ہے عمے سے اور تعصب کے معنے ہیں حمایت کرنا اور رہٹانا دشمن کا اس شخص سے جس کا حکم لازم ہو یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

(۲) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهِ

ما لم یأثم اخرجه ابوداود ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک کہ گناہ نہو ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن واثلة بن الاسقع قال قلت یا رسول الله ما العصبية قال ان تعين قومك على الظلم اخرجه ابوداود ترجمہ انکے سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن عمرو بن ابی قرة قال كان حذيفة بالمدائن يذكر اشياء قالها رسول الله صلى الله عليه وسلم لاناس من اصحابه في الغضب فينطلق ناس ممن سمع ذلك من حذيفة فياتون سلمان فيذكرون ذلك له فيقول حذيفة اعلم بما يقول فيرجعون الى حذيفة فيقولون له قد ذكرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا كذبك فاتى حذيفة سلمان فقال ما يمنعك ان تصدقني فيما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغضب فيقول في الغضب ويرضى فيقول في الرضى ثم قال يا حذيفة اما تنتهي حتى تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتى توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب فقال اللهم اني اتخذ عندك عهدا ايما رجل من امتي سببته سبة او لعنته لعنة في غضبي فانما انا من ولد آدم اغضب كما يغضبون وانما بعثني رحمة للعالمين فاجعلها عليهم صلوة يوم القيمة والله لتنتهين يا حذيفة او لاكتبن الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه اخرجه ابوداود ترجمہ عمرو بن ابی قرۃ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن (شہر) میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت صلعم کی حدیثیں ذکر کرتے تھے غصے کے باب میں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس جاتے تھے اور انکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا تر ہے ساتھ اسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس پلٹ آتے تو اس سے کہتے تھے کہ ہم نے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ انہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان کے پاس آئے اور کہا کہ تم کو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اس میں جو مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو سلمان نے کہا کہ حضرت صلعم غصے ہوتے تھے تو غصے کے باب میں فرماتے تھے اور راضی ہوتے تھے تو رضا کے باب میں فرماتے تھے پھر کہا کہ اے حذیفہ کیا تو باز نہیں آتا یہانتک کہ تو بعضے مردوں کی دل میں محبت پیدا کرے اور بعضوں کے دل میں دشمنی پیدا کرے اور یہانتک کہ تو اختلاف اور پھوٹ ڈالے اور البتہ میں جانتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ الٰہی میں تیرے نزدیک عہد ٹھہراتا ہوں کہ میں اپنی امت سے جس شخص کو غصے کی حالت میں ہو گالی دوں یا لعنت کروں تو سوا اسکے کچھ نہیں کہ میں آدمی ہوں غصہ کرتا ہوں جیسا لوگ غصہ کرتے ہیں اور تو نے تو مجھکو عالموں کی رحمت کو بھیجا ہے تو میری لعنت کو قیامت کے دن انپر رحمت کر دے قسم ہے اللہ کی اے حذیفہ تم اس بات سے باز آؤ نہیں تو میں عمر بن خطاب کی طرف لکھونگا ابوداود اسکے راوی ہیں۔

الفصل الرابع في ذكر الجهات التي منها الفتن وفي من تكون

چوتھی فصل

اس جہت کے بیان میں جس طرف سے فتنے آئیں گے اور کن لوگوں میں ہونگے

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَلِمُسْلِمٍ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْکُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْوَبَرِ الْخُیَلَاءُ الْکِبْرُ وَالْعُجْبُ وَالْفَدَّادِیْنَ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ هُوَ بِتَشْدِیْدِ الدَّالِ الْاُوْلٰی وَهُمُ الْمُکْثِرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَهُمْ جُفَاةٌ اَهْلُ خُیَلَاءَ وَاَهْلُ الْوَبَرِ هُمُ الْاَعْرَابُ الَّذِیْنَ فِی الْبَادِیَةِ وَمَنْ لَّا یَاْوِیْ اِلٰی جِدَارٍ ضِدَّ اَهْلِ الْمَدَرِ وَاَضَافَ الْاِیْمَانَ اِلَی الْیَمَنِ لِاَنَّ اَصْلَ ظُهُوْرِهٖ مِنْ مَّکَّةَ وَالْکَعْبَةُ تُسَمَّی الْکَعْبَةَ الْیَمَانِیَةَ وَقَرْنُ الشَّیْطَانِ اُمَّتُهٗ وَقِیْلَ قُوَّتُهٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور تکبر کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور آرام بکری والوں میں ہے تینوں اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن والوں کا ہے اور فتنہ اُس جگہ سے ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے یعنے آفتاب اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف ہے اور غریبی اور سکینی بکری والوں میں ہے اور فخر اور بڑائی کرنا شور کرنے والے گھوڑے اونٹ والوں میں ہے اور خیلاء کے معنے ہیں تکبر اور خود پسندی اور کہا ابوعبیدہ نے کہ فدّادین کے معنے ہیں بہت اونٹ رکھنے والے اور وہ سخت خو اور متکبر ہوتے ہیں اور اہل وبر گنوار لوگ ہیں جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور کسی دیوار کے پاس ٹھکانا نہیں پکڑتے ضد اہل مدر کے ہیں اور ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا اسواسطے کہ ایمان پہلے پہل مکے سے ظاہر ہوا اور کعبے کو کعبہ یمانیہ کہتے ہیں اور قرن شیطان سے مراد اسکی قوم ہے یا قوت ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قِتَالِ الْمُسْلِمِیْنَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ

پانچویں فصل

آپس میں مسلمانوں کی لڑائی کے بیان میں

(۱) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرَةَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قُلْتُ اُرِیْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ

ترجمہ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نکلا اس مرد کا ارادہ کرتا ہوا تو ابوبکرہ مجھ سے ملا اُس نے کہا کہ تو کہاں کا ارادہ کرتا ہے میں نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی یعنے علی رضی اللہ عنہ کی مدد کروں اُسنے کہا کہ پھر جا اسواسطے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلواروں سے آپس میں ایکدوسرے کا مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر قاتل تو دوزخی ہوا پس کیا حال ہے مقتول کا یعنے وہ کیوں دوزخی ہوا فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کی حرص رکھتا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِغُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنَّزْغُ بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْفَسَادُ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اسواسطے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے تلوار کھینچ لے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں اور نزغ کے معنے ہیں فساد یعنے شاید کوئی مسلمان اس سے قتل ہوا اور قاتل دوزخ میں جاوے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ قِيْلَ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ تَاْوِيْلٍ وَقِيْلَ قَالَهٗ عَلٰی جِهَةِ التَّغْلِيْظِ لَا اَنَّ قِتَالَهٗ كُفْرٌ يُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اُس کو ناحق قتل کرنا کفر ہے ابو داؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں بعضوں نے کہا یہ اُسکے حق میں ہے جو بدون تاویل کے قتل کرے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بطور تغلیظ کے ہو یعنے یہ بڑا سخت گناہ ہے نہ یہ کہ اُس کا قتل کرنا کفر ہے کہ دین اسلام سے نکالدیتا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ قِيْلَ مَعْنٰی لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا اَیْ فِرَقًا مُّخْتَلِفَةً يَّقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَتُشْبِهُوْنَ الْكُفَّارَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالْعَدَاوَةِ وَالْجَرِيْرَةُ الذَّنْبُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جاؤ کہ تم سے بعضا بعضے کی گردن مارے ترمذی اسکے راوی ہیں اور روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد و نسائی نے ابن عمرؓ سے اور زیادہ کیا ہے نسائی نے ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے کہ نہ بیٹا باپ کے گناہ سے پکڑا جاوے اور نہ کوئی بھائی کے گناہ سے پکڑا جاوے بعضوں نے کہا کہ یہ جو فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جاؤ تو اسکے معنے یہ ہیں کہ جُدی جُدی فرقے نہ ہو جاؤ کہ تمہا بعضا بعضے کو قتل کرے اور تم کافروں کے مشابہ ہو جاؤ کہ وہ عداوت سے ایکدوسرے کو قتل کرتے ہیں اور جریرہ کے معنے ہیں گناہ

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْمَا وَقَعَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مِنَ الْقِتَالِ وَالْاِخْتِلَافِ

چھٹی فصل

اصحاب اور تابعین کی لڑائیوں اور اختلاف کے بیان میں

مَقْتَلُ عُثْمَانَ

عثمان کے قتل ہونیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰی عُثْمَانَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُهٗ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّیْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانًا فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَ

نزل فیّ آیات من کتاب اللہ تعالیٰ نزلت فیّ وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ونزلت فیّ قل کفیٰ باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب ان للہ سیفا مغمودا عنکم وان الملائکۃ قد جاورتکم فی بلدکم ہذا الذی نزل فیہ نبیکم فاللہ اللہ فی ہذا الرجل ان تقتلوہ فواللہ ان قتلتموہ لتطردن جیرانکم الملائکۃ ولیسلن سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد الی یوم القیامۃ فقالوا اقتلوا الیہودی واقتلوا عثمان اخرجہ الترمذی ۔ ترجمہ ابن اخی عبداللہ ابن سلام سے روایت ہے اُسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے جبکہ بلوائیوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو عثمان نے اُس سے کہا کہ تو کیوں آیا ہے اُسنے کہا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں اُنہوں نے کہا کہ باہر نکل اور لوگوں کو مجھ سے ہٹائے کہ تیرا باہر ہونا میرے لئے بہتر ہے اندر ہونے سے تو عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور کہا کہ اے لوگو کفر کے وقت میرا نام فلانا تھا اور حضرتؐ نے میرا نام عبداللہ رکھا ہے اور میرے حق میں قرآن کی کئی آیتیں اُتری ہیں میرے حق میں یہ آیت اوتری اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اُسکی مثل پر سو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا اور نیز میرے حق میں یہ آیت اوتری تو کہہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم کتاب کا ہے تحقیق اللہ کی تلوار تم سے غلاف میں کی گئی ہے اور تحقیق فرشتے تمہارے شہروں میں تمہارے ہمسائے ہیں یعنی ہیں وہ ہوں جسکے حق میں تمہارے درمیان قرآن اوترا پس ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق میں اس سے کہ اُس کو قتل کرو سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اُس کو مارڈالا تو تم اپنے ہمسائے فرشتوں کو ہانکدو گے اور البتہ اللہ کی تلوار جو تم سے غلاف میں کی گئی ہے کھینچی جائے گی پھر میان میں نہ ہوگی قیامت تک تو اُنہوں نے کہا کہ مارڈالو یہودی یعنی عبداللہ بن سلام کو اور قتل کرو عثمان کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

وقعۃ الجمل
جنگ جمل کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن زیاد قال لما سار طلحۃ والزبیر وعائشۃ الی البصرۃ بعث علی عمار بن یاسر وحسنا فقدما علینا الکوفۃ فصعدا المنبر فکان الحسن فی اعلاہ وعمار اسفل منہ فاجتمعنا الیہما فسمعت عمارا یقول ان عائشۃ قد سارت الی البصرۃ واللہ انہا لزوجۃ نبیکم فی الدنیا والآخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لیعلم ایاہ تطیعون ام ہی اخرجہ البخاری ۔ ترجمہ عبداللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ جب طلحہ اور زبیر اور عائشہ بصرہ کی طرف چلے تو علی مرتضیٰ نے عمار بن یاسر اور حسن کو بھیجا سو وہ دونوں ہمارے پاس کوفہ میں آئے اور منبر پر چڑھے حسن رضی اللہ عنہ اوپر کے درجہ پر تھے اور عمار نیچے کے درجہ پر تو ہم انکے پاس جمع ہوئے سو میں نے عمار سے سنا کہتے تھے کہ حضرت عائشہ بصرہ کی طرف گئیں اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا میں اور آخرت میں لیکن اللہ نے تم کو مبتلا کیا ہے تاکہ جانے کہ تم علی کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن شقیق قال کنت جالسا مع ابی موسیٰ الاشعری وابی مسعود وعمار رضی اللہ عنہم فقال ابو مسعود لعمار ما من اصحابک من احد الا لو شئت لقلت فیہ غیرک وما رایت منک شیئا منذ صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیب عندی من استسراعک فی ہذا الامر فقال عمار یا ابا مسعود ما رایت منک ولا من صاحبک ہذا شیئا منذ صحبتما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیب عندی

من ابطائكما في هذا الامر فقال ابو مسعود وكان موسرا يا غلام هات حلتين فاعطى احدهما ابا موسى والاخرى عمارا وقال روحا فيهما الى الجمعة اخرجه البخاري ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ میں ابو موسیٰ اشعری اور ابو مسعود اور عمار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابو مسعود نے عمار سے کہا کہ تیرے سوا تیرے ساتھیوں سے ایسا کوئی آدمی نہیں مگر کہ میں اگر چاہوں تو اس کا عیب کہوں اور میں نے اپنے نزدیک تجھ میں کوئی معیوب بات نہیں دیکھی جب سے تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی زیادہ تر عیب دار اس سے کہ تم اس لڑائی میں دوڑے جاتے ہو تو عمار نے کہا اے ابو مسعود میں نے تجھ میں اور تیرے اس ساتھی میں اپنے نزدیک کوئی بری بات نہیں دیکھی جب سے تم دونوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی معیوب تر سوا اس کے کہ تم اس لڑائی میں دیر اور سستی کرتے ہو اور ابو مسعود مالدار تھے انہوں نے کہا کہ اے غلام دو جوڑے لا ایک ابو موسے کو دے اور دوسرا عمار کو پہنایا اور کہا کہ یہ جوڑے پہنکر جمعے میں جایا کرو بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۳۲) وعن قيس بن عباد قال قلت لعلي اخبرني عن مسيرك هذا اعهد عهده اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم ام راي رايته فقال ما عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء ولكنه راي رايته اخرجه ابو داود ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے علیؓ سے کہا کہ مجھ کو اپنے اس سفر جنگ کی خبر دو کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اس بارے میں کچھ وصیت کی ہے یا تمہاری اپنی رائے ہے تو انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کچھ وصیت نہیں کی لیکن یہ میری اپنی رائے ہے جو میرے قیاس میں آئی ابوداؤد اسکے راوی ہیں

الخوارج
خارجیوں کا بیان

(۱) عن زيد بن وهب وكان في الجيش الذين كانوا مع علي الذين ساروا الى الخوارج فقال علي ايها الناس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرؤن القرآن ليس قراءتكم الى قراءتهم بشيء ولا صلوتكم الى صلوتهم بشيء ولا صيامكم الى صيامهم بشيء يقرؤن القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلوتهم تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية ولو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم لنكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم والله لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله تعالى قال فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم القوا الرماح وسلوا السيوف فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم وقتل بعضهم على بعض وما اصيب يومئذ من الناس الا رجلان فقال علي التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوه فقام علي بنفسه حتى اتى اناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال اخروهم فوجدوه مما يلي الارض فكبر وقال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين والله الذي لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اي والله الذي لا اله الا هو حتى استحلفه ثلثا وهو يحلف له اخرجه مسلم عن عبيد الله بن رافع بنحوه وفي اوله ان الحرورية لما خرجت على علي بن ابي طالب قالوا لا حكم الا لله فقال علي كلمة حق اريد بها باطل التراقي جمع ترقوة [illegible]

الْعَظْمُ الَّذِيْ بَيْنَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَالْعَاتِقِ وَالرَّمِيَّةُ مَا يُرْمٰى مِنْ صَيْدٍ وَنَحْوِهٖ قَالَ الْخَطَّابِيُّ قَدْ اَجْمَعَ عُلَمَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى اَنَّ الْخَوَارِجَ عَلٰى ضَلَالَتِهِمْ فِرْقَةٌ مِّنْ فِرَقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَجَازُوْا مُنَاكَحَتَهُمْ وَاَكْلَ ذَبَائِحِهِمْ وَاَجَازُوْا شَهَادَتَهُمْ قَالَ وَمَعْنٰى يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ اَيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْ طَاعَةِ الْاِمَامِ الْمُفْتَرَضِ طَاعَتُهٗ يَنْسَلِخُوْنَ مِنْهَا وَنَكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ اَيْ فَتَرُوْا وَجَبُنُوْا وَالْاٰيَةُ الْعَلَامَةُ الَّتِيْ يُسْتَدَلُّ بِهَا وَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ اَيْ رَمَوْا بِهَا وَاَلْقَوْهَا مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَالشَّاجَرُ الرَّمْحُ الْمُطَاعِنُ بِهَا وَالْمُخْدَجُ النَّاقِصُ ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے اور وہ حضرت علیؓ کے لشکر میں تھا جبکہ وہ خارجیوں کیطرف چلے تو علی نے کہا کہ اے لوگو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے قرآن کو پڑھینگے کہ تمہارا قرآن پڑھنا بہ نسبت اُن کے قرآن پڑھنے کے کچھ چیز نہوگا اور نہ تمہاری نماز اُنکی نماز کے پاس کچھ چیز ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اُنکے روزے کے پاس کچھ چیز ہوگا قرآن کو پڑھینگے گمان کرینگے کہ وہ اُن کے لئے ثواب ہے اور حالانکہ وہ اُنپر وبال ہوگا اُنکی نماز اُنکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھیگی نکل جاوینگے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور اگر جانے وہ لشکر کہ اُن کو مارینگے جو اُن کے لئے انکی پیغمبر کی زبان پر ثواب ٹھہر چکا ہے تو عمل چھوڑ بیٹھیں اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ انمیں ایک مرد ہوگا کہ اُس کا بازو ہوگا اور ہاتھ نہوگا اُسکے بازو پر پستان کی نوک کی طرح گوشت کا لوتھڑا ہوگا اُسپر سفید بال ہونگے سو تم انکو چھوڑ کر معاویہ اور اہل شام کے پاس چلے جاؤگے اور وہ تمہارے پیچھے تمہارے بیوی بچوں پر آپڑینگے قسم ہے اللہ کی البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ یہی لوگ ہیں جنکی حضرتؐ نے خبر دی ہے کہ مقرر انہوں نے حرام لہو بہائے یعنے ناحق خون کیئے اور لوگوں کے مال مواشی لوٹے ہیں سو چلو اللہ کے نام سے سو جب ہمارا اُنکا مقابلہ ہوا اور حالانکہ اُسوقت خارجیوں کا سردار عبد اللہ بن وہب راسبی تھا تو علی نے اُن سے کہا کہ نیزے پھینکدو اور تلواریں کھینچ لو سو مقرر میں ڈرتا ہوں کہ تم کو قسم دیں جیسے انہوں نے تمکو جنگ حرورا کے دن قسم دی سو لوگ پھرے اور انہوں نے نیزے پھینک کر تلواریں کھینچ لیں اور لوگوں نے انکو نیزوں سے زخمی اور مجروح کیا اور بعضے بعضوں پر مارے گئے اور اُن مردوں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے تو علیؓ نے کہا کہ ان میں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو لوگوں نے اُسکو نہ پایا تو علی مرتضےٰ خود اُٹھے یہانتک کہ اُن مردوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے تھے تو فرمایا کہ انکو ہٹاؤ یعنے تو لوگوں نے اُن کو ہٹایا تو اُسکو اُنکے نیچے پایا تو سبحان اللہ اکبر کہا کہا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور اُسکے پیغمبر نے پہونچایا تو عبیدہ سلمانی اُسکی طرف اٹھا سو اُسنے کہا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اُس ذات کی جسکے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہیں البتہ تمنے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اُسکی جس کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں یہانتک کہ اُسنے اُن سے تین بار قسم لی اور انہوں نے اُسکے لئے تین بار قسم کھائی مسلم و ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم نے اُسکو اسی طرح عبد اللہ بن رافع سے روایت کیا ہے اور اسکے اول میں ہے کہ جب خارجی لوگ علی مرتضےٰ سے باغی ہوئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے سوائے کسی کا حکم نہیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ بات حق ہے اور مراد اس سے باطل ہے اور تراقی جمع ہے ترقوۃ کی اور ترقوۃ وہ ہڈی ہے جو سر سینہ اور مونڈھے کے درمیان ہے اور رمیۃ شکار وغیرہ کو کہتے ہیں جسکو تیر مارا جاتا ہے کہا خطابی نے اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ خارجی لوگ باوجود گمراہی کے مسلمانوں میں سے ایک فرقہ ہے اُن سے نکاح کرنا اور انکے ذبح کیئے ہوئے جانور کا کھانا اور گواہی لینا جائز ہے اور یمرقون من الدین کے معنے ہیں کہ وے نکل جاوینگے امام حق کے تابعداری

سے جسکے تابعداری فرض ہے اور اس سے الگ ہو جاینگے اور نکلوا کے معنے ہیں کہ سست اور بزدل ہو جاینگے اور آیت کے معنے علامت جس سے راہ لی جاوے اور وحشوا کے معنے ہیں کہ نیزوں کو پھینکا اور اپنے ہاتھوں سے ڈالدیا اور تشاجر بالرماح کے معنے ہیں انکے ساتھ زخمی کرنا اور مخدج کے معنے ہیں ناقص۔

(۲) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ أَيْ شَبَابٌ لَمْ يَكْبَرُوا حَتَّى يَعْرِفُوا الْحَقَّ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ السَّفَهُ الْخِفَّةُ فِي الْعَقْلِ وَالْجَهْلُ وَالْأَحْلَامُ الْعُقُولُ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب میں تم سے حضرتؐ کی کوئی حدیث بیان کروں تو البتہ میرا آسمان سے گر پڑنا مجھکو محبوب بہتر ہے اس سے کہ میں حضرتؐ پر جھوٹ باندھوں اور آپ سے جھوٹ حدیث بیان کروں اور اگر میں تم سے اپنے اور تمہارے درمیان کی کوئی بات کہوں تو مقرر لڑائی فریب ہے یعنے اسمیں کچھ کمی بیشی ہو جاینگی۔ اور البتہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگوں کا کلام قرآن کو پڑھینگے انکا ایمان انکے نرخروں کے نیچے نہ اترے گا یعنے دلمیں ایمان کا کچھ اثر نہو گا نکل جاینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے سو تم جہاں کہیں ان سے ملو تو ان کو قتل کر ڈالو اسواسطے کہ انکے قتل کرنے میں قتل کرنے والے کو ثواب ہے قیامت میں خدا کے نزدیک ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ حدثار الاسنان یعنے جوان ہونگے بڑے نہ ہوئے ہونگے تا کہ حق کو پہچانیں اور سفہاء الاحلام سے مراد ہے کم عقل اور احلام کے معنے ہیں عقلیں

(۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ لِلشَّيْخَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوُهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ الْفُوقَةُ وَالْفُرْقُ وَالْفُوقُ مَوْضِعُ وُقُوعِ الْوَتَرِ مِنَ السَّهْمِ **ترجمہ** ابو سعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور ایک فرقہ پیدا ہوگا بات اچھی کرینگے اور کام برا کرینگے قرآنکو پڑھینگے انکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھیگا یعنے دل میں کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے پھر نہ پھرینگے یہانتک کہ پھر آوے تیر اپنی زہ میں وے سب خلق سے بدتر ہیں خوشی ہے اس شخص کے لئے جو انکو قتل کرے اور جسکو وہ قتل کریں قرآن کی طرف لوگوں کو بلاوینگے اور حالانکہ خود انکو قرآن سے کچھ نسبت نہوگی جو ان سے لڑے وہ قریب تر ہے ساتھ اللہ کے ان سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے فرمایا کہ سر منڈانا ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور شیخین نے اسکی مثل ابو سعید سے روایت کی ہے

اور ایک روایت میں انس سے آیا ہے کہ انکا نشان سر منڈانا اور صفاف لانا ہے سو جب تم ان سے ملو تو ان کو مار ڈالو اور فوق وہ جگہ ہے جہاں تانت میں تیر کا ایک سرا پھینکتے وقت رکھتے ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا وَيُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَإِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ جنگ حنین سے پلٹتے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد آیا اور بلال کے کپڑے میں چاندی تھی اور حضرت اس میں سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دیتے تھے تو اُسنے کہا کہ محمد آپ انصاف کیجئے یعنے انصاف سے تقسیم کیجئے تو آپنے فرمایا تجھ پر خرابی پڑے جب میں نے انصاف نہ کیا تو کون انصاف کریگا البتہ تو نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑا اگر میں نے انصاف نہ کیا تو عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی گردن مار دوں تو حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ لوگ چرچا کر نے لگے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے اور یہ اور اسکے ساتھی قرآن کو پڑھینگے انکے نرخروں سے آگے نہ بڑھے گا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے شیخین اسکے راوی ہیں اور لفظ مسلم کے ہیں۔

أَمْرُ الْحَكَمَيْنِ وَبَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
دو حاکموں کا اور یزید کی بیعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ وَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشٰى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ فَقُلْتُ حَفِظْتَ وَعُصِمْتَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ میں حفصہ رض اپنی بہن پر داخل ہوا سو میں نے کہا کہ جو لوگوں کا حال ہوا سو تم دیکھتی ہو میرا کچھ اختیار نہیں تو انہوں نے کہا کہ لوگوں سے جا مل وہ تیری انتظار میں ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ تو انکے پاس نہ پہنچے تو پھوٹ پڑے تو حفصہ ابن عمر کو یہ بات کہتی رہیں یہانتک کہ وہ گئے پھر جب لوگ جدے جدے ہوگئے تو معاویہ نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جو شخص اس حکومت میں کچھ کلام کیا چاہے تو چاہیئے کہ اپنا سینگ ہمارے لئے نکالے یعنے ہمارے سامنے ظاہر ہووے سو ہم اس سے اور اسکے باپ سے زیادہ ترحقدار ہیں حبیب بن مسلمہ کہتا ہے میں نے ابن عمر سے کہا کہ تمنے اسکو کیوں جواب نہ دیا انہوں نے کہا البتہ میں نے قصد کیا تھا کہ میں کہوں کہ حکومت کا تجھ سے زیادہ ترحقدار وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام لانے پر لڑا پھر میں ڈرا کہ مبادا لوگوں میں اس بات سے پھوٹ پڑے اور خونریزی ہو یا اس سے کچھ اور مراد لیجاوے سو میں نے یاد کیا جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں تیار کیا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے نگاہ رکھا اور بچا لیا

یعنی لوگوں کو بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن المسیب قال لما وقعت الفتنة الاولی یعنی مقتل عثمان لم تبق من اصحاب بدر احدا ثم وقعت الفتنة الثانیة یعنی الحرة فلم تبق من اصحاب الحدیبیة احدا ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وللناس طباخ اخرجه البخاری یقال فلان لا طباخ له ای لا عقل له ولا خیر عنده والمراد انها لم تبق فی الناس من الصحابة احدا ترجمہ ابن مسیبؓ سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ فساد واقع ہوا یعنی قتل ہونا حضرت عثمانؓ کا تو اسنے جنگ بدر والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب دوسرا فتنہ یعنے جنگ حرہ واقع ہوا تو اسنے حدیبیہ والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب تیسرا فساد واقع ہوا تو اسنے کسی کی عقل اور ہوش نہ چھوڑی تو وہ آدمیوں سے مرتفع ہوا جبتک انمیں عقل ہی بخاری اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے عرب کے محاورے میں فلان لا طباخ لہ یعنے نہ اسکی عقل ہے نہ اسکے پاس خیر ہے اور مراد یہ ہے کہ اسوقت لوگوں میں کوئی صحابی نہیں رہے گا۔

ایام ابن الزبیر
ابن زبیرؓ کے دنوں کا بیان

(۱) عن ابی نوفل قال رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبة المدینة فجعلت قریش والناس تمر علیه حتی مر علیه عبد اللہ ابن عمر فوقف علیه فقال السلام علیک ابا خبیب ثلثا اما واللہ لقد کنت انهاک عن هذا وان کنت ما علمت الا صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامة انت شرها لامة خیر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ بن عمر وقوله فارسل الیه فانزل عن جذعه فالقی فی قبور الیهود ثم ارسل الی امه اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیه فاعاد الیها الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک فابت فقالت واللہ لا آتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیه ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیها فقال کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیه دنیاه وافسد علیک آخرتک بلغنی انک تقول یا ابن ذات النطاقین فانا واللہ ذات النطاقین اما احدهما فکنت ارفع به طعام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الآخر فنطاق المرأة التی لا تستغنی عنه اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا اما الکذاب فقد رایناه واما المبیر فلا اخالک الا ایاه فقام عنها ولم یراجعها اخرجه مسلم وزاد رزین ان الحجاج قال دخلت الیها لاخرجها فاخرجتنی قرون المرأة ضفائرها والتوذف التبختر وقیل الاسراع والسبتیتان النعلان واصله من السبت وهو جلود البقر المدبوغة بالقرظ یعمل منها النعال نسبت الیها وقیل من السبت وهو حلق الشعر لان شعرها قد حلق عنها ثم تعمل منها النعال والمبیر المهلک ترجمہ ابو نوفل سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینے کی گھاٹی پر (سولی پر) دیکھا تو قریش اور لوگ اسپر گذرنے لگے یعنے دیکھنے کو یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر اسپر گذرے اور اسکے پاس ٹھہرے اور کہا السلام علیکم اے ابا خبیب (یہ عبد اللہ بن زبیر کی کنیت ہے) تین بار کہا خبردار قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھکو اس بات سے منع کیا کرتا تھا اور البتہ تو میرے علم میں تو بہت روزہ رکھنے والا نماز گذار قرابتیوں سے سلوک کرنیوالا تھا خبردار قسم ہے اللہ کی یہ امت جس میں تو بد ہے بہتر امت ہے پھر عبد اللہ بن عمر کے وہاں ٹھیرنے اور انکی بات کی خبر حجاج ظالم کو پہنچی جس نے ابن زبیر کو سولی دیا تھا

اُسنے ابن زبیر کیطرف ایک آدمی بھیجکر اُسے سولی سے اُتارا اور یہودیوں کے قبرستان میں پھینکدیا پھر اُس کی
ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا اُسنے اُسکے پاس آنے سے انکار کیا تو ایلچی پھر اُسکے پاس گیا کہ تو میرے پاس چلی آ
نہیں تو میں تیرے پاس اُس شخص کو بھیجونگا جو تجھکو سر کی چوٹیوں سے گھسیٹ کر لاوے اُسنے انکار کیا اور کہا قسم ہے
اللہ کی میں تیرے پاس نہیں آؤنگی یہانتک کہ تو اُس شخص کو بھیجے جو مجھکو چوٹیوں سے گھسیٹے حجاج نے کہا کہ میری دو
جوتے مجھکو دکھلاؤ اُسنے جوتے لیکر پاؤں میں ڈالے اور چلا مٹکتا اور اکڑتا ہوا یہانتک کہ اُسکے پاس اندر گیا اور اُس سے
کہنے لگا کہ تونے دیکھا یعنی خدا کے دشمن کا کیا حال کیا اسماء نے کہا کہ میں نے تجھکو دیکھا کہ تونے اُسکی دنیا کو تباہ کیا اور اُسنے
تیری آخرت کو تباہ کیا اور مجھکو خبر پہونچی تو کہتا ہے کہ اے ذات النطاقین کے بیٹے قسم ہے اللہ کی میں ذات النطاقین
ہوں یعنی دو کمر بند والی ایک سے تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے باپ کا کھانا زمین کے جانوروں سے اٹھا
(یعنی ہجرت کرنے کے وقت) اٹھا رکھتی تھی اور دوسرا سو عورت کا کمر بند ہے جس سے وہ بے پروا نہیں ہوسکتی خبردار کہ
مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ بیشک ثقیف کی قوم میں ایک بہت جھوٹا ہوگا اور ایک
ظالم خونریز ہوگا سو کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور لیکن ظالم خونریز سو میں نہیں خیال کرتی مگر تو ہی ہے تو حجاج اٹھ
کھڑا ہوا اور اُسکو کچھ جواب نہ دیا مسلم اُسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ حجاج نے کہا کہ میں اُسکے پاس گیا تھا
کہ اُسکو غمگین کروں سو اُسنے اُلٹا مجھکو غمگین کردیا قرون الرۃ اُسکی چوٹیاں ہیں اور توذف کے معنے ہیں مٹک
کر چلنا اور بعض نے کہا کہ جلدی چلنا اور سبتیان کے معنے جوتیاں ہیں اور اُسکی اصل سبت سے ماخوذ ہے اور وہ گائے
کا چمڑا ہے رنگا ہوا اسلئے کہ بتوں سے کہ اُس سے جوتے بنائے جاتے ہیں اُسکی طرف منسوب ہوا اور بعضوں نے کہا کہ وہ سبت
سے ماخوذ ہے اور وہ بالوں کا منڈانا ہے اسواسطے کہ کھالوں کے بال اوڑائے جاتے ہیں پھر اُن سے جوتا بنایا جاتا
ہے اور مبیر ہلاک کرنے والے کو کہتے ہیں۔

ذکر الحجاج
حجاج کا ذکر

(۱) عن الزبير بن عدي قال دخلنا على انس بن مالك فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال اصبروا فانه لا يأتي عليكم زمان الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم سمعته هذا من نبيكم صلى الله عليه وسلم اخرجه البخاري والترمذي ترجمہ زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالک کے پاس داخل ہوئے تو ہم نے اُنکے پاس حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ صبر کرو سو مقرر شان یہ ہے کہ تمپر کوئی زمانہ نہیں آویگا مگر کہ اُسکے پچھلا اُس سے بدتر ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر سے سنی ہے بخاری ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقيف كذاب ومبير اخرجه الترمذي وقال يقال الكذاب المختار بن ابي عبيد والمبير الحجاج بن يوسف ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف کی قوم میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ظالم خونریز ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں کہتے ہیں کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور مبیر سے حجاج ہے۔

(۳) وعن هشام بن حسان قال احصي ما قتل الحجاج صبرا فوجد مائة الف وعشرين الفا اخرجه الترمذي وقوله صبرا المراد به كل من قتل في غير حرب ولا اختلاس كمن تضرب عنقه او يحبس الى ان يموت او يصلب او نحو ذلك من هيئات القتل فهو مقتول صبرا ترجمہ ہشام بن حسان سے روایت ہے

کہ گنے گئے جو حجاج نے قید کر کے مارے تھے تو انہوں نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی پائے ترمذی اسکے راوی ہیں اور صبر سے مراد وہ شخص ہے جو بدون لڑائی اور جلد پکڑ لینے کے مارا جاوے جیسے کسی کی گردن ماری جاوے یا بند کیا جاوے یہانتک کہ مرجائے یا سولی دیا جاوے اور کسی وجہ سے قتل کیا جاوے تو اسکو قید میں مارا گیا کہتے ہیں۔

بنو مروان
مروان کی اولاد کا بیان

(۱) عن سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال اخبرنی جدی قال کنت جالسا مع ابی ھریرۃ فی مسجد المدینۃ ومعنا مروان فقال ابو ھریرۃ سمعت الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ھلکۃ امتی علی یدی اغیلمۃ من قریش قال مروان لعنۃ اللہ علیھم فقال ابو ھریرۃ لو شئت ان اقول فلان وفلان لفعلت قال سعید فخرجت مع جدی الی الشام حین ملک بنو مروان فاذا راھم غلمانا احداثا فقال عسی ان یکون ھؤلاء الذین عنی ابو ھریرۃ فقلت انت اعلم اخرجہ البخاری الصادق المصدوق ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فی قولہ وما اخبر بہ وصدق فیما جیء بہ الیہ من الوحی واغیلمۃ تصغیر اغلمۃ ترجمہ سعید بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا نے مجھے خبر دی کہ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینے کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا تو ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے صادق مصدوق یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا کہ انپر خدا کی لعنت ہو ابوہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو انکے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ہے کہا سعید نے سو میں اپنے دادا کے ساتھ شام کی طرف نکلا جبکہ مروان کی اولاد شام کے بادشاہ ہوئے پھر جب اسنے ان کو کم عمر لڑکے دیکھا تو کہا امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہوں جو ابوہریرہ مراد رکھتے تھے میں نے کہا کہ تو دانا تر ہے بخاری اسکے راوی ہیں اور صادق مصدوق سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سچ کہا آپنے اپنے قول میں اور جو خبر دی اور تصدیق کئے گئے جو لائے گئے وحی سے اور اغیلمہ تصغیر اغلمہ کی ہے۔

(۲) وعن حذیفۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا لی کم یلفظ بالاسلام قلنا یا رسول اللہ اتخاف علینا ونحن ما بین الستمائۃ الی السبعمائۃ قال انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا قال فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرا اخرجہ الشیخان وفی اخری لھما عنہ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک یختلجون ای ینتزعون ویجذبون ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے گنو کتنے مسلمان ہیں ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہمپر ڈرتے ہیں اور حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو کے درمیان ہیں فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تم مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ کہا سو ہم مبتلا ہوئے یہانتک کہ ہم میں سے کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر چھپکر شیخین اسکے راوی ہیں اور انکی ایک روایت میں انہیں سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر وارد ہونگے بعضے لوگ تو وہ حوض سے ہٹا دیئے جاویں گے تو میں کہونگا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں یختلجون کے معنے ہیں انکالے اور کھینچے جائیں گے۔

(۳) وعن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ اخرجہ البخاری وقال قال خلف ابن حوشب کانوا یستحبون ان یتمثلوا بھذہ الابیات عند الفتن ه الحرب اول ما تکون فتیۃ

تَسْعٰی بِزِیْنَتِهَا لِکُلِّ جَهُوْلٍ ۔ حَتّٰی اِذَا اسْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ۔ وَلَّتْ عَجُوْزًا غَیْرَ ذَاتِ خَلِیْلٍ ۔
شَمْطَاءَ تَنْکَرُ لَوْنُهَا وَتَغَیَّرَتْ ۔ مَکْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِیْلِ ۔

ترجمہ مسیب بن رافع سے روایت ہے کہ میں براء بن عازبؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تمکو خوشی ہو جیو کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی تو انہوں نے کہا کہ اے بھائی تو نہیں جانتا کہ ہم نے آپ کے بعد کیا کیا نئے کام نکالے بخاری اسکے راوی ہیں اور کہا خلف بن حوشب نے کہ مستحب جانتے تھے کہ فتنے کے وقت بطور مثال کے یہ شعر پڑھیں ؎ لڑائی کہ اول ابتداء میں جوان ہوتی ہے۔ دوڑتی ہے اپنی زینت دکھلانے کو واسطے ہر جاہل کے۔ یہانتک کہ جب روشن ہو جاتی ہے اور جوان ہوتی ہے بھڑک اسکی۔ تو پیٹھ پھیرتی ہے اس حال میں کہ بڑھی ہوتی ہے بدون یار کے سفید بال والی کہ اسکا رنگ ناخوش ہوتا ہے اور بدل جاتی ہے نہ اسکے سونگھنے کو جی چاہتا ہے نہ چومنے کو۔

حَرْفُ الْقَافِ وَفِیْهِ تِسْعَةُ فُصُوْلٍ

حرف قاف کا اور اس میں نو کتابیں ہیں

اَلْقَدَرُ اَلْقَنَاعَةُ اَلْقَضَاءُ اَلْقَتْلُ اَلْقِصَاصُ اَلْقَسَامَةُ اَلْقِرَاضُ اَلْقِصَصُ اَلْقِیٰمَةُ

تقدیر قناعت قضا قتل قصاص قسامہ قراض قصے قیامت

کِتَابُ الْقَدَرِ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے تقدیر کے بیان میں اور اسمیں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ

پہلی فصل

تقدیر پہ ایمان لانے کے بیان میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ

حتّٰی یَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَہٗ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَہٗ وَمَا اَخْطَاَہٗ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضہ
سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ تقدیر پر
ایمان لاوے اسکی نیکی اور بدی کو مانے یہانتک کہ یقین جانے کہ جو مصیبت اسکو پہنچی وہ اس سے چوکنے والی
نہ تھی اور جو اس سے چوک گئی وہ ممکن نہ تھی کہ اسکو پہنچتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ قَالَ لِابْنِہٖ عِنْدَ الْمَوْتِ یَا بُنَیَّ اِنَّکَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ
حَتّٰی تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ وَمَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبْ مَقَادِیْرَ کُلِّ شَیْءٍ
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَاتَ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا فَلَیْسَ مِنِّیْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہو کہ انہوں نے مرنے کے وقت اپنے بیٹے کو
کہا کہ اے بیٹا تو ایمان کی حقیقت کا کبھی مزہ نہ پاویگا یہانتک کہ تو یقین جانے اس کو کہ جو مصیبت تجھکو پہنچی وہ تجھکو
تھی کہ تجھ سے چوک جاتی اور جو تجھ سے چوک گئی ممکن نہ تھی کہ تجھ کو پہنچتی اس لیے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے کہ پہلے پہل اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر اسے کہا کہ لکھ اس نے کہا اے رب میں کیا لکھوں فرمایا کہ ہر چیز کی
تقدیر قیامت تک لکھ اے بیٹا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو غیر اس اعتقاد پر مرے وہ
مجھ سے نہیں ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ ابوداؤد کا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْعَمَلِ مَعَ الْقَدَرِ

دوسری فصل

باوجود تقدیر ماننے کے عمل کرنیکے بیان میں

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہٖ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ
مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْہِ
اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا وَقَالَ لِلَّذِیْ
فِیْ شِمَالِہٖ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ
فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْھُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُہٗ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ الْاَمْرُ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ قَالَ
سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّۃِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَّصَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ
النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ فَنَبَذَھُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ
فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلسَّدَادُ الصَّوَابُ فِی الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْمُقَارَبَۃُ الْقَصْدُ فِیْھِمَا ترجمہ عمرو
بن عاص رضہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یعنے گھر سے تشریف لائے اور آپکے ہاتھ میں دو مکتوب
تھے سو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ دونوں نوشتے کیا ہیں ہم نے کہا یا حضرت نہیں مگر یہ کہ آپ ہمکو خبر دو تو آپنے داہنے ہاتھ والے
مکتوب کے حق میں فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں بہشتیوں کے اور انکے باپوں کے اور قبیلوں کے
نام ہیں پھر جملہ یعنے میزان کی گئی ہے انکے اخیر میں یعنی کل آ گئے ہیں سو نہ انمیں کبھی کوئی بڑھیگا اور نہ گھٹیگا پھر اپنے
بائیں ہاتھ والے مکتوب کو فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں دوزخیوں اور انکے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر انکے اخیر میں میزان کیگئی ہے سو کبھی کوئی نہیں بڑھیگا

اصحاب نے کہا کہ اگر تقدیر میں کام سے فراغت ہو چکی ہے یعنی اگر ہمارا تقدیر کے لکھے پر ہے تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ اپنے عملوں کو کرو اور قربت چاہو کہ مقرر بہشتی کا خاتمہ بہشتیوں کے عمل پر ہوگا اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا پھر اپنے دونو ہاتھ سے اشارہ کیا اور دونوں کو پھینکدیا یعنے عالم الغیب کے سپرد کیا پھر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا ایک گروہ بہشتی ہوا اور ایک دوزخی ترمذی اسکے راوی ہیں سددوا کے معنے ہیں قول اور عمل کو ٹھیک کرنا اور مقاربت کے معنے ہیں انہیں میانہ روی کرنی۔

(۲) وعن علیؓ قال کنا فی جنازۃ ببقیع الغرقد فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقعد وقعدنا حولہ و بیدہ مخصرۃ فجعل ینکت بہا الارض ثم قال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ فقالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فسیصیر الی عمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاء فسیصیر الی عمل الشقاء ثم قرا فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری اخرجہ الخمسۃ الا النسائی المخصرۃ کالسوط ونحوہ مما یمسکہ الانسان بیدہ من عصا ونحوہا والنکت ضرب الشیء بالعصا والید لیوثر فیہ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد مدینے کی قبرستان میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپکے گرد بیٹھ گئے اور آپکے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی تو آپ اُس سے زمین کھودنے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھا گیا ہے یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے ہیں پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنے تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر آدمی کو وہی کام آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے سو جو نیک بختوں سے ہوگا وہ جلدی نیک کام کیطرف اسلئے مستعد ہو جاویگا اور جو بدبختوں سے ہوگا تو وہ بدکام بدبختی سے مستعد ہو جائے گا پھر حضرت نے اپنی اس کلام کی سند قرآن سے پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنے اسلام کو سچا جانا سو ہم اسپر آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور اس نے نیک دین کو جھوٹا جانا تو اسپر ہم آسان کردیں گے کفر کی راہ نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور مخصرہ کوڑا وغیرہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ سے پکڑے رکھتا ہے نکت کے معنے ہیں لاٹھی یا ہاتھ سے کسی چیز کو مارنا تاکہ اسمیں اثر کرے **ف** معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ نیک عمل بہشت کا سبب ہے اور بد عمل دوزخ کا سبب ہے جیسے کسب رزق کا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے اور اسمیں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے۔

(۳) وعن جابرؓ قال جاء سراقۃ بن مالک بن جعشمؓ فقال یا رسول اللہ بین لنا دیننا کانا خلقنا الآن فیم العمل الیوم فیما جفت بہ الاقلام وجرت بہ المقادیر ام فیما یستقبل قال فیما جفت بہ الاقلام وجرت بہ المقادیر قال ففیم العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ وکل عامل بعملہ اخرجہ مسلم ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ سراقہ بیٹا مالک بن جعشم آیا تو اس نے کہا یا حضرت ہمارے واسطے ہمارا دین بیان کیجئے کہ ہم اب پیدا ہوئے ہیں سو آج عمل کرنا کس چیز میں ہے کیا اس چیز میں ہے جسکے ساتھ قلمیں خشک ہو چکیں اور تقدیر میں جاری ہوئیں یا اس چیز میں کہ آئندہ ہوگی یعنے ہر چیز پہلے سے مقدر ہو چکی ہے روز وغیرہ

تازہ ہوتی ہے فرمایا اس چیز میں ہے کہ اسکے ساتھ قلمیں سوکھ گئیں اور تقدیریں جاری ہو چکیں یعنے ہر بات مقدر ہو چکی ہے کوئی کام تقدیر سے باہر نہیں اُسنے کہا تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ کہ ہر شخص کو وہی کام آسان ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اور ہر عمل کرنے والا جو عمل کرے مسلم اسکے راوی ہیں

(۴) وعن ابن مسعودؓ قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدكم يجمع في بطن امه اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا باربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقي ام سعيد ثم ينفخ فيه الروح فوالذي لا اله غيره ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها اخرجه الخمسة الا النسائي وزاد رزين فقال اذا وقعت النطفة طارت في الرحم اربعين يوما ثم تكون علقة اربعين يوما ثم تكون مضغة اربعين يوما فاذا بلغت ان تخلق نفسا بعث الله ملكا يصورها فياتي الملك بتراب بين اصبعيه فيخلطه في المضغة ثم يعجنه ثم يصورها كما يؤمر فيقول اذكر ام انثى اشقي ام سعيد وما عمره وما رزقه وما اثره وما مصائبه فيقول الله ويكتب الملك فاذا مات الجسد دفن حيث اخذ ذلك التراب النطفة الماء القليل والكثير والمراد به ههنا المني والعلقة الدم الجامد والمضغة القطعة اليسيرة من اللحم بقدر ما يمضغ

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ سچے تصدیق کئے گئے ہیں کہ مقرر ہر آدمی نطفہ اُسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا فرشتے کو اُسکی طرف چار باتوں کے ساتھ بھیجتا ہے یعنی اسکو حکم کرتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے کہ محتاج ہو گا یا مالدار اور اُسکی عمر لکھتا ہے کہ اتنے سال زندہ رہیگا اور اُسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہو گا یا بدبخت دوزخی ہو گا پھر اسمیں روح پھونکتا ہے سو قسم ہے اُسکی جسکے سوا ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اُسکے اور بہشت کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر غالب آجاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور بیشک تم لوگوں میں سے کوئی دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اسپر غالب آتا ہے سو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ جب نطفہ واقع ہوتا ہے تو چالیس دن رحم میں اُڑتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن بوٹی ہو جاتا ہے [illegible] تو خدا اسکی طرف فرشتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصیبتیں پیش آنیکی پیر اللہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکھتا ہے پھر جب جسم مرجاتا ہے تو وفنا یا جاتا ہے جہاں سے کہ اسکی نطفہ گیتی ہیں پانی کو تھوڑا رہ جاتا ہے اور وہ اس جگہ بنتی ہے اور علقہ جمے ہوئے لہو کو کہتے ہیں اور مضغہ گوشت کا تھوڑا سا ٹکڑا ہے بقدر اسکے کہ چبایا جاتا ہے۔

(۵) وعن عامر ابن واثلة قال سمعت عبد الله بن مسعود رض يقول الشقي من شقي في بطن امه و السعيد من وعظ بغيره فاتى رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له حذيفة فحدثه بقول ابن مسعود فقال كيف يشقى رجل بغير عمل فقال النبي من ذالك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا مر بالنطفة ثنتان واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال يا رب اذكر ام انثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على ذالك شيئا ولا ينقص اخرجه مسلم ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا کہتے تھے کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو غیر کے حال کو دیکھ کر نصیحت پکڑے پھر عامر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آیا جن کا نام حذیفہ تھا اور اُن سے ابن مسعود کا قول بیان کیا سو کہا کہ کس طرح بدبخت ہوا مرد بغیر عمل کے حذیفہ نے کہا کیا تو اس سے تعجب کرتا ہے سو مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب نطفے پر بیالیس روز گذرتے ہیں تو خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اسکی تصویر کھینچتا ہے اور اسکا کان اور آنکھ اور چمڑا اور گوشت بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب کیا مرد ہوگا یا عورت تیرا رب حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب اسکی عمر کتنی ہے سو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر کہتا ہے اے رب اور اسکا رزق کیا ہے تو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ حکم الٰہی لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کاغذ ہاتھ میں لے کر نکلتا ہے پھر نہ اس میں کچھ بڑھاتا ہے نہ گھٹاتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن ابن مسعود رض قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فقال لا يعدي شيء شيئا فقال اعرابي يا رسول الله ما بال الابل يأتيها البعير الاجرب الحشفة فيجربها كلها فقال صلى الله عليه وسلم فمن اعدى الاول لا عدوى ولا صفر ان الله خلق كل نفس وكتب حياتها وموتها ورزقها ومصابها ومصائبها اخرجه الترمذي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک جگہ حضرت ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ ایک چیز کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی سو ایک گنوار نے کہا یا حضرت اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ایک خارشدار اونٹ انمیں آتا ہے تو اُن سب کو خارش کی بیماری لگ جاتی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو کس نے لگائی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر کا مہینا بدلتا ہے مقرر اللہ نے ہر جی کو پیدا کیا اور اسکی زندگی اور موت اور روزی اور مصیبتیں اور سختیاں لکھ دیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح قبل الموت اخرجه الترمذي ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس سے نیک عمل کرواتا ہے کہا گیا کہ کس طرح اس سے عمل کرواتا ہے فرمایا کہ اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے مرنے سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک دوزخیوں کے کام کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں ف یعنے خاتمہ کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتبار نہیں تو عبادت پر گھمنڈ کرنا نہ چاہیئے۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتقرر اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر اپنا نور انپر ڈالا سو جس کو اس نور سے کچھ حصّہ پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جو اس سے چوکا وہ گمراہ ہوا سو میں اسی واسطے کہتا ہوں کہ خشک ہو گیا قلم خدا کے علم پر ترمذی اسکے راوی ہیں یعنے جو کچھ ہونا تھا سو مقدر میں لکھا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الرِّضَاءِ بِالْقَدَرِ

تیسری فصل

تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کے بیان میں

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَی اللّٰهُ تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَی اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی سے ہے یہ بات کہ خدا کی تقدیر پر راضی ہووے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ اللہ تعالے سے استخارہ نہ کرے اور آدمی کی بدبختی سے ہو یہ بات کہ خدا کی تقدیر سے ناراض ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ كُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ لَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مضبوط ایمان والا خدا کے نزدیک بہتر اور محبوب تر ہے کمزور سست ایماندار سے اور ہر ایماندار میں خیر اور بہتری ہے حرص کر اس چیز کی جو تجکو نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہو تھک نہ جا اور اگر تجھے کچھ مصیبت پہونچے تو یوں نہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہہ کہ خدا نے اسی طرح مقدر کیا تھا اور جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ.. کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ حُكْمِ الْاَطْفَالِ

چوتھی فصل

لڑکوں کے حکم کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک لڑکا فوت ہوا تو میں نے کہا اسکو خوشی ہو جیو کہ بہشت کی چڑیوں سے ایک چڑیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا پھر بہشت والے پیدا کئے اور دوزخ والے پیدا کیے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذْ خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کی اولاد کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ جب خدا نے انکو پیدا کیا تو وہ دانا تر ہے جو عمل کرتے ہیں ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں ف یعنے توقف ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَاَشْقَیْتَهُمْ فَقَالَ اٰدَمُ لِمُوْسٰی اَنْتَ الَّذِیْ اَصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِکَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْمُحَاجَّةُ اَلْمُجَادَلَةُ وَالْمُخَاصَمَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدم سے موسےٰ نے سو کہا کہ تو وہی ہے جسنے اپنے گناہ کے سبب لوگوں کو بہشت سے نکالا اور انکو بدبخت کیا تو آدم نے موسےٰ سے کہا کہ تو وہی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو مجھکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا کرنے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غالب آئے آدم موسے پر نسائی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں اور محاجہ کے معنے ہیں لڑنا اور جھگڑنا۔

(۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ اَرِنَا اٰدَمَ الَّذِیْ اَخْرَجَنَا وَنَفْسَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَرَاهُ اللّٰهُ اَبَاهُ اٰدَمَ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِیْ نَفَخَ اللّٰهُ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَعَلَّمَكَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَسَجَدُوْا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰی اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ وَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ اَنْتَ الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ اَنْتَ نَبِیُّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ الَّذِیْ کَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ لَمْ یَجْعَلْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ رَسُوْلًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا وَجَدْتَّ اَنَّ ذٰلِكَ کَانَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ بَلٰی قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ فِیْ شَیْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ فِیْهِ الْقَضَاءُ قَبْلِیْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ نے کہا اے رب ہمکو آدم دکھلا جسنے ہمکو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا تو خدا نے انکو آدم دکھلایا سو کہا کہ تو ہی ہمارا باپ آدم ہے کہا کہ ہاں پھر کہا تو وہی ہے کہ تجھمیں اللہ نے اپنی روح پھونکی اور تجھکو سب چیزوں کے نام بتلائے اور فرشتوں کو حکم کیا

تو انھوں نے تجکو سجدہ کیا آدمؑ نے کہا کہ ہاں تو کہا کہ تجکو کیا باعث ہوا کہ تو نے ہمکو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا آدمؑ نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ میں موسےٰ ہوں کہا کہ تو وہی ہے جس کو خدا نے اپنی پیغمبری سے برگزیدہ کیا بنی اسرائیل کا پیغمبر ہے کہ تجھ سے خدا نے پس پردہ کلام کیا اور تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق سے کوئی ایلچی نہ ٹھیرایا کہا کہ ہاں میں وہی ہوں کہا کیا تو نے نہیں پایا کہ یہ خدا کی کتاب میں لکھا ہوا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے کہا کہ کیوں نہیں کہا تو کیا تو مجکو ملامت کرتا ہے اس کام پر جو خدا کی تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت غالب آئے آدم موسےٰ پر غالب ہوئے آدم موسیٰ پر غالب آئے آدم موسیٰ پر ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** یہ گفتگو حضرت موسےٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئے اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کے حوالے کرے اور آپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ جبتک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اور عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ ذَمِّ الْقَدَرِيَّةِ

پانچویں فصل قدریہ کی مذمت کے بیان میں

(۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَّمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ فَمَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَازَتَهٗ وَمَنْ مَّرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُ وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَهٗ فِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَلَهٗ اَيْضًا فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ بِالْكَلَامِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کے واسطے مجوس ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں سو جو ان میں سے مرجائے اسکے جنازے میں نہ جاؤ اور جو بیمار ہوجائے اسکی بیمار پرسی نہ کرو اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ پر حق ہے کہ انکو دجال کے ساتھ ملاوے ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور اسکی ایک روایت میں مرفوع آیا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہوں تو انکی خبر نہ پوچھو اور اگر مرجائیں تو انکے جنازے میں نہ جاؤ اور نیز اوسی کی ایک روایت میں ... مرفوعًا آیا ہے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور پہلے ان سے کلام نہ کرو

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْقَدَرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْخَيْرُ مِنَ اللّٰهِ وَالشَّرُّ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُرِيْدُ اَفْعَالَ الْعُصَاةِ وَالْمُرْجِئَةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ مَعْصِيَةٌ وَهُمْ اَضْدَادُ الْقَدَرِيَّةِ فَاِنَّ مَذْهَبَهُمْ تَخْلِيْدُ صَاحِبِ الْكَبِيْرَةِ فِي النَّارِ اِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا وَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا وَكِلَاهُمَا مُخَالِفَانِ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دو قسم کے لوگ ہیں جو اسلام سے بے نصیب ہیں مرجیہ اور قدریہ ترمذی اسکے راوی ہیں قدریہ وے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور بدی آدمی کی طرف سے ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں

کے کاموں کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ بلا ارادہ خدا کے اُن سے صادر ہوتے ہیں اور مرجیہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا یعنے ایماندار خواہ کتنے ہی گناہ کرے اسکے ایمان میں کچھ نقصان نہیں ہوتا اور وہ قدریہ کے مخالف ہیں اسواسطے کہ قدریہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہ کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جبکہ اس سے توبہ نہ کرے اگرچہ مومن ہو اور یہ دونو گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اِنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ التَّكْذِيْبَ بِالْقَدَرِ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ مِنِّيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کرتا ہے اُسنے شام کے ایک شخص کا نام لیا ابن عمرؓ نے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ وہ تقدیر کو جھٹلاتا ہے سو اگر اُسنے یہ بات نکالی ہے تو میرا سلام اوسے نکہیو۔ اسواسطے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اس امت میں بھی خسف اور مسخ ہوگا یعنے زمین میں دھنس جائینگے اور بعضوں کی صورت بدل جائیگی اور یہ ان لوگوں میں ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے اور خدا کا عرش پانی پر تھا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابی عزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندے کے واسطے حکم کرتا ہے کہ کسی زمین میں مرے تو اُسکو اُسمیں کوئی حاجت ٹھہراتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّهُ قِيْلَ لَا بَاْسَ مَا رَاْيُكَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ رَاْيِيْ رَاْيُ ابْنِيْ يُرِيْدُ لَا يَعْلَمُ سِرَّهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْفَهْمِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَحَسْبُكَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ اسکو خبر پہونچی کہ ابا س سے کسی نے کہا کہ تقدیر کے باب میں تیری کیا رائے ہے کہا کہ جو میرے بیٹے کی رائے ہے اسکے مراد یہ ہے کہ تقدیر کے بھید کو خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور وہ سمجھ میں ضرب المثل ہے اور ایک مرد نے اس سے تقدیر کا مسئلہ پوچھا تو اُس نے کہا کہ کیا تو تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اُسنے کہا کیوں نہیں رکھتا ہوں سو فرمایا تجکو کافی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے علی بن

حسینؓ نے اپنے باپ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ کہ بیفائدہ لغو کام چھوڑ دے۔

كِتَابُ القَنَاعَةِ وَمَدْحِهَا وَالحَثُّ عَلَيْهَا

کتاب ہے قناعت اور اسکی مدح اور ترغیب کے بیان میں

(۱) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الخُطْمِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَوْلُهُ آمِنًا فِي سِرْبِهِ أَيْ فِي نَفْسِهِ وَالحَذَافِيرُ أَعَالِي الشَّيْءِ وَنَوَاحِيهِ وَاحِدُهَا حِذْفَارٌ يُقَالُ أَعْطَاهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَيْ بِأَسْرِهَا

ترجمہ عبید اللہ بن محصن خطمی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنی جان کا امن ہو اور بدن کا آرام ہو اسکے پاس ایک دن کا گذارہ موجود ہو تو گویا کہ اسکے واسطے تمام دنیا جمع کی گئی یعنے اسکو تمام دنیا مل گئی ترمذی اسکے راوی ہیں فی سربہ یعنے اپنی ذات میں اور حذافیر اونچی طرف اور کناروں کو کہتے ہیں اسکا واحد حذفار ہے عرب کہتے ہیں اعطاہ الدنیا بحذافیرہا یعنے اسکو تمام دنیا دیدی۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الخُبْزِ وَالمَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الجِلْفُ الخُبْزُ وَحْدَهُ لَا إِدَامَ مَعَهُ وَقِيلَ هُوَ الخُبْزُ الغَلِيظُ اليَابِسُ ترجمہ عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین چیزوں کے سوائے اور میں آدمی کا حق نہیں ایک گھر جسمیں رہے اور ایک کپڑا جس سے بدن ڈھانکے اور سوکھی روٹی اور پانی ترمذی اسکے راوی ہیں اور جلف خالی روٹی کو کہتے ہیں جسکے ساتھ لاون نہو اور بعضوں نے کہا کہ موٹی خشک روٹی کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فضالہ بن عبید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اسکے واسطے جس کو اسلام کی طرف ہدایت ہوئی اور اسکی گذران بقدر قوت کے ہو اور قناعت کرے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الخُدْرِيِّ رض قَالَ سَأَلَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ رَزِينٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ قُلْتُ زِيَادَةُ رَزِينٍ أَخْرَجَهَا مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ الكَفَافُ الَّذِي لَا يَفْضُلُ عَنِ الحَاجَةِ وَلَا يَنْقُصُ ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ کچھ انصاری صحابہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا حضرت نے انکو دیا پھر مانگا پھر دیا ...... یہانتک کہ جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو فرمایا کہ جو مال میرے پاس ہوگا اسکو میں تمسے چھپا کر جمع نہ رکھونگا اور جو شخص سوال اور حرام کاموں سے آپکو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اسکو سچا

پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا اسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کردیگا اور جو شخص مصیبت میں بزور صبر کرے گا تو خدا اسکو سچا صابر کرے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو نعمت نہیں ملی چیئوں اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے اسکو جتنا دیا اسپر قناعت نصیب کی میں کہتا ہوں کہ اس زیادت کو مسلم اور ترمذی نے ابن عمرو بن عاص کی روایت سے بیان کیا ہے اور کفاف اسکو کہتے ہیں جو حاجت سے زائد نہو اور نہ کم۔

ف یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد چھوڑنے میں محنت کرنی پڑتی ہے۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ اَلْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ یَدُ الْمُعْطِیْ لِاَنَّهَا بِالْحَقِیْقَةِ تَعْلُوْ عَلٰی یَدِ السَّآئِلِ صُوْرَةً وَّمَعْنًی **ترجمہ** ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے تیرا حاجت سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تیرے واسطے بہتر ہے اور اسکا بند رکھنا نہ خرچ کرنا تیرے لیے بدتر ہے اور تجکو ضروری قدر پر ملامت نہیں اور اول اپنے اہل عیال سے دینا شروع کر اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اونچا ہاتھ دینے والے کا ہاتھ ہے اسواسطے کہ وہ درحقیقت سائل کے ہاتھ سے اونچا ہے ظاہر میں اور باطن میں بھی۔

(۶) **وَعَنْ** عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْخِمَاصُ الْجِیَاعُ الْخَالِیَاتُ الْبُطُوْنِ مِنَ الْغِذَآءِ وَالْبِطَانُ الشِّبَاعُ الْمُمْتَلِئَاتُ الْبُطُوْنِ **ترجمہ** عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرتے حق اسکے توکل کا تو البتہ تمکو روزی دیتا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں خماص کہتے ہیں بھوکوں کو جنکا پیٹ غذا سے خالی ہوا اور بطان بھرے پیٹ والے کو کہتے ہیں۔

غِنَی النَّفْسِ

غنائے نفس کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْعَرَضُ مَا یَتَمَوَّلُهُ الْاِنْسَانُ بِقِنْیَتِهٖ مِنَ الْمَالِ وَغَیْرِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے غنی ہونا تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں عرض وہ چیز ہے جسکو آدمی مال ٹھہرا دے اور حاصل کرے اسکو مال وغیرہ سے۔

وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ بِهٖ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج

یسکین وہ نہیں جس کو ایک دو لقمے اور ایک دو چھوہارے کی طرح ہر در پھرائے حقیقت میں محتاج تو وہ ہے جو نہیں پاتا اسقدر مال جو اسکو بے پروا کر دے اور نہ اسکا حال معلوم ہوسکے کہ اسپر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ اٹھکر لوگوں سے سوال کرتا ہو۔ ترمذی کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی غنی اور تونگر اسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو بلکہ حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جس کا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہے۔

الرضى بالقليل
تھوڑے پر راضی ہونیکا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ فَذٰلِكَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَةٍ قَالَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كُنْتُ اَصْحَبُ الْاَغْنِیَاءَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَكْثَرَ هَمًّا مِّنِّیْ كُنْتُ اَرٰی دَابَّةً خَیْرًا مِّنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَیْرًا مِّنْ ثَوْبِیْ فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ الْاِزْدِرَاءُ الْاِحْتِقَارُ وَالْعَیْبُ وَالْاِنْتِقَاصُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے اسکو جو اس سے مال اور پیدایش میں زیادہ ہو یعنے اور اسکو اپنا مال وحال حقیر معلوم ہوا تو چاہیئے کہ نظر کرے اسکو جو اس سے کمتر ہو سو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ جانو جو تمپر عطا کی **ف** یعنے جو لوگ تم سے مال اور تندرستی میں کمتر ہیں انکے حال پر نظر تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں انکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اپنی روایت میں کہ عون بن عبد اللہ نے کہا کہ میں مالداروں سے صحبت رکھتا تھا سو مجھسے زیادہ تر نظر کرنے والا انمیں کوئی نہ تھا میں چوپایہ (غیر کا) اپنے چوپائے سے بہتر دیکھتا تھا اور کپڑا اپنے کپڑے سے بہتر دیکھتا تھا پھر جب میں نے یہ حدیث سنی تو میں نے محتاجوں کی صحبت اختیار کی اور میں نے آرام پایا یعنے اسواسطے کہ رشک جاتا رہا ازدراء کے معنے ہیں حقارت اور عیب اور نقص۔

ذم المسئلة
سوال کی مذمت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَلَیْسَ بِوَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلْمُزْعَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ صَغِیْرَةً كَانَتْ اَوْ كَبِیْرَةً مِّنَ الشَّیْءِ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہمیشہ مانگا کرتا ہے یہاں تک کہ ملے گا اللہ سے (یعنے قیامت میں) اور حال یہ کہ اسکے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہوگی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں مزعہ گوشت کے چھوٹے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ یَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ فِیْ اَمْرٍ لَا یَجِدُ مِنْهُ بُدًّا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْكُدُوْحُ الْخُمُوْشُ وَسُؤَالُ السُّلْطَانِ قِیْلَ اَرَادَ بِهٖ اَنْ یَّطْلُبَ حَقَّهٗ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا زخم ہیں کہ اس سے آدمی

اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سو چاہے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے نہ رکھے لیکن اگر آدمی بادشاہ سے کسی ضروری کام سوال کرے تو جائز ہے صحیح بسنن اسکے راوی ہیں کدوح چھیلنے کو کہتے ہیں اور بادشاہ سے سوال یہ ہے کہ اپنا حق بیت المال کا اُس سے مانگے۔

(۳) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ شَيْئًا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہو کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضرت نے اسکو دیا پھر جب اُسنے اپنا پاؤں دروازے کے نیچے کی لکڑی پر رکھا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانتے جسقدر کہ سوال میں گناہ ہے تو کوئی کسی طرف مانگنے کو نہ جاتا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجَبَلَ فَيَأْتِي بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ زبیر رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے پھر اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اسکو بیچکر اپنی آبرو رکھے تو یہ اسکے حق میں بہتر ہے اُس سے کہ لوگوں سے سوال کرے اُسکو دیویں یا نہ دیویں بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ رض أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ثوبان رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہو میرے لئے اسکا کہ لوگوں سے سوال نہ کرے کسی سے کچھ نہ مانگے تو میں اسکے لیے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں تو ثوبان رض نے کہا کہ میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں پھر وہ کسی سے کچھ چیز نہ مانگتے تھے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الْإِلْحَافُ الْإِلْحَاحُ فِي الْمَسْأَلَةِ وَالْإِكْثَارُ مِنْهَا ترجمہ معاویہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں سے کوئی مجھ سے مانگے گا اور مجھکو ناخوش کرکے کچھ پاویگا تو جو میں اُسکو دونگا اس میں برکت نہوگی یعنے وہ مال بے برکت ہوگا مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں الحاف کے معنے ہیں سوال میں پیچھا کرنا اور بہت چمٹ کر مانگنا **ف** معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْأَلُ فَقَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن فراسی رض سے روایت ہو کہ اُسکے باپ نے کہا یارسول اللہ میں سوال کروں فرمایا کہ نہ اور اگر تو لاچار ہو تو نیکوں سے سوال کر ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو لوگوں سے سوال کرے اور حالانکہ اسکے پاس اسقدر مال ہو جو اسکو بے پروا کرے تو وہ قیامت کے دن آویگا اس حال میں کہ اسکے سوال کے سبب سے اسکے چہرے میں زخم ہوگا کسی نے کہا اور کسقدر مال اسکو غنی و بے پروا کرتا ہے فرمایا کہ پچاس درہم یا اسکی قیمت سونا یعنے جسکے پاس بقدر پچاس درہم کے مال ہو وہ غنی ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جو بہتایت کے لیے لوگوں سے مانگے تو سوا اسکے کچھ نہیں کہ وہ انگارہ مانگتا ہے سو خواہ کم طلب کرے یا زیادہ مانگے۔ مسلم اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ یَا قَبِیْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَهَا ثُمَّ یُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰی یَقُوْلَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ یَا قَبِیْصَةُ سُحْتٌ یَّاْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْحَمَالَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ اَنْ یَّقَعَ حَرْبٌ بَیْنَ فَرِیْقَیْنِ فَیُقْتَلُ بَیْنَهُمْ قَتْلٰی فَیَلْتَزِمُ رَجُلٌ اَنْ یُّؤَدِّیَ دِیَاتِ الْقَتْلٰی مِنْ عِنْدِهٖ طَلَبًا لِّلصُّلْحِ وَاِتِّقَاءً لِّلْفِتْنَةِ وَالْجَائِحَةُ الْاٰفَةُ الَّتِیْ تَعْرِضُ لِلْاِنْسَانِ فَیَسْتَاْصِلُ مَالَهُ وَتَدَعُهُ مُحْتَاجًا اِلَی النَّاسِ وَالْقِوَامُ مَا یَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَّنَحْوِهٖ وَالسِّدَادُ بِكَسْرِ السِّیْنِ مَا یَكْفِیْ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ سُمِّیَ بِهٖ لِاَنَّهٗ یُسْحِتُ الْبَرَكَةَ اَیْ یُذْهِبُهَا اَوْ لِاَنَّهٗ یُهْلِكُ اٰكِلَهٗ ترجمہ قبیصہ رض سے روایت ہے کہ میں نے ایک بوجھ اوٹھایا یعنے میں کسی کے مال کا ضامن ہوا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو ٹھیر جا جب زکوٰۃ کا مال ہمارے پاس آویگا تو ہم تجکو اس سے دینگے پھر فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر اسکو جو تین قسم کے آدمیوں سے ہو ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا یعنے کسی کے مال کا ضامن ہوا سو اسکو سوال کرنا حلال ہو یہانتک کہ اتنا مال پاوے پھر باز رہے اور دوسرا وہ مرد ہے جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اسکا مال برباد ہوگیا سو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کے سد رمق حاصل کرے۔ اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچی یہانتک کہ اسکی قوم کے تین دانا آدمی کھڑے ہوکر گواہی دیں کہ فلانے کو فاقہ کی نوبت پہونچی یعنے بھوکا ہے تو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق مال حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنیوالا حرام مسلم اور ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ حمالہ ساتھ زبر حا کے یہ ہے کہ دو گروہ میں لڑائی واقع ہو اور اسمیں لوگ قتل ہوں تو ایک شخص یہ بات اپنے ذمہ لے لیوے کہ میں ان مقتولوں کی دیت خون بہا اپنے پاس سے ادا کرونگا واسطے صلح کرنیکے یا فتنہ فساد مٹانے کے اور جائحہ آفت کو کہتے ہیں جو آدمی پر آپڑے اور اسکے مال کو برباد کر ڈالے اور اسکو لوگوں کی طرف محتاج کردے

اور قوام وہ ہے جس سے آدمی کا کام قائم ہو مال اور مانند اسکی سے اور سداد ساتھ زیر سین کے وہ چیز ہے جو کفایت کرے اور سحت حرام ہے اسکو سحت اسواسطے کہا گیا کہ یہ برکت کو لے جاتا ہے یا اپنے کھانے والے کو ہلاک کر دیتا ہے۔

(١١) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ الْمَاءَ فَقَالَ اِئْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ وَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الرَّجُلَ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اُرِيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَفَعَلَ ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ بِاخْتِصَارٍ۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے کو آیا تو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے اُس نے کہا کہ ہاں اونٹ کی پشت کا ایک کھال ہے کچھ پہن لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جسمیں ہم پانی پیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کو میرے پاس لے آ . . . .

وہ انکو آپکے پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دونون کو ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ کوئی انکو خریدتا ہے ایک مرد نے کہا کہ مین دونون کو ایک درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی درہم سے زیادہ بھی دیتا ہے دو یا تین بار فرمایا ایک مرد نے کہا کہ مین انکو دو درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دونو اسکو دیدیے اور دونو درہم لے پہر وہ دونو اس مرد کو دیدیے اور فرمایا کہ ایک درہم سے اناج خرید کر اپنے گہر والون کے حوالے کر اور دوسرے سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لا وہ کلہاڑی خرید کر کے آپکے پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس مین لکڑی باندہی یعنے لگائی اور فرمایا کہ جا اور لکڑی لا اور بیچکر گذارہ کر اور پندرہ دن میرے سامنے نہ آئیو اس نے کیا جب آپنے فرمایا پہر آیا اور حالانکہ اس نے دس درہم پائے یعنے کمائے تہے تو اس نے کچھہ درہمون سے کپڑا خریدا اور کچھہ سے اناج لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تیرے واسطے بہتر ہے اس سے کہ سوال قیامت کے دن تیرے چہرے مین زخم ہو سو مقرر سوال کرنا حلال نہین مگر اس کے واسطے جسکو فقر فاقہ خاک مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون درد پہونچاوے یعنی خون بہا دینا لازم آوے ابوداود اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو مختصر روایت کیا ہے۔

(۱۲) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رض قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ وَسَأَلَهٗ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَلَا تَحِلُّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ دَمٍ مُوْجِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطِيَّةَ فَيَنْطَلِقُ بِهَا تَحْتَ اِبْطِهٖ اَوْ جَاعِلُهَا فِيْ بَطْنِهٖ وَمَا هِيَ اِلَّا نَارٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رض فَلِمَ تُعْطِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَارٌ فَقَالَ اَبَى اللّٰهُ لِيَ الْبُخْلَ اَبَوْا اِلَّا مَسْئَلَتِيْ قَالُوْا وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ اَوْ يُعَشِّيْهِ اَلْمِرَّةُ بِكَسْرِ الْمِيْمِ الشِّدَّةُ وَالْقُوَّةُ وَالسَّوِيُّ التَّامُّ الْخَلْقِ السَّلِيْمُ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ هُوَ الَّذِيْ يُلْصِقُ صَاحِبَهٗ بِالدَّقْعَاءِ وَهِيَ التُّرَابُ لِشِدَّتِهٖ وَقِيْلَ هُوَ سُوْءُ احْتِمَالِ الْفَقْرِ وَالْغُرْمُ اِذَا مَا تَكَلَّفْتَ بِهٖ وَالْمُفْظِعُ الشَّدِيْدُ الشَّنِيْعُ وَالدَّمُ الْمُوْجِعُ اَنْ يَتَحَمَّلَ الْاِنْسَانُ دِيَةً فَيَسْعٰى فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ لَّمْ يُؤَدِّهَا قُتِلَ الْمُتَحَمَّلُ عَنْهُ وَهُوَ نَسِيْبُهٗ اَوْ حَمِيْمُهٗ فَيُوْجِعُهٗ قَتْلُهٗ وَالرَّضْفُ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَهِيَ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ ترجمہ حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ عرفات مین کہڑے تہے اس نے آپکی چادر کا کنارہ پکڑا اور آپ سے سوال کیا آپنے اسکو دیا اور اپنے ساتھہ لے گئے سو اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہین مالدار بے پروا کو اور نہ قوت والے تندرست کو اور حلال نہین مگر اس کے واسطے جسکو فقر خاک مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون بہا لازم آوے اور جو مال جمع کرنے کے واسطے لوگون سے سوال کرتے وہ قیامت کے دن اس کے چہرے مین زخم ہوگا اور دوزخ کا انگارہ ہے کہ اسکو کہاویگا سو جو چاہے کم لیوے اور جو چاہے زیادہ لیوے ترمذی اس کے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ مقرر مین ایک مرد کو کچھ عطا کرتا ہون تو وہ اس کو اپنی بغل مین دبا کر چلتا ہے یا اپنے پیٹ مین ڈالتا ہے اور وہ نہین ہے مگر آگ تو عمر رض نے آپسے کہا کہ یا رسول اللہ جو چیز آگ ہے وہ آپ کیون دیتے ہین فرمایا کہ خدا نے میرے واسطے بخل کو انکار کیا ہے یعنے مین بخیل نہین اور لوگ بہی میرے سوال سے باز نہین رہتے لوگون نے عرض کیا اور غنی ہونے کی حد کیا ہے جسکے ہوتے سوال حلال نہین فرمایا جسقدر اسکو صبح و شام کافی ہو۔ مرہ ساتھہ زیر میم کے مضبوطی اور قوت

کرتے ہین اورسوی اُس کو کہتے ہین جسکا جسم پورا اور تمام ہوا اور آفتون سے سلامت ہوا و فقر مدقع وہ ہے جو فقیر کو خاک مین ملاوی یعنے
نہایت سخت محتاج ہووے اور بعضون نے کہا کہ وہ بدا اُٹھانا فقر کا ہے اور غرم وہ چیز ہے جس کے ادا کرنے کا مکلف ہوا و منقطع شد ہو کو
کہتے ہین اور دم موجع یہہ ہے کہ . . . کہ آدمی دوسرے کی خون بہا کا ذمہ وار ہو سو اُس مین کوشش کرے یہانتک کہ مقتول کے
وارثون کو ادا کرے اور اگر وہ ادا نکرے تو مال ضامن کو قتل کیا جاوے یا اُس کی قرابت اور رفاقت ہوا ور اُسکو قتل ہونا دور
پہنچاہے ۔ اور صنف کرم پتھر کو کہتے ہین ۔

(۱۳) وَعَن ابنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِہٖ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِہٖ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ فَیُوْشِکُ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسپر فاقہ اُترے اور وہ اُسکو لوگون پر اُتارے یعنی لوگون سے مانگے، تو اُسکا فاقہ بند نہین ہوتا ۔ اور جسکو فاقہ آوے اور وہ اُسکو خدا کے آگے لیجاوے (یعنے خدا سے مانگے) تو عنقریب خدا اُسکو روزی دیگا دنیا مین یا آخرت مین ابوداؤد و ترمذی اُس کے راوی ہین ۔

(۱۴) وَعَن ابنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّاسِ الَّذِیْ یُسْاَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ وَقَالَ لَا تَسْاَلُوْا بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا مِنْہُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون مین بدتر وہ شخص ہے جس سے خدا کے نام پر مانگا جاوے اور وہ نہ دے اور فرمایا کہ خدا کے نام پر نہ مانگو مگر اُسی سے ۔ رزین اسکے راوی ہین ۔

(۱۵) وَعَن عَلِیٍّ رض اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا یَسْاَلُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ اَفِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَخَفَقَہٗ بِالدُّرَّۃِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ اُس نے سنا کہ عرفہ کے دن ایک شخص سوال کر رہا ہے تو فرمایا کہ کیا تو آج اس مکان مین غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اُسکو درہ سے مارا رزین اسکے راوی ہین ۔

(۱۶) وَعَن عُمَرَ رض قَالَ تَعَلَّمُوْا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاِنَّ الْیَاسَ غِنًی وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا یَئِسَ عَنْ شَیْءٍ اسْتَغْنٰی عَنْہُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے فرمایا کہ اے لوگو جان لو کہ طمع محتاجی ہے اور لوگون کے مال سے ناامید ہونا غنی ہونا اور بےپرواہی ہے اور جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہو تو اُس سے بےپرواہ ہوجاتا ہے ۔ رزین اسکے راوی ہین

قبول العطاء

عطا قبول کرنیکا بیان

(۱) عَن ابنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِہٖ مَنْ ھُوَ اَفْقَرُ اِلَیْہِ مِنِّیْ فَیَقُوْلُ خُذْہُ وَمَا جَاءَکَ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْہُ فَتَمَوَّلْہُ فَاِنْ شِئْتَ فَکُلْہُ وَاِنْ شِئْتَ فَتَصَدَّقْ بِہٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ قَالَ سَالِمٌ فَلِاَجْلِ ذٰلِکَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا وَلَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِہٖ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ اَیْ غَیْرُ طَامِعٍ فِیْہِ وَلَا طَالِبٍ لَہٗ قَوْلُہٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ اَیْ مَا لَا یَکُوْنُ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ بَلْ اُتْرُکْہُ لِنَفْسِکَ وَمَا لَکَ اِلَیْہٖ فَاتْرُکْہُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو مال عطا کرتے تھے (یعنے جزیہ اور زکوۃ مین سے) تو مین کہتا کہ جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجیے تو آپ فرماتے کہ اُسکو لے لے اور جو تیرے اُس مال سے آوے اُس حال مین کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اُسکو لے لے اور اُس سے مالدار بن پھر اگر تو چاہے تو اُسکو کھا اور چاہے تو خیرات کر اور جو ایسا مال ہو تو اُس کے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال سالم نے کہا پس اسی سبب سے عبداللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور جو خود بخود ملجاتا اُسکو واپس کرتے تھے شیخین اور نسائی اس کے راوی

ہین اور انت غیر مشرف کے یہہ معنی ہین کہ تجھکو اسکی کچھ طمع اور طلب نہوا اور یہہ جو فرمایا ما لا فلا تتبعہ نفسک تو اس کے معنے یہہ ہین کہ جو مال اس صفت پر نہو بلکہ تیرے نفس نے اس کی طمع کی اور اسطرف جھکا ہو تو اسکو نہ لے۔

(۲) وعن عمرو بن تغلب قال اُتِیَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمالٍ او بشیءٍ فقسمہ فاعطی رجالا وترک اٰخرین فبلغہ ان الذین ترکھم عتبوا علیہ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فواللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اری فی قلوبھم من الجزع والھلع واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنی والخیر منھم عمرو فواللہ ما احب ان لی بکلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمر النعم اخرجہ البخاری الھلع شدۃ الجزع والخوف

ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ مال یا چیز لائی گئی اور آپ نے اسکو تقسیم کیا سو بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جنکو مال نہین دیا وہ آپ سے رنجیدہ ہین تو آپ نے خطبہ پڑھا، خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یون ہے کہ خدا کی قسم مین دیتا ہون ایک مرد کو اور نہین دیتا دوسرے مرد کو سو جسکو مین نہین دیتا وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اس سے جسکو دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اس واسطے کہ مین انکے دل مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضے لوگون کو سپرد چھوڑتا ہون کہ خدا نے ان کے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہے انہین مین سے عمرو بن تغلب بھی ہے کہا عمرو نے سو قسم ہے اللہ کی مین نہین چاہتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کے بدلے مجھکو سرخ اونٹ ملین بخاری اس کے راوی ہین ہلع نہایت بے قراری اور خوف کو کہتے ہین۔

کتاب القضاء وما یتعلق بہ وفیہ عشرۃ فصول

کتاب ہے قضا اور اس کے متعلق کے بیان مین اور اس مین دس فصل ہین

الفصل الاول فی کراھتہ

پہلی فصل

اسکے مکروہ ہونے کے بیان مین۔

(۱) وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین اخرجہ ابوداود والترمذی ومعناہ من طلب القضاء وحرص علیہ فقد تعرض للذبح فلیحذرہ وقولہ بغیر سکین کنایۃ عما یخاف علیہ من ھلاک دینہ دون بدنہ والمراد ان ما ذبح بغیر سکین یکون ذبحہ تعذیبا فضرب بہ المثل لیکون ابلغ فی التحذیر من الوقوع فیہ واشد فی التوقی منہ ترجمہ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون مین حاکم بنایا گیا وہ بدون چھری کے ذبح ہوا۔ ابوداود و ترمذی اس کے راوی ہین اس کے معنی یہہ ہین کہ جو حکومت چاہے اور اسکی حرص کرے تو گویا اپنے ذبح ہونے کے لیے پیش آیا۔ سو چاہیے کہ اس سے ڈرے اور بغیر سکین سے یہہ مراد ہے کہ اسکا دین ہلاک ہوگا نہ یہہ کہ اسکا بدن ہلاک ہوگا۔ اور مراد یہہ ہے کہ جو بغیر چھری کے ذبح کیا جاوے وہ ذبح اس کے لیے عذاب ہوتا ہے تو اس کی مثال بیان کی تاکہ اس مین پڑنے سے نہایت ڈرے

اور سخت بخیے۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقدمے فیصل کرنے والے لوگ تین قسم ہیں ایک شخص بہشتی ہے اور دو قسم دوزخی سو بہشتی تو وہ شخص ہے جس نے حق پہچان لیا اور سمیر فیصلہ کیا دوسری قسم وہ مرد ہے جس نے حق پہچانا اور دجان بوجھکر حکم میں ظلم کیا یعنے ناحق فیصلہ کیا سو وہ آگ میں جاتیگا اور تیسرا وہ مرد ہے جسنے بے علمی سے فیصلہ کیا سو وہ بھی دوزخ میں جائیگا ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رض اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعْفِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ قَاضِيًا قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ يُقَالُ فُلَانٌ بِالْحَرِيِّ اَنْ يُكْرَمَ اَيْ هُوَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ وَحَقِيْقٌ بِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے ابن عمرؓ سے کہا کہ تم قاضی بنو لوگون میں مقدمے فیصلہ کیا کرو ابن عمر نے کہا کہ اے امیرالمومنین مجھپر رحم کرو انھون نے کہا کہ تم کیون برا جانتے ہو حالانکہ تمہارے باپ قاضی تھے ابن عمر نے کہا اسواسطے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص قاضی ہو اور انصاف سے فیصلہ کرے تو لائق ہے کہ وہ اُس کے واسطے کفاف ہوئے یعنے اس کا حساب برابر رہے نہ ثواب نہ عذاب اس کے بعد پھر انھون نے انکو نہ کہا ترمذی اُس کے راوی ہین۔ کہا جاتا ہے محاورہ عرب مین فلان بالحری ان یکرم یعنے فلانا تعظیم کے لائق اور سزاوار ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْحَاكِمِ الْعَادِلِ وَالْجَائِرِ

دوسری فصل

حاکم عادل اور ظالم کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حکومت چاہے اور اسمین سفارشیون سے سوال کرائے وہ اپنے نفس کی سپرد ہوتا ہے اور جو اسپر مجبور کیا جاوے اُس کی طرف خدا فرشتہ اُتارتا ہے جو اُسکو مضبوط رکھے ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاِنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمانون کی قضا چاہے یہان تک کہ اُسکو پالے پھر اُسکا انصاف اُس کے ظلم پر غالب ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا۔ اور اگر اُسکا ظلم اُسکے انصاف پر غالب ہو تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا ابو داؤد اسکو راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ ظلم نہ کرے پھر جب ظلم کرے تو اُس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اُسکا ہمراہی ہوتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَجْرِ الْمُجْتَہِدِ

تیسری فصل

مجتہد کے ثواب کے بیان میں

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَہَدَ الْحَاکِمُ فَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِنِ اجْتَہَدَ فَاَخْطَاءَ فَلَہٗ اَجْرٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاکم کسی مقدمے کی تحقیق میں محنت اور کوشش کرے پھر حق بات پاجاوے تو اُسکو دو ثواب ہیں اور اگر کوشش کرے پس خطا کرے تو ایک ثواب یعنی صرف محنت کا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰی سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رض اَنْ ہَلُمَّ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَلْمَانُ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا یُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُہٗ وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ جُعِلْتَ طَبِیْبًا تُدَاوِیْ فَاِنْ کُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَکَ وَاِنْ کُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اَحَدًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَکَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰی بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ اَدْبَرَا عَنْہُ نَظَرَ اِلَیْہِمَا وَقَالَ مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰہِ اِرْجِعَا اِلَیَّ فَاَعِیْدَا عَلَیَّ قِصَّتَکُمَا اَخْرَجَہُ مَالِکٌ کَنّٰی بِالطِّبِّ ہُنَا عَنِ الْقَضَاءِ لِاَنَّ مَنْزِلَۃَ الْقَاضِیْ مِنَ الْخُصُوْمِ وَفَصْلِ الْحُکْمِ بَیْنَہُمْ مَنْزِلَۃُ الطَّبِیْبِ مِنْ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ وَالْمُتَطَبِّبُ ہُوَ الَّذِیْ یَتَعَاطَی الطِّبَّ وَلَا یُجِیْدُ مَعْرِفَتَہٗ **ترجمہ** یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ابو درداء نے سلمان فارسی کی طرف لکھا کہ پاک زمین میں چلا آ تو سلمان نے اُنکو لکھا کہ زمین کسی کو پاک نہیں کرتی پاک تو آدمی کو عمل ہی کرتا ہے اور البتہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تو طبیب ٹھہرایا گیا ہے سو اگر تو بیماروں کو چنگا کرتا ہے تو خوب اور اگر تو جھوٹا طبیب ہے تو بچنا اس سے کہ تو کسی کو قتل کرے اور اُس کے سبب سے دوزخ میں جاوے سو ابو درداء کا دستور تھا کہ جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے پھر وہ دونو پیٹھ دیتے تو اُنکی طرف دیکھتے تھے اور کہتے کہ میں بناوٹی طبیب ہوں میری طرف پھر آؤ اور اپنا مقدمہ مجھ سے پھر بیان کرو مالک اسکے راوی ہیں مراد انکی طب سے اس جگہہ قضا ہے اسواسطے کہ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان فیصلہ کرنے میں بجائے طبیب کے ہے جو بدن کی اصلاح کرتا ہے اور طبیب وہ ہے جو طب کا دعوی کرے اور بخوبی طب جانتا ہو۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الرِّشْوَۃِ

چوتھی فصل

رشوت کے بیان میں

(١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَحْدَهٗ قَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْهُمَا اَلرَّاشِیْ مُعْطِی الرِّشْوَةِ لِیَنَالَ بِهَا بَاطِلًا اَوْ یَتَوَصَّلَ بِهَا اِلٰی ظُلْمٍ فَاَمَّا مُعْطِیْهَا لِیَتَوَصَّلَ بِهَا اِلَی الْحَقِّ اَوْ یَدْفَعَ الظُّلْمَ بِهَا عَنْ نَفْسِهٖ فَغَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ هٰذَا الْوَعِیْدِ وَالْمُرْتَشِیْ اٰخِذُهَا فَهِیَ عَلَیْهِ حَرَامٌ سَوَاءٌ اَبْطَلَ بِهَا حَقًّا اَوْ دَفَعَ بِهَا بَاطِلًا **ترجمہ** ابوہریرہ رض اور ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ کہا دونون نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لعنت کی اسکو جو رشوت دے اور اسکو جو حکم مین رشوت لیوے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ تنہا ابن عمرو سے اور ترمذی نے دونون سے راشی وہ ہے جو رشوت دے تاکہ اس کے سبب سے ناحق مال پاوے یا اس سے ظلم کو پہونچے۔ لیکن اگر اسواسطے رشوت دے کہ اس سے حق کی طرف پہونچے یا اس کے ساتھ اپنی جان سے ظلم کو ہٹاوے تو یہ اس وعدہ عذاب مین داخل نہین ہے اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہین اور فی الحکم سے یہہ مراد ہے کہ حاکم ہوکر رشوت لے سو وہ سب پر حرام ہے خواہ اس سے کوئی حق باطل کرے یا باطل کو ہٹاوے۔

(٢) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھکو یمن کا حاکم کرکے بھیجا پھر جب مین چلا تو مجھکو واپس بلایا تو مین واپس کیا گیا فرمایا تو جانتا ہے کہ مین نے تجھکو کیون بلا بھیجا بدون میرے اذن کے کوئی چیز نہ لینا۔ اسواسطے کہ وہ چیز چوری ہے اور جو کوئی چھپاویگا لاویگا اپنا چھپایا ہوا قیامت کے دن اسی واسطے مین نے تجھکو بلایا تھا سو چلا جا اپنے کام پر ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ اٰدَابِ الْقَضَاءِ

پانچوین فصل

آداب حاکم کے بیان مین۔

(١) عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا وَاَنَا حَدَثُ السِّنِّ لَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَیَهْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ فَاِذَا جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِیَنَّ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ کَمَا سَمِعْتَ کَلَامَ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِیًا اَوْ مَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھکو یمن کا قاضی کرکے بھیجا اور مین کم عمر تھا یعنے مین تجربہ کار نہ تھا جیسے بڑے لوگ تجربہ کار ہوتے ہین اور مین فیصلہ کرنا نہ جانتا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تیرے دل کو راہ دکھاویگا اور تیری زبان کو ثابت کریگا پھر جب مدعی اور مدعا علیہ دونون تیرے آگے بیٹھین تو نہ حکم کیجیو ایک جیسا جبتک کہ دوسرے کا کلام نسن لینا جیسے تم نے پہلے کا کلام سنا تھا اسواسطے کہ یہہ لائق تر ہے کہ تمکو حصل بات ظاہر ہو علی رض نے کہا سو مین ہمیشہ قاضی رہا۔ یا کہا کہ مینے اس کے بعد کبھی فیصلے مین شک نہین کیا۔ ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ اِبْنِ الزُّبَیْرِ رض قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ

دونوں حاکم کے آگے بیٹھائے جاوین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضہ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی اِبْنِهٖ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْکُمْ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْکُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا اور حالانکہ وہ سجستان مین حاکم تہا کہ غصے کی حالت مین دو مردون کے درمیان فیصلہ نہ کرنا اس واسطے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ غصے کی حالت مین دو شخصون کے درمیان کوئی فیصلہ نکرے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ رضہ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَلَمَّا اَدْبَرَا قَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان حکم کیا پہر جب دونو نے پیٹہہ پہیری تو مدعا علیہ نے کہا کافی ہے مجہکو اللہ اور اچہا کارساز ہے (یعنے مدعی نے میرا مال ناحق لیا ہے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ ملامت کرتا ہے غفلت اور سستی پر لیکن اپنے اوپر لازم جان دانائی اور ہوشیاری کو یعنے تجہکو لائق تہا کہ اپنے مقدمے مین ہوشیاری کرتا اور مدعی کے گواہ گذرنے سے پہلے اپنا ثبوت دیتا تو نے کیون غفلت کی اسپر خدا راضی نہین پہر جب تجہپر کوئی بات غالب ہو یعنی اگر باوجود اسکے پہر بہی تجہپر ڈگری ہوجائے تو کہہ مجہکو اللہ کافی ہے اور وہ اچہا کارساز ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَغَیْرِهِمَا رضہ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَالْحَاکِمُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا اَتٰی عَلٰی حَدٍّ اُقِیْمَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عمر اور علی وغیرہ سے روایت ہے کہ قاضی اور حاکم مسجد مین کچہری کرتا جائز ہے پہر جب حد مارنے کی ضرورت پڑے تو مسجد سے باہر قائم کی جائے بخاری اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ کَیْفِیَّةِ الْحُکْمِ

چہٹی فصل

کیفیت حکم کے بیان مین

(۱) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو یَرْفَعُهٗ اِلٰی مُعَاذٍ رضہ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لَهٗ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ اَقْضِیْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَجْتَهِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ لَا اٰلُوْ اَیْ لَا اُقَصِّرُ ترجمہ حارث بن عمرو سے روایت ہے وہ اسکو مرفوع کرتا تہا طرف معاذ کے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو یمن کی طرف بہیجا تو اس سے فرمایا کہ تو کسطرح مقدمات کا فیصلہ کرے گا جبکہ کوئی مقدمہ تیرے پیش ہوکہا

کہین قرآن کے موافق فیصلہ کرون گا فرمایا پھر اگر تو قرآن مین (اسکا حکم) نہ پاوے تو کیا کریگا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق حکم کرونگا فرمایا پھر اگر تو رسول کی سنت مین بھی اسکا حکم نہ پائے تو پھر کیا کرے گا۔ مینے کہا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرون گا! اور مین کوشش مین قصور نہین کرون گا۔ کہا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے سینے مین ہاتھ مارا اور فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایلچی کو توفیق دی اوسکی جس سے پیغمبر خدا راضی ہین ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین لا آلو کے معنے ہین مین قصور نہین کرون گا۔

(۲) وعن ام سلمۃ قالت سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلبۃ خصم بباب حجرتہ فخرج الیہم فقال انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم ولعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملہا او لیذرہا اخرجہ الستۃ وفی روایۃ للشیخین انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار ومعنی الحن بحجتہ ای اقوم بہا منہ واقدر علیہا من اللحن بفتح الحاء وہو الفطنۃ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنیوالو کا شور وغل سنا تو آپ انکی طرف نکلے سو فرمایا کہ مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون اور البتہ میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ آتے ہین سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور بطوق ہوتا ہے تو مین گمان کرتا ہون کہ وہ سچا ہے سو فیصلہ کر دیتا ہون اسی کے حق مین سو وہ ہوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ اس کے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اسکو اٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چھہون اس کے راوی ہین اور شیخین کی ایک روایت مین ہے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہی ہون اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو۔ اور شاید تم لوگون مین بعضا آدمی زیادہ گو اور بطوق ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان مین بنسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اس سے سنتا ہون سو مین جس شخص کو اس کے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلادون تو وہ شخص نہ لیوے بھائی کے حق کو سوائے اسکے کچھ نہین کہ مین اسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون اور لحن بحجتہ کے معنی ہین کہ دوسری سے دلیل مین مضبوط ہو اور اسپر قادر ہو ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر مین نافذ ہوتا ہے باطن مین نافذ نہین ہوتا یعنے وہان اس کے حق مین خدا کے نزدیک حلال نہین ہوتا بلکہ حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے۔

(۳) وعن الاشعث بن قیس انہ اشتری رقیقا من الخمس من عبد اللہ بعشرین الفا فارسل الیہ عبد اللہ فی ثمنہم فقال انما اخذتہم بعشرۃ الاف قال عبد اللہ فاختر رجلا یکون بینی وبینک فقال الاشعث انت بینی وبین نفسک فقال عبد اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس بینہما بینۃ فہو ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان اخرجہ ابوداؤد واخرج النسائی منہ المسند فقط **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ اس نے عبد اللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبد اللہ نے اس انکا مول منگوا بھیجا تو اس نے کہا کہ مین نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبد اللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے درمیان دو آدمی منصف پسند کرلے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبد اللہ نے کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کرین اور انکے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونون چھوڑ دین یعنے بیع کو ابوداؤد اس کے راوی ہین اور نسائی نے فقط مسند روایت کی ہے **ف**

یعنی ہین جبکہ مین بالغ ہون تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق اس حدیث کے نہ تیرے قول کا تو اب مین تجھ سے بیس ہزار لینے کا مستحق ہون۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الدَّعَاوِيْ وَالْبَيِّنَاتِ

ساتوین فصل

دعوون اور گواہون کے بیان مین :۔

(۱) عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعا علیہ پر۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفٰى فِيْ كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوْا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ دو عورتین ایک گھر مین سے رہتی تھین سوا نمین سے ایک باہر آئی درحالانکہ اُس کی ہتھیلی مین سوئی چبھی ہوئی تھی اُس نے دوسری پر دعوی کیا تو یہہ قضیہ ابن عباس رض کی طرف اُٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولکن گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اُس عورت کو اللہ سے ڈراؤ اور اُسپر یہہ آیت پڑھو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کے درمیان دیکر جھوٹی قسمین کہا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین انکو آخرت مین کچھ حصہ نہین الآیۃ لوگون نے اسکو اللہ سے ڈرایا تو اُس نے مان لیا۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۳) وَعَنْهُ رض قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِيْ صُهَيْبٍ رض ادَّعَوْا عِنْدَ مَرْوَانَ بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا رض فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمْ بِذٰلِكَ فَقَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطٰى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ صہیب کے دو بیٹون نے مروان کے پاس دو گھر اور ایک حجرے کا دعوی کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صہیب کو دیے تھے اور مروان نے کہا کہ تمہارا گواہ کون ہے انہون نے کہا کہ ابن عمر رض ہے مروان نے ابن عمر کو بلایا انہون نے گواہی دی کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صہیب کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا کیا تھا تو مروان نے ابن عمر کی گواہی سے ان کے حق مین فیصلہ کیا۔ بخاری

اس کے راوی ہین۔

(۵) وعن ابی موسیٰ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث کل واحد منھما شاھدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینھما نصفین اخرجہ ابوداود والنسائی ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ دو مردون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ایک اونٹ کا دعوی کیا تو دونون مین سے ہر ایک نے دو گواہ بھیجے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو دونون کے درمیان نصف نصف کر دیا ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ رض قال عرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قوم الیمین فسارعوا الیھا فامر ان یسھم بینھم فی الیمین ایھم یحلف اخرجہ البخاری وابوداود ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگون کو قسم کھانے کے واسطے کہا تو سب نے قسم کھانے کے واسطے جلدی کی یعنی سب قسم کھانے پر تیار ہوئے آپ نے حکم کیا کہ اُنکے درمیان قرعہ ڈالا جاوے کہ کون قسم کھاوے بخاری اور ابوداود اس کے راوی ہین

(۷) وعن ابی غطفان بن طریف قال اختصم زید بن ثابت وابن مطیع الی مروان فی دار کانت بینھما فقضی مروان علی زید بن ثابت بالیمین علی المنبر فقال زید احلف لہ مکانی ھذا فقال مروان لا الا عند مقاطع الحقوق فجعل زید بن ثابت رض یحلف ان حقہ لحق وابی ان یحلف علی المنبر فجعل مروان یعجب من ذلک اخرجہ مالک ترجمہ ابو غطفان بن طریف سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور ابن مطیع اپنے ایک مشترک گھر مین جھگڑتے ہوئے مروان کے پاس گئے تو مروان نے زید بن ثابت پر حکم کیا کہ منبر نبوی پر قسم کھاوے زید نے کہا کہ مین اسی جگہہ اُس کے واسطے قسم کھاتا ہون مروان نے کہا کہ نہین مگر نزدیک جگہہ جدا کرنے حقوق کے یعنے منبر پر تو زید نے قسم کھائی کہ مقرر اُسکا حق سچ ہے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا تو مروان اُس سے خوش ہونے لگا مالک اُس کے راوی ہین۔

صورۃ الیمین

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لرجل حلفہ احلف باللہ الذی لا الہ الا ھو مالہ عندک شیء یعنی للمدعی اخرجہ ابوداود ترجمہ صورت قسم کا بیان ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا جس نے قسم کا ارادہ کیا تھا کہ اسطرح قسم کہا۔ مین قسم کہاتا ہون اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین کہ اُس کی کوئی چیز تیرے پاس نہین یعنے مدعی کی۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔

الفصل الثامن فی العدالۃ والشہادۃ

آٹھوین فصل

عدالت اور گواہی کے بیان مین

(۱) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ اخرجہ ابوداود والترمذی عن عائشۃ بعد قولہ

خائنة ولا مجلود حدا ولا مجرب شهادة ولا القانع لاهل البيت ولا ظنين في ولاء ولا قرابة قال انفراها القانع التابع والمراد بالخائن الخيانة في الدين والمال والامانة فان من ضيع شيئا من اوامر الله او ركب شيئا من منهياته لا يكون عدلا والقانع مثل الاجير والوكيل ترد شهادته للتهمة في جر النفع الى نفسه لان التابع لاهل البيت ينتفع بما يصير اليهم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اُسنے اپنے باپ اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی اور نہ حرام کار مرد کی اور نہ حرام کار عورت کی اور نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی پر ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں عائشہ سے یہ قول ہے کہ نہ خائن عورت کی یہہ ہے اور نہ اسکی جو حد میں کوڑے مارا گیا ہو اور نہ اسکی جو گواہی میں آزمایا گیا ہو یعنے گواہی کو پیشہ ٹھیرا لیا ہو اور نہ تابعدار کی واسطے گھر والوں کے اور نہ اُس کی جو ولا اور قرابت میں متہم ہو۔ یعنے غیر کو اپنا مالک یا باپ ٹھیراوے کہا فزاری نے کہ قانع تابعدار کو کہتے ہیں اور مراد ساتھ خائن کے خیانت دین اور مال اور امانت میں ہے اسواسطے کہ جو خدا کے حکموں میں سے کسی چیز کو ضائع کرے یا اُس کی منع کی چیزوں سے کسی چیز کو لاوے تو وہ عادل نہیں ہے یعنے بلکہ وہ فاسق ہے اور قانع کے معنے ہیں تابع جیسے مزدور اور وکیل کہ اس کی گواہی اسواسطے جائز نہیں کہ وہ متہم ہے اسبات میں کہ اپنی ذات کے لیے نفع حاصل کرے اسواسطے کہ جو گھر والوں کا تابع ہو وہ فائدہ پاتا ہے اُس چیز سے جو انکی طرف پھرے۔

(۴) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية اخرجه ابوداود وانما كره شهادة البدوي لما فيه من الجفاء في الدين والجهالة باحكام الشريعة ولعدم ضبطه الشهادة في الغالب على وجهها لقلة معرفته بشروطها واليه ذهب مالك والناس على خلافه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگلی آدمی کی گواہی گاؤں والے پر درست نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور جنگلی کی گواہی اسواسطے مکروہ ہے کہ دین میں جاہل اور بے علم ہوتے ہیں اور احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں اور اکثر اوقات گواہی کو کما حقہ یاد نہیں رکھتے اسواسطے کہ انکو گواہی کے شرائط کی پہچان کم ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور لوگ انکے مخالف ہیں۔

(۵) **وعن** ايمن بن خريم قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور اخرجه ابوداود ورواه الترمذي الا ان اباداود قال عن خريم بن فاتك وخريم صحابي واما ابنه ايمن فقال الترمذي لا نعرف له سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ایمن بن خریم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کی گئی ہے پھر آپنے یہہ آیت پڑھی کہ بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں لیکن ابوداؤد نے خریم بن فاتک سے کہا ہے اور خریم صحابی ہے اور جو ایمن کا بیٹا ہے سو ترمذی نے کہا کہ میں اسکا سماع حضرت سے نہیں پہچانتا ہوں۔

(۶) **وعن** زيد بن خالد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا اخبركم بخير الشهداء الذي ياتي بشهادته قبل ان يسئلها اخرجه مسلم ومالك وابوداود ورواه الترمذي قال مالك هو الذي يخبر بالشهادة التي لا يعلم بها الذي هي له فياتي بها الامام فيقضي له بها **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی

سے مسلم و مالک و ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہنا مالک نے وہ شخص وہ ہے جسکی گواہی مالک کو معلوم نہ ہوا اور وہ اسکو آکر خبر دے کہ میرے پاس تیری گواہی ہے پہر حاکم کے پاس جاکر اُس کے لیے گواہی دے اور حاکم اوسکی گواہی سے اُس کے حق میں ڈگری کرے۔

(۷) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْتَاعَ فَرَسًا مِنْ اَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ لِيَقْضِيَهٗ فَاَسْرَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبْطَأَ الْاَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِيَّ يُسَاوِمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَاعَهٗ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ بَايَعْتَهٗ فَاَقْبَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِكَ جَهْلًا اَنْ لَا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ صَدَقَ اللّٰهُ الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَاعْتَرَفَ الْاَعْرَابِيُّ بِالْبَيْعِ ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گنوار سے گہوڑا خرید اور اُسکو اپنے ساتہہ گہر میں لے گئے تاکہ اُسکا مول ادا کریں سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑہے اور گنوار نے دیر کی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچہے رہ گیا اور کچھ مرد گنوار سے سامنے ہوکر گہوڑے کا مول چکانے لگے اور نہ جانتے تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو خرید لیا ہے تو گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا کہ اگر تم اس گہوڑے کو خرید لیتے ہو تو خیر نہیں تو میں اسکو بیچ ڈالتا ہوں پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گنوار کی پکار سنی تو ٹہیر گئے سو فرمایا کیا میں نے تجہسے گہوڑا مول نہیں لیا گنوار نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نے اسکو تیرے ہاتھ نہیں بیچا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں نے اسکو تجہ سے خرید لیا ہے گنوار کہنے لگا کہ اپنا گواہ لا تو خزیمہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو نے گہوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیونکر گواہی دیتے ہو یعنے تم تو گہوڑا مول لینے کے وقت وہاں موجود نہ تہے خزیمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو سچا جانتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر ٹہیرائی ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے کہ گنوار نے کہا کہ کیا یہی پیغمبر ہیں تو ابوہریرہ رض نے کہا کہ تجکو یہی جہالت کافی ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہیں پہچانتا اللہ نے سچ فرمایا کہ گنوار لوگ سخت تر کفر اور نفاق میں اس قابل ہیں کہ نہ پہچانیں حدین قرآن کے جو خدا نے اپنے رسول پر اوتارا پہر گنوار نے بیع کا اقرار کر لیا۔

شَهَادَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کی گواہی کا بیان۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ اَحْدَثُ الْكُتُبِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْهُ وَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ

رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے
تم اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے کیوں پوچھتے ہو اور حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتاری گئی خدا کی طرف سے تازہ اتری
ہے تم اسکو پڑھتے ہو اس حال میں کہ خالص ہے اس میں کچھ ملاوٹ نہیں ہوئی بلکہ اللہ نے تم سے بیان کر دیا ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی کتاب
کو بدل ڈالا اور متغیر کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھی اور کہا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس کے بدلے تھوڑا مول دنیا
کا لیں کیا جو علم تمکو ملا ہے وہ تمکو انکے سوال سے منع نہیں کرتا اور قسم ہے اللہ کی کہ ہمنے ان میں سے کبھی کوئی مرد نہیں دیکھا
کہ تم سے پوچھتا ہو جو تم پر اتارا گیا بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَا وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ
عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى هٰذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ إِنَّهُمَا مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا
وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے
کہ مسلمان مرد کو دقوقا (ایک جگہ کا نام ہے) موت حاضر ہوئی اور اس نے کسی مسلمان کو نہ پایا جو اس کی وصیت پر گواہ ہو۔
تو اس نے اہل کتاب کے دو مردوں کو اپنی وصیت پر گواہ کیا۔ پھر دونوں کوفے میں آئے اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس حاضر
ہوئے سو دونوں نے انکو خبر دی اور اسکا متروکہ اور وصیت لائے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ ایسا مقدمہ ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد نہیں واقع ہوا تو ابو موسیٰ نے انسے عصر کے بعد اللہ کی قسم لی یہ کہ دونوں نے خیانت نہیں کی
اور نہ جھوٹ بولا اور نہ کچھ بدلا یا اور نہ کچھ چھپایا اور نہ کچھ تغیر کیا اور مقرر یہی اس مرد کی وصیت ہے اور یہی اسکا متروکہ ہے
تو ابو موسیٰ نے انکی گواہی جائز رکھی ابو داؤد اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کی گواہی جائز ہے
جبکہ اس طور سے لی جاوے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے۔

الْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي الْحَبْسِ الْمُلَازَمَةِ

نویں فصل

قید کرنے اور ساتھ رہنے کے بیان میں

(۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا
فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے
دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو تہمت میں قید کیا پھر چھوڑ دیا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ قَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أُخِذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا
لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ اسکا بھائی یا چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف
اٹھا اور حالانکہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو اسنے کہا کہ میرے ہمسائے کیوں قید کیے گئے آپ نے اس سے منہ پھیرا پھر اس نے کچھ ذکر

کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ہمسایون کو اُس کے لیے چھوڑ دو ابوداؤد اس کے راوی ہین -

الفصل العاشر فی قضایا حکم فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دسوین فصل

اُن قصون کے بیان مین جنمین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے

(۱) عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہما قال خاصم رجل من الانصار الزبیر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ التی یسقون بہا النخل فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری وقال ان کان ابن عمتک فتلون وجہہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللہ انی لاحسب ہذہ الآیۃ نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الآیۃ اخرجہ الخمسۃ الحرۃ الارض ذات الحجارۃ السود والشراج جمع شرجۃ وہو مسیل الماء من الجبل الی السہل والجدر والجدار الحائط وقیل الجدر اصل الجدار ویروی بالدال المہملۃ والمعجمۃ وہو مبلغ تمام الشرب ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد زبیر سے جھگڑتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا پتھریلی زمین کی نالی مین جس مین تم کھجور کے درختون کو پانی پلاتے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو پانی پلا کے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے تو انصاری نے غصہ سے کہا کہ ابن زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہین آپ انکی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا آپکے چہرے کا رنگ سرخ ہوا پھر فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی منڈیرون پر پانی چڑھ جائے یعنے لبولب ہو جائے تو زبیر نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ آیت اسی واقعہ مین اتری پس قسم ہے تیرے رب کی اُنکا ایمان نہین جبتک کہ تجکو اپنے جھگڑون کے درمیان منصف نہ ٹھہرا ئین پانچون اسکے راوی ہین حرہ کالی پتھروالی زمین کو کہتے ہین اور شراج جمع ہے شرجہ کی اور وہ پانی بہنے کی راہ ہے پہاڑ سے طرف نرم زمین کی اور جدر اور جدار دیوار کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ جدر دیوار کی جڑ کو کہتے ہین اور وہ دال مہملہ اور معجمہ سے بھی مروی ہے اور وہ نہایت اُس جگہہ کی ہے جہانتک پانی پہونچ سکے -

(۲) وعن ثعلبۃ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی سیل مہزور ومذینیب الذی یقتسمون ماءہ فقضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی علی الاسفل اخرجہ مالک وابو داود ولم یذکر ابو داود مذینیب ومہزور بتقدیم الزای وادی بنی قریظۃ والحجاز وبتقدیم الراء علی الزای موضع سوق المدینۃ ومذینیب اسم موضع بالمدینۃ ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا مہزور اور مذینیب کے سیل مین جسکا پانی بانٹتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قریب مین والا دور والے سے ٹخنوں تک نہ روکے - ابوداؤد و مالک اسکے راوی ہین اور نہین ذکر کیا ابوداؤد نے مذینیب کو اور مہزور ساتھ تقدیم زا کے راہ پر بنی قریظہ اور حجاز کے نالے کا نام ہے اور ساتھ تقدیم را کے زا پر مدینے کے بازار کی جگہہ ہے اور مذینیب ایک جگہہ کا نام ہے مدینے مین -

(۳) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** حرام بن سعید بن محیصہ سے روایت ہو کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک انصاری مرد کے باغ مین داخل ہوئی اور اسکو خراب کر ڈالا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دن کو مال کی نگہبانی مال والون پر واجب ہے اور رات کو مواشی کی نگہبانی مواشی والون پر لازم ہے مالک و ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کی زمین مین بدون اذن کے کہیتی کرے تو اُس کے واسطے زراعت سے کچھ حصہ نہین اور اسکو اپنا خرچ ملیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ اخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِيمِ نَخْلَةٍ فَأَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ أَوْ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذٰلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ دو مرد کہجور کے گرد کی زمین مین جہگڑتے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا وہ ناپی گئی تو وہ سات ہاتھ یا پانچ ہاتھ پائی گئی تو آپنے اسپر فیصلہ کر دیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقَتْلِ وَفِيهِ أَرْبَعَةُ فُصُولٍ

کتاب ہے قتل کے بیان مین اور اسمین چار فصلین ہین۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي النَّهْيِ عَنْهُ

پہلی فصل
قتل سے منع کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْوَرَطَاتُ جَمْعُ وَرْطَةٍ وَهِيَ الْهَلَاكُ **ترجمہ** سعید بن عاص سے روایت ہو کہ اُس نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے امن امان مین ہے جب تک کہ ناحق خون نہ کیا ہو کہا راوی نے کہ ابن عمر نے کہا کہ ہلاکی کے کامون سے جنسے نکلنے کی کوئی راہ نہین اسکو جو اپنے تئین ان مین ڈالے حرام لہو کا بہانا ہے بغیر حلال ہونے کے یعنے ناحق خون کرنا بخاری اسکے راوی ہین اور ورطات جمع ورطہ کی ہے اُسکے معنے مین ہلاک کرنا۔ **ف** معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جس سے دین مین تنگی ہو جاتی ہے مسلمانون کو لازم ہے کہ اور گناہون سے اسکا زیادہ خیال رکھین۔

(۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** معاویہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تعالی ہر گناہ کو بخشے گا۔ مگر اُس مرد کا گناہ جو جان بوجھ کر مسلمان کو مار ڈالے یا وہ مرد جو کافر ہو کر مرے نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کا قتل کرنا خدا کے نزدیک دنیا کے دور ہو جانے سے بڑا ہے۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔ یعنے دنیا کا دور ہو جانا خدا کے نزدیک آسان تر ہے اس سے کہ کسی ایماندار کو ناحق قتل کیا جاوے۔

(۴) وَعَنْ اَبِی الْحَكَمِ الْبَجَلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو الحکم بجلی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ اور ابو سعید سے سنا کہ ذکر کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان اور زمین والے کسی مومن کے خون کرنے میں شریک ہوں تو خدا تعالی سب کو اوندھا کر کے دوزخ میں ڈالے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَمَعْنَاهُ اَنَّ الْاِيْمَانَ يَمْنَعُ الْمُؤْمِنَ اَنْ يَفْتِكَ بِاَحَدٍ وَيَحْمِيْهِ اَنْ يُفْتَكَ بِهٖ فَكَاَنَّهٗ قَدْ قَيَّدَ الْفَاتِكَ وَمَنَعَهٗ مِنَ الشَّيْءِ فَهُوَ لَهٗ قَيْدٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان منع کرتا ہے قتل کو نہ قتل کرے مومن کسی کو حالت غفلت میں۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور اُس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان مومن کو منع کرتا ہی اور نگاہ رکھتا ہے اس سے کہ کسی کو قتل کرے گویا کہ کہا کہ قید کیا ہے اُس نے فاتک کو اور منع کیا ہے اسکو کوشش سے پس اُس کے واسطے قید ہے **ف** فتک یہ ہے کہ کسی کو حالت غفلت میں قتل کرے یعنی مومن کو ایمان مانع ہے کہ کسی کو بیخبر قتل نہ کرے یہانتک کہ اسکا ایمان دریافت کرے کہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ اَلْكِفْلُ اَلْحَظُّ وَالنَّصِيْبُ **ترجمہ** ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل کیجاوے مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنے قابیل پر اسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنے وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ پہلے پہل خون کرنے کی راہ اُسی نے نکالی۔ ابو داؤد کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں کفل کے معنی ہیں حظ اور حصہ۔

(۷) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِیْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِیْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لِیْ وَيَجِیْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِیْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ۔ **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ قیامت میں ایک مرد دوسرے کا ہاتھ پکڑے آویگا سو کہے گا اے میرے رب اس نے مجھکو قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماویگا تونے اسکو قتل کیوں کیا وہ کہے گا کہ فلانے کی عزت کے لیے یہ فرماوے گا کہ وہ عزت فلانے کے واسطے نہیں تو وہ پھرے گا اسکا گناہ لے کر نسائی اُس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضہ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَاقَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ءَ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ لَاذَ اَيْ اِلْتَجَأَ وَاحْتَمٰى وَقَوْلُهٗ فَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ فِيْ اِبَاحَةِ الدَّمِ لِاَنَّ الْكَافِرَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ مُبَاحُ الدَّمِ فَاِذَا اَسْلَمَ فَقَتَلَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّ قَاتِلَهٗ مُبَاحُ الدَّمِ بِحَقِّ الْقِصَاصِ **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں کافروں سے کسی مرد کو ملوں یعنے جنگ جہاد میں میرا اُسکا مقابلہ ہو پھر ہم آپسمیں لڑیں اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھسے ایک درخت کی پناہ پکڑے اور کہے کہ میں اللہ کا اسلام لایا یعنے کلمہ پڑھے تو کیا میں اُسکو قتل کر ڈالوں بعد اسکے کلمہ پڑھنے کے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مت مار اُسکو جواب مسلمان ہو گیا تو اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ پہلے اُسنے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا پھر کلمہ کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو مت مار سو اگر تو اُسکو مارے گا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہے۔ اور تو اُسکی مثل واجب القتل ہو جائے گا جیسے وہ کافر تھا کلمہ پڑھنے سے پہلے شیخین اور ابو داؤد اُس کے راوی ہیں لاذ کے معنے ہیں اُسنے التجا کی اور حفاظت میں ہوا اور فرمایا کہ تو بجائے اس کے ہے یعنی تیرا خون کرنا مباح ہو جائے گا اسواسطے کہ کافر اسلام لانے سے پہلے مباح الاسلام ہوتا ہے پھر اگر وہ مسلمان ہو جائے اور کوئی اُسکو مار ڈالے اُس کے قاتل کو اُس کے قصاص میں مارنا واجب ہو گا۔

(۹) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ وَكَانَ عَيْنًا لِاَبِيْ سُفْيَانَ وَحَلِيْفًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ اِلٰى اِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا فرات بن حیان کے مارنے کا اور وہ ابو سفیان کا جاسوس تھا اور ایک انصاری مرد کا ہم قسم تھا تو وہ انصاری کی ایک مجلس پر گذرا تو کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں تو کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بعضے ایسے مرد ہیں ۔ ۔ ۔ کہ میں اُنکے ایمان کا اعتبار نہیں کرتا اور انہیں میں سے ہے فرات بن حیان ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا يُبِيْحُ الْقَتْلَ

دوسری فصل

اوس قصور کے بیان میں جو قتل کو واجب کرتا ہے

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اُس کی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور گواہی دے اسکی کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں مگر ساتھ ایک تین باتوں کے ایک تو بیاہا ہوا مرد جو حرام کاری کرے دوسری جان بدلے جان کے تیسری مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا اسلامانوں کے گروہ سے الگ ہوا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں **ف** یعنی مسلمان کا قتل کرنا تین صورتوں سے جائز ہے ایک تو نکاح والا زنا کرے دوسری خون کے بدلے خون تیسری مرتد ہوجانا دین اسلام سے

(۲) وَعَنْ مُخَارِقٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلرَّجُلُ یَاْتِیْنِیْ یَاْخُذُ مَالِیْ قَالَ ذَکِّرْہُ بِاللّٰہِ فَقَالَ فَاِنْ لَّمْ یَذَّکَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَیْہِ بِمَنْ حَوْلَکَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ حَوْلِیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَیْہِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاٰی السُّلْطَانُ عَنِّیْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِکَ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْ شُھَدَآءِ الْاٰخِرَۃِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَکَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ مخارق سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا یا حضرت کوئی مرد میرے پاس آتا ہے تاکہ میرا مال چھین لے فرمایا کہ اُسکو اللہ سے ڈرا اُس نے کہا کہ اگر وہ اللہ سے نڈرے تو پھر فرمایا کہ اپنے گرد والوں سے اُسپر مدد لے اُس نے کہا کہ اگر میرے گرد کوئی مسلمان نہ ہو تو پھر کیا کروں فرمایا کہ اُسپر بادشاہ سے مدد مانگ اُس نے کہا کہ اگر بادشاہ مجھسے دور ہو تو پھر فرمایا کہ اپنا مال بچانے کے لیے لڑ یہانتک کہ تو آخرت کے شہیدوں سے ہووے۔ یا اپنا مال بچا لیوے۔ نسائی اُس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُہٗ بِالسَّیْفِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جادوگر کی حد یکبارگی تلوار سے مار ڈالنا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَۃَ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ حَفْصَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِیَۃً لَّھَا سَحَرَتْھَا وَقَدْ کَانَتْ دَبَّرَتْھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عبدالرحمن بن سعد سے روایت ہے کہ اُسکو خبر پہونچی کہ حضرت حفصہ نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کیا جسنے انکو جادو کیا تھا اور انھوں نے مدبر کیا تھا اُسکو مالک اُس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ حُکْمِ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ

تیسری فصل
اپنے تئین قتل کرنیوالے کے حکم میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسُمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ

فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ يَتَوَجَّأُ أَيْ يَضْرِبُ نَفْسَهُ بِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آپ کو ۔ ۔ پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے گا تو وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکان سے گرا کرے گا ۔ پڑا رہے گا اس میں سدا و ابدًا ۔ اور جو زہر پی کر اپنے تئیں مارے گا تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ کی آگ میں اسکو پیا کرے گا مدام ۔ اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مارے گا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا ۔ دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں اسکو مارا کرے گا ہمیشہ ۔ پانچوں اسکے راوی ہیں ۔ اور یتوجاء کے معنی ہیں اپنی جان کو اس سے مارے گا **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان کو مارے گا ۔ دوزخ میں اسی چیز کا اسپر عذاب ہوا کرے گا ۔ پھر اسکو حلال جانا ہے تو دوزخ میں ہمیشہ رہے گا نہیں تو ایک دراز مدت تک رہیگا ۔

(۲) **وَعَنْهُ** رض قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ بِهِ جِرَاحَةٌ شَدِيدَةٌ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَأَخَذَ ذُبَابَ سَيْفِهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر میں حاضر ہوئے تو آپ نے ایک شخص مدعی اسلام کے حق میں فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر جب وہ لڑائی میں حاضر ہوا تو بہت سخت لڑا سو اسکو زخم لگا تو کسی نے کہا یا رسول اللہ جو ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ دوزخی ہے اس نے سخت لڑائی کی اور البتہ وہ مر گیا ہے سو قریب تھے کہ بعضے مسلمان شک میں پڑیں سو وہ اسی حالت میں تھے کہ ناگاہ اس کے حق میں کہا گیا کہ وہ مرا نہیں لیکن اسکو سخت زخم لگا ہے پھر جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہ کر سکا سو اس نے تلوار کی نوک پکڑی اور اپنے پیٹ میں رکھ کر اسپر اپنا بوجھ ڈالا اور اپنی جان کو قتل کیا پھر کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر یعنے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم کیا تو انہوں نے لوگوں میں پکار دیا کہ مقرر شان یہ ہے کہ مسلمان آدمی کے سوا کوئی بہشت میں نہ جائیگا ۔ اور مقرر خدا اس دین کی مدد کرتا ہے گناہگار آدمی سے شیخین اس کے راوی ہیں ۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ لَا أُصَلِّي عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ ایک شخص نے اپنے تئیں مار ڈالا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکا جنازہ نہیں پڑھتا ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں ۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيمَا يَجُوزُ قَتْلُهُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَا لَا يَجُوزُ

چوتھی فصل

ان جانوروں کے بیان مین جن کا قتل کرنا جائز ہی اور جن کا جائز نہیں ہے

(۱) عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلن في الحرم الغراب والحدأة والعقرب والفارة والكلب العقور اخرجه الستة ولمسلم في رواية قالت امر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بقتل خمس فواسق في الحل والحرم وابدل ابوداود وفي رواية له عن ابي هريرة رض مكان الغراب الحية وقيل لهذه الحيوانات الخمس فواسق على سبيل الاستعارة لخبثها ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وہ سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جائین حرم مکہ مین کوا چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا بہت کاٹنے والا چھیون اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا پانچ موذی جانورون کے قتل کرنے کا حل مین اور حرم مین اور ابوداود نے اپنی روایت مین ابوہریرہ رض سے کوّے کے بدلے سانپ کو ذکر کیا ہے اور ان پانچ جانورون کو فاسق بطریق استعارہ کے کہا گیا ہے انکے خبیث ہونے کے سبب سے۔

(۲) وعن ابن مسعود رض قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمنى اذ نزلت عليه والمرسلات عرفا فانه ليتلوها واني لاتلقاها من فيه وان فاه لرطب بها اذ وثبت علينا حية فقال اقتلوها فابتدرناها لنقتلها فسبقتنا فقال وقيت شركم كما وقيتم شرها اخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جس حالت مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا مین تھے۔ کہ آپ پر سورۂ مرسلات اوتری اور آپ اسکو پڑھ رہے تھے اور مین اسکو آپکے منہ سے سیکھتا تھا۔ اور آپ کی زبان اس سے تر تھی کہ ناگاہ ہماری طرف ایک سانپ کودا فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو جھپٹے سو وہ ہمسے آگے بڑھ گیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس کو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اس کے شر سے بچایا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على المنبر يقول اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويستسقطان الحبل قال عبد الله فبينا انا اطارد حية لاقتلها فناداني ابو لبابة لا تقتلها فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امر بقتل الحيات فقال انه نهى بعد ذلك عن ذوات البيوت وهي العوامر اخرجه الستة الا النسائي شبه الخطين الاسودين على ظهر الحية بالطفيتين والطفية بضم الطاء خوصة المقل وقيل الطفية الحية والمراد على هذا اقتلوا كل حية ما كان له ولد وما لا ولد له وهو الابتر والعوامر الحيات التي تكون في البيوت سميت بذلك لطول اعمارها ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ سنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ مار ڈالو سانپون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونون آنکھ کو اندھا کر دیتے ہین اور عورتون کے حمل گرا دیتے ہین سو جس حالت مین کہ مین ایک سانپ پر دوڑ کرتا تھا تاکہ اسکو مارون سو ابو لبابہ نے مجھے پکارا کہ اسکو مت مار مین نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم کیا ہے انہون نے کہا کہ اس کے بعد آپنے گھرون کے سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے اور وہ جن ہین جو

گہرون مین رہتے ہین پشانی کے سوا چپیون اسکے راوی ہین اور بعضون نے کہا کہ طفیہ سانپ کو کہتے ہین اور مراد اسپر یہہ ہوگی کہ مار ڈالو ہر سانپ کو جسکی اولاد ہوا اور جسکی اولاد نہو اور وہ ابتر ہے اور عوامر ان سانپون کو کہتے ہین جو گہرون مین رہتے ہین انکو عوامر اسواسطے کہتے ہین کہ انکی عمر دراز ہوتی ہے۔

(۴) وَعَنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ فَاَتٰى اَهْلَهٗ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَاِذَا حَيَّةٌ عَظِيْمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا اَلْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحْيِيَهٗ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى فَاٰذِنُوْهُ هُوَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حَرَجٍ اِنْ عُدْتَّ اِلَيْنَا فَلَا تَلُوْمَنَا اِنْ نُّضَيِّقَ عَلَيْكَ بِالطَّرْدِ وَالتَّتَبُّعِ

ترجمہ سائب سے روایت ہے کہ مین ابو سعید کے پاس اندر گیا تو مین نے انکو نماز پڑہتے پایا سو مین بیٹہ کر ان کی انتظار کرنے لگا تو مین نے گہر کے ایک کنارے چہڑیون مین آہٹ سنی مین نے مڑکر دیکہا تو ناگاہ سانپ نظر پڑا تو مین کودا کہ اس کو قتل کرون انہون نے مجہ کو اشارہ کیا کہ بیٹہ جا مین بیٹہ گیا پہر نماز سے پہر تو حویلی مین ایک گہر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کیا تو اس گہر کو دیکہتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا کہ ہم مین ایک جوان اس مین رہتا تہا اس نے تازہ شادی کی تہی ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ جنگ خندق کی طرف نکلے سو وہ جوان دوپہر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن لیا کرتا تہا۔ (یعنے اور اذن لیکر) اپنے گہر والون کی طرف پہر جاتا تہا۔ سو ایک دن اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن لیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہتہیار ہین لے ہو اسواسطے کہ مجہکو تجہ پر قریظہ کا خوف ہے کہ کہین وہ تجہے مار نہ ڈالین۔ اس نے ہتہیار لے لیے اور اپنے گہر والون کے پاس آیا تو ناگہان اس نے دیکہا کہ اس کی عورت دونون دروازون کے درمیان کہڑی ہے تو اس نے اس کی طرف نیزہ جہکایا تاکہ اسکو نیزے سے زخمی کرے اور اسکو غیرت آئی عورت نے اس سے کہا کہ اپنے نیزہ کو روک رکہہ اور گہر کے اندر جا کر دیکہہ جس نے مجہ کو نکالا۔ وہ گہر مین گہسا تو ناگہان اس نے ایک بڑا سانپ بچہونے پر لپٹا ہوا دیکہا سو اس نے نیزے کو اس کی طرف جہکایا اور اسکو اس مین پرو لیا۔ پہر نکلا اور اسکو گہر مین گاڑ دیا تو سانپ تڑپ کر اسپر پڑا۔ یعنے اور اسکو کاٹا پہر نہ معلوم ہوا کہ دونون مین کون جلدی مرا۔ سانپ یا جوان۔ پہر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہہ حال ذکر کیا اور ہمنے کہا دعا کیجیے کہ اللہ اسکو زندہ کردے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بہائی کے واسطے مغفرت مانگو پہر فرمایا کہ مدینے مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوے ہین سو جب تم

ان مین سے کچھ چیز یعنے کوئی سانپ دیکھو تو اُسکو تین دن پکارو دپھر اگر اُسکے بعد تمکو نظر آوے تو اس کو مار ڈالو کہ سوا اسکے کچھ نہین کہ وہ شیطان ہے مسلم و مالک و ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہین اور فاذنوہ کے معنے یہ ہین کہ کہے کہ اگر تو پھر ہمارے سامنے نکلے گا تو تنگی مین پڑے گا۔ پھر اگر ہم تجھ پر تنگی کرین تو دفع کرنے اور درپے ہونے سے تو ہمکو ملامت نہ کیجیو۔

(۵) وعن ابن ابی لیلی عن ابیه قال سُئِلَ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن جنان البیوت فقال اذا رأیتم منهن شیئا فی مساکنکم فقولوا انا ننشدک العهد الذی اخذ علیکم نوح وننشدک العهد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود لا تؤذونا ولا تتراءَونا فان عدن فاقتلوهن اخرجه ابو داود والترمذی ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھرون کے جنون کا مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا کہ جب تم ان مین سے کسی چیز کو اپنے گھرون مین دیکھو تو اُس سے کہدو کہ ہم تجھ سے طلب کرتے ہین وہ عہد جو نوح علیہ السلام نے تم سے لیا اور قسم دیتے ہین تجھ کو اُس عہد کی جو سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا کہ ہم کو ایذا مت دو اور ہمکو نظر مت آؤ اُس کے بعد پھر ظاہر ہون تو اُن کو مار ڈالو ابو داؤد .... اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اقتلوا الحیات کلهن فمن خاف ثارهن فلیس منی وفی روایة اقتلوا الکبار الا الجان الابیض الذی کانه قضیب فضة اخرجه ابو داود والترمذی ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو سب سانپون کو اور جو انکو بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمسے نہین اور ایک روایت مین ہے کہ مار ڈالو بڑے سانپون کو مگر جو سانپ چاندی کی چھڑی کی طرح سفید ہو اُسکو نہ مارو ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال قال من ترک الحیات مخافة طلبهن فلیس منا ما سالمناهن منذ حاربناهن اخرجه ابو داود ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ مارے سانپون کو اُن کے بدلہ لینے کے خوف سے وہ ہمسے نہین یعنے ہمارے طریقے پر نہین ہم اُن سے صلح نہین کی جب سے ہمنے انکو دشمن ٹھیرایا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن العباس انه قال یا رسول الله انا نرید ان نکنس زمزم وان فیها من هذه الحیات الصغار فامره بقتلهن اخرجه ابو داود ترجمہ عباس رض سے روایت ہے کہ اُس نے کہا یا رسول اللہ ہم چاہتے ہین کہ زمزم کے کوئین کو پاک صاف کرین اور پھر اُس مین یہ چھوٹے سانپ ہین سو آپنے انکو حکم کیا انکے مار ڈالنے کا ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۹) وعن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم للوزغ الفویسق ولم اسمعه امر بقتله اخرجه الشیخان والنسائی ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو فاسق کہا اور مین نے آپسے نہین سُنا کہ اُس کے مارنیکا حکم کیا ہو شیخین و نسائی اس کے راوی ہین۔

(۱۰) وعن سعد بن ابی وقاص رض ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فویسقا اخرجه مسلم وابو داود ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے گرگٹ مار ڈالنے کا اور اُس کا نام فاسق رکھا مسلم ابو داؤد اُسکے راوی ہین۔

(۱۱) وعن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من قتل وزغا فی اول ضربة

كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی چوٹ مین مار ڈالے اُسکے واسطے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور جو دوسری چوٹ مین مارے اُسکو اُس سے کم۔ اور جو تیسری مین مارے اُس کو اس سے بھی کم مسلم اسکے راوی ہین۔ اور یہ لفظ اسکے ہین اور روایت کیا ابو داؤد اور ترمذی نے بہی۔

اَلْكِلَابُ
کتون کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ زَرْعًا قَالَ وَكُنَّا نَنْبَعِثُ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا اِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتّٰى اِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا سوا ئے کتے شکاری کے اور کتے بکریون اور مویشی کے یعنے شکار کے واسطے اور بکریون اور مویشی کی حفاظت کے واسطے کتا رکھنا جائز ہے۔ انکو مارنا نہ چاہیے۔ تو ابن عمر سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جو کتا کھیتی کی حفاظت کے واسطے رکھا ہوا ہو اسکو بھی نہ مارنا۔۔ چاہیے تو ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کھیتی رکھتے ہین (یعنے وہ شاید کھیتی کے لالچ سے اسکو بھی مستثنیٰ کرتے ہین ورنہ حقیقت مین مستثنیٰ نہین)۔ کہا اور ہم مدینے مین اور اسکی اطراف مین بھیجے جاتے تھے سو ہم جو کتا دیکھتے تھے مار ڈالتے تھے یہانتک کہ اگر کسی جنگلی عورت کے ساتھ کتا پاتے تھے تو اسکو بھی مار ڈالتے تھے ابو داؤد کے سوائے چھہون اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ غَنَمٍ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گھر والے کتا رکھین تو اُن کے عمل سے ہر روز قیراط بھر ثواب گھٹایا جاتا ہے سوائے کتے شکاری کے اور کھیتی اور بکریون کے رزین اس کے راوی ہین۔

اَلنَّمْلُ
چیونٹی کا بیان ہین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چار جانورون کے مارنے سے منع کیا چیونٹی سے اور شہد کی مکھی سے اور ہد ہد سے اور سفید چڑیا سے ابو داؤد اُس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقِصَاصِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ
کتاب ہے قصاص کے بیان مین اور اس مین چار فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّفْسِ
پہلی فصل

قصاص نفس کے بیان مین

اَلْعَمَدُ

قتل عمد یعنے جان بوجہ کر مارنیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ عَمَدًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَلِوَلِیِّہٖ اَنْ یَّخْتَارَ اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ یَّقْتَصَّ وَاِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ یَّاْخُذَ الدِّیَۃَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَۃَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدِہٖ ثُمَّ تَلَا فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوشریح سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بوجہ کر قتل کیا جاے تو اُس کے ولی کو جائز ہے کہ تین باتون مین سے جو بات چاہے اختیار کرے یا تو خون کے بدلے خون لیوے یا معاف کر دیوے یا قاتل سے خون بہا لیوے پہر اگر چوتہی بات چاہے تو اسکا ہاتہہ پکڑ لو پہر یہ آیت پڑہی اور جو اُس کے بعد تعدی کرے تو اُس کے واسطے عذاب ہے درد ناک ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مُؤْمِنًا فَھُوَ قَوَدٌ بِہٖ فَمَنْ حَالَ دُوْنَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ اَلصَّرْفُ اَلنَّفْلُ وَالْعَدْلُ اَلْفَرْضُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی ایمان دار آدمی کو قتل کرے وہ اُس کے بدلے مین مارا جاوے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر خدا کی لعنت اور غضب ہے خدا نہ قبول کرے گا اسکی نفل عبادت کو نہ فرض کو رزین اس کے راوی ہین صرف کے معنے ہین نفل اور عدل کے معنے ہین فرض۔

اَلْخَطَاۗءُ وَعَمَدُ الْخَطَاۗءِ

قتل خطاء اور خطاء عمد کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّا فِیْ رَمْیٍ یَکُوْنُ بَیْنَھُمْ بِالْحِجَارَۃِ اَوْ قَالَ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَا فَھُوَ خَطَاٌ وَعَقْلُہٗ عَقْلُ الْخَطَاۗءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَھُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَلَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ اَلْعِمِّیَّا بِکَسْرِ الْعَیْنِ وَتَشْدِیْدِ الْمِیْمِ الْمَکْسُوْرَۃِ وَالْقَصْرِ مَصْدَرٌ وَمَعْنَاہُ اَنْ یُّوْجَدَ بَیْنَھُمْ قَتِیْلٌ یَعْمٰی اَمْرُہٗ وَلَا یَتَبَیَّنَ قَاتِلُہٗ فَحُکْمُہٗ حُکْمُ قَتِیْلِ الْخَطَاۗءِ یَجِبُ فِیْہِ الدِّیَۃُ **فائدہ** خطا دو قسم ہے ایک خطا محض اور ایک خطا شبہ عمد خطا محض یہ ہے کہ دور سے کسی چیز کو شکار گمان کر کے تیر مارا۔ اور وہ حقیقت مین آدمی تہا اور شبہ عمد یہ ہے کہ کسی کو قصدًا مارے ایسی چیز سے جس سے غالبًا آدمی قتل ہوتا ہوا ور مر جاے ... جیساکہ حدیث مین مذکور ہے ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اندہا دہند مین مارا جاے کہ آدمیون کے درمیان پتہر بازی ہو یا کوڑا بازی یا لاٹہیون کی مار مین تو وہ قتل خطا ہے اور اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجہ کر مارے یا مارا جاے تو اسکا قصاص ہے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر اللہ کی لعنت اور غضب ہے نہ اسکی نفل عبادت قبول کرے گا نہ فرض کو ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین عمیا سات زیر عین کے اور تشدید میم مکسور کے اور قصر کو مصدر ہے اور معنی یہہ ہے کہ انکے درمیان ایک آدمی مقتول پایا جاے اُسکا کام

ہو اوسکا قاتل ظاہر نہ ہو تو حکم اُسکا حکم مقتول خطا کا ہے اس مین دیت واجب ہے ۔ (یعنے قصاص نہین)

۲۰ وَعَن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْدُ اٰخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهٗ قَالَ كَيْفَ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ وَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهٗ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ اُرِدْ قَتْلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِيْ مِنْ مَالٍ اِلَّا كِسَائِيْ وَفَاْسِيْ قَالَ اَتَرٰى قَوْمَكَ يَفُكُّوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَرَمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِنِسْعَتِهٖ وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَمَا اَخَذْتُهٗ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهٖ وَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ اَلنِّسْعَةُ سَيْرٌ يُضْفَرُ عَلٰى شِبْهِ الْاَعِنَّةِ تُشَدُّ بِهِ الرِّحَالُ وَقَوْلُهٗ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ لَمْ يَرَ لِصَاحِبِ الدَّمِ اَنْ يَقْتُلَهٗ لِاَنَّهٗ ادَّعٰى اَنَّ قَتْلَهٗ كَانَ خَطَاءً اَوْ كَانَ شِبْهَ عَمْدٍ فَاَوْرَثَ شُبْهَةً فِيْ نَفْيِ الْقَوَدِ وَالثَّانِيْ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنَّهٗ مِثْلُهٗ فِيْ حُكْمِ الْبَوَاءِ فَصَارَا مُتَسَاوِيَيْنِ لَا فَضْلَ لِلْمُقْتَصِّ حَيْثُ اسْتَوْفٰى حَقَّهٗ مِنَ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ

ترجمہ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو رسی سے کہینچتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرے بہائی کو قتل کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اُس کو قتل کیا ہے اُسنے کہا کہ اگر یہ اقرار نہ کرتا۔ تو مین اسپر گواہ قائم کرونگا تو اُس نے کہا کہ ہان فرمایا تو نے اسکو کسطرح قتل کیا کہا کہ مین اور وہ دونون درخت سے پتے جہاڑ جہاڑ کر جمع کر رہے تہے۔ سو اُس نے مجہ کو گالی دی اور غصہ دلایا تو مین نے اُس کے سر مین کلہاڑی ماری سو مین نے اسکو قتل کر ڈالا مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ میرا ارادہ اس کے قتل کا نہ تہا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کچہ ہے کہ تو اپنی جان کی دیت دے اُس نے کہا کہ میرے پاس کچہ مال نہین سوائے میری چادر اور کلہاڑی کے فرمایا کیا تو دیکہتا ہے کہ تیری قوم تجہ کو خرید لے اسنے کہا کہ مین اپنی قوم پر اُس سے ذلیل تر ہون یعنے قوم کے نزدیک میری ایسی عزت نہین ۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسی اسکی طرف پہینکدی اور فرمایا کہ اپنے ساتہی کو پکڑ لے وہ مرد اسکو لے چلا پہر جب اُس نے پیٹہ پہیری تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اُس نے اسکو قتل کیا تو وہ اسکی مثل ہوجائے گا وہ آپ کی طرف پلٹ آیا۔ اور کہا مجہکو خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اُسنے اسکو قتل کیا تو وہ ہی اسکی مثل ہے اور مین نے اسکو نہین پکڑا مگر آپکے حکم سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ وہ اپنا گناہ اور تیرے بہائی کا گناہ لے کر پہرے اُس نے کہا کیون نہین اے نبی اللہ کے فرمایا سو یہہ اسی طرح ہے تو اُس نے اسکی رسی پہینکدی اور اسکو چہوڑ دیا۔ اور نسعہ چمڑے کی رسی کو کہتے ہین جو باگ کی طرح گوندہی جاتی ہے ۔ اُس سے کجاوے باندہے جاتے ہین ۔ اور یہہ جو فرمایا کہ اگر اُس نے اسکو قتل کیا تو اسکی طرح ہوجائے گا۔ تو اُس مین دو معنون کا احتمال ہے ایک یہہ کہ آپنے نہ جائز دیکہا کہ ولی مقتول کا اسکو قتل کرے اسواسطے کہ اس نے دعوی کیا تہا کہ اسنے چوک کر مارا ہے یا اُسکی قتل مشبہ عمد تہی سو اُس نے شبہ پیدا کیا قصاص کے نہ واجب ہونے مین ۔

دوسری یہ مراد ہے کہ وہ اسکی مثل ہے گناہ کے حاصل کرنے مین سو دونون برابر ہو جاوینگے قصاص لینے والے کے واسطے کوئی فضیلت نہ رہیگی اسواسطے کہ اُس نے مقتول سے اپنا حق پورا پا لیا۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ لِلْوَلِيِّ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَسُمِّيَ ذُو النِّسْعَةِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین ایک مرد نے دوسرے مرد کو قتل کیا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف اٹھایا گیا آپ نے اسکو ولی مقتول کے حوالہ کر دیا قاتل نے کہا یا حضرت مین نے اُس کے قتل کا ارادہ نہ کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا کہ خبردار ہو اگر وہ سچا ہو اور تو نے اسکو قتل کیا تو آگ مین داخل ہوگا اُس نے اُسکو چھوڑ دیا اور چمڑے کی رسی سے اسکی مشکیں باندھی ہوئی تھین سو وہ اپنی ناڑی کو گھسیٹتا ہوا نکلا تو اُسکا نام ذو النسعہ پڑ گیا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

اَلْوَالِدُ وَالْوَلَدُ
باپ بیٹے کے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنْ اِبْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے روبرو باپ کا بدلہ بیٹے سے لیا۔ اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ اِبْنُكَ هٰذَا قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ بِهٖ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَلْفِهٖ وَمِنْ قُرْبِ شَبَهِيْ مِنْ اَبِيْ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف چلا پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے مین نے کہا کہ میرا بیٹا ہے اور قسم ہے کعبہ کے رب کی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ کہا کہ مین اسکی گواہی دیتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسکرائے اُس کی قسم سے اور میرے باپ کے ساتھ میری مشابہ ہونے سے پھر فرمایا کہ خبردار نہ اسکا قصور تیرے سر پر پڑے گا اور نہ تیرا قصور اسپر پڑے گا۔ یعنی ایک کے قصور کے بدلے دوسرا نہ پکڑا جائیگا۔ ابو داؤد و نسائی اس کے راوی ہین۔

اَلْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ
ایک شخص کے خون کے بدلے جماعت کے قتل کرنے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ رض لَوِ اشْتَرَكَ فِيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ اَرْبَعَةً قَتَلُوْا صَبِيًّا وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعِنْدَ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ رض قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فریب سے مارا گیا تو عمر فاروق نے کہا کہ اگر صنعاء ایک شہر کا نام ہے والے اُس کے خون مین شریک ہوتے تو مین اُس کے بدلے سب کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ چار شخصون نے ایک لڑکے کو قتل کیا اور ذکر کی حدیث مثل اسکی۔ بخاری اسکے راوی ہین اور مالک کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رض نے پانچ یا سات آدمیون کو ایک مرد کے بدلے قتل کیا جنہون نے

اُسکو فریب دیکر مارا تھا اور کہا کہ اگر صنعا کے رہنے والے اسپر جمع ہوتے تو مین انکے بدلے سبکو قتل کرتا - ف غیلہ یہہ ہے کہ فریب دیکر کسی شخص کو ایسی پوشیدہ جگہہ مین لیجاوے جہان کوئی نہ دیکھتا ہو پھر وہان اُسکو مار ڈالے -

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَعْنَاهُ مَنْ فَعَلَ بِعَبْدِهٖ ذٰلِكَ بَعْدَ عِتْقِهٖ اِيَّاهُ - ترجمہ سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو قتل کرے اُسکو ہم قتل کرینگے اور جو اسکے ہاتھہ یا پاؤن کاٹے اُس کے ہم ہاتھہ پاؤن کاٹینگے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور نسائی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اپنے غلام کو خصی کر ڈالے ہم اُسکو خصی کرین گے کہا خطابی نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو آزاد کرنے کے بعد اسکے ساتھہ یہہ کام کرے -

اَلْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

قتل کرنا مسلمان کا بدلے کافر کے

(۱) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ سَوْدَاءَ فِيْ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهٗ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابو جحیفہ رض سے روایت ہے کہ مینے علی مرتضی سے کہا اے امیر المومنین کیا تمہارے پاس کچھہ سیاہ سفید پر لکھا ہوا ہے جو خدا کی کتاب مین نہین انہون نے فرمایا کہ نہین قسم ہے اُس کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا - مین اُسکو نہین جانتا (یعنے سوائے قرآن کے ہمارے پاس کچھہ وصیت نامہ حضرت کا لکھا ہوا نہین ہے) مگر جو کچھہ خدا کسی مرد کو قرآن مین دے اور جو ورق مین ہے مین نے کہا اس ورق مین کیا ہے کہا احکام دیت کے اور چھوڑنا قیدی کا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جاوے بخاری ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ النَّخَعِيُّ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهٗ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ قیس بن عبادہ رض سے روایت ہے کہا کہ مین اور اشتر نخعی دونون حضرت علی کی طرف چلے تو ہمنے اُن سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمکو کچھہ خاص وصیت کی ہے جو عام لوگون کو نہین کی فرمایا کہ نہین مگر جو اسمین ہے سو انہون نے اپنی تلوار کے غلاف میں سے ایک مکتوب نکالا تو ناگاہ اُس مین لکھا ہوا تھا کہ سب مسلمانون کے خون برابر ہین (یعنے کسی طرح کا فرق نہین) اور اُنکا ہاتھہ ایک ہے اپنے غیرون پر (یعنے ایک دوسرے کی مدد کرنے مین اور کوشش کیا جاوے انکے عہد و پیمان مین ادنے اُنکا (یعنے اگر کوئی ادنی مسلمان کسی کافر کے ساتھہ عہد و پیمان کرے تو باقی مسلمانون کو اُسکا عہد توڑنا جائز نہین) خبردار ہو مسلمان کو کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ عہد والا اپنے عہد مین اور جو کوئی بدعت نکالے تو اُسکا وبال اُسکی جان پر ہے اور جو نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہہ دے تو اسپر خدا کی اور فرشتون

کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے ابوداؤد و نسائی اُس کے راوی ہین۔

المجنون والسکران
دیوانے اور نشے والے کا بیان

(١) عَنْ يحيى بن سعيد أنّ مروان كتب إلى معاوية بن أبي سفيان أنّه أُتي إليه بمجنون قد قتل رجلا فكتب إليه أن اعقله ولا تُقد منه فإنّه ليس على مجنون قود أخرجه مالك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ مروان نے معاویہ بن ابوسفیان کی طرف لکھا کہ میرے پاس ایک دیوانہ لایا گیا۔ اُس نے ایک مرد کو قتل کر ڈالا ہے تو معاویہ نے اُس کی طرف لکھا کہ اُس سے دیت لو اور بدلہ نہ لو اسواسطے کہ دیوانے پر قصاص نہین ہے مالک اس کے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ مالك أنّه بلغه أنّ مروان كتب إلى معاوية أنّه أُتي بسكران قد قتل فكتب إليه أن اقتله ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو خبر پہونچی کہ مروان نے معاویہ کی طرف لکھا کہ میرے پاس ایک نشے والا لایا گیا جس نے ایک مرد کو قتل کیا ہے تو معاویہ نے اُس کی طرف لکھا کہ اسکو اس کے بدلے قتل کرے۔

(٣) وَعَنْ علي أنّ يهوديّة كانت تشتم رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وتقع فيه فخنقها رجل حتّى ماتت فأبطل النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم دمها أخرجه أبو داود ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی اور آپ کی بدگوئی کرتی تھی تو ایک مرد نے اسکا گلا گھونٹا یہانتک کہ مر گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا خون معاف کر دیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(٤) وَعَنْ ابن عبّاس أنّ أعمى قتل أمّ ولد له كانت تشتم النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم فأهدر النبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم دمها أخرجه أبو داود والنسائي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک اندھے نے اپنی لونڈی ام ولد کو قتل کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا خون باطل کیا۔ ابوداؤد و نسائی اُس کے راوی ہین۔

جناية الأقارب
قرابت والون کے قصور کا بیان

(١) عَنْ ثعلبة بن زهدم قال جاء أناس من الأنصار فقالوا يا رسول الله هؤلاء بنو ثعلبة بن يربوع قتلوا فلانا في الجاهلية فقال وهتف بصوته ألا لا تجني نفس على أخرى أخرجه النسائي ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ کچھ انصاری لوگ آئے تو انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ثعلبہ کی اولاد نے کفر کے وقت ایک شخص کو قتل کیا تھا تو آپ نے اپنی آواز سے پکارا خبردار ہو کہ ایک جان کا قصور دوسرے پر نہ پڑے گا نسائی اس کے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ طارق المحاربي أنّ رجلا قال يا رسول الله إنّ هؤلاء بنو ثعلبة الذين قتلوا فلانا في الجاهلية فخذ لنا بثأرنا فرفع يديه حتّى رأيت بياض إبطيه وهو يقول لا تجني أمّ على ولد مرّتين أخرجه النسائي ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت مقرر ثعلبہ کے اولاد نے ایک شخص کو کفر کے زمانے مین قتل کیا تھا سو ہمارا بدلا ان سے لیجیے تو آپ نے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ مینے آپکی بغلون کی سفیدی دیکھی اور حالانکہ فرماتے تھے کہ ماں کا قصور بیٹون پر نہ پڑے گا دوبارہ فرمایا نسائی

اسکے راوی ہین۔

مَنْ قَتَلَ زَانِیًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ

جو حرام کار کو بدُون گواہوں کے قتل کرے اُسکا کیا حکم ہے

(۱) عَنْ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِهِ فَقَتَلَهُ وَقَتَلَهَا فَاَشْکَلَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ الْحُکْمُ فِیْهِ فَکَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی لِیَسْاَلَ لَهُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رض فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ رض هٰذَا شَیْءٌ مَا وَقَعَ بِاَرْضِیْ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَتُخْبِرَنِّیْ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ مُعَاوِیَةَ کَتَبَ اِلَیَّ بِهِ اَنْ اَسْاَلَكَ فِیْهِ فَقَالَ عَلِیٌّ رض اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَمْ یَاْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْیُعْطِ بِرُمَّتِهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلرُّمَّةُ الْحَبْلُ وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَبْلُ الَّذِیْ یُقَادُ بِهِ الْجَانِیْ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ شام والوں سے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد زنا کرتے پایا تو اُس نے دونوں کو قتل کر ڈالا مرد کو بھی اور عورت کو بھی تو معاویہ پر اس مقدمہ کا فیصلہ کرنا مشکل ہوا۔ تو اُس نے ابوموسی کی طرف لکھا کہ اُس کے واسطے علی مرتضی سے پوچھیں تو علی رض نے فرمایا کہ یہ مقدمہ میری زمین مین تو واقع نہین ہوا تجھکو قسم دیتا ہون کہ مجھ کو خبر دے تو ابوموسی نے اُن سے کہا کہ معاویہ نے مجھکو (شام سے) لکھا ہے کہ مین اس کے واسطے پوچھون تو علی رض نے فرمایا کہ مین ابوالحسن ہون اگر قاتل چار گواہ نہ لاوے تو اپنی رسی دیوے مالک اسکے راوی ہین۔ اور رمہ کے معنے ہین رسی اور مراد وہ رسی ہے جسکے ساتھ قصوروالا کھینچا جاتا ہے **ف** یعنی اُس سے قصاص لیا جاوے۔

اَلْقَتْلُ بِالْمُثَقَّلِ

بھاری چیز سے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ یَهُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَةً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَهَا بِحَجَرٍ فَجِیْءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقِیْلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قِیْلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَجَرَیْنِ رَضَخَ رَاْسَهُ بَیْنَهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ اَنَّ الْیَهُوْدِیَّ الَّذِیْ قَتَلَهَا لَمَّا اُخِذَ اَقَرَّ وَاعْتَرَفَ وَالْاَوْضَاحُ الْحُلِیُّ مِنَ النُّقْرَةِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی گئی اور اُس مین تھوڑی سی زندگی باقی تھی تو اُس سے کہا گیا کہ کیا تجھے فلانے نے قتل کیا ہے اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پھر کہا گیا کہ کیا فلانے نے تجھکو قتل کیا ہے اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پھر اُس سے تیسری بار پوچھا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہان تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو دو پتھروں سے قتل کیا اُسکا سر دونوں کے درمیان کچلا گیا۔ پانچون اس کے راوی ہین اور بعض کے نزدیک ہے کہ جس یہودی نے اسکو مارا تھا جب وہ پکڑا گیا تو اُس نے اقرار کیا اور مان لیا کہ مین نے مارا ہے اور اوضاح چاندی کے زیور کو کہتے ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاری چیز سے قتل کرنا موجب قصاص ہے۔

اَلْقَتْلُ بِالطِّبِّ وَالسَّمِّ

طب اور زہر سے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا یُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُنھون نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم طب کو عمل مین لاوے اور کسی بیمار کا دوا کرے اور نہ مشہور ہو طب مین یعنی اور بیمار

اسکو معالجے سے مرجائے تو وہ ضامن ہے۔ ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین (ف) یعنی اسپر دیت لازم ہے اور قصاص ساقط ہے واسطے اجازت دینے بیمار کے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ الْمَرْاَةَ مِنَ الْیَهُوْدِ اَهْدَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَاةً مَسْمُوْمَةً فَمَا عَرَضَ لَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بھیجی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کچھ نہ کہا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلدَّابَّةُ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدَنُ

چوپائے اور کوئین اور کان کا بیان۔

فِیْهِ حَدِیْثُ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَتَقَدَّمَ فِی الزَّکٰوةِ
اس مین یہ حدیث آئی ہے کہ چوپائے کا قصور معاف ہے،

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ قِصَاصِ الْاَطْرَافِ

دوسری فصل

قصاص ہاتھ پاؤن وغیرہ کے بیان مین

اَلسِّنُّ
دانت کا بیان

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضہ قَالَ عَضَّ رَجُلٌ یَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَهَا مِنْ فِیْهِ فَوَقَعَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْهِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَةَ لَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ اُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا تَاْمُرُنِیْ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ یَدَعَ یَدَكَ فِیْ فِیْهِ تَقْضَمُهَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ یَدَكَ حَتّٰی یَقْضَمَهَا ثُمَّ انْزَعْهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا تو اُس نے اپنا ہاتھ اُس کے مُنہ مین کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر پڑے تو دونون جھگڑتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا ہاتھ چبا لیتا ہے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تو دیت نہین ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے سو خدا نے یہ حکم اتارا اور زخمون کا بدلا ہے۔ اور مسلم نے دوسری روایت مین زیادہ کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھکو کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ مین اسکو حکم کرون کہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین رہنے دے کہ تو اسکو چبا لے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔ اپنا ہاتھ اُس کے منہ مین ڈال یہانتک کہ اسکو چبا لیوے پھر اسکو کھینچ لین۔ ف یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو الزام دیا کہ تو نے ایک تو اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہے اُس نے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر کھینچنے میں اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے تو بھی اسیطرح اپنا ہاتھ اُس کے مُنہ مین ڈال کہ وہ اُسکو چباوے پھر تو بھی ہاتھ کھینچ لیجیو اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کوئی بدلہ نہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ اَنَّ الرُّبَیِّعَ عَمَّتَهُ کَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَیْهَا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوْا

الْأَرْشَ فَأَبَوْهُ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِیَّةُ الرُّبَیِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِیَّتُهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہو کہ ہماری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ انہوں نے اُس لڑکی سے معافی مانگی اُس نے نہ مانا یعنے معاف نہ کیا پھر انہوں نے خون بہا عرض کیا اُس نے وہ بھی نہ مانا پھر وارث والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے قصاص کے سوای کچھ نہ مانا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضر نے کہا کہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا۔ نہیں قسم ہے اُس کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا کہ اسکا دانت نہ توڑا جائیگا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے انسؓ خدا کا حکم تو بدلا لینا ہے آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی اور بدلا معاف کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنے جیسا وہ کہتے ہیں ویسا ہی ہوجاتا ہے ترمذی کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دانت کا بدلہ دانت ہے۔

اَلْاُذُنُ
کان کے بدلیکا بیان

(۱) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِیَاءَ فَأَتٰی أَهْلُهٗ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ یَجْعَلْ عَلَیْهِ شَیْئًا أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ فقیروں کے لڑکے نے مالداروں کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا تو اُس کے گھر والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم محتاج لوگ ہیں تو آپ نے اُسکا کان کاٹنے والے پر کوئی چیز نہ ٹھہرائی یعنے نہ قصاص دیت ابوداود ونسائی اُس کے راوی ہیں۔

اَللَّطْمَةُ
طمانچہ مارنیکا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِیْ أَبٍ كَانَ لَهٗ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهٗ فَقَالُوْا لَنَلْطِمَنَّهٗ كَمَا لَطَمَهٗ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَقَالَ أَیُّهَا النَّاسُ أَیُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُوْنَ أَكْرَمَ عَلَی اللّٰهِ فَقَالُوْا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوْا أَحْیَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اُنکے کفر کے زمانے کے باپ پر طعن کیا عباسؓ نے اُس کو طمانچہ مارا اُس کی قوم ہتھیار پہن کر آئی۔ اور کہا کہ ہم بھی اُسکو طمانچہ ماریں گے جیسے اُس نے اُسکو طمانچہ مارا یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو تم زمین والوں میں سے کسی کو خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ جانتے ہو انہوں نے عرض کیا۔ کہ آپ کو تو فرمایا کہ عباسؓ میرا ہے اور میں اُسکا ہوں ہمارے مردوں کو برا مت کہا کرو کہ ہمارے زندوں کو ایذا پہونچاؤ پھر وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ کہ ہم آپ کے غصے سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجیے نسائی اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طمانچہ کا بدلہ نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اِسْتِیْفَاءِ الْقِصَاصِ

تیسری فصل
پورا قصاص لینے کے بیان مین

(۱) **عن** ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اعف الناس قتلة اهل الایمان اخرجه ابو داؤد ترجمه ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے فرمایا کہ معاف کر لوگون سے قتل ایمان والون کا ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) **وعن** عبد الله بن زید الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عن النهبی والمثلة اخرجه البخاری ترجمه عبد الله بن زید انصاری سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے چیز اچک لینے سے اور ہاتھ پاؤن ناک کان کاٹنے سے بخاری اس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابی فراس عن عمر رض قال رأیت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقص من نفسه اخرجه النسائی ترجمه ابو فراس نے عمر فاروق سے روایت کی ۔ ۔ ۔ کہ مین نے حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کو دیکھا اپنی جان سے بدلا لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع فی العفو
چوتھی فصل
معاف کرنے کے بیان مین

(۱) **عن** انس رض قال ما رأیت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم رفع الیه شیء فیه قصاص الا امر فیه بالعفو اخرجه ابو داؤد والنسائی ترجمه انس رض سے روایت ہے کہ مین نے روبرو جو قصاص لا مقدمه حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اُس مین معاف کرنے کا حکم کیا۔ ابو داؤد اُس کے راوی ہین۔ **ف** یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا پھر اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلہ دلوایا۔

(۲) **وعن** بریدة رض قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم برجل فقال ان هذا قتل اخی قال اذهب فاقتله کما قتل اخاک فقال له الرجل اتق الله واعف عنی فانه اعظم لاجرک وخیر لک ولاخیک یوم القیمة فخلی عنه فاخبر النبی صلی الله علیه و آله وسلم بما قال له قال فاعتقه قال اما انه کان خیر الله مما هو صانع به یوم القیمة یقول یا رب سل هذا فیم قتلنی اخرجه النسائی ترجمه بریده رض سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس لایا سو اُس نے کہا کہ اِسنے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اُس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل نے اسکو کہا کہ الله سے ڈر اور مجکو خون معاف کر دے کہ اس مین تجھکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا۔ تو اُس نے اُسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کو خبر دی جو قاتل نے اُس سے کہا تو اُس نے اسکو آزاد کر دیا۔ فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اُس سے جو قیامت کے دن اسکے تمام کرنیوالا ہے۔ کہیگا اے میرے رب اس سے پوچھ

(اور) مجھے کیون قتل کیا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ اَنْ يَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ
وَاِنْ كَانَتْ اِمْرَاَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ الْاَوَّلُ الْمُقْتَتِلِيْنَ بِفَتْحِ التَّائَيْنِ وَبَيَانُ ذٰلِكَ
اَنْ يُّقْتَلَ رَجُلٌ وَوَرَثَتُهٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ فَاَيُّهُمْ عَفَا وَاِنْ كَانَ اِمْرَاَةً سَقَطَ الْقَوَدُ وَاسْتَحَقُّوا الدِّيَةَ وَاَرَادَ
بِالْاَوْلٰى الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے
وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلہ لینے سے جبکہ قریب تر وارث معاف کر دے پھر قریب تر اگرچہ عورت ہو ابوداود و
نسائی اسکے راوی ہین اور انکی روایت مین ہے کہ پہلا پھر پہلا اور مقتتلین دونون تائی زبر سے ہے اور اسکا بیان
یون ہے کہ ایک شخص مارا جاے اور اس کے وارث مرد اور عورتین ہون اور ان مین سے کوئی وارث عفو کر دیوے تو
قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کر دے لیکن وہ دیت یعنی خون بہا کے مستحق ہین۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

فائدہ قسامت کے معنے یہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن
لوگون پر شک ہو ان مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین جیسا کہ حدیث مین اسکا بیان آتا ہے۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِسْتَاْجَرَهٗ
رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ فَخِذٍ اُخْرٰى فَانْطَلَقَ مَعَهٗ فِيْ اِبِلِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهٖ
فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهٖ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهٖ فَلَمَّا نَزَلُوْا عُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا
بَعِيْرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهٗ مَا بَالُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ فَقَالَ لَيْسَ لَهٗ عِقَالٌ فَقَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهٗ قَالَ فَ
حَذَفَهٗ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا اَجَلُهٗ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَّمَا اَشْهَدُهٗ
قَالَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا لَقُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ
فَنَادِ يَا لَبَنِيْ هَاشِمٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ فِيْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاْجَرُ فَلَمَّا
قَدِمَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهٗ اَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَاَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ وَوَلِيْتُ دَفْنَهٗ
قَالَ قَدْ كَانَ اَهْلَ ذٰلِكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ اَوْصٰى اِلَيْهِ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا لَقُرَيْشٍ
قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَالَ يَا لَبَنِيْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَالِبٍ قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِيْ
فُلَانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلَانًا قَتَلَهٗ فِيْ عِقَالٍ فَاَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِنْ شِئْتَ
اَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ
فَاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ فَاَتٰى قَوْمَهٗ فَاَخْبَرَهُمْ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ
مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَ ابْنِيْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهٗ حَيْثُ
تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا اَنْ يَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ

مِنَ الْاِبِلِ تُصِيبُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا مِنِّيْ وَلَا تَصْبِرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ
فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَتْ ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ
وَالْاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْقَسَامَةُ الْاَيْمَانُ يُقْسِمُ بِهَا الْمُتَّهَمُوْنَ عَلَى اسْتِحْقَاقِهِمْ
دَمَ صَاحِبِهِمْ اَوْ يُقْسِمُ الْمُتَّهَمُوْا عَلٰى نَفْيِ الْقَتْلِ عَنْهُمْ وَهُوَ مَصْدَرٌ يُقَالُ اَقْسَمَ يُقْسِمُ قَسَمًا وَقَسَامَةً اِذَا
حَلَفَ وَالْفَخِذُ دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ وَبَحِيْرًا بِنْ دُرِیْ بِالرَّاءِ وَالزَّاءِ وَمَعْنَاهُ بِالرَّاءِ تُؤْمِنُهُ مِنْهَا وَبِالزَّاءِ تَاذَنُ
لَهٗ فِیْ تَرْكِ الْيَمِيْنِ وَالْمُجِيْزُ هُوَ الَّذِیْ يَقُوْمُ بِاَمْرِ الْيَتِيْمِ وَيَمِيْنُ الصَّبْرِ هِیَ الَّتِیْ يَلْزَمُهَا الْمَامُوْرُ بِهَا وَيُكْرَهُ
عَلَيْهَا فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت مین بنی ہاشم
کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدوری پینے نوکر رکہا تہا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹون مین لیے
چلا پہر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اُس کے لوگون کی دستاویز یعنی دسنگی ٹوٹی پڑی تہی تو اُس نے کہا کہ میری
فریادرسی کر مجکو رسی دے کہ مین اُس سے اپنے اونٹون کا قبضہ باندہون تاکہ اونٹ نہ بہڑکین اُس نے اسکو رسی دی اُس نے اُسکو
باندہا پہر جب اُتری تو سب اونٹون کے گہٹنے باندہے گئے مگر ایک اونٹ کہلا رہا تو نوکر رکہنے والے نے کہا کہ کیا حال ہے
اُس اونٹ کا کہ نہین باندہا گیا اُس نے کہا کہ اُسکا کوئی زانو بند نہین اُس نے کہا کہ اسکا زانو بند کہان گیا سو اُس نے اُسکو لاٹھی
ماری جسمین اُسکو موت آئی یعنے اُس سے مر گیا تب یمن کا ایک مرد اسپر گذرا تو اُس نے اُس سے کہا کہ کیا تو موسم حج مین حاضر ہوگا
کہا کہ مین حاضر نہین ہونگا۔ اور مین اکثر وقت حاضر ہوا ہون پہر اُس نے کہا کہ تو کبہی کسی وقت ایک بار میرا پیغام پہونچا دیگا
اُس نے کہا کہ ہان کہا کہ جب تو موسم مین حاضر ہو تو پکاریو کہ اے قریش پہر جب وہ تیری پکار سُن لین۔ تو پکاریو اے بنی ہاشم
کی اولاد پہر جب وہ تیرا کہنا قبول کرین تو ابو طالب کو پوچہیو پہر اُسکو خبر دیجیو کہ فلانے نے مجہکو ایک رسی کی بابت مار ڈالا ہے
پہر نوکر مر گیا پہر جب نوکر رکہنے والا آیا تو ابو طالب اُس کے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا آدمی کہان ہے اُس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا۔
تہا سو مین نے اچہی طرح اُس کی بیمارداری کی یعنے اور وہ مر گیا اور مین نے اُس کو خود دفنایا ابو طالب نے کہا کہ وہ تیرے
نزدیک اسی لائق تہا پہر کچہ زمانہ ٹہیرا پہر جس شخص کو اُس نے وصیت کی تہی وہ موسم مین حاضر ہوا تو اُس نے کہا اے قریش
لوگون نے کہا کہ یہ قریش موجود ہین پہر اُس نے کہا اے۔ ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا کہ یہ ہاشم کی اولاد موجود ہے کہا کہ ابو طالب
کہان ہے لوگون نے کہا کہ یہ ابو طالب کہا کہ مجہکو فلانے نے کہا تہا کہ تجہکو پیغام پہنچا دون کہ فلانے نے مجہکو رسی کی بابت
مار ڈالا پہر ابو طالب اُس کے پاس گیا اور کہا کہ ہماری طرف سے تین باتون سے ایک بات اختیار کر لے اگر تو چاہے تو سو اونٹ
خون بہا دے سو مقرر تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو تیری قوم سے پچاس آدمی قسم کہا وین کہ تو نے
اُسکو نہین مارا پہر اگر تو نہ مانیگا تو ہم تجکو مار ڈالین گے وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اس بات کی خبر دی اُنہون نے کہا
کہ ہم قسم کہا وینگے تو بنی ہاشم مین سے ایک عورت آئی جو اُن مین سے ایک مرد کے نکاح مین تہی اُس سے اُسکے یہان
اولاد پیدا ہوئی تہی سو اُس نے کہا اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو پچاس مین سے میرے اُس بیٹے کو ایک مرد کے عوض
چہوڑ دے یعنی پچاس مین سے ایک کو کم کر دے اور نہ لازم کرے اسپر قسم کو جس جگہ قسمین لازم کی جاتی ہین۔ ابو طالب نے قبول
کیا پہر ان مین سے ایک مرد آیا اُس نے کہا کہ اے ابو طالب تو نے چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس آدمی قسم کہا وین
اُن مین سے ہر ایک کو دو اونٹ آتے ہین میری طرف سے یہ اونٹ قبول کر اور مجہپر قسم کو لازم نہ کر جہان قسمین لازم کیجاتی
ہین اُس نے وہ دونو اونٹ قبول کر لیے اور اڑتالیس آدمی نے آکر قسم کہائی۔ ابن عباسؓ نے کہا سو قسم ہے اللہ کی کہ سال

گذرنے نہ پایا کہ اُنکو البشؔ مین سے کوئی زندہ نرہا بخاری و نسائی اسکے راوی ہین قسامت قسمین ہین کہ تہمت کرنے والے قسم کہاوین کہ وہ اپنے آدمی کے خون کے مستحق ہین یا جنکو تہمت کی گئی وہ قسمین کہاوین کہ ہمنے نہین مارا اور قسامت مصدر ہے اقسم بقسم سے اسکے معنے قسم کہانے کے ہین اور فخذ قبیلے سے کم ہوتا ہے اور تحبیز کے معنے ہین کہ تو اسکو اجازت دے وہ قسم کہاوے اور مجیز وہ ہے کہ جو یتیم کے کام کا متولی ہو اور یمین صبر وہ قسم ہے جو قسم کہانے والے پر لازم ہوا ور اسپر مجبور کیا جاوے اور اُسکے سبب سے اسپر حکم کیا جاوے ۔

(۲) وعن اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَقَضٰی بِھَا بَیْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ قَتِیْلٍ اِدَّعَوْہُ عَلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اصحابی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسامت کو بحال رکہا جیسے کفر کے وقت مین تھی (ویسے اسلام مین بدستور رہی) اسی سے انصار کے کچھ لوگون کے درمیان ایک مقتول شخص کا فیصلہ کیا جس کی قتل کا انہون نے یہود خیبر پر دعوی کیا تہا مسلم و نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۳) وعن سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَھْلٍ وَّمُحَیِّصَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی خَیْبَرَ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰی مُحَیِّصَۃُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَھْلٍ وَّھُوَ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِہٖ قَتِیْلًا فَدَفَنَہٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ وَّمُحَیِّصَۃُ وَحُوَیِّصَۃُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَبِّرْ کَبِّرْ وَھُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَکَتَ فَتَکَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا وَّتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْھَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُکُمْ یَھُوْدُ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا قَالُوْا کَیْفَ نَاْخُذُ اَیْمَانَ قَوْمٍ کُفَّارٍ فَعَقَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِہٖ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ قَوْلُہٗ یَتَشَحَّطُ اَیْ یَضْطَرِبُ ۔ وَقَوْلُہٗ کَبِّرْ اَمْرٌ بِتَقْدِیْمِ الْاَکْبَرِ فِی الْکَلَامِ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف گئے اور یہود خیبر کے ساتھ اسوقت مین صلح تھی سو دونون جدے جدے ہوئے پہر محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور حالانکہ وہ اپنے لہو مین تڑپ رہا تہا قتل کیا ہوا ۔ اُس نے اُسکو دفنا یا پہر مدینے مین آیا سو عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونو بیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو عبدالرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو کلام کرنے دے اور وہ اُن مین کم عمر تہا وہ چپ ہا سو انہون نے کلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے ساتھی کے خون کے مستحق ہوا نہون نے کہا ہم کسطرح قسم کہاوین اور حالانکہ ہم وہان موجود نہ تہے اور نہ ہمنے کسی کو دیکہا ہے فرمایا پہر یہود پچاس قسمین کہاوین کہ تمسے بری ہو جاوینگے اُنہون نے کہا کہ ہم کافرون کی قسم کسطرح لیوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی چہیون اسکے راوی ہین یتشحط کے معنی تڑپتا تہا اور کبر کے معنی ہین کہ بڑے کو کلام کرنے مین مقدم کر ۔

(۴) وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ ابْنَ مُحَیِّصَۃَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِیْلًا عَلٰی اَبْوَابِ خَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقِمْ شَاھِدَیْنِ عَلٰی مَنْ قَتَلَہٗ اَدْفَعْہُ اِلَیْکَ بِرُمَّتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیْنَ اُصِیْبُ شَاھِدَیْنِ فَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِیْلًا عَلٰی اَبْوَابِھِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِیْنَ قَسَامَۃً فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ

أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے دروازہ پر مارا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو گواہ قائم کر جنہنے اسکو مارا ہے کہ مین اُسکی رسّی تیرے حوالے کر دونگا انہونے کہا یا رسول اللہ ہم کہان سے گواہ لاوین کہ وہ تو انہین کے دروازے پر مرا ہوا پایا گیا ہے۔ فرمایا کہ تم پچاس قسمین کہا و انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح قسم کہاوین اُس بات پر جو ہمکو معلوم نہین ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اُن مین سے پچاس قسمین لو انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ یہود ہین ہم انکی قسمون کا کیونکر اعتبار کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی دیت کو ان پر تقسیم کیا اور آدہی دیت سے انکی مدد کی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْهُ** أَيْضًا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ نَضْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ فَقَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ أَلْبَحْرَةُ أَلْبَلْدَةُ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا نضر بن مالک کی اولاد سے ایک مرد کو قسامت مین بحرة الرغا مین لیۃ البحرہ کے کنارے پر اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونون اُن مین ہین ابو داؤد اسکے راوی ہین بحرہ ایک شہر کا نام ہے اور لیہ ایک نالے کا نام ہے طائف مین۔

كِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب قراض کے بیان مین۔

(۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ رض فِيْ جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلٰى أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رض وَهُوَ أَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلٰى أَمْرٍ أَنْفَعُكُمَا بِهٖ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلٰى هٰهُنَا مَالٌ مِّنْ مَالِ اللّٰهِ أُرِيْدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهٖ إِلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهٖ مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِيْعَانِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَكُوْنُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ إِلٰى عُمَرَ رض أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَأَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ رض قَالَ أَكُلُّ الْجَيْشِ أَسْلَفَهُ مِثْلَ مَا أَسْلَفَكُمَا فَقَالَا لَا فَقَالَ ابْنَا أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَسْلَفَكُمَا أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا يَنْبَغِيْ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا أَرَأَيْتَ لَوْ نَقَصَ الْمَالُ أَوْ هَلَكَ ضَمِنَّا فَقَالَ أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ جَعَلْتُهُ قِرَاضًا أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَخَذَ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ف** قراض مضاربت کو کہتے ہین اور مضاربت یہ ہے کہ مال ایک کا ہو اور دوسرا اُس مین محنت کرے اور نفع دونون آپس مین بانٹ لین آدہم آدہ یا جیسے ٹہیر چکا۔ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ اور عبید اللہ عمر رضہ کے دونو بیٹے ایک لشکر مین عراق کی طرف نکلے پہر جب وہان سے پلٹے تو ابو موسی اشعری پر گذرے اور حالانکہ وہ بصرے کے سردار تھے ابو موسی نے انکو مرحبا وسہلا کہا پہر کہا کہ اگر مین قادر ہوتا تو تمکو کسی بات مین نفع پہونچاتا پہر کہا کیون نہ ہو یہان کچہ اللہ کا مال

پڑا ہے مین ارادہ کرتا ہون کہ تمکو امیر المومنین کے پاس بھیجون سو مین تمکو وہ قرض دیتا ہون تم اُس سے عراق کا اسباب خرید لو پھر مدینے مین جا کر بیچ ڈالنا۔ پھر راس المال امیر المومنین کو ادا کر دینا اور نفع آپ کہہ لینا دونون نے کہا کہ ہم یہ بات چاہتے ہین ابو موسی نے انکو مال دیدیا اور عمر فاروق کو لکھا کہ اُن سے مال لے لیوین پھر جب دونون مدینے مین آگئے تو دونون نے مال بیچا اور نفع لیا پھر جب انہون نے راس المال عمر فاروق کے حوالے کیا تو انہون نے فرمایا کہ ابو موسی نے جیسا تم کو قرض دیا ویسا سب لشکر کو دیا تہا دونون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تم امیر المومنین کے یعنی میرے بیٹے ہو سو اسواسطے تمکو قرض دیا اصل مال اور اسکا نفع بہی سب ادا کرو عبداللہ تو چپ ہے اور عبید اللہ نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو یہ لائق نہین بہلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر مال گھٹ جاتا یا ہلاک ہو جاتا تو ہم اوس کے ضامن تھے فرمایا کہ مال اور اسکا نفع ادا کرو عبید اللہ نے اُن کے آگے پہر وہی عذر کیا تو انکے ہم نشینون مین سے ایک شخص نے کہا کہ اگر آپ اسکو قراض ٹھہرا دیوین یعنے باہم تقسیم کر لو تو خوب ہو فرمایا کہ البتہ مین نے قراض ٹھہرایا مال اور اسکا نفع ادا کرو سو عبداللہ چپ رہے اور عبید اللہ نے عمر فاروق سے پہر تکرار کیا سو آدھا نفع اور راس المال تو عمر نے لیا اور آدھا نفع عبداللہ اور عبید اللہ نے لیا۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنِ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہو اُنہون نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی عثمان بن عفان نے اُسکو قراض کے طور پر مال دیا کہ وہ اس مین محنت کرے اسپر کہ نفع دونون کو درمیان مشترک ہو مالک اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقِصَصِ

کتاب ہے قصون کے بیان مین

ذِكْرُ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام اور اُن کی ماں کے قصے کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُمِّهٖ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا شَنَّةٌ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذًا لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ وَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُهٗ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَلَمَّا نَفِدَ عَطِشَتْ وَعَطِشَ وَلَدُهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيْهَا

فقامت عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى أحدا فلم تر أحدا فهبطت من الصفا حتى إذا بلغت
الوادي رفعت طرف درعها ثم سعت سعي الإنسان المجهود حتى جاوزت الوادي ثم أتت المروة فقامت
عليها فنظرت هل ترى أحدا ففعلت ذلك سبعا فلذلك سعى الناس بينهما سبعا فلما أشرفت
على المروة سمعت صوتا فقالت صه تريد نفسها ثم تسمعت فسمعت أيضا فقالت قد أسمعت إن كان
عندك غواث فإذا هي بالملك عند موضع زمزم فبحث بعقبه أو قال بجناحه حتى ظهر الماء فجعلت
تحوضه وتقول بيدها هكذا وجعلت تغرف من الماء في سقائها وهو يفور بقدر ما تغرف قال صلى
الله تعالى أم اسمعيل لو تركت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت زمزم عينا معينا فشربت
وأرضعت ولدها فقال لها الملك لا تخافوا الضيعة فإن لله تعالى ههنا بيتا يبنيه هذا الغلام و
أبوه وإن الله لا يضيع أهله وكان البيت مرتفعا من الأرض كالرابية تأتيه السيول فتأخذ عن يمينه
وعن شماله فكانت كذلك حتى مرت بهم رفقة من جرهم مقبلين من طريق هذا فرأوا طائرا عائفا
فقالوا إن هذا الطير ليدور على ماء لعهدنا بهذا الوادي وما فيه ماء فأرسلوا جريا أو جريين فإذا هم
بالماء فرجعوا فأخبروهم فأقبلوا وأم اسمعيل عند الماء فقالوا أتأذنين لنا أن ننزل عندك فقالت نعم
ولكن لا حق لكم في الماء قالوا نعم فنزلوا وأرسلوا إلى أهليهم فنزلوا معهم حتى إذا كان بها أهل
أبيات منهم وشب الغلام وتعلم العربية منهم وأعجبهم حين شب فلما أدرك زوجوه امرأة منهم
وماتت أم اسمعيل فجاء ابراهيم عليه السلام بعد ما تزوج اسمعيل فلم يجد اسمعيل فسأل امرأته
عنه فقالت خرج يبتغي لنا وسألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بشر نحن في ضيق وشدة قال
فإذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام وقولي له يغير عتبة بيته فلما جاء اسمعيل كأنه آنس شيئا
فقال هل جاءكم أحد قالت نعم شيخ كذا وكذا فسألنا عنك فأخبرته وسألني عن عيشنا فأخبرته
أنا في جهد وشدة قال فهل أوصاك بشيء قالت نعم أمرني أن أقرأ عليك السلام ويقول غير
عتبة بيتك فقال ذلك أبي وقد أمرني أن أفارقك الحقي بأهلك وطلقها وتزوج منهم أخرى فلبث
عنهم ابراهيم ما شاء الله أن يلبث ثم أتاهم بعد فلم يجده فدخل على امرأته فسأل عنه فقالت
خرج يبتغي لنا شيئا قال كيف حالكم وسألها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بخير وسعة
وأثنت على الله عز وجل قال ما طعامكم قالت اللحم قال ما شرابكم قالت الماء قال اللهم بارك
لهم في اللحم والماء قال صلى الله عليه وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم دعا لهم فيه قال فهما
لا يخلو عليهما أحد بغير مكة إلا لم يوافقاه قال فإذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام ومريه يثبت
عتبة بابه فلما جاء اسمعيل قال هل أتاكم من أحد قالت نعم أتانا شيخ حسن الهيئة وأثنت
عليه فسألني عنك فأخبرته فسألني كيف عيشنا فأخبرته أنا بخير قال فأوصاك بشيء قالت نعم هو
يقرأ عليك السلام ويأمرك أن تثبت عتبة بابك قال ذاك أبي وأنت العتبة أمرني أن أمسكك
ثم لبث عنهم ما شاء الله ثم جاء بعد ذلك واسمعيل يبري نبلا له تحت دوحة قريبا من زمزم فلما
رآه قام إليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد والولد بالوالد ثم قال يا اسمعيل إن الله أمرني

بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى أَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ إِبْرَاهِيمُ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الزُّبَيْرِ مَا بَعْدَ قَوْلِهِ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ حَسَبٌ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. اَلدَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْعَظِيمَةُ وَالثَّنِيَّةُ الطَّرِيقُ فِي الْعَقَبَةِ وَقِيلَ مَا ارْتَفَعَ مِنْهَا مِنَ الْأَرْضِ وَقَوْلُهَا صَهْ أَيْ لَمَّا سَمِعَتِ الصَّوْتَ سَكَّتَتْ نَفْسَهَا لِتُحَقِّقَهُ وَتُحَوِّضُهُ أَيْ تَجْعَلُ لَهُ حَوْضًا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ فِيهِ وَالضَّيْعَةُ الضَّيَاعُ وَالْحَاجَةُ وَالْعَيْنُ الْمَاءُ الْجَارِي الظَّاهِرُ الَّذِي لَا يَتَعَذَّرُ أَخْذُهُ وَالْعَائِفُ الْمُتَرَدِّدُ ...... حَوْلَ الْمَاءِ وَأَلِسَ شَيْئًا أَيْ أَبْصَرَ أَثَرَ أَبِيهِ وَبَرَكَةَ قُدُومِهِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابرہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو اور انکی ماں کو لائے اور حالانکہ انکی ماں نے انکوایک سال دوده پلایا تہا یعنے اُسوقت اسمعیل علیہ السلام ایکسال کے تھے یہانتک کہ انکو خانہ کعبہ کے پاس ٹہ سے درخت کے قریب زمزم کے اوپر مسجد کے اونچان مین رکہا اور سوقت مکے مین کوئی آدمی نہ تہا اور وہان پانی بہی نہ تہا سو دونون مان بیٹے کو وہان بیٹہا یا اور اُن کے پاس ایک تہیلی کہجورون کی اور ایک مشک پانی کی رکہدی پہر ابرہیم علیہ السلام پلٹ کر چلے اور اسمعیلؑ کی مان انکے پیچہے لگی اور کہا اے ابراہیم تم کہان جاتے ہو اور ہمکو اس نالے مین چہوڑے جاتے ہو جسمین نہ کوئی غمخوار ہے اور نہ چیز اُس نے ابرہیمؑ سے یہہ کئی بار کہا اُنہون نے مڑکر نہ دیکہا پہر اُن سے کہا کہ کیا تمکو اللہ نے یہ حکم کیا ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ ہان اسمعیلؑ کی مان نے کہا کہ تب تو وہ ہمکو ضائع نہ کریگا۔ پہر آئین اور ابرہیم علیہ السلام چلے گئے یہانتک کہ جب پہاڑی کے پاس پہنچے جہان وہ انکو نظر نہ آتے تہے تو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کیا پہر ہاتھہ اُٹہا کر یہ دعائین مانگین سو کہا کہ اے میرے رب مین نے بسائی اپنی کچہ اولاد ایسے نالے مین جسمین کہیتی نہین تیرے ادب والے گہر پاس یہانتک کہ شکر کرین کو پہنچے اور اسمعیل کی مان انکو دودہ پلاتی تہین اور وہ پانی پیتی تہین پہر جب پانی نہ رہا تو انکو اور اُنکے بچے کو پیاس لگی تو بچے کو دیکہنے لگین تڑپتا تہا پہر وہان سے چلین ایسی حالت مین بچے کو نہ دیکہہ سکین تو اپنے پاس صفا کو سب پہاڑون سے قریب تر پایا اُسپر چڑہ کر کہڑی ہوئین پہر نالے کی طرف منہ کیا تاکہ کسی کو دیکہین سو کسی کو نہ دیکہا پہر صفا سے اُترین یہانتک کہ جب نالے مین پہونچین تو اپنے پیراہن کا کنارہ اُٹہایا پہر دوڑین جیسے کوشش مین ڈالا گیا آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ نالے سے بڑہین پہر مروہ پر آئین اور وہان کہڑی ہوئین تاکہ کسی کو دیکہین سو کوئی نظر نہ آیا۔ اسیطرح سات بار کیا اسی واسطے لوگ انکے درمیان دوڑتے ہین۔ پہر جب مروہ پہ چڑہ گئین تو اُنکے کان مین آواز پڑی تو اپنے تئین کہا کہ چپ رہ پہر کان لگائے تو پہر آواز سنی سو کہا کہ تو نے اپنی آواز سنائی اگر تو فریاد سن سکتا ہے تو فریادرسی کر سو ناگاہ انکو فرشتہ نظر پڑا زمزم کی جگہہ کے پاس اُس نے اپنی ایڑی یا اپنے پر سے زمین کہودی یہانتک کہ پانی ظاہر ہوا تو اسمعیلؑ کی ماں اسکو گہیرنے لگین اور اپنے ہاتھہ سے اسطرح کرنے لگین اور پانی سے چلو بہر کر اپنی مشک مین ڈالنے لگین اور جسقدر چلو بہرتی تہین اسیقدر گہرا ہوتا جاتا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے اسماعیلؑ کی مان پر کہ اگر پانی سے چلو نہ بہرتی تو زمزم ایک نہر جاری ہو جاتی پہر پانی پیتی رہین اور اپنے بچے کو دودہ پلاتی رہین پہر فرشتہ نے اُن سے کہا کہ تو ضائع ہونے کا خوف نہ کر اسواسطے کہ مقرر یہان خدا کا گہر ہے یہ لڑکا اور اسکا باپ اُسکو بنائینگے

اور اللہ اُس گھر والون کو ضائع نہین کرتا - اور خانۂ کعبہ اسوقت زمین سے اونچا تہا - مانند ٹیلے کے - پہاڑ کے پانی آتے تہے اور
اسکے دائین سے بہہ جاتے تہے سو وہ اسیطرح رہی یہانتک کہ قوم جرہم کا ایک قافلہ اُسپر گذرا سامنے آتے ہوئے کدا کی
راہ سے تو انہون نے ایک پرندا گہومتا ہوا دیکہا سو کہا کہ البتہ یہہ پرندا پانی پر گہوم رہا ہے اور ہم اس نالے کا حال جانتے ہین
اس مین پانی نہین ہے سو انہون نے ایک دو دلیر آدمی بہیجے سو ناگہان انہون نے پانی دیکہا پہر پلٹ گئے اور سارا تہید
کو جا کر خبر دی وہ سامنے آئے اور اسماعیل کی مان پانی کے پاس تہین انہون نے کہا کہ کیا تو اجازت دیتی ہے کہ ہم تمہارے
پاس اوترین انکی مان نے کہا کہ ہان لیکن پانی مین تمکو کچہ حق نہ ہوگا - انہون نے کہا کہ اچہا وہ وہان اوترے اور انہون نے
اپنے گہر والون کو بلا بہیجا وہ بہی انکے ساتہہ اُترے یہانتک کہ جب وہان مین سے کئی گہر والے ہوگئے اور لڑکا جوان ہوا
اور اُس نے اُن سے عربی سیکہہ لی اور انکو خوش لگا جبکہ جوان ہوا - پہر جب بالغ ہوا تو انہون نے اپنی قوم مین سے
ایک عورت اُسکو نکاح کر دی اور اسمعیل کی مان مر گئی پہر اسمعیل علیہ السلام کے نکاح کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام
آئے اور اسماعیل کو گہر مین نہ پایا ان کی عورت سے پوچہا کہ تیرا خاوند کہان ہے اُسنے کہا کہ ہماری روزی کی تلاش مین
نکلا ہے اور ابراہیم نے اُس سے انکی گذران پوچہی اُسنے کہا ہم بد تر حال مین ہین ہم تنگی اور سختی مین ہین فرمایا جب تیرا خاوند
آوے تو اسپر سلام پڑہیو اور اُس سے کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ بدل ڈال پہر جب اسمعیل آئے تو انہون نے کچہ چیز
دیکہی سو کہا کیا کوئی تمہارے پاس آیا تہا - اُس نے کہا کہ ہان ایسا ایسا بوڑہا آدمی . . . . اور اُس نے ہمسے تمہارا حال پوچہا
تہا مین نے اسکو خبر دی پہر اُسنے مجہسے ہماری گذران کا حال پوچہا مین نے اسکو خبر دی کہ ہم تکلیف و سختی مین ہین کہا اُس نے
تجہے کچہ وصیت بہی کی تہی اُس نے کہا کہ ہان اُس نے مجکو حکم کیا تہا کہ مین تجہ پر اسکا سلام پڑہون اور کہا تہا کہ اپنے دروازے
کی چوکہٹ بدل ڈال - اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ میرا باپ تہا - اور البتہ اُس نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تجہ کو طلاق دون
تو اپنے گہر والون سے جا مل اور انہون نے اسکو طلاق دیدی - اور اُن مین سے اور عورت نکاح کی پہر ابراہیم علیہ السلام اُن
سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا - بعد اُس کے پہر انکے پاس آئے تو انہون نے اسمعیل علیہ السلام کو گہر مین نہ پایا اور
انکی عورت کے پاس گئے اور اُس سے انکی گذران اور حالت پوچہی عورت نے کہا کہ ہم خیر اور کشایش مین ہین اور خدا کی ثنا
کی فرمایا تمہارا کہانا کیا ہے - کہا کہ گوشت - فرمایا کیا چیز پیتے ہو کہا کہ پانی فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے انکے گوشت اور
پانی مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت مکے مین انکے واسطے کوئی اناج نہ تہا . . . .
اور اگر انکے لیے کوئی اناج ہوتا تو اُس مین بہی دعا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے مکے کی اور جگہہ کسی کو فقط
گوشت اور پانی موافق نہین پڑتا اور نہ کوئی اسپر گذران کر سکتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آوے تو اسکو سلام
پڑہیو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ کو قائم رکہے اور رہنے دے - پہر جب اسمعیل آئے تو پوچہا کہ کیا کوئی شخص تمہارے
پاس آیا تہا عورت نے کہا کہ ہان ایک بوڑہا خوب حال والا ہمارے پاس آیا تہا اُس نے اُسکی تعریف کی اور مجہسے تمہارا حال پوچہا
مین نے انکو بتلایا - پہر اُس نے ہمسے پوچہا کہ تمہاری گذران کیا ہے مین نے انکو خبر دی کہ ہم خیر مین ہین کہا کہ اُس نے تجہے کچہ
وصیت بہی کی تہی عورت نے کہا کہ ہان وہ تمکو سلام پڑہتا تہا - اور حکم کرتا تہا - کہ تم اپنے دروازے کی چوکہٹ کو قائم اور ثابت
رکہو - فرمایا وہ میرا باپ تہا اور چوکہٹ تو ہے مجہکو حکم کیا ہے کہ تجہکو اپنے پاس قائم رکہون - پہر ابراہیم علیہ السلام اُن
سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا - پہر اُس کے بعد آئے اور اسمعیل علیہ السلام زمزم کے پاس درخت کے نیچے اپنے تیر بنا
رہے تہے پہر انکو دیکہا تو اُٹہہ کہڑے ہوئے سو دونون نے کیا جو باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے پہر کہا اے

اسمٰعیل اللہ نے مجھکو ایک حکم کیا ہے کہا بس بجا لاؤ جو تمہارے رب نے تمکو حکم کیا ہے فرمایا اور تم میری مدد کرو گے کہا کہ میں تمہاری مدد
کرونگا۔ فرمایا اللہ نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں اسجگہہ گھر بناؤں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا ہے جو اپنے گرد سے اونچا تھا پھر
اسی وقت سے انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھائیں اسمٰعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم بناتے تھے یہانتک
کہ جب عمارت اونچی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام یہہ پتھر لائے اور اسکو رکھہ کر اسپر کھڑے ہوئے وہ بناتے تھے اور اسمٰعیل انکو
پتھر لاتے تھے اور دونوں کہتے تھے اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو سننے والا جاننے والا ہے سو دونوں بناتے رہے
یہانتک کہ کعبے کے گرد گھومتے اور کہتے تھے اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو ہے سننے والا جاننے والا البخاری اسمیں راوی
ہیں ساتھ اس لفظ کے اور راوی نے بعد قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولو کان لہم حیا آخر حدیث تک ذکر نہیں کیا۔
واللہ اعلم اور دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہیں اور ثنیہ گھاٹی کی راہ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جو زمین سے اونچا ہو اسکو
کہتے ہیں اور یہ جو کہا صہ یعنے جب اسمٰعیل کی ماں نے آواز سنی تو اپنے تئیں چپ کرایا اسکی تحقیق کے واسطے اور تحوضہ کے معنی
ہیں کہ اس پانی کے واسطے حوض بنانے لگیں تاکہ اس میں پانی مجمع ہو اور ضیعہ کے معنے ہیں ضائع کرنا اور حاجت اور معین جاری
پانی کو کہتے ہیں جو ظاہر ہو جسکا لینا مشکل نہ ہو اور عائف کے معنے ہیں متردد گرد پانی کے اور اس سیما کے معنی ہیں کہ انہوں
نے اپنے باپ کی نشانی اور آنے کی برکت دیکھی۔

قِصَّةُ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

اصحاب اخدود کا قصہ فائدہ اسکے معنے ہیں گڑھے والے

(۱) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مَلِكٌ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا
كَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا
أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَكَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهِ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَكَانَ
كُلَّمَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيْتَ
السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ أَهْلِيْ وَإِذَا خَشِيْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلٰى دَابَّةٍ
عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ
كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا
وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّيْ وَقَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرٰى وَ
إِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ
مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ بِهِ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ وَكَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ وَقَالَ هِيَ لَكَ إِنْ
شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ فَشَفَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ فَقَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ
غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَعَذَّبَهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ
قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي
اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى
فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَهُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ
دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ

ذروته فان رجع دينه والا فاطرحوه فذهبوا فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف
بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله تعالى فدفعه
الى نفر اخرين فقال اذهبوا به في قرقور وتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا
به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك
ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله ثم قال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما امرك به قال ما هو
قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع وتاخذ سهما من كنانتي ثم تضع السهم في كبد
القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارم فانك اذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس وفعل ما امره
ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده على صدغه موضع السهم فمات رحمه الله فقال الناس
امنا برب الغلام ثلثا فاتى الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر فقد والله نزل بك حذرك فقد امن
الناس برب الغلام فامر بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم فيها النيران وقال من لم يرجع
عن دينه فالقوه فيها فجاءت امراة ومعها صبي فتقاعست ان تقع فيها فقال الغلام لها يا ام اصبري
فانك على الحق اخرجه مسلم واللفظ له والترمذي الاخدود الشق في الارض وجمعه اخاديد و
المنشار بالنون والياء معروف يشق به الخشب والقرقور سفينة صغيرة وانكفأت السفينة
اذا انقلبت والصعيد وجه الارض والكنانة الجعبة التي تكون فيها النشاب وكبد القوس
وسطها والسكك جمع سكة وهي الطريق والتقاعس التاخر والمشي الى وراء ترجمہ صہب ...

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلے ایک بادشاہ تہا اور اسکا ایک جادوگر تہا جب وہ جادوگر بوڑہا ہوگیا
تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بوڑہا ہوگیا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بہیج کہ میں اسکو جادو سکہلا دوں بادشاہ نے اسکے
پاس ایک لڑکا بہیجا۔ وہ اسکو سکہلایا کرتا تہا۔ تو اس لڑکے کی راہ میں ایک درویش رہتا تہا وہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس
بیٹہتا تہا۔ اور اسکا کلام سنتا پہر جب جادوگر کے پاس جاتا تہا تو درویش پر گذرتا اور اس کے پاس بیٹہتا پہر جب جادوگر اسکو
مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی مار کا درویش سے گلہ کیا۔ درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کہاوے تو کہہ کہ میرے
گہر والوں نے مجکو روکا تہا اور جب تو گہر والوں سے ڈرے تو کہہ کہ مجھکو جادوگر نے روکا سو لڑکا اسی حال میں رہا
کرتا تہا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذرا جسنے لوگوں کو آنے جانے سے روکا ہوا تہا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں معلوم
کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اس نے ایک پتہر لیا اور کہا الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک زیادہ
پیارا ہے جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پہریں پہر اس نے پتہر مارا سو اسکو قتل کر ڈالا۔
اور لوگ آنے جانے لگے پہر وہ لڑکا درویش کے پاس آیا اور اسکو یہ حال بتایا۔ درویش نے کہا اے بیٹا تو مجھسے آج افضل ہے اور
البتہ تیرا رتبہ یہانتک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاوے گا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتائیو اور اس لڑکے
کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا تہا اور لوگوں کا علاج کرتا تہا ہر قسم کی بیماری سے تو یہہ حال بادشاہ کے ایک
مصاحب نے سنا اور وہ اندہا ہوگیا تہا سو اسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ یہہ سب تیرے ہی واسطے ہے اگر تو مجھکو اچہا
کردیوے اسنے کہا کہ میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا پر ایمان لائے تو میں خدا سے
دعا کروں کہ وہ تجھکو چنگا کردیگا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا خدا نے اسکو چنگا کردیا یعنے اسکو سب کچہ نظر آنے لگا پہر وہ مصاحب

پادشاہ کے پاس گیا اور اُس کے پاس جا بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کس نے تیری آنکھین پھر روشن
کردین مصاحب نے کہا کہ میرے رب نے بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا اور بھی تیرا کوئی رب ہے مصاحب نے کہا کہ میرا اور تیرا رب
خدا ہے سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا یہانتک کہ اُس نے لڑکے کا پتہ بتلایا سو وہ لڑکا لایا گیا تو بادشاہ
نے اُس سے کہا اے لڑکے تیرے جادو کا یہ رتبہ پہونچا کہ تو اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرتا ہے اور تو ایسا کرسکتا
ہے اور ویسا کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو اچھا نہین کرتا۔ اچھا تو خدا ہی کرتا ہے پھر بادشاہ نے اس لڑکے
کو پکڑا اور ہمیشہ اسکو مارا کرتا تھا۔ یہانتک کہ اُس نے درویش کا پتہ بتلایا۔ پھر وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا۔
کہ اپنے دین سے پلٹ جا اُس نے انکار کیا۔ پھر بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی سر کی چوٹی پر رکھا اور
اُسکو چیر ڈالا۔ یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا اُس نے نہ مانا سو بادشاہ
نے اسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لے جاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑہاؤ پھر جب
تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے نہین تو اسکو گرا دینا سو وہ اسکو لے گئے اور اسکو پہاڑ
پر چڑہایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو ان کے شر سے بچا جسطرح چاہے سو پہاڑ نے انکو خوب ہلایا وے لوگ پہاڑ سے گر
پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتہیون کا اُس نے کہا کہ خدا
نے مجکو انکے شر سے بچا لیا۔ پھر بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا۔ اور کہا کہ اسکو لیجاؤ اور کشتی پر چڑہاؤ
اور جب اُسکو دریا کے بیچ مین لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے نہین تو اسکو دریا مین ڈالدینا سو وہ لوگ
اُسکو لے گئے تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جسطرح چاہے سو ناؤ انپر اوندہی ہوگئی تو وہ لوگ ڈوب گئے اور
وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے کہا کہ تیرے ساتہیون کا کیا حال ہوا۔ اُس نے کہا کہ خدا نے مجکو اُنکے شر سے
بچا لیا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن۔ بادشاہ نے
کہا کہ وہ کیا کام ہے لڑکے نے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے
ایک تیر لے۔ پہر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ مین مارتا ہون خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجکو تیر مار سو اگر
تو یہہ کام کرے گا۔ تو مجھہ کو قتل کرسکیگا تو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک
کھنبے پر سولی دیا پھر اُس نے اُس کی ترکش سے تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا رب
ہے مارتا ہون پھر اُس نے اُسکو تیر مارا سو اُس کی کنپٹی پر تیر لگا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا اور
مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے تین بار کہا پھر کسی نے بادشاہ سے آکر کہا کہ تو نے دیکھا جسکا
تجھکو ڈر تھا۔ خدا کی قسم مقرر تجھہ پر تیرا ڈر آگر پڑا۔ البتہ لوگ ایمان لے آئے۔ سو بادشاہ نے حکم کیا کہ راہون کی ناکون پر
خندق کہودی جائے سو خندق کہودی گئی اور اُن کی آگ خوب بہرکائی گئی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے
اُسکو خندق مین ڈالدو۔ سو ایک عورت آئی اُس کے ساتھ اسکا ایک لڑکا تہا وہ عورت ہچکچی تا کہ خندق مین نہ گرے
تو لڑکے نے اُس سے کہا اے مان صبر کر کہ تو حق دین پر ہے۔ مسلم ترمذی اس کے راوی ہین۔
اور الفاظ مسلم کے ہین اخدود کے معنے ہین زمین مین گڑہا اور اسکی جمع اخادید ہے اور منشار نون اور یا کے ساتھ معروف ہے
جس سے لکڑی چیری جاتی ہے یعنے آرہ اور قرقور چہوٹی ناؤ کو کہتے ہین اور انکفاءت کے معنے ہین کہ کشتی اولٹ گئی اور صعید
روئے زمین کو کہتے ہین اور کنانہ تیر دان کو کہتے ہین جسمین تیر ہوتے ہین اور سکک جمع ہے سکہ کی راہ ہے اور تقاعس کے

مہدمیں بچے بولنا۔

قِصَّةُ الْمُتَكَلِّمِيْنَ فِي الْمَهْدِ

ہنڈولے میں کلام کرنے والوں کا قصہ ❖

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ بَعْدَ ثَالِثِ يَوْمٍ فِيْ ثَالِثِ مَرَّةٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِيْ وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتْ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاَنْزَلُوْهُ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ وَهَدَمُوْهَا وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاؤُا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ فَقَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ لَبِنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِبْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهٖ وَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ يَمُصُّهَا وَمَرَّ بِجَارِيَةٍ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ اِبْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَاِنَّ هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ اَلْمُوْمِسَاتُ جَمْعُ مُوْمِسَةٍ وَهِيَ الْفَاجِرَةُ وَالْمَيَامِيْسُ مِثْلُهٗ وَالْبَغِيُّ الزَّانِيَةُ وَيُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا اَيْ يُتَعَجَّبُ بِهٖ فَيُقَالُ لِكُلِّ مَنْ يَسْتَحْسِنُ هٰذَا مِثْلُ فُلَانَةٍ فِي الْحُسْنِ وَالشَّارَةُ الْحَسَنَةُ جَمَالُ الظَّاهِرِ فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَرْكَبِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْجَبَّارُ الْعَاتِي الْمُتَكَبِّرُ الْقَاهِرُ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کلام کیا ہنڈولے اور گود میں کسی نے سوائے تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دوسرا جریج والا لڑکا تیسرا وہ لڑکا جو دودھ پی رہا تہا۔ اور جریج ایک عابد مرد تہا سو اُس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تہا سو اُس کی ماں اُسکے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تہا۔ تو اُس کی ماں نے پکارا کہ اے جریج۔ اُس نے کہا کہ اے میرے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اُس کی ماں نے تیسرے دن تیسری بار میں کہا کہ الٰہی اسکو مت مار جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے تو بنی اسرائیل نے

جریجکا اور اُسکی عبادت کا آپسمین ذکر کیا اور اُن مین ایک بدکار عورت تہی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُس نے بنی اسرائیل
سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین گرفتار کر دون سو وہ عورت اُس کے سامنے آئی جریج نے اُس کی طرف کچہ التفات نہ کیا
پہر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور وہ اُس کے عبادت خانے کے پاس ٹہیرا کرتا تہا سو اُس عورت نے اسکو اپنی ذات پر قدرت
دی اُس نے اُس سے جماع کیا سو وہ حاملہ ہوئی پہر جب اُسنے بچہ جنا تو کہا یہ لڑکا جریج کا ہے لوگ اُس کے پاس آئے اور
اُسکو عبادتخانے سے اوتارا اور اسکا عبادت خانہ گرا دیا۔ اور اُسکو مارنے لگے تو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنے
مجہے کیون مارتے ہو انہون نے کہا کہ تو نے اُس عورت سے زنا کیا ہے سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے جریج نے
کہا کہ وہ لڑکا کہان ہے وہ اُسکو لے آئی جریج نے کہا مجہے چہوڑ دو تاکہ مین نماز پڑہ لون پہر جب وہ نماز پڑہ چکا تو لڑکا
سامنے لایا گیا جریج نے اُس کے پیٹ مین چوکا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے اُسنے کہا کہ فلانا چرانے والا۔
تو لوگ جریج پر جہکے اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دین گے جریج نے کہا کہ نہین اسیطرح
کاٹی سے بنا دو جیسے آگے تہا۔ تو انہون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودہ پی رہا تہا۔ تو ایک مرد
ستہری پوشاک والا عمدہ سواری پر نکلا تو اُس کی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اُس مرد کی برابر کر دیجیو تو وہ لڑکا
دودہ چہوڑ کر اُس مرد کی طرف متوجہ ہوا۔ تو اُسکو دیکہہ کر یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پہر اپنی مان کے پستان پر
جہکا اور دودہ پینے لگا۔ ابوہریرہؓ نے کہا سو گو یا کہ مین حضرت صلعم کو دیکہہ رہا ہون اور حضرتؐ اس لڑکے کے دودہ چوسنے
کی نقل کرتے تہے اسطرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مُنہ مین ڈالکر چوستے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اور لوگ
ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تہے اور کہتے تہے کہ تو نے حرام کیا ہے تو نے چوری کی ہے اور وہ کہتی تہی کہ مجکو اللہ کافی
ہے اور وہی اچہا وکیل ہے تو اُس لڑکے کی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو اُس لڑکے نے دودہ
چہوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکہا اور کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُس کی
مان نے کہا کہ اچہی صورت والا ایک مرد نکلا تو مین نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا الٰہی مجہکو ایسا
نہ کرنا۔ اور لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے اور اُسکو مارتے تہے اور کہتے تہے تو نے حرام کیا ہے تو نے چوری کی ہے تو مینے
کہا الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نہ کیجیو سو تو نے کہا الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ ظالم مرد تہا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو
ویسا نہ کرنا۔ اور لونڈی کو کہتے تہے تو نے حرام کیا ہے اور حالانکہ اُس نے حرام نہین کیا تہا اور کہتے تہے کہ تو نے چوری کی
ہے۔ اور حالانکہ اُس نے چوری نہین کی تہی۔ تو اسیواسطے مینے کہا۔ کہ الٰہی مجکو ویسا کرنا شیخین اسکے راوی ہین اور
یہ الفاظ مسلم کے ہین مومسات جمع مومسہ کی ہے اور وہ بدکار عورت کو کہتے ہین یعنے زناکار عورت کو کہتے ہین۔ اور
یتمثل بحسنہا یعنے تعجب کیا جاتا ہے سو ہر خوبصورت کو کہتے ہین کہ وہ حسن مین اُسکی مثل ہے اور شارہ کہتے ہین خوب کو
جو ظاہر مین خوشحال در پوشاک اور سواری مین خوبی رکہتا ہو۔ اور جبار کہتے ہین سرکش اور متکبر کو جو لوگون پر زور ظلم کرے

قِصَّةُ اَصْحَابِ الْغَارِ
غار والون کا قصہ

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اَوَاهُمُ الْمَبِیْتُ اِلٰی غَارٍ فَدَخَلُوْا فِیْهِ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَیْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا یُنْجِیْکُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِصَالِحِ اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ اَدْعِیْ عَلَیْهِمَا وَلَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَّاَنَّهٗ

نأى بي طلب الشجر يوما فلم أرح عليهما حتى ناما فحلبت لهما غبوقهما فوجدتهما قد ناما فكرهت أن
أغبق قبلهما أهلا ومالا وكرهت أن أوقظهما والصبية يتضاغون عند قدمي والقدح على
يدي أنتظر استيقاظهما حتى برق الفجر اللهم إن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك ففرج
عنا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت شيئا لا يستطيعون الخروج وقال الآخر اللهم إنه كانت
لي ابنة عم هي أحب الناس إلي فأردتها على نفسها فامتنعت مني حتى ألمت بها سنة من السنين فجاءتني
فأعطيتها مائة وعشرين دينارا على أن تخلي بيني وبين نفسها ففعلت حتى إذا قدرت عليها قالت
لا يحل لك أن تفض الخاتم إلا بحقه فتحرجت من الوقوع عليها فانصرفت عنها وهي أحب الناس إلي
وتركت الذهب اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة
غير أنهم لا يستطيعون الخروج فقال الثالث اللهم إني كنت استأجرت أجراء فأعطيتهم أجرهم
غير رجل واحد ترك أجره وذهب فثمرته له حتى كثرت منه الأموال فجاءني بعد حين فقال
يا عبد الله أد إلي أجري فقلت كل ما ترى من البقر والغنم والإبل والرقيق أجرك اذهب
فاستقه فقال يا عبد الله لا تستهزئ بي فقلت إني لا أستهزئ بك اذهب فاستقه فأخذه كله
اللهم إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة فخرجوا يمشون
أخرجه الشيخان وأبو داود الغبوق شرب آخر النهار ويتضاغون يضجون ويصيحون من الجوع ومعنى أردتها
راودتها وطلبت منها أن تمكنني من نفسها وألمت بها سنة أي أصابها الجدب وفض الخاتم
كناية عن الجماع والتحرج الهرب من الحرج والإثم والضيق ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے امتوں میں تین آدمی چلے جاتے تھے یہانتک کہ انکو ایک غار میں رہنا پڑا سو وے اس میں گھس
گئے سو اس پہاڑ کا ایک پتھر اُن کی غار کے مُنہ پر آ پڑا سو اس نے انکو غار میں بند کر لیا سو انہوں نے آپس میں کہا کہ اس پتھر سے
تمکو کوئی چیز نجات نہ دے گی مگر یہہ کہ تم اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو سو اُن میں سے ایک نے کہا کہ
الٰہی ماجرا تو یہہ ہے کہ میرے ماں باپ بڑی عمر والے بڈہے تھے اور میں انکے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا اور میں شام
کو اُن سے پہلے نہ جورو کو دودہ پلاتا تہا نہ بچوں کو اور البتہ ایک دن مجکو درخت کی تلاش نے بہت دور ڈالا یعنے چارہ بہت
دور ملا سو میں شام کو گھر میں نہ آیا یہانتک کہ سو گئے تو میں نے اُنکے واسطے شام کے پینے کا دودہ دوہا تو میں نے ماں باپ کو سوتا
پایا تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ اُن سے پہلے جورو لڑکوں کو دودہ پلاؤں اور مجکو ناگوار معلوم ہوا کہ انکو نیند سے جگاؤں اور لڑکے
بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پاؤں کے پاس۔ اور پیالہ میرے ہاتھوں پر تھا میں اُنکے جاگنے کی انتظار
کر رہا تھا۔ یعنے انکی انتظار میں دودہ لیے رات بھر کھڑا رہا یہانتک کہ صبح چمکی الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت میں نے
تیری رضامندی کے واسطے کی تہی تو ہمسے اس پتھر کو کھولدے تو کچھ پتھر کھل گیا لیکن اس سے نکل نہ سکتے تھے اور دوسرے
نے کہا۔ الٰہی ماجرا تو یہہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی کہ وہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیاری تھی سو میں نے
اُس کی طرف مائل ہو کر اُس کی ذات کو چاہا۔ یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُس نے نہ مانا یہانتک کہ ایک سال اسپر قحط پڑا
پھر وہ میرے پاس آئی تو میں نے اسکو ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھکو اپنی جان پر قابو دیوے اُسنے مجکو اپنی
جان پر قابو دیا یہانتک کہ جب میں اسپر قادر ہوا تو اُس نے کہا کہ مہر کو نہ توڑ۔ مگر جیسا چاہیے کہ اُسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی میری

بکارت نہ توڑ تو مین اسکے ساتھ زنا کرنے کے گناہ سے بہاگا اور حالانکہ وہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تھی اور مینے سونا چہوڑ دیا یعنے معاف کر دیا۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ قدرت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے مینے ترک کی تھی تو ہمسے پتھر کو کہولدے تو پتھر کچھ اور کہل گیا۔ لیکن وہ اُس سے نکل نہ سکتے تھے۔ اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے کچھ آدمی مزدور رکھے تھے سو مینے اُنکو مزدوری دیدی سوائے ایک آدمی کے کہ وہ مزدوری چہوڑ کر چلا گیا تو مین نے اُسکو اُس کے واسطے بڑہایا یہانتک کہ اُس سے بہت مال ہوگئے پہر وہ کچھ زمانے کے بعد میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ اے خدا کے بندے میری مزدوری مجہکو ادا کر دے مینے کہا کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اونٹ غلام گائین بکریان سب تیری مزدوری ہے اسکو ہانک لے جا اُس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھسے تمسخر نہ کر۔ مینے کہا کہ مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا۔ جا انکو ہانک لیجا سو اُس نے سب لے لیا۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مینے یہہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو ہمسے پتھر کو کہولدے۔ تو پتھر کہل گیا۔ اور وہ نکلکے چلے شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

غبوق اخیر دن کے پینے کو کہتے ہین اور تیضاغون کے معنے ہین کہ وہ بہوک کے مارے چلاتے تہے اور شور کرتے تہے اور اروتہا کے معنے یہہ ہین کہ مین نے چاہا کہ اپنی ذات پر قدرت دے۔ المت بہا سنتہ یعنے اسکو قحط پہونچا اور فض الخاتم سے مراد جماع ہے اور تحرج کے معنے ہین حرج اور گناہ اور تنگی سے۔

قِصَّةُ الْكِفْلِ
کفل کا قصہ

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ يُسَمَّی الْكِفْلُ وَكَانَ لَا يَنْزِعُ عَنْ شَیْءٍ فَاَتَی امْرَاَةً عَلِمَ بِهَا حَاجَةً فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا اَرَادَهَا عَلٰی نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ لِاَنَّ هٰذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِیْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ اَتَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا مِنْ مَخَافَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَنَا اَحْرٰی بِذٰلِكَ فَاذْهَبِیْ وَلَكِ وَمَا اَعْطَيْتُكِ وَوَاللّٰهِ لَا اَعْصِيْهِ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰی بَابِهٖ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی نَبِیِّ زَمَانِهِمْ بِشَاْنِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کہ تمسے پہلے اگلی امتون مین ایک مرد تہا اسکا نام کفل تہا کسی چیز سے باز نہ رہتا تہا سو وہ ایک عورت پاس آیا اُس کو اُس کے ساتہہ حاجت معلوم ہوئی یعنے زنا کرنے کی حاجت ہوئی تو اُس نے اُس عورت کو ساٹھ اشرفیان دین پہر جب اُس نے اُس سے حرام کاری کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی اُس نے کہا تو کیون روتی ہے کہا کہ یہہ کام ایسا ہے کہ مینے کبہی نہین کیا اور ضرورت نے مجہکو اس کام پر مجبور کیا۔ تو اُس مرد نے کہا کہ تو خدا کے خوف سے روتی ہے تو مین خدا سے ڈرنے کے زیادہ تر لائق ہون اور جو کچھ مینے تجکو دیا سو مینے تجہکو بخشدیا قسم ہے اللہ کی مین اسکے بعد کبہی گناہ نہ کرونگا۔ سو وہ اُسی رات کو مر گیا تو صبح کو اُس کے دروازے پر لکھا ہوا تہا۔ کہ مقرر خدا نے کفل کو بخشدیا سو لوگون نے اُس سے تعجب کیا یہانتک کہ خدا نے اُس وقت کے پیغمبر کو اُس کا حال وحی سے بتلایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

قِصَّةُ رِیْحِ عَادٍ
قوم عاد کی ہوا کا قصہ

(۱) عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَكْرِیُّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ وَاِذَا رَاَيَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ

يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَقَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ نَحْوَ رَبِيْعَةَ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا قَحَطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا يَسْتَسْقِيْ لَهَا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ ثَلٰثُ سَحَابَاتٍ حَمْرَاءُ وَبَيْضَاءُ وَسَوْدَاءُ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا يَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ تُرْسَلِ الرِّيْحُ اِلَّا مِنْ مِقْدَارِ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ قَرَاَ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ اَلْقَحْطُ الْغَلَاءُ وَاَصْلُهُ مِنْ اِنْقِطَاعِ الْمَطَرِ وَهُوَ سَبَبُهُ وَالرَّمَادُ مَعْرُوْفٌ وَالرِّمْدِدُ الْمُتَنَاهِيْ فِي الْاِحْتِرَاقِ وَالرِّقَّةِ وَالرِّيْحُ الْعَقِيْمُ الَّتِيْ لَا تَلْقَحُ وَلَا تَاْتِيْ بِالْمَطَرِ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے اُس نے قوم ربیعہ کے ایک مرد سے روایت کی اور وہ حارث بن یزید بکری ہے کہا کہ مین مدینے مین داخل ہوا۔ پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ مسجد لوگون سے پُر تھی اور ناگہان سیاہ جھنڈے جہول رہے تہے نظر پڑی اور بلال تلوار گلے مین ڈالے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے بیٹھے ہوے تہے مین نے . . کہا کہ کیا حال ہے لوگون کا لوگون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ کیا ہے کہ عمرو بن عاص کو قوم ربیعہ کی طرف بہیجین۔ مینے کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ قوم عاد کے ایلچیون کی طرح ہون! تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہے . . . . عاد کے ایلچیون کا مین نے کہا کہ آپ باخبر آدمی پر گرے ہین البتہ جب عاد کی قوم پر قحط پڑا تو انہون نے قیل (ایک شخص کا نام ہے) کو مینہ مانگنے کے لیے (نکو مین) بہیجا تو وہ بکر بن معاویہ پر اترا اُسنے اُس کو شراب پلائی اور دو لونڈیون نے اسکو راگ سُنایا پہر نکلا مہرہ پہاڑ مہرہ کے ارادے سے یعنی اسطرف پہر اُس نے کہا کہ الٰہی مین نہین آیا تیرے پاس کسی بیماری کے واسطے کہ مین اُسکی دوا کرون اور نہ کسی قیدی کے واسطے کہ اُسکو بدلا دیکر چہوڑا ؤن سو پانی پلا اپنے بندے کو جو تو اُسکو پلایا کرتا تہا اور اُس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو بہی پانی پلا شکریہ اُس کے شراب کا جو اُسکو پلایا تہا سو اُسکو مین بدلیان نظر آئین ایک سُرخ ایک سفید ایک سیاہ سو اُس سے کہا گیا کہ اُن مین سے ایک اختیار کرے اُس نے سیاہ بدلی کو اختیار کیا پہر اُس سے کہا گیا کہ پکڑ اسکو اس حال مین کہ راکہہ ہے نہایت جلی ہوئی جو کہ قوم عاد سے کسی کو نہ چہوڑے تو اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شان یہہ ہے کہ نہین بہیجی گئی ہوا مگر اس حلقے کی مقدار سے یعنی انگوٹہی کے حلقے کے برابر پہر یہ آیت پڑہی۔ اور قوم عاد مین نشانی ہے جبکہ بہیجی ہمنے اُنپر باؤ بے خیر نہ چہوڑتی کسی چیز کو جسپر گذری مگر کہ کر ڈالتی اُسکو جیسے چورا ترمذی اسکے راوی ہین اور قحط گرانی کو کہتے اور اصل اسکی مینہ کا بند ہو جانا ہے کہ وہ اسکا سبب ہے۔ اور رماد معروف ہے یعنی راکہہ اور رمدد کہتے ہین نہایت جلی ہوئی پتلی چیز کو اور ریح عقیم وہ باؤ ہے جسمین مینہ نہ ہو۔

قِصَّةُ الْاَقْرَعِ وَالْاَبْرَصِ وَالْاَعْمٰى

گنجے۔ اور کوڑھی۔ اور اندھے کا قصہ

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ثَلٰثَةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ

وَاَعْمٰی اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ فَقَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ
وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ قَذَرُہٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا
حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ فَاَعْطَاہُ نَاقَۃً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا ثُمَّ اَتَی الْاَقْرَعَ
فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْھَبُ عَنِّیْ ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ فَمَسَحَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ
وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَۃً حَامِلًا وَقَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ ثُمَّ
اَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ بَصَرِیْ فَمَسَحَہٗ فَرَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَصَرَہٗ قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاۃً وَالِدًا فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ وَوَلَّدَ ھٰذَا فَکَانَ لِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ
وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِھٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّہٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِہٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَۃٌ فَقَالَ لَہٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ
تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰہُ قَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ ھٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ قَالَ کُنْتَ
کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ
مَا رَدَّ الْاَوَّلُ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مَا کُنْتَ ثُمَّ اَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْئَتِہٖ فَقَالَ
لَہٗ مِثْلًا فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ عَلَیْکَ مَالَکَ
فَقَدْ رَضِیَ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلنَّاقَۃُ الْعُشَرَآءُ الْحَامِلُ وَقِیْلَ ھِیَ الَّتِیْ
اَتٰی عَلٰی حَمْلِھَا عَشَرَۃُ اَشْھُرٍ وَالشَّاۃُ الْوَالِدُ الَّتِیْ عُرِفَ مِنْھَا کَثْرَۃُ الْوَلَدِ وَالنِّتَاجِ وَقَوْلُہٗ
فَاُنْتِجَ ھٰذَانِ اَیْ صَاحِبُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَوَلَّدَ ھٰذَا اَیْ صَاحِبُ الشَّاۃِ وَمَعْنَاہُ اَعْتَنٰی بِھَا وَاَقْعَدَھَا
عِنْدَ الْوِلَادَۃِ وَمَعْنٰی اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ اَیِ الْاَسْبَابُ وَمَعْنٰی لَا بَلَاغَ اَیْ لَیْسَ لِیْ مَا اَبْلُغُ بِہٖ غَرَضِیْ
وَقَوْلُہٗ وَرِثْتُ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ اَیْ اٰبَائِیْ وَاَجْدَادِیْ وَمَعْنٰی لَا اَجْھَدُکَ اَیْ لَا اَشُقُّ عَلَیْکَ فِی الْاَخْذِ
وَالْاِمْتِنَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک
کوڑہی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندہا سو خدا نے چاہا کہ انکو آزماوے تو انکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے
پاس آیا اور اسنے کہا کہ تجکو کون چیز پیاری ہے اُس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجہ سے یہ بیماری دور ہوجاوے
جسکے سبب لوگ مجہ سے گہناتے ہین سو فرشتے نے اُسپر ہاتھہ ملا تو اُس کی بیماری دور ہوگئی اور اُسکو اچھا رنگ اور اچھی
کہال دی گئی پہر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہ کو بہت پسند ہے اُس نے کہا کہ اونٹ سو اُسکو گابہن اونٹنی دی
پہر کہا کہ خدا تجہکو اس مین برکت دے۔ پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کہ کون چیز تجہکو پسند آتی ہے اُس نے کہا
کہ اچہے بال اور یہہ بیماری مجہسے جاتی رہے جس کے سبب لوگ مجہ سے کراہت کرتے ہین پہر فرشتے نے اسپر اپنا
ہاتہہ ملا سو اُسکی بیماری دور ہوگئی اور اسکو اچہے بال ملے پہر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہے اُس نے کہا کہ
گائے سو اُسکو گابہن بہینس ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے۔ پہر فرشتہ اندہے کے پاس آیا سو کہا تجکو
کون چیز بہت پسند ہے اسنے کہا کہ اللہ میری آنکہہ مین روشنی دے کہ مین اُسکے ساتہہ لوگون کو دیکہون پہر فرشتے نے
اسپر اپنا ہاتہہ ملا سو خدا نے اس کو پہر آنکہین دین فرشتے نے کہا کون مال تجہکو بہت پسند ہے اوسنے کہا بہیڑ بکری

سو ہمکو گابہن بکری ملی پہر اونٹنی اور گاے بہی بچہ جنی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بہر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بہر گاے بیل ہوگئے اور اندہے کی جنگل بہر بکریان ہوگئین پہر مدت کے بعد فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب لٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پہر بدون تیرے احسان کے مین تجہسے مانگتا ہون اسی کے نام پر جسنے تجکو ستہرا رنگ اور اچہی کہال دی اور مال ونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ لوگون کے حق مجہپر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا گہربار کے خرچ سے زیادہ مال نہین جو تجہ کو دون پہر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجہ کو کچہ پہچانتا ہون بہلا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجہسے لوگ کراہت کرتے تہے پہر خدا نے تجہکو اپنے فضل سے یہہ مال دیا اُس نے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشت بہ پشت کے نامی سردار تہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹا ہے تو خدا تجہکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بہی ویسا ہی جواب دیا جیسا اوسنے دیا تہا پہر فرشتے نے کہا کہ اگر تو جہوٹا ہے تو خدا تجہکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو پہلے تہا۔ پہر فرشتہ اندہے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل مین اور کہا کہ مین محتاج اور مسافر آدمی ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور اسباب گم گئے سو مجہکو آج پہونچنا مشکل ہے بغیر مدد الٰہی کے اُس کے بعد بدون تیرے احسان کے سو مین تجہسے اُس خدا کے نام پر مانگتا ہون جسنے تجہکو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندہا تہا۔ خدا نے مجہہ کو آنکہین دین سو لیجا۔ ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے۔ اور چہوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو۔۔۔ راہ خدا مین لیوے گا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالون گا یعنے تیرا ہاتہہ نہ پکڑون گا تو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس رکہہ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تہے سو تجہسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا شیخین اسکے راوی ہین۔

ناقہ عشرا حاملہ اونٹنی کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ اونٹنی ہے جو دس مہینے کی حاملہ ہو اور شاۃ والدہ وہ بکری ہے جو مشہور ہو کہ بہت بچے جنتی ہے اور فانتج ہذان یعنے اونٹ اور گاے والا۔ وولد ہذا یعنے بکری والا اور اُس کے معنی یہہ ہین کہ اُس نے بکری کے جننے کا اہتمام کیا اور اُسکو جننے کے وقت بٹہلایا اور حبال کے معنے ہین اسباب و معنی لا بلاغ کے یہ ہین کہ نہین میرے پاس وہ چیز جسکے ساتہہ۔ مین اپنی غرض کو پہونچون اور کابرا عن کابر یعنے اپنے باپ دادا سے اور لا اجہدک کے معنے یہہ ہین کہ مین تجہپر مشکل نہ ڈالون گا یعنے مین احسان رکہنے مین۔ ف اس حدیث مین بندے شکر گذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو حدیث سارے عالم کے حال مین ہے یعنے اول ہم سب کچہ حقیقت نہ تہے جان و مال علم حکمت عقل ہوش وغیرہ ہر چیز اُس کے کرم سے ہمکو ملی ہے سو جو ہوشیار ہے وہ خدا کا شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ ناشکرا اور نمک حرام ہے۔

قِصَّۃُ الْمُقْتَرِضِ أَلْفَ دِيْنَارٍ
قصہ اس شخص کا جسنے ہزار اشرفی قرض لی تہی

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَقْدُمُ عَلَيْهِ فِي الْأَجَلِ

الَّذِی اَجَّلَہ فَلَمْ یَجِدْ فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَہَا فَاَدْخَلَ فِیْہَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَہَا ثُمَّ اَتٰی بِہَا اَلْبَحْرَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ شَہِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ شَہِیْدًا وَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ کَفِیْلًا وَاِنِّیْ جَہَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا فَلَمْ اَجِدْ وَاِنِّیْ اِسْتَوْدَعْتُکَہَا فَرَمٰی بِہَا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِہٖ فَاِذَا ہُوَ بِالْخَشَبَۃِ الَّتِیْ فِیْہَا الْمَالُ فَاَخَذَہَا لِاَہْلِہٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَہَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِیْفَۃَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ وَاَتٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَّقَالَ مَا زِلْتُ جَاہِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْکَبٍ لِّاٰتِیَکَ بِمَالِکَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ فِیْہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَدّٰی عَنْکَ الَّذِیْ بَعَثْتَہٗ فِی الْخَشَبَۃِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ زَجَّجَ مَوْضِعَہَا اَیْ سَوّٰی مَوْضِعَ النَّقْرِ وَاَصْلُہَا مَاْخُوْذٌ مِّنْ تَزْجِیْجِ الْحَوَاجِبِ وَہُوَ حَذْفُ زَائِدِ شَعْرِہَا وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَاْخُوْذًا مِّنَ الزَّجِّ بِاَنْ یَّکُوْنَ نَقَرَ فِیْ طَرَفِ الْخَشَبَۃِ وَشَدَّ عَلَیْہِ زُجًّا لِّیُمْسِکَہٗ وَیَحْفَظَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ **ترجمہ**

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بنی اسرائیل مین سے ایک مرد کا ذکر کیا جسنے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اُس نے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اس نے کہا کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے۔ قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی لا۔ اُس نے کہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے۔ اُس نے کہا تو نے سچ کہا۔ پھر اُس نے اسکو ہزار اشرفیان مدت ٹہیرا کر دین سو وہ سوداگری کرنے کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا۔ پہر اُس نے جہاز تلاش کیا تا سوار ہو کر معین مدت کے اندر قرض دینے والے کے پاس آوے سو اُس نے کوئی جہاز نہ پایا پھر اُس نے ایک لکڑی کو لیکر کریدا پہر اُس مین اشرفیون کو بہرا اور اپنا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اس مین ڈالا پہر اُس کے مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا اور کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لی تھین سو اُس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا مینے کہا تھا کہ خدا تعالیٰ کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا۔ اور اُس نے مجھسے ضامن مانگا تھا۔ تو مینے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے تو وہ تیری ضامنی پر راضی ہو گیا تھا اور مینے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز پاؤن تاکہ اسکا قرض پہنچاؤن سو مینے نہ پایا اب مین یہہ لکڑی تجھکو امانت سپرد کرتا ہون پہر اُس نے اسکو سمندر مین ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پلٹ آیا۔ پہر دیکھنے کو نکلا وہ مرد جسنے اسکو قرض دیا تھا کہ شائد کوئی جہاز اُسکا قرض مال لایا ہو سو ناگہان وہ لکڑی اُسکو نظر پڑی جسمین مال تھا سو اُس کو اپنے گہر والون کے جلانے کے واسطے لیا پہر جب اسکو چیرا تو مال اور خط کو (اس مین) پایا پہر مدت کے بعد جسکو قرض دیا تھا وہ آیا۔ اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین کوشش کرتا رہا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کو آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نہ پایا۔ قرض دینے والے نے کہا کہ البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی مین بہیجا تہا سو پہنچا دیا۔ سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہیر لیجا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

زجج موضعہا یعنے کرید کی جگہہ کو برابر اور ہموار کر دیا۔ اور احتمال ہے کہ زج سے ماخوذ ہو باین طور کہ اُس نے لکڑی کے ایک طرف مین کُریدا پہر اُسمین میخ گاڑ دی تاکہ اُسکو بند کرے اور اندر کے مال کو نگاہ رکہے **فائدہ** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے۔

اَحَادِیْثُ مُتَفَرِّقَةٌ
متفرق حدیثوں کا بیان

(۱) عَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ فَتْرَةٌ مَابَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ سلمان سے روایت ہے کہ فترت کا زمانہ عیسے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہے بخاری اسکے راوی ہین ف یعنے اس زمانے مین کوئی پیغمبر نہین ہوا۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ اَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِیُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ اِبْلِیْسُ الْمَجُوْسِیَّةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب فارسیون کا پیغمبر مر گیا تو شیطان نے انکے واسطے مجوس کے مذہب کو لکھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اَدْرِیْ تُبَّعُ اللَّعِیْنُ هُوَ اَمْ لَا وَلَا اَدْرِیْ عُزَیْرٌ نَبِیٌّ اَمْ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر ہے یا نہین اور مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ خَنِزَ اللَّحْمُ یَخْنَزُ اِذَا نَتَنَ وَتَغَیَّرَ رِیْحُهٗ وَخِیَانَةُ حَوَّاءَ لِاٰدَمَ هِیَ تَرْكُ النَّصِیْحَةِ لَهٗ فِیْ اَكْلِ الشَّجَرَةِ لَا فِیْ غَیْرِهَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتین تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی شیخین اسکے راوی ہین خنز اللحم کے معنے ہین سڑجانا گل جانا بودار ہوجانا۔ اور حضرت حوا نے آدم علیہ السلام کی یہ خیانت کی کہ انکو بہشت کے درخت کا میوہ کہلایا نہ اور چیز مین۔

كِتَابُ الْقِیٰمَةِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا وَفِیْهِ اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے قیامت اور اس کے متعلقات کے بیان مین۔ اور اس مین چار باب ہین۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اَشْرَاطِهَا وَعَلَامَاتِهَا وَفِیْهِ عَشَرَةٌ

پہلا باب قیامت کی نشانیون اور علامتون کے بیان مین اور اس مین دس فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَالْمَهْدِیِّ
پہلی فصل

عیسیٰ علیہ السلام اور مھدی علیہ ۔۔۔۔ السلام کے بیانمین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ

حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ...... حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الاٰیة اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْحَکَمُ الَّذِیْ یَقْضِیْ بَیْنَ النَّاسِ وَالْمُقْسِطُ الْعَادِلُ ضِدُّ الْقَاسِطِ وَهُوَ الْجَائِرُ وَوَضْعُ الْجِزْیَةِ اِسْقَاطُهَا عَنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اَلْزَمَهُمُ الْاِسْلَامَ وَلَا یَقْبَلُ مِنْهُمْ غَیْرَهٗ فَذٰلِكَ مَعْنٰی وَضْعِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اُتریگا تم مین اے مسلمانون عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کرے گا سؤر کو اور موقوف کرے گا جزیہ کو اور کثرت سے دیگا مال کو یا کثرت سے پہیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اُسکو قبول نکرے گا یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو کچہ کہ دنیا مین ہے پہر ابو ہریرہ رضہ (راوی اس حدیث کے) کہتے کہ اگر چاہو تو یہہ آیت پڑہو کہ کوئی اہل کتاب مین سے نہین مگر کہ ایمان لاوے گا عیسیٰ علیہ السلام پر پہر اُن کے مرنے سے پہلے ۔ نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین ۔ حکم وہ ہے جو لوگون کے درمیان فیصلہ کرے ۔ اور مقسط عادل کو کہتے ہین ضد ظالم کے اور موقوف کرنا جزیہ کا گرا دینا اسکا ہے یہود و نصاریٰ سے اور لازم کرنا انپر اسلام کو اور اسلام کے سوائے اُن سے کچہ قبول نہین ہوگا یہی معنے ہین وضع جزیہ کے ۔

(۲) **وعن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ دین حق پر لڑتے رہین گے اور قیامت تک غالب رہین گے پہر عیسے بن مریم آسمان سے اتر ین گے تو انکا سردار کہیگا کہ ہمکو نماز پڑہاؤ وہ کہین گے نہین مقرر تم مین سے بعضے بعضون پر سردار ہین یعنے امامت تمہارا ہی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے مسلم اسکے راوی ہین ۔

(۳) **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ وَّاحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْهِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ قَالَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِیْ یَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا سے ایک دن بھی ..... باقی رہا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیگا کہ میری نسل سے ایک مرد پیدا کرے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے اسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اُسکے باپ کا نام میرے باپکے نام سے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بہر دیگا جیسے ظلم اور تعدی سے بہری گئی ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین اور لفظ ترمذی کے ہیں ۔

(۴) **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وَّلَدِ فَاطِمَةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری نسل سے ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ابو داؤد اُس کے راوی ہین ۔

(۵) **وعن** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضہ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ رضہ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ کَمَا

سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہی کہ علی رضہ نے فرمایا اور اپنے حسن کیطرف نظر کی کہ میرا یہہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اُس کی پشت سے ایک مرد نکلے گا کہ تمہارے پیغمبر کے نام سے موسوم ہوگا خلق مین انکے مشابہ ہوگا زمین کو انصاف سے بھر دیگا ابو داؤد اُسکے راوی ہین **ف** قیامت کے قریب پہلے امام مہدی پیدا ہونگے وہ سب لوگون کے سردار بنین گے پھر انکے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترین گے نصرانی دین کو مٹا دین گے دین محمدی پر عمل کرین گے سولی کو توڑ ڈالین گے جسکی اب نصاری تعظیم کرتے ہین کہ اُن کے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور جزیہ قبول نہ کرین گے اگر نصاری ایمان لاوین گے تو انکو قتل کرینگے **ف** اس زمانے مین ایک شخص غلام احمد نامی قوم مغل سے کادیان ضلع گورداسپور پنجاب مین پیدا ہوا ہے وہ دعوی کرتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اور مہدی مین ہون اور پیغمبری کا دعوے بھی کرتا ہے اور ایسے ایسے کفر بکتا ہے کہ اگر اُن سے زمین و آسمان پھٹ جائین تو کچھ عجب نہین اور بعضے ملحد اور وہابی ایمان فروش اُسکے ساتھ ہو گئے ہین اور حقیقت مین وہ ایک بڑا جھوٹا کذاب اور دجال ہے آدم علیہ السلام سے آج تک اس درجے کا کوئی کافر ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ ایمانداروں کو لازم ہے کہ اُس شیطان ملعون سے اپنا ایمان بچائین اور اسکے شر سے اللہ کی پناہ چاہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الدَّجَّالِ

دوسری فصل

دجال کے بیان مین

(۱) **عَنِ** الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ تَمِيْمَ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرَةُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ فَقَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا مَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الدَّيْرِ فَاِنَّ فِيْهِ رَجُلًا وَهُوَ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا فَدَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرَةُ الشَّعْرِ لَا نَعْرِفُ قُبُلَهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا قَالَ فَاَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ فَاَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ

أَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا فَأَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ
أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ
قَالَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي
الْخُرُوجِ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ
عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ سَيْفٌ يَصُدُّنِي عَنْهَا
وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهِمَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ
فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ
وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَعَنْ مَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا
بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ سُمِّيَ الدَّجَّالُ مَسِيحًا
لِأَنَّ إِحْدَى عَيْنَيْهِ مَمْسُوحَةٌ لَا يُبْصِرُ بِهَا وَالْأَعْوَرُ يُسَمَّى مَسِيحًا وَأَمَّا الْمَسِيحُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا سُمِّيَ
مَسِيحًا لِأَنَّهُ مَسَحَ الْأَرْضَ قَطَعَهَا وَقِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ ذَا الْعَاهَةِ فَيَبْرَأُ وَقِيلَ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وَقَوْلُهُ
أَرْفَؤُا يَقُولُ أَرْفَأْتُ السَّفِينَةَ إِذَا قَرَّبْتَهَا إِلَى الشَّطِّ وَأَدْنَيْتَهَا مِنَ الْبَرِّ وَذٰلِكَ الْمَوْضِعُ مُرْفَأٌ وَالْقَارِبُ
سَفِينَةٌ صَغِيرَةٌ تَكُونُ إِلَى جَانِبِ السُّفُنِ الْبَحْرِيَّةِ يَسْتَعْجِلُونَ بِهَا حَوَائِجَهُمْ مِنَ الْبَرِّ وَتَكُونُ مَعَهَا خَوْفًا
مِنْ غَرَقِ الْمَرْكَبِ قِيلَ أَقْرُبُ جَمْعُ قَارِبٍ عَلَى غَيْرِ قِيَاسٍ قَالَهُ الْخَطَّابِيُّ وَأَمَّا أَقْرُبُ بِضَمِّ الرَّاءِ فَلَعَلَّهُ جَمْعُ قَارِبٍ
وَالْأَهْلَبُ الْغَلِيظُ الشَّعْرِ الْخَشِنُ وَاغْتِلَامُ الْبَحْرِ اضْطِرَابُ أَمْوَاجِهِ وَاهْتِيَاجُهُ وَالْجَسَّاسَةُ فَعَّالَةٌ مِنَ التَّجَسُّسِ
وَهُوَ الْفَحْصُ عَنْ بَوَاطِنِ الْأُمُورِ وَأَكْثَرُ مَا يُقَالُ ذٰلِكَ فِي الشَّرِّ وَالنَّقْبُ الطَّرِيقُ فِي الْجَبَلِ وَجَمْعُهُ أَنْقَابٌ
وَالْمِخْصَرَةُ عَصًا أَوْ قَضِيبٌ أَوْ سَوْطٌ كَانَتْ تَكُونُ بِيَدِ الْخَطِيبِ أَوِ الْمَلِكِ إِذَا تَكَلَّمَ **ترجمہ** شعبی سے روایت
ہے اُس نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اُس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اُس نے مجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کی جو موافق پڑی اُس حدیث کو جو مینے بیان کیا کرتا تھا۔
مسیح دجال کی خبر سے اُس نے مجھ سے یون حدیث بیان کی کہ وہ تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے
سمندر کے جہاز مین سوار ہوا تو اُس سے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج میں جہاز پھنسا رہا پھر وے
لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر وے جہاز سے چھوٹی کشتی مین بیٹھا اور ٹاپو مین داخل ہوے
تو ملا انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت نہ ہو سکتا تھا۔ بالون کی کثرت سے تو لوگون نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اُس نے کہا کہ مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا۔ اُس نے کہا اے لوگو اس
دیر کی طرف چلو کہ اُس میں ایک مرد ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے پھر ہم چلے دوڑتے ہوئے یہانتک کہ دیر
مین داخل ہوئے تو ناگہان اُس مین ایک بڑا قد آور آدمی نظر پڑا کہ ویسا مخلوق اور ایسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین
دیکھا۔ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اُس کے زانون کے درمیان دونون ٹخنون تک
لوہے سے ہمنے کہا اے کمبخت تو کون ہے اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر۔ یعنی تمکو میرا حال معلوم ہو جائیگا
اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو۔ کہا کہ ہم لوگ عرب ہین ہم سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین سو ہم نے پایا سمندر
کو جبکہ وہ جوش مین تھا سو لہر ہمسے مہینا بھر کھیلا کی پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو مین پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین

پھر ہم ٹاپو مین داخل ہوئے سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا بالون کی کثرت سے اُسکا آگا پیچھا ہمکو
معلوم نہ ہوتا تھا۔ ہمنے اُس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اُس نے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا کہ جاسوس کیا
اُسنے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے
پھر اُس نے کہا کہ ہمکو خبر دو بیسان کی نخلستان سے ہمنے کہا کہ تو اسکا کونسا حال پوچھتا ہے۔ اُس نے کہا کہ مین
اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہے ہمنے کہا کہ ہان پھلتا ہے اُسنے کہا خبردار ہو عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا
پھر اُسنے کہا کہ مجھکو عربستان کے دریا کا حال بتلاؤ ہمنے کہا کہ تو اُس دریا کا کونسا حال پوچھتا ہے اُس نے
کہا کیا اُس مین پانی ہے ہمنے کہا کہ اُس مین بہت پانی ہے اور اُسکے لوگ اُس کے پانی سے کھیتی کرتے ہین اُسنے
کہا البتہ عنقریب اُسکا پانی جاتا رہیگا پھر اُسنے کہا کہ مجھکو عرب کے پیغمبر سے خبر دو اُس نے کیا کیا۔ ہمنے کہا وہ
مکے سے نکلا اور مدینے مین اُترا۔ اُس نے کہا کیا عرب اُس سے لڑتے ہین ہمنے کہا کہ ہان۔ اُسنے کہا۔ پھر اُس نے
انکے ساتھ کیا کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے آس پاس کے عرب پر سو اُنہون نے اُسکی فرمانبرداری کرلی
اُس نے کہا کہ البتہ یہہ بات اُنکے حق مین بہتر ہے کہ اُس کے تابعدار ہوجائین اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ
مسیح دجال ہون اور عنقریب ہے کہ مجھکو نکلنے کی اجازت ہو سو مین سیر کرونگا زمین مین سو نہ چھوڑونگا کسی گاؤن
کو مگر کہ اسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور مدینے کے کہ وہان کا جانا مجھپر حرام ہے یعنی منع ہے
جب مین چاہونگا کہ ان دونون بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے سامنے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اُس کے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجھکو جانے سے روکیگا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اُس کی چوکیداری
کرینگے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاٹھی سے منبر کو ٹھوکا اور فرمایا کہ یہہ مدینہ پاک مقام ہے خبردار ہو بھلا مین نے
تمکو اس حال کی خبر نہین دے چکا لوگون نے کہا کہ ہان دے چکے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی
تمیم کی بات کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ مین تمکو دجال اور مکے اور مدینے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو مقرر وہ شام کے
دریا مین ہے یا یمن کے دریا مین۔ نہین بلکہ مشرق کی طرف ہے مسلم ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین دجال کو مسیح
اسواسطے کہتے ہین کہ اسکی ایک آنکھ بےنور ہے اُس سے اسکو نظر نہین آتا۔ اور کانے کو بھی مسیح کہتے ہین اور عیسی
علیہ السلام کو جو مسیح کو کہتے ہین تو اسواسطے کہ انہون نے زمین کو مسح کیا یعنے زمین مین پھر گئے اور بعضون نے
کہا کہ بیمار پر ہاتھ پھیرتے تھے تو اچھا ہوجاتا تھا اور بعض نے کہا ہے مسیح صدیق کو کہتے ہین۔ اور کہا جاتا ہے ارفاء
السفینۃ جبکہ تو اُسکو کنارے کے قریب اور خشکی کے پاس لیجاوے اور اس جگہہ کو مرفا کہتے ہین اور قارب چھوٹی کشتی
کو کہتے ہین اور سمندر کے جہازون کے پاس ہوتی ہے۔ اُسکے ساتھ خشکی سے اپنی حاجتون کو جلد طلب کرتے ہین اور
وہ اُسکو اپنے ساتھ رکھتے ہین اس ڈر سے کہ کہین جہاز غرق ہوجائے تو اُس کی طرف پناہ پکڑین اور اقرب اُس کی
جمع ہے خلاف قیاس پر یہہ خطابی نے کہا ہے اور اہلب کہتے ہین گھنے سخت بالون والے کو اور اغتلام البحر کے معنی ہین
دریا کی موجون کا زور شور اور اچھلنا اور جساسہ تجسس سے ہے اور وہ پوشیدہ باتون کا طلب کرنا ہے۔ اور اکثر استعمال
اسکا شر مین آتا ہے اور نقب کے معنے ہین راہ پہاڑ مین اور مخصرہ لاٹھی یا چھڑی یا کوڑا ہے کہ خطبہ خوان یا بادشاہ کے
ہاتھ مین کلام کرنے کے وقت ہوتا ہے۔

(٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ

الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ قَالَ يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ
يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِي اِلٰى بَعْضِ السِّبَاخِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ
اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ
اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ
وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَقْتُلُهُ وَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمسے دجال کے حال مین ایک دراز
حدیث بیان کی اس مین یہہ بہی تہا کہ آپنے فرمایا کہ آویگا دجال اور اُسپر حرام ہے کہ مدینے کے نالون مین داخل ہو
سو بعضی پتہریلی زمین مین پہونچے گا اور اُسکی طرف ایک مرد نکلے گا کہ وہ اُس دن سب لوگون سے بہتر ہوگا سو وہ کہے
گا کہ مین گواہی دیتا ہون اِسکی کہ بیشک تو وہی دجال ہے کہ حضرت صلعم نے ہمسے تیرے بارے مین حدیث بیان کی۔ تو
دجال کہے گا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین اِسکو قتل کر ڈالون پہر اُسکو زندہ کر دون تو کیا تم میری خدائی مین پہر بہی شک کروگے
لوگ کہینگے کہ نہین۔ تو پہر دجال اُسکو قتل کر ڈالے گا۔ پہر اُسکو زندہ کرے گا۔ پہر جب اُسکو زندہ کرے گا۔ تو وہ کہیگا
کہ جتنی بصیرت مجھکو آج حاصل ہوئی اُس سے بڑہکر کبہی نہین ہوئی یعنے اب مجھکو تیرے دجال ہونے کا نہایت یقین ہو گیا۔
تو دجال جس کے مارنیکا ارادہ کرے گا۔ لیکن اُسپر قادر نہوگا شیخین اِسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً
وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ وَاَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ مَاءٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرٰى اَنَّهُ ... نَارٌ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ
ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا تو اسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔
سو جو لوگون کو آگ نظر آوے گی وہ میٹہا پانی ہوگا۔ اور جو لوگون کو پانی نظر آوے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی سو
تم مین سے جو شخص اُسکو پاوے تو چاہیے کہ گرے اُس چیز مین جو اُسکو آگ نظر آوے اسواسطے کہ وہ ٹہنڈا میٹہا
پانی ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ هُوَ
بَرْمَةٌ ... قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ اَعْهَدُ اِلَيْكُمْ فِيْهِ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ نَبِيٌّ اِلٰى اُمَّتِهِ اَنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنٰى
مَمْسُوْحَةٌ جَاحِظَةٌ لَا حَدَقَةَ لَهَا كَاَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِي حَائِطٍ وَعَيْنُهُ الْيُسْرٰى كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ وَ
مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ اَلَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَانِ يُنْذِرَانِ اَهْلَ الْقُرٰى
فَاِذَا خَرَجَا مِنَ الْقَرْيَةِ دَخَلَهَا اَوَّلُ اَصْحَابِ الدَّجَّالِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ۔ اَلْجَاحِظَةُ الْعَظِيْمَةُ ترجمہ
خدری رضہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دجال کا حال پوچہا تو فرمایا کہ وہ ہو برمتہ قد
اکل الطعام مین تمکو اُس کے حق مین ایسی وصیت کرتا ہون کہ کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہین کی کہ اُسکی داہنی آنکہہ
بے نور ہے اوبہری ہوئی ہے اُسمین پتلی نہین گویا کہ وہ دیوار مین تہوک ہے۔ نخاعہ۔ اور اُسکی بائین آنکہہ جیسے تارا
چمکنے والا۔ اور اُس کے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ ہوگا۔ سو اُسکا دوزخ بہشت ہے اور اُسکا بہشت دوزخ
ہے خبردار رہو اور اُسکے آگے دو مرد ہونگے جو گاؤن والون کو اُس سے ڈراوینگے پہر جب وہ دونون گاؤن سے

نکل جاتی ہیں گے تو داخل ہونگے اس میں اوّل ساتھی دجال کے رزین اسکے راوی ہیں۔ جاحظہ اونچی ہولی بڑی کو کہتے ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ ذَکَرَ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِیْ ذِکْرِہٖ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَہٗ اُمَّتَہٗ اَنْذَرَہٗ نُوْحٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُمَّتَہٗ وَالنَّبِیُّوْنَ بَعْدَہٗ وَاِنَّہٗ یَخْرُجُ فِیْکُمْ فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَاْنِہٖ فَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْوَرَ وَاِنَّہٗ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلطَّافِیَۃُ مِنَ الْعِنَبِ ھِیَ الَّتِیْ قَدْ خَرَجَتْ عَنْ حَدِّ نَبَاتِ اَطْرَافِھَا فِی الْعُنْقُوْدِ وَنَتَاَتْ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا کہ لوگوں سے کہدو چپ ہیں پھر آپ نے خدا کی حمد اور ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور اسکا ذکر بہت دراز کیا اور فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر کہ اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا نوح علیہ السّلام نے بھی اپنی امت کو اُس سے ڈرایا اور اسی طرح سب پیغمبروں نے بعد اسکے اور تحقیق وہ تم میں نکلے گا سو اسکا حال تمپر پوشیدہ رہے سو تمپر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ تمہارا رب کانا نہیں اور بیشک دجال داہنی آنکھہ کا کانا ہے اُس کی آنکھہ جیسے پھولا ہوا انگور شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور طافیہ وہ انگور ہے جو گچھے میں اپنے ساتھہ کے دانون کی حد سے نکل جاوے اور اونچا جاوے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ ذِکْرِ ابْنِ صَیَّادٍ

تیسری فصل

ابن صیاد کے ذکر میں

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ کَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رض یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَا یُنْکِرُہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ خدا کی قسم کہاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے کہا تم قسم کیوں کہاتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب سے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اسپر قسم کہائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ کیا شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنْطَلَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ فَوَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ فَقَالَ عُمَرُ رض ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْہُ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَاَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ

مُبِيْنٍ اَلْاُطُمُ الْبِنَاءُ الْمُرْتَفِعُ وَقَوْلُهٗ اِخْسَئْ خَسَاتُ الْكَلْبِ اِذَا طَرَدْتَهٗ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرؓ سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف چلے دیکھا اسکو لڑکون میں کھیلتا ہوا پایا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ اسوقت بالغ ہونے کو قریب تھا سو نہ معلوم ہوا اسکو یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُس کی پیٹھ میں جا مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا سو کہا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تم ان پڑھون کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پھر ابن صیاد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ کا رسول ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو چھوڑ دیا یعنے اُس کے ساتھ جھگڑنا چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ مین اللہ پر اسکے پیغمبرون پر ایمان لایا یعنے تجھکو مین پیغمبر نہین مانتا پھر فرمایا تجھکو کیا نظر آتا ہے اسنے کہا کچھ سچ اور کچھ جھوٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہوگیا۔ یعنے تیری ہر بات مین جھوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہ ہوگی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین تیرے واسطے ایک چیز چھپائی ہوئی ہے۔ بتلا وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا وہ **دخ** ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہٹ جا اے کتے تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔ (یعنے تو کوئی بات پوری کبھی نہ بتلا سکے گا۔) عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ مجھکو آپ چھوڑین اور حکم ہو تو اسکی گردن مارون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجھکو اسپر ہرگز قابو نہ ملے گا۔ اور اگر وہ دجال نہین تو تجھکو اسکے قتل کرنے مین کچھ بہتری نہین۔ نسائی کے سوا یہ پانچون اسکے راوی ہین اور ترمذی نے لفظ خلبا کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے۔ اور حضرت نے اس کے واسطے یہ آیت چھپائی تھی یوم تاتی السماء بدخان یعنے جسدن لاویگا دھوان ظاہر یعنے اور ابن صیاد پوری آیت نہ بتلا سکا صرف دُخ بتلایا، اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین۔ اور اخسا کے معنے ہین کتے کو جھڑکنا **ف** ابن صیاد مدینے مین ایک یہودی کا لڑکا تھا اسکے حالات عجیب غریب تھے۔ کاہن تھا جنون سے اکثر باتین دریافت کرکے بتلاتا تھا۔ اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا۔ عمر فاروق کی خلافت مین مسلمان ہوگیا تھا۔ پھر گم ہوگیا بعضے اصحاب اُسی کو دجال جانتے ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ رضؓ قَالَ فَقَدْنَا ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہوگیا تھا۔ (پھر اُسکا حال معلوم نہ ہوا) ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ ذِكْرِ الْفِتَنِ اَمَامَ الْقِيٰمَةِ

چوتھی فصل

اُن فتنون کے بیان مین جو قیامت سے پہلے ہونگے

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ صِغَارُ الْاَعْيُنِ ذُلْفُ الْاُنُوْفِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْمَجَانُّ جَمْعُ مِجَنٍّ وَهُوَ التُّرْسُ وَالْمُطْرَقَةُ الَّتِیْ ضُوْعِفَ عَلَيْهَا الْعَصَبُ وَالْبَشَرَةُ شَيْئًا فَوْقَ شَیْءٍ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہونگی اور نہ قائم ہوگی قیامت تہا تنک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈھالین ہین تہ بہ تہ جمی ہوئین یعنے موٹے منہ گول گول چھوٹی آنکھون والے چپٹی ناکون والے پانچون اسکے

راوی ہین اور محجان جمع محجن کی ہے اُس کے معنے ہین ڈھال اور سطر فہ کے معنی ہین تہ بتہ جمی ہوئین ۔

(۲) **وعنہ** رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق اَو بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض ...... یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللہ تعالی ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح الدجال قد خلفکم فی اھالیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون صفوفھم اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم فامھم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لاذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ حتی یریھم دمہ فی حربتہ اخرجہ مسلم یقال خلف القوم العدو اذا طرق اھلھم وھم غائبون عنھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق یا وابق مین اترے گا پہر انکی طرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلے گا وے لوگ اُسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے پہر جب دونون لشکر لڑنے کے واسطے صفین باندہین گے تو نصاری کہین گے کہ تم ہمکو اُن مسلمانون سے جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم اُن سے لڑین یعنے ہم صرف اُنہین سے لڑنا چاہتے ہین تمسے ہم لڑنا نہین چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ تو مسلمان کہین گے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان خالی نہ کرین گے یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانون کے درمیان پہوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہین پہر ان کافرون سے لڑین گے تو مسلمانون کا تہائی لشکر بہاگ جائیگا۔ انکی توبہ خدا کبہی قبول نکرے گا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا کے نزدیک سب شہیدون سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کریگا ۔ وے عمر بہر کبہی فتنے بلا مین نہ پڑینگے پہر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کرینگے سو جس حالت مین کہ وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت سے لٹکا کر کہ اچانک اُن مین شیطان پکارے گا ۔ کہ مقرر دجال تمہارے لڑکے بالون پر آپڑا لو وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہ خبر جہوٹ ہوگی پہر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا وہ جسوقت کہ مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندہتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پہر حضرت عیسی مریم کے بیٹے اترین گے یعنی آسمان سے اور انکو امام بنکر نماز پڑہاوین گے پہر جب خدا کا دشمن یعنے دجال عیسے کو دیکہے گا تو خوف سے گل جائے گا جیسے نمک پانی مین گلجاتا ہے سو اگر اسکو چہوڑین تو خود بخود گل جاوے یہانتک کہ مرکے مٹ جائیگا۔ لیکن خدا اسکو قتل کراویگا عیسے کے ہاتہ سے پہر عیسی سب لوگون کو دجال کا خون دکہلاوین گے اپنی برچہی مین لگا ہوا مسلم اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے خلف القوم العدو جبکہ دشمن انکے لڑکے بالون پر آپڑے اور وہ گہر مین موجود نہ ہون **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ شہر مدت سے اب تک مسلمانون کے قبضہ مین ہے ۔ روم کا بادشاہ وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصاری کا اُس مین عمل ہوجائیگا پہر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا ۔

(۳) **وعنہ** رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل سمعتم بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤھا

نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَايِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے وہ شہر سنا ہے جسکی ایک طرف خشکی مین ہے اور ایک طرف سمندر مین لوگون نے کہا کہ ہان سنا ہے یعنے قسطنطنیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑنے جاوینگے اس شہر سے ستر ہزار آدمی حضرت اسحاق کی اولاد سے سو جب اس شہر کے پاس پہنچین گے تو اُترین گے سو نہ ہتہیار سے لڑین گے نہ تیر مارین گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اسکی ایک جانب جو دریا مین ہے گر پڑے گی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اُسکی دوسری جانب گر پڑے گی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو پہر طرف سے کہل جائیگا پہر اس شہر مین گہس پڑین گے اور لوٹین گے پہر جب لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چلانے والا آوے گا سو وہ کہے گا کہ دجال تو نکل آیا سو وے ہر چیز کو چہوڑ دین گے اور دجال کی طرف پلٹ کہڑے ہونگے مسلم اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم یہود سے لڑوگے اور انکو قتل کروگے یہانتک کہ پتہر کہے گا کہ اے مومن یہہ یہودی میرے پیچہے چہپا ہے آ اسکو مار ڈال شیخین ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین گے اور انکے درمیان بڑا جنگ ہوگا دونون کا دعوی ایک ہی ہوگا شیخین اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی حضرت علی رض اور معاویہ کا لشکر۔

(۶) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اپنے امام سے لڑوگے اور اپنی تلوارین درمیان کروگے اور تم مین بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہونگے۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہو ہرج۔ لوگون نے کہا اور ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل اور لڑائی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا وَیَبِیْعُ اَقْوَامٌ دِیْنَھُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ قِطَعُ اللَّیْلِ طَائِفَۃٌ مِّنْہُ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فساد ہونگے جیسے اندہیری رات کی تاریکی آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجاوے گا بہت قومین اپنے دین کو دنیا کے اسباب سے بیچین گے ترمذی اس کے راوی ہین قطع اللیل ایک ٹکڑا رات کا۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قُرْبِ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّاعَۃِ

پانچوین فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری قریب قیامت ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر کیا گیا ہون متصل قیامت کے جیسے دو انگلیان اور اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا شیخین اسکے راوی ہین ف یعنے میرے اور قیامت کے درمیان کوئی پیغمبر نہین۔

(۲) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِھْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَسِ السَّاعَۃِ فَسَبَقْتُھَا کَمَا سَبَقَتْ ھٰذِہٖ لِھٰذِہٖ لِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین قیامت کی نشانیون کے اندر پیغمبر کیا گیا ہون لیکن مین اُس سے آگے بڑہ گیا جیسے یہ اُس سے بڑہ گئے اپنی دونون انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ خُرُوْجِ النَّارِ قَبْلَ السَّاعَۃِ

چھٹی فصل

قیامت سے پہلے آگ نکلنے کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی آگ حجاز کی زمین مین کہ بصرے کے اونٹون کی گردنون کو روشن کردیگی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گی آگ حضرموت سے یا حضرموت کے دریا سے

قیامت سے پہلے جو لوگون کو اکٹھا کرے گی۔ ہمنے کہا یا رسول اللہ پہر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم پکڑو شام کو۔ ترمذی اسکو راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِی انْقِضَاءِ کُلِّ قَرْنٍ

ساتوین فصل

ہر زمانے کے گذرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ اَلْیَوْمَ تَاْتِیْ عَلَیْہَا مِائَۃُ سَنَۃٍ وَّھِیَ حَیَّۃٌ یَّوْمَئِذٍ یَعْنِیْ اَنْقُصُ الْعُمُرُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْمَنْفُوْسَۃُ الْمَوْلُوْدَۃُ ترجمہ ابو زبیر سے روایت ہے۔۔۔ اُس نے روایت کی جابر رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ آج روئے زمین پر زندہ ہین اُن مین سے کوئی شخص سو برس تک زندہ نہ رہیگا یعنے عمر بین کم ہو جائین گے مسلم ترمذی اس کے راوی ہین منفوس کے معنے ہین پیدا کیا گیا۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَتَی السَّاعَۃُ فَسَکَتَ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰی غُلَامٍ بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ ھٰذَا لَمْ یُدْرِکْہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ سَاعَتُکُمْ قَالَ اَنَسٌ رض وَذٰلِکَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِیْ یَوْمَئِذٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ لوگون نے کہا یا حضرت قیامت کب آویگی آپ تہوڑی دیر چپ رہے پہر ایک لڑکے کی طرف نظر کی جو قوم ازد شنوءہ سے آپکے آگے بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا کہ یہ بڈہا نہ ہوگا یہان تک کہ تمہاری قیامت قائم ہو انس نے کہا اور وہ لڑکا اسوقت میرا ہم عمر تھا مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِیْ خُرُوْجِ الْکَذَّابِیْنَ

آٹھوین فصل

جھوٹھون کے نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تیس دجال بڑے جھوٹے پیدا ہونگے اُن مین سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر خدا ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا

نوین فصل

پچھم کی طرف سے سورج نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی

تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہہ سے نکلے پھر جب ڈوبنے کی جگہہ سے نکلا تو اُسکو دیکھہ کر سب لوگ ایمان لاوینگے سو اسوقت کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کمائی ہو شیخین و ابوداؤد اُسکے راوی ہیں۔

(٢) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رضؓ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْتَاْذِنَ رَبَّهَا فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَهِيَ قِرَاءَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ سورج غروب ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہہ سورج کہاں جاتا ہے یعنے بعد غروب کے۔ مینے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا وہ مقر چلا جاتا ہے یہانتک کہ میرے رب سے سجدے کی اجازت چاہتا ہے پھر اُسکو اجازت ملتی ہے کہ دوسرا دورہ شروع کرے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا۔ اور قبول نہوگا یعنے قرب قیامت کے اور اجازت مانگیگا دورہ کرنیکے تو اُسکو اجازت نہیں ملے گی) اور گویا کہ اُسکو حکم ہوگا کہ (پلٹ جا) اور چڑہ جدہر سے آیا ہے سو وہ اپنی ڈوبنے کی جگہہ سے نکلیگا۔ پھر یہ آیت پڑہی کہ یہی ہے قرارگاہ اُسکی یعنے قرارگاہ کا یہی مطلب ہے اور یہہ قرات ابن مسعود کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مانند گہڑی کے ہے جب اس حکیم مطلق کا ہٹانا حساب پورا ہوجائیگا تو اُس عالم کی کل بگڑ جائے گی اُلٹی چال چلکر یہہ سب کارخانہ ٹوٹ پہوٹ جائیگا اور اسیکا نام قیامت ہے۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِيْ اَشْرَاطٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَّاَحَادِيْثَ جَامِعَةٍ لِاَشْرَاطٍ مُّتَعَدِّدَةٍ

دسوین فصل

متفرق نشانیوں اور ان حدیثوں کے بیان میں جو متعدد نشانیوں کو جامع ہیں۔

(١) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ عَذَبَةُ السَّوْطِ الْمُعَلَّقُ فِيْ طَرَفِهٖ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگے درندے حیوان آدمیوں سے اور یہانتک کہ کلام کرے گا آدمی سے اُسکے کوڑے کا سر اور اُسکے جوتے کا تسمہ اور خبر دے گی اُس کو اُسکی ران جو اُس کے گہر والوں نے اُسکے پیچہے نئی بات نکالی ترمذی اسکے راوی ہیں عذبہ وہ ہے جو کوڑے کے سر میں لٹکا ہوتا ہے۔ **ف** نئی بات نکالی یعنے جو عیب گہر والوں نے اسکے پیچہے کیا ہوگا۔ اور وہ اسکو بتلا دے گی۔

(٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ

أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتُ أَصْنَامٍ كَانَ لِدَوْسٍ وَخَثْعَمَ وَمَنْ كَانَ بِبِلَادِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَمَعْنَى تَسْمِيَتِهِ بِذٰلِكَ أَنَّ عِبَادَةَ خَاصَّةٍ وَمَعْنَى ذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَرْتَدُّونَ وَيَرْجِعُونَ إِلَى جَاهِلِيَّتِهِمْ فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ فَيَرْمُلُ حَوْلَهُ نِسَاءُ دَوْسٍ طَائِفَاتٍ بِهِ فَتَرْتَجُّ أَكْفَالُهُنَّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ چوتڑ مٹکا وینگی دوس کی عورتین اُس بت کے گرد جسکا ذو الخلصہ نام ہے اور ذو الخلصہ قوم دوس کا بت تہا جو کفر کے زمانے مین پوجتے تھے شیخین اُسکے راوی ہین ذو الخلصہ قوم دوس اور خثعم کا بت خانہ تہا۔ اور انکا جو عرب لوگ انکے شہرون مین رہتے تہے اور اسکا نام ذو الخلصہ اسواسطے تہا کہ وہ اُس کی عبادت کرتے تہے اور مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاوے گی اور پہر کفر مین پلٹ کر بت پرستی شروع کرینگے اور انکی عورتین چوتڑ مٹکا کر اور پہونڈ ہے ہلا کر اسکے گرد طواف کرینگے۔

(۳) **وعن** حذیفہ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اللُّكَعُ الْعَبْدُ أَوِ اللَّئِيمُ أَوِ الْوَسِخُ الْقَذِرُ ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ہوگا طالع مند دنیا مین لکع بیٹا لکع کا ترمذی اسکے راوی ہین لکع کے معنے غلام یا بدبخت یا میل اور گندگی **ف** یعنے کمینے اور رذیل لوگ بڑے دولتمند ہوجاوینگے۔

(۴) **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُولُ اللّٰهُ اللّٰهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا اللَّفْظُهُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہا جاویگا زمین مین اللہ مسلم ترمذی اُسکے راوی ہین **ف** یعنی قیامت اسوقت قائم ہوگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا یعنے سب کافر ہوجاوینگے۔

(۵) **وعن** ابی ہریرۃ رضہ قال بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ حَتّٰى إِذَا قَضَاهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ وَكَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقُومَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ اسْتِقَامَتُهُ وَانْقِيَادُ أَمْرِهِمْ إِلَيْهِ وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُرِدِ الْعَصَا نَفْسَهَا وَإِنَّمَا كَنّٰى بِهَا عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لوگون سے حدیث بیان کر رہے تہے کہ ناگاہ ایک مرد آیا سو اسنے کہا کہ قیامت کب آوے گی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بدستور اپنی بات مین مشغول رہے یہانتک کہ جب بات پوری کر چکے تو فرمایا کہان ہے سائل اُس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہون حاضر فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوی گی تو قیامت کی انتظار کر اُس نے کہا اور اسکا ضائع کرنا کیونکر ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکومت اور سرداری نالائق کو سپرد ہو تو قیامت کی انتظار ہی کر یعنے بے علم ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی بخاری اس کے راوی ہین۔ اور شیخین کی اور روایت مین ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ اپنی لاٹھی سے لوگون کو ہانکے گا۔ وسائر کے معنی حوالہ

کیا جاوے اور لوگون کو ہانکنے کے یہ معنے ہین کہ بڑا مضبوط حکم والا بادشاہ ہوگا کہ لوگ اوسکے حکم کے فرمانبردار ہوجاوینگے کوئی دم نہ مارے گا اور اسکی بادشاہی پر سب متفق ہوجاینگے اور خود لاٹھی مراد نہین بلکہ مراد اُس سے یہی ہے ۔

(٦) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل علیہ الناس فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون فیقول کل رجل منھم لعلی ان اکون انا انجو اخرجہ الخمسۃ الا النسائی یحسر یکشف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنے اُس مین ظاہر ہوگا کہ اسپر لوگ لڑ مرین گے سو قتل ہونگے ہر سینکڑے سے ننانوین اور اُن مین ہر ایک آدمی کہے گا کہ شاید مین ہی قتل سے بچ رہون یعنے تو سب سونا مین ہی پاؤن بلا شرکت نسائی کے سوا پانچون اس کے راوی ہین یحسر کے معنی ہین کھول دے گا ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے ۔

(٧) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کالساعۃ والساعۃ کالضرمۃ من النار اخرجہ الترمذی الضرمۃ بالضاد المعجمۃ احتراق السعفۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ہوجاوے گا زمانہ سو برس مہینے کے برابر اور مہینہ جمعے کے برابر ہوجاوے گا اور جمعہ دن کے برابر ہوجاوے گا ۔ اور دن گھڑی کے برابر ہوجائیگا اور گھڑی جیسے آگ جلانا گھاس سے ترمذی اُس کے راوی ہین ف قریب ہوجائیگا زمانہ یعنے اس کی برکت کم ہوجاے گی یا فتنے فسادون کی مصیبتون مین لوگون کے ہوش جاتے رہین گے اسواسطے انکو دلون کا گذرنا کچھ معلوم نہ ہوگا سوتے سوتے زمانہ گذر جائیگا اور ضرمہ اس چیز کو کہتے ہین جس سے آگ جلائی جاتی ہے جیسے گندھک یا گھاس پھوس وغیرہ

(٨) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی یبعث ریحا من الیمن الین من الحریر فلا تدع احدا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا یمن کی طرف سے ایک ہوا کو بھیجیگا جو ریشم سے بھی زیادہ تر نرم ہوگی سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی ایمان ہے گا اسکو نہ چھوڑے گی بے مارے یعنی اس ہوا سے سب ایماندار مر جاوین گے مسلم اسکے راوی ہین ۔

(٩) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس اخرجہ مسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگون پر مسلم اسکے راوی ہین ۔

(١٠) وعن ابی زغب الایادی قال نزلت علی عبد اللہ بن حوالۃ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا ولم نغنم شیئا وعرف الجھد فی وجوھنا فقام فینا فقال اللھم فلا تکلھم الی فاضعف عنھم ولا تکلھم الی انفسھم فیعجزوا عنھا ولا تکلھم الی الناس فیستاثروا علیھم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب الی الناس

مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ مِنْ رَأْسِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابو زغب ایادی سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن حوالہ پر اترا یعنے اُس کے پاس مہمان ہوا یا ملاقات کی سو اُس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو بھیجا تا کہ ہم پیدل جہاد کرکے لوٹ لائیں سو ہم پھرے اور ہمنے کوئی چیز غنیمت میں نہ پائی اور آپ نے تکلیف کا اثر ہمارے چہروں میں پہچانا سو ہم میں کھڑے ہوکر دعا کی کہ الٰہی انکو میرے سپرد نہ کر کہ میں اُن سے کمزور ہو جاؤں یعنے انکا بوجھ نہ اُٹھا سکوں اور نہ انکو اپنی جانوں کی سپرد کر کہ وہ اُس سے عاجز ہو جاویں اور نہ انکو لوگوں کی سپرد کر کہ وہ اپنے تئیں انپر مقدم کریں پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر فرمایا کہ اے حوالہ کے بیٹے جب تو دیکھے گا کہ خلافت پاک زمین میں اتر آئی تو قریب ہو جائینگی زلزلے اور غم اور اندیشے اور بڑے بڑے فتنے فساد اور قیامت اُس دن لوگوں سے قریب ہوگی میرے اس ہاتھ سے بنسبت تیرے سر کے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے ساتھ ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى كَوْنِ الْمَغْنَمِ دُوَلًا اَنْ يَّكُوْنَ لِقَوْمٍ دُوْنَ قَوْمٍ وَمَعْنٰى كَوْنِ الْاَمَانَةِ مَغْنَمًا اَنْ يَّرَى الْمُؤْتَمَنُ اَنَّ الْخِيَانَةَ فِي الْاَمَانَةِ غَنِيْمَةٌ قَدْ غَنِمَهَا وَيَرٰى رَبُّ الْمَالِ الزَّكٰوةَ مَغْرَمًا اَيْ يَرٰى اِخْرَاجَهَا كَالْغَرَامَةِ وَالْخَسَارَةِ وَالْقَيْنَاتُ جَمْعُ قَيْنَةٍ وَهِيَ الْمُغَنِّيَةُ۔ ترجمہ علی مرتضےٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرے گی تو اسپر بلا اتر پڑے گی کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کام کیا ہیں فرمایا کہ جب غنیمت کا مال دولت ٹھیرے (یعنے حاکم غنیمت کا مال اپنے کام میں لاویں اور حقداروں کو نہ دیویں) اور امانت غنیمت ہو اور زکوٰۃ چٹی ہو۔ اور مرد اپنی عورت کا حکم مانے اور اپنے دوست سے بھلائی کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے۔ اور مسجدوں میں اونچی آواز مشغول ہو۔ اور قوم کا سردار رذیل اور کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاوے مرد اپنی بدی کے خوف سے اور شراب پیجاوے۔ اور ریشم پہنا جاوے۔ اور گانے والی لونڈیاں اور باجے رکھے جاویں اور اُس امت کے پچھلے اگلے پہلوں کو لعنت کریں تو چاہیے کہ اُسوقت سرخ آندھی اور زمین میں دھسنے اور صورت بدلنے اور پتھر پڑنے کی انتظار کریں ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور غنیمت کو دولت ٹھیرانیکا یہہ مطلب ہے کہ ایک قوم لے لیوے اور دوسرے کو نہ دیوے اور امانت غنیمت ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ امانت دار سمجھے کہ امانت میں خیانت غنیمت ہے جو لوٹ لایا ہے اور زکوٰۃ کی چٹی ہونے کے یہہ معنے ہیں کہ زکوٰۃ دینے کو ڈانڈ اور ٹوٹا سمجھے اور قینات جمع ہے قینہ کی گانے والی عورت کو کہتے ہیں۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَاَيَّتُهُمَا كَانَتْ فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ قیامت کی پہلی نشانی کا ظہور سورج کا چڑھنا ہے اپنے ڈوبنے کی جگہہ سے اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں پر نکلنا سو دونوں سے جو پہلے ہوگی دوسری اسکے قدم بر ظاہر ہوگی مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

(۱۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَالْمَلْحَمَۃُ فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّۃِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی فَخِذِ الَّذِیْ حَدَّثَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَا لَحَقٌّ کَمَا اَنَّکَ قَاعِدٌ ھٰھُنَا یَعْنِیْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا آباد ہونا مدینے کے ویران ہونے کا سبب ہے، اور مدینے کا ویران ہونا بڑی لڑائی کے ظاہر ہونیکا سبب ہے، اور لڑائی قسطنطنیہ کے فتح ہونیکا سبب ہے، اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونیکا سبب ہے، پھر اپنا ہاتھ مارا اُس کی ران پر جسکو حدیث بیان کی پھر فرمایا کہ مقرر یہہ حق ہے جیسا کہ تو اس جگہہ بیٹھا ہے یعنے معاذ بن جبل کی ران پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمَلْحَمَۃِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَۃِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی اور فتح مدینہ کے درمیان چھ برس کا فرق ہے اور مسیح الدجال ساتوین سال مین نکلے گا ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَحْوَالِ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْہِ خَمْسَۃُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب قیامت کے احوال مین اور اسمین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ وَالنُّشُوْرِ

پہلی فصل

نرسنگہ پھونکنے اور نشر کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْھَتَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ یَنْتَظِرُ اَنْ یُّؤْمَرَ فَیَنْفُخُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ رضہ فَقَالُوْا کَیْفَ نَفْعَلُ اَوْ کَیْفَ نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ تَوَکَّلْنَا عَلَی اللّٰہِ وَرُبَّمَا قَالَ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین کسطرح خوش ہون اور کیونکر چین کرون اور حالانکہ نرسنگہ والے فرشتے نے نرسنگہ منہ مین لے لیا ہے اور اپنا ماتھا جھکایا ہے اور اپنا کان لگایا ہے منتظر ہے کہ اُسکو پھونکنے کا حکم ہو سو وہ پھونک مارے سو یہہ بات آپکے اصحاب پر بھاری پڑی تو انہون نے کہا کہ ہم کس طرح کرین یا کیا کہین فرمایا کہ کہو کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور اچھا ہے وکیل ہمنے اللہ پہ بھروسہ کیا ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرِ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا ہے فرمایا نرسنگہ ہے کہ اسمین پھونکا جاویگا۔ ابوداود و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَبَيْتُ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبَيْتُ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمٌ وَاحِدٌ وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيُّ عَجْبُ الذَّنَبِ هُوَ الْعَظْمُ الْمُسْتَدِيْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ اَصْلِ الْعَجُزِ وَاَصْلِ الذَّنَبِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونو پہونکون کے درمیان چالیس کا فرق ہے کسی نے ابوہریرہ رض سے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا ابوہریرہ نے کہا مین نہین مانتا پہر لوگون نے پوچھا کہ چالیس مہینے فرق ہوگا ابوہریرہ رض نے کہا کہ مین انکار کرتا ہون۔ لوگون نے کہا چالیس برس فرق ہوگا۔ کہا کہ مین انکار کرتا ہون یعنے تعین مجھکو معلوم نہین پہر آسمان سے پانی اترے گا سو وے جمین گے جیسے سبزہ ساگ جم اٹہتا ہے اور آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جاویگی۔ مگر ایک ہڈی نہین گلے گی اور وہ پیٹہ کی ہڈی ہو کہ قیامت کے دن اسی سے خلقت جوڑی جاوے گی ترمذی کے سوائے چہیون اسکے راوی ہین اور عجب الذنب وہ ہڈی ہے گول جو کولے کی جڑ مین ہے اور جڑ ہے دم کی ف قیامت مین دوبار صور پہونکا جائے گا۔ اول بار سب خلقت مر جاوے گی دوسری بار جی اٹھے گی اور عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اسکو دمچی کہتے ہین آدمی کے سب بدن کو مٹی کہا جاتی ہے مگر اس ہڈی کو نہین کہاتی اسی ہڈی سے آدمی کی پیدائش شروع ہوئی اور اسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اسکے ساتھ جا ملے گی جیسا بدن تہا ویسا ہی تیار ہو جاوے گا۔

(۴) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ النَّسَمَةُ الرُّوْحُ وَالنَّفْسُ وَيَعْلُقُ يَسْكُنُ اَلْعَيْنِ اَيْ يَاْكُلُ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی روح پرندے کی صورت مین ہوتی ہے بہشت کے درختون مین میوہ کہاتی ہے یہانتک کہ خدا اسکو جی اٹھنے کے دن اس کے بدن کی طرف پہیرے گا مالک و نسائی اسکے راوی ہین نسمہ کے معنے ہین روح اور نفس اور یعلق کے معنی ہین کہاتی ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابورزین عقیلی سے روایت ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت خدا خلق کسطرح پہر پیدا کرے گا اور اسکی کیا نشانی ہے فرمایا کیا تو اپنی قوم کے نالے مین نہین گذرا خشک سالی کی حالت مین پہر تو اسپر گذرا اس حالت مین کہ سبزہ لہلہاتا ہے۔ مین نے کہا کہ ہان فرمایا سو یہی نشانی ہے اللہ کی اسکے خلق مین اسیطرح اللہ زندہ کرتا ہے مردون کو۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ قَالَ هُوَ الصُّوْرُ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے۔ اس آیت کی تفسیر مین کہ جب پہونکا جاویگا ناقور مین

فرمایا وہ نرسنگ ہے اور راجفہ سے مراد آیت مین پہلا نفخہ ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا نفخہ ہے بخاری اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرسنگہ والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے داہنے جبرئیل ہونگے اور اسکے بائین میکائیل ہونگے رزین اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَشْرِ

دوسری فصل

حشر کے بیان مین

(۱) عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اس مین کسیکا نشان باقی نرہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل میدان ہو جائیگا شیخین اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ تَعَالٰی حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا وَفِی اُخْرٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَۃٍ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّہٗ سَیُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِہِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُصَیْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا مَا دُمْتُ فِیْہِمْ اِلٰی قَوْلِہِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ قَالَ فَیُقَالُ لِیْ اِنَّہُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ مُنْذُ فَارَقْتَہُمْ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ غُرْلًا اَیْ غَیْرَ مَخْتُوْنِیْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے چلتے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ہوئے یعنی دنیا مین نسب ور وزینت اور آرائش مین مشغول ہو سواری پوشاک پر مرتے ہو قیامت کے دن یہہ کچھ بھی نہوگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تہے ویسے ہی قبرون سے اٹھو گے جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی پھر پیدا کرینگے یہہ وعدہ ہمپر لازم ہے بیشک ہم ہین کرنیوالے خبردار قیامت کے دن سب خلق سے پہلے ابرہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا خبردار ہو اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاوینگے تو انکو فرشتے پکڑکر بائین طرف لیجائینگے تو مین کہونگا کہ اے رب یہہ میرے ساتھی ہین تو خدا تعالی فرمادیگا کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین تو مین کہونگا جیسے نیک بندے نے کہا اور مین انپر گواہ تہا جبتک کہ انمین رہا العزیز الحکیم تک فرمایا پھر مجکو حکم ہوگا کہ وے ہمیشہ اپنی ایڑیون پر پہرے رہے جب سے تو نے انکو چہوڑا ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے سو مین کہونگا کہ دوری ہو دوری ہو ابو داؤد کے سوا پانچون اس کے راوی

ہین غرلاکے معنے ہین کہ بے ختنہ ہونگے ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُکْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن تین قسم پر ایک قسم پیدل ہونگے اور ایک قسم سوار ہونگے اور ایک قسم منہ کے بل چلین گے کسی نے پوچھا یا حضرت اپنے منہ کے بل کسطرح چلین گے فرمایا کہ جس نے انکو پاؤن پر چلایا ہے وہ انکو منہ پر چلانے پر بھی قادر ہے خبردار ہو مقرر وے بچین گے اپنے منہ کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنی یہانتک ذلیل اور خوار ہونگے کہ انکی پاؤن کی جگہہ ...... انکے منہ کیے جاوین گے اور منہ سے ٹھوکر کانٹے وغیرہ راستے کی ایذا دینے والی چیزون کو ہٹاوینگے ۔

(۴) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے ثواب کے امیدوار اپنے نیک عملون کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان گناہ گار دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہونگے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لے جاوے گی یعنے یہہ تیسری قسم کے لوگ ہین جہان وہ دوپہر کو ٹھیرینگے انکے ساتھہ آگ بھی ٹھیر جاوے گی اور جہان وہ رات کاٹین گے وہان انکے ساتھہ رات کاٹے گی اور جہان وہ صبح کرینگے وہان انکے ساتھہ صبح کرے گی ۔ اور جہان وے شام کرین گے وہان انکے ساتھہ شام کرے گی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین ف یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا ۔ تمام ملکون کے زندہ لوگون کو یہ آگ شام کے ملک مین ہانک لے جاویگی ۔ اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ۔

(۵) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّهٗ یُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کو پسینہ نکلے گا یہانتک کہ انکا پسینہ زمین مین ستر گز گھس جائیگا اور لوگون کے منہ مین دخل ہوگا حتی کہ انکے کانون تک پہونچیگا شیخین اسکے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْحِسَابِ وَالْحُکْمِ بَیْنَ الْعِبَادِ

تیسری فصل

حساب اور بندون کے درمیان فیصلہ کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْهِ

مِنْ عِرْضِهٖ اَوْشَیْءٍ مِّنْہُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ حَسَنَاتٌ...... اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی مسلمان پر کچھ ظلم کیا ہوا ہو خواہ اُسکی آبرو سے خواہ کسی اور چیز سے یعنے جان مال کا تو چاہیئے کہ آج اُس سے بخشا لیوے اُس دن کے پہلے جسدن کہ نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم کے اُس سے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے نیک عمل کچھ نہون گے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر ڈالے جاوینگے یعنی پھر ان گناہوں کو لادے ہوئے سزا کے واسطے دوزخ میں جاویگا بخاری ترمذی اُسکے راوی ہیں ف خدا کے گناہ توبہ سے معاف ہوسکتے ہیں اور بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے معاف نہیں ہوتے تو ظالم کو لازم ہے کہ دنیا میں اپنے قصور مظلوم سے معاف کرالیوے قیامت میں کچھ تدبیر نہ ہوسکے گی۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ وَیُسْاَلُ الْحَجَرُ لِمَا نَکَبَ عَلَی الْحَجَرِ وَلِمَا خَدَشَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ وَکُنَّا نَسْمَعُ اِنَّ الرَّجُلَ یَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ لَا یَعْرِفُہٗ فَیَقُوْلُ کُنْتَ تَرَانِیْ عَلَی الْخَطَاءِ وَعَلَی الْمُنْکَرِ وَلَا تَنْھَانِیْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ الْقَرْنَاءِ وَمَا بَعْدَہٗ مِنْ زِیَادَۃِ رَزِیْنٍ اَلْجَلْحَاءُ الَّتِیْ لَا قَرْنَ لَھَا ضِدُّ الْقَرْنَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر قیامت کے دن حقدارون کو حق دلائے جاوینگے یہانتک کہ بدلا لیا جاوے گا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے یعنی ظلم اور حق تلفی کا بدلا دلوا دیا جاوے گا۔ آدمی تو ایک طرف جانورون کی زیادتی کا بھی بدلا لیا جاوے گا۔ اور پتھر سے پوچھا جاوے گا کہ دوسرے پتھر پر کیون گرا اور کیون زخمی کیا مردنے مرد کو کہا اور ہم سنتے تھے کہ قیامت کے دن ایک مرد دوسرے مرد سے چمٹے گا اور حالانکہ وہ اُسکو نہ پہچانتا ہوگا وہ کہے گا کہ تو مجھکو گناہ اور بدکام پر دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہ کرتا تھا مسلم ترمذی اسکے راوی ہیں قرنا تک اور اس کے بعد رزین نے زیادہ کیا ہے اور جلحا اُس بکری کو کہتے ہیں جسکا سینگ نہ ہو ضد قرنا کی۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھَلَکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ + مُنَاقَشَۃُ الْحِسَابِ تَحْقِیْقُہٗ وَتَدْقِیْقُہٗ وَالْاِسْتِقْصَاءُ فِیْہِ ترجمہ عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے حساب میں جھگڑا پڑے گا اسکو عذاب ہوگا تو میںنے کہا کہ کیا خدا نے نہیں فرمایا کہ جس شخص کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا اُسکا حساب بھی بہت آسان ہوگا اور اپنے گھر کی طرف خوشحال چلے گا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیش کرنا ہے یعنے نیکون کو اُنکے نامہ اعمال فقط دکھلا دئے جاوینگے اُن سے کچھ پوچھا نہ جائے گا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیون کیا اور فلانا کیون تو وہ مقرر عذاب میں پڑا النسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہیں حساب میں مناقشہ یہہ ہے کہ اس کی نہایت تحقیق کرنی اور ذرہ ذرہ دریافت کرنا۔

(۴) وَعَنْ حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَۃَ رض قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ

إلى أبي هريرة رض فقلت إني سألت الله أن يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله تعالى ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن فسدت فقد خاب وخسر وإن انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك أخرجه الترمذي والنسائي ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا تو میں نے کہا الٰہی مجھکو نیک رفیق میسر کر سو میں ابوہریرہ رض کے پاس بیٹھا میں نے کہا میں نے دعا مانگی تھی کہ اللہ مجھکو نیک صحبتی عطا کرے سو مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اس سے فائدہ دیوے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملوں سے نماز کا حساب ہوگا پھر اگر نماز ٹھیک ہوئی تو مراد اور نجات پاوے گا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو نامراد ہوگا اور ٹوٹے میں پڑیگا۔ اور اگر اُسکے فرضوں میں کچھ قصور ہوا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماویگا کہ دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نماز ہے سو اگر ہوگی تو اُس سے اُس کے فرضوں کا قصور پورا کیا جاویگا پھر اسیطرح اُس کے باقی عملوں کا حساب ہوگا ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وعن يحيى بن سعيد قال بلغني أن أول ما ينظر فيه من عمل العبد الصلوة فإن قبلت منه نظر فيما بقي من عمله وإن لم تقبل لم ينظر في شيء من عمله أخرجه مالك ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ مجھکو خبر پہنچی کہ بندے کے عملوں سے پہلے پہل اُسکی نماز کو دیکھا جاویگا پھر اگر اسکی نماز قبول ہوئی تو اُسکے باقی عملوں میں دیکھا جاوے گا اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اُسکے کسی عمل کو نہ دیکھا جاوے گا مالک اس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہیں۔

(۶) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء أخرجه الخمسة إلا أبا داود ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگوں کے درمیان خونوں میں ہوگا ابوداؤد کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

ف عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونوں سے۔

(۷) وعن أبي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن أربع عن عمره فيما أفناه وعن عمله ما عمل به وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه وعن جسمه فيما أبلاه أخرجه الترمذي ترجمہ ابوبرزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کھڑا رہیگا۔ یہانتک کہ چار چیزوں کی پوچھا جاوے عمر سے کہ کس کام میں فنا کی اور عمل سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام میں اسکو گلایا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۸) وعن أبي سعيد وأبي هريرة رض قالا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يؤتى بالعبد يوم القيامة فيقول الله تعالى له ألم أجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الأنعام والحرث

وتركتك تراس وتربع افكنت تظن انك ملاقي يومك هذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك
كما نسيتني اخرجه الترمذي وقال معنى قوله انساك كما نسيتني اتركك في العذاب الترؤس
التقدم على القوم بان يصير رئيسهم وتربع اي تاخذ المرباع وهو ربع المغانم ياخذه رئيس الجيش
لنفسه وروي ترتع بتائين من التنعم والرتع ترجمہ ابوسعید رضہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاوے گا تو اللہ تعالی اس سے فرماوے گا کہ مینے تجھکو کان اور آنکھ
اور مال اور اولاد نہین دی اور مینے تیرے واسطے چوپایون اور کھیتی کو تابعدار نہین کیا اور مینے تجھکو نہین چھوڑا
اس حال مین کہ تو اونکا رئیس تھا۔ اور چوتھائی مال غنیمت لیتا تھا کیا تجھکو یہ گمان تھا کہ اس دن خدا سے ملیگا وہ کہے
گا کہ نہین تو خدا اس سے فرماوے گا کہ آج مین تجھکو بھلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بھلا دیا تھا۔ یعنے مین تجھکو عذاب مین چھوڑ
دونگا کبھی خبر نہین لونگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور تراوس کے معنے قوم کا مقدم ہونا ہے اس طور کہ انکا رئیس
ہو جاوے گا۔ اور تربع کے معنے ہین کہ تو مال غنیمت مین سے چوتھائی لیتا تھا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہے
اور ترتع بھی آیا ہے یعنے تو عیش عشرت مین تھا۔

(۹) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال قالوا یا رسول اللہ هل نری ربنا یوم القیمة فقال هل تضارون
في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال هل تضارون في رؤية القمر ليس في سحابة قالوا
لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى
العبد ربه فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك
تراس وتربع فيقول بلى يا رب فيقول اظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول اني انساك كما نسيتني ثم
يلقى الثاني فيقول له مثل ذلك ثم يقول للثالث مثل ما قال الاول فيقول بلى يا رب فيقول اظننت انك
ملاقي فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع
فيقول اههنا من يشهد لك فيقول لا فيقول الآن يبعث عليك شاهدا فيتفكر في نفسه من ذا الذي
يشهد علي فيختم على فيه فيقال لفخذه انطقي فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر
من نفسه وذلك المنافق الذي سخط الله تعالى عليه اخرجه مسلم الظهيرة شدة الحر وقت الظهر
قوله لا تضارون بتخفيف الراء مع الضم اوله من الضير وبتشديدها مع الفتح من المضارة ومعنا
هما سواء اي لا يضايق بعضكم بعضا في رؤيته ولا ينازعه ولا يخالفه بل تكونون متفقين
في رؤيته وفل ترخيم فلان وسودت الرجل اذا جعلته سيدا في قومه ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمکو قیامت کے دن خدا کا دیدار ہوگا تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کچھ تردد اور ہجوم ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین دوپہر کے وقت جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب
نے کہا کہ نہین فرمایا بھلا تمکو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو قسم ہے
اس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تمکو خدا کے دیدار مین کچھ ہجوم اور شک ہوگا۔ جیسے سورج چاند کے دیکھنے
مین تمکو شک نہین پڑتا پھر بندہ اپنے رب سے ملیگا تو خدا فرماویگا کہ اے فلانے کیا مین نے تجھکو بزرگ اور سردار نہین
کیا تھا۔ اور تجھکو جوڑا نہین کیا تھا۔ اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابعدار نہین بنایا تھا اور کیا مینے تجھکو نہین چھوڑا

کہ تو رئیس قوم تھا۔ اور جو تھا حصہ غنیمت کا لیتا تھا۔ تو بندہ کہے گا کیون نہین اے میرے رب۔ خدا فرماویگا تجکو یقین تھا کہ تو مجھ سے
ملیگا بندہ کہے گا کہ نہین تو اللہ فرماوے گا کہ مین تجھکو بھلا دون گا جیسا تو نے مجھکو بھلا دیا تھا پھر اللہ دوسرے بندے سے ملیگا۔
تو وہ بھی خدا سے اسیطرح کہے گا۔ پھر تیسرے سے کہے گا۔ جو پہلے سے کہا تھا۔ تو وہ کہے گا کیون نہین اے رب۔ پھر خدا فرماویگا۔
کہ کیا تجھکو یقین تھا کہ بھر تو مجھ سے ملنے والا ہے وہ کہے گا اے رب مین تجھ پر اور تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے پیغمبرون
کو مانا اور مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور خیرات کی اور ثنا کرے گا ساتھ خیر کے جہان تک اُس سے ہو سکے گا خدا فرماویگا
...... بھلا یہان تیرا کوئی گواہ بھی ہے وہ کہیگا کہ نہین۔ خدا فرماوے گا کہ ہم تجھپر اب گواہ اُٹھاتے ہین۔ وہ اپنے
جی مین فکر کرے گا کہ کون ایسا ہے جو مجھپر گواہی دیگا۔ سو اُسکے منہ پر مہر کی جاوے گی۔ اور اُسکی ران سے کہا جاویگا۔
کہ بول سو اُسکی ران اور گوشت اور ہڈیان بولنے لگین گی۔ اور یہہ اسواسطے ہوگا کہ تاکہ دور کرے عذر کو اپنے نفس کیطرف سے
یعنی تاکہ اُسکا کوئی عذر باقی نرہے اور یہ منافق ہے جسپر خدا نے غصہ کیا۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ ظہیرہ گرمی کی شدت سے ظہر کے
وقت اور لاتضارون ضیر یا مضارت سے ماخوذ ہے۔ اور اسکے معنے ہین کہ تمہارا بعض بعضے کو خدا کے دیدار دیکھنے مین تنگی نکریگا۔
اور نہ تنازع اور مخالفت کریگا۔ بلکہ تم سب اُسکے دیدار مین متفق ہوجاوگے اور قل فلانے کی ترخیم ہے۔ اور سوّد کے معنے
مین سردار بنانا۔

(۱۰) **وعن** ابن المسيب وعطاء بن يزيد الليثي عن ابي هريرة رض ان الناس قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا
يوم القيمة فقال هل تمارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب قالوا لا يا رسول الله قال هل
تمارون في رؤية الشمس ليس دونها سحاب قالوا لا قال فانكم ترونه كذلك يحشر الناس يوم القيمة فيقول من
كان يعبد شيئا فليتبعه فمنهم من يتبع الشمس ومنهم من يتبع القمر ومنهم من يتبع الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقو
ها فيأتيهم الله تعالى فيقول انا ربكم فيقولون هذا مكاننا حتى يأتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله
فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيدعوهم ويضرب الصراط بين ظهراني جهنم فاكون اول من يجوز
من الرسل بامته ولا يتكلم يومئذ احد الا الرسل وكلام الرسل يومئذ اللهم سلم سلم
وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم قال فانها مثل شوك
السعدان غير انه لا يعلم قدر عظمها الا الله تعالى تخطف الناس باعمالهم فمنهم من يوبق بعمله
ومنهم من يخردل ثم ينجو حتى اذا اراد الله تعالى رحمة من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا
من النار من كان يعبد الله فيعرفونهم باثار السجود وحرم الله تعالى على النار ان تاكل موضع السجود فيخرجون
وقد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من
القضاء بين العباد ويبقى رجل بين الجنة والنار وهو اخر اهل النار دخولا الجنة مقبلا بوجهه
قبل النار فيقول يا رب اصرف وجهي عن النار فقد قشبني ريحها واحرقني ذكاها فيقول هل عسيت
ان افعل ذلك ان تسال غير ذلك فيقول لا وعزتك وجلالك لا اسئلك غيره فيعطي الله ما شاء من عهد
وميثاق ان لا يسأله غيره فيصرف وجهه عن النار فاذا اقبل بوجهه على الجنة وراى بهجتها سكت ما شاء
الله تعالى ان يسكت ثم قال يا رب قدمني عند باب الجنة فيقول الله تعالى اليس قد اعطيت العهود
والمواثيق ان لا تسال غير الذي كنت تسال فيقول يا رب لا اكون اشقى خلقك فيقول هل عسيت

إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَنْهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا وَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي قَدْ أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ وَيَقُولُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ تَعَالَى تَمَنَّ كَذَا وَكَذَا أَيُذَكِّرُهُ رَبُّهُ إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ السَّعْدَانُ نَبْتٌ ذُو شَوْكٍ مَوْقِفٌ مِنْ مَرَاعِي الْإِبِلِ الْجَيِّدَةِ وَالْمُخَرْدَلُ الْمَرْمِيُّ الْمَصْرُوعُ وَقِيلَ الْمُقَطَّعُ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ تُقَطِّعُهُ كَلَالِيبُ الصِّرَاطِ حَتَّى يَقَعَ فِي النَّارِ وَالْإِمْتِحَاشُ الْإِحْتِرَاقُ وَالْحِبَّةُ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْبُزُورَاتُ وَبِفَتْحِهَا... كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَحَمِيلُ السَّيْلِ هُوَ الزَّبَدُ وَمَا يُلْقِيهِ عَلَى شَاطِئِهِ وَقَشَبَنِي رِيحُهَا أَيْ آذَانِي وَالْقَشْبُ السَّمُّ فَكَأَنَّهُ قَالَ قَدْ سَمَّنِي رِيحُهَا وَذَكَاهَا مَنْشَرُهُ الْأَوَّلُ مَقْصُودًا اشْتِعَالُهَا وَلَهَبُهَا وَزَهْرُهَا وَحُسْنُهَا وَنَضَارَتُهَا وَبَهْجَتُهَا

ترجمہ ابن مسیب اور عطا بن یزید لیثی سے روایت ہے کہ اُس نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ لوگون نے کہا یا حضرت کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جبکہ آسمان صاف ہو بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہے سورج کے دیکھنے مین جبکہ اُس کے آگے کوئی بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا سو تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھوگے حقتعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرما دیگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تھا اُس کے ساتھ ہو لے یعنے اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو اُن مین سے بعضے آفتاب کو پوجتے ہونگے اور بعضے چاند کو پوجتے ہونگے اور بعضے بت پرست ہونگے (یعنے اور وہ اپنے معبودون کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے) اور یہہ امت محمدی باقی رہ جاویگی اُس مین منافق لوگ بھی ہونگے تو حقتعالی اُنکے سامنے ظاہر ہوگا اور کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے کہ (تو ہمارا رب نہین) ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو پھر جب ہمارا رب ہمپر ظاہر ہوگا تو ہم اُسکو پہچان لیوینگے پھر حقتعالی اُنپر ظاہر ہوگا (یعنے اُس صفت مین جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہے) سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے سو اُنکو بلا لیگا اور دوزخ کی پشت پر پلصراط رکھا جاویگا سو پیغمبرون مین سے پہلے پہل مین اپنی امت کے ساتھ عبور کرونگا اور سوائے پیغمبرون کے اُس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا کلام بھی اُسدن صرف یہی ہوگا کہ الٰہی پناہ الٰہی پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک درخت کا نام ہے اسکے کانٹے سر کج ہوتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہہ کہ خدا کے سوائے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر پلصراط سے کھینچ لیوینگے اُنکے بدعملون کے سبب سے سو بعض آدمی تو اپنے بدعمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعض آدمی سوار ہوکر نجات پاویگا یہانتک کہ جب حقتعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے

اپنی رحمت سے جسکو چاہے تو فرشتون کو حکم کرے گا کہ دوزخ سے نکالین اُسکو جو خدا کو پوجتا ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچانلیوین گے اُنکے سجدے کے نشان سے اور خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کر دیا ہے سو وہ دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے ہوئے پہر اُنپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اُس سے وے جم اُٹھین گے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خود رو دانہ جم اُٹھتا ہے پہر حقتعالی بندون کا فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد بہشت اور دوزخ کے درمیان باقی رہجائیگا اور وہ سب سے پیچھے دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کیا جاویگا۔ اسکا منہ دوزخ کی طرف ہوگا تو وہ کہیگا کہ اے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے کہ اُسکی بدبو نے مجھے تنگ کر دیا اور اسکے لپٹ نے مجھے جلا دیا سو حق تعالی اُس سے کہیگا کہ اگر یہہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے تو کچھ اور بہی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا کہ مین اسکے سوائے کچھ نہ مانگون گا تیری عزت اور جلال کی قسم سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا۔ تو خدا اُس کے مُنہ کو دوزخ کی طرف سے پہیر دیگا۔ پہر جب کہ بہشت کے سامنے ہوگا اور اُسکی خوبی اور تازگی دیکھیگا تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا پہر کہیگا اے میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حقتعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا۔ کہ پہلے سوال کے سوائے مجھ سے اور سوال نکریگا۔ تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا تو حقتعالی فرما دیگا۔ کہ اگر مین یہہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے کچھ اور بہی مانگیگا۔ تو وہ کہیگا۔ تیری عزت کی قسم ہے کہ اس کے سوائے کچھ نہ مانگون گا اور اسکا رب اسکو معذور رکھیگا۔ اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے صبر نہین کر سکیگا۔ سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول اقرار کریگا تو خدا اسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب وہ بہشت کے دروازے پر پہنچیگا۔ اور اُسکی تازگی کو دیکھیگا۔ اور جو کچھ کہ اس مین رونق اور خوشی ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا۔ پہر کہیگا کہ اے میرے ربّ مجھکو بہشت مین داخل کر۔ تو حقتعالی اُس کو فرماویگا۔ کہ تیرا برا ہو اے آدمی تو کیا دغاباز ہے کیا تو قول و قرار نہین کر چکا کہ اسکے سوا اور کچھ نہ مانگون گا جو کچھ تجھکو ملا تو وہ کہیگا اے میرے رب مجھکو اپنی خلق مین بدبخت اور بے نصیب نکر سو خدا اُس سے راضی ہو جائیگا پہر اُسکو بہشت مین داخل ہونے کی اجازت دیگا۔ اور حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر اور وہ مانگ اپنے رب سے اور جو کچھ اُسکی تمنا ہوگی ظاہر کریگا یہانتک کہ جب اُس کے سب ہوس و خواہشین ہو چکین گی تو حقتعالی اُس کو یاد دلائیگا۔ اور کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی ساری خواہشین پوری ہو چکین گی تو حقتعالی فرماویگا کہ تیرے یہہ سب سوال پورے ہوئے اور اُس کے ساتھہ اتنا اور بہی زیادہ کیا ابو سعید نے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تہے کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اُس کے ساتھہ دس گنا اور بخاری مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور سعدان ایک درخت ہے اُس کے کانٹے پیچ ہوتے ہین وہ اونٹون کی عمدہ خوراک ہے اور مخردل کے معنے ہین پہینکا گیا اور بیہوش کیا گیا اور بعض نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ اور معنے یہ ہونگے پلصراط کے آنکڑے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے۔ یہانتک کہ دوزخ مین گر پڑیگا اور امتحاش کے معنے ہین جلجانا اور حبہ ساتھہ زیر حا کے تخم ہین اور بیر سے جیسے گیہون اور جو اور حمیل سیل جہاگ ہے اور وہ چیز جسکو بہاؤ کا پانی کنارے پر ڈالتا ہے اور قشبنی یہانتک اُسنے مجھے ایذا دی۔ اور قشب زہر کو کہتے ہین گویا اُس نے کہا کہ اسکی لپٹ بو نے مجھے زہر پلایا ہے اور ذکا سے مراد اُس کی لپٹ اور بہڑک ہے اور زہرہا سے مراد اُس کی خوبی اور تازگی اور رونق ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ

(صحیح بخاری مسلم ترمذی)

التِّرمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کی تین بار پیشی ہوگی سو دو پیشیون مین تو جھگڑے اور عذر پیش ہونگے اور جب تیسری پیشی ہوگی تو نامہ اعمال اُڑ کر ہاتھون مین جا پڑینگے سو کوئی داہنے ہاتھ سے پکڑے گا اور کوئی بائین سے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** جھگڑے یہہ ہونگے کہ کافر کہین گے کہ ہمکو پیغمبرون نے پیغام الٰہی نہین پہونچایا اور عذر یہہ ہے کہ ہمنے بھول چوک سے گناہ کیے ہین اور تیسری پیشی اُنپر حجت قائم ہوگی فرشتون اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت سے۔

(۱۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رض وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مَاذَا سَمِعْتَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ أَعْرِفُ رَبِّ مَرَّتَيْنِ فَيَقُوْلُ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ يُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَأَمَّا الْاٰخَرُوْنَ مِنَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان سے پوچھا کہ تو نے سرگوشی مین کیا چیز سنی ہے انہون نے کہا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایماندار اپنے رب سے قریب کیا جاویگا یعنے قیامت مین یہانتک کہ خدا اُس کو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا سو اُس کے گناہ اس سے قبول کرا دیگا سو فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانا فلانا قصور یاد ہے تو مومن کہے گا اے میرے رب ہان یاد ہے دو بار کہیگا سو حقتعالی فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی وہ گناہ تجھکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامہ اعمال اسکو دیا جاویگا۔ لیکن اور لوگ جو کافر اور فقط زبانی مسلمان تھے سو انکے ساتھ تمام خلائق کے سر پر پکارا جاویگا کہ یہہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر یعنے جو حد سے بڑھگئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ فَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعَصَوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ أُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ يَبْكِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ وَأُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غلام ہین جو مجھکو جھٹلاتے ہین اور میری خیانت اور نافرمانی کرتے ہین مین انکو گالی دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا کیا حال ہوگا بنسبت انکے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب ہوگا اسکا جو انہون نے تیری خیانت اور تکذیب اور نافرمانی کی اور حساب ہوگا اسکا جو تو نے انکو سزا دی سو اگر تیری مار بقدر انکے گناہون کے ہوگی تو حساب برابر رہیگا۔ نہ تجھکو ثواب ہوگا نہ عذاب اور اگر تیری سزا انکے گناہون سے کم ہوگی تو تیرے واسطے ثواب ہوگا اور اگر تیری مار انکے گناہون سے زیادہ ہوگی

تو انکے واسطے تجسے زیادتی کا بدلا لیا جاوے گا سو وہ مرد روتا ہوا الگ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس آیت کو نہیں پڑہتا خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہم رکہینگے ترازو بین انصاف کی قیامت کے دن پہر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگرچہ ہوگا برابر ایک رائی کے دانے کے تو ہم اسکو لے آوینگے اور ہم کافی ہین حساب کرنیکو تو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ مین انکے واسطے اور اپنے واسطے انکے جدا ہونے سے کوئی چیز بہتر نہین پاتا اور مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ وہ سب آزاد ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ بِعَمَلِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اُنَاضِلُ اَيْ اُجَادِلُ وَاُخَاصِمُ

ترجمہ انس سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنسنے لگے سو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہین .... فرمایا بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھے ہنسی آئی ہے۔ بندہ کہیگا اے میرے رب کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا۔ حقتعالی کہیگا کیون نہین بندہ کہیگا۔ کہ مین آج نہین قبول کرونگا گواہی اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے (یعنے مین سوقت قصور مانونگا جبکہ میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی پر مجھکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ آج تیری ذات ہی تجہپر گواہ ہونے مین کافی ہو۔ اور کراما کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پہر مہر کی جاویگی اس کے منہ پر پہر اس کے ہاتھ پاؤن کو حکم ہوگا کہ بولو تو اس کے بدکامون کو ظاہر کر دینگے پہر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی۔ تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا۔ کہ تمپر خدا کی مار پڑے اور تمکو دوری ہو۔ مین تو تمہاری ہی طرف سے جہگڑا کرتا تہا یعنے تمہارا ہی بچانا مجھکو دوزخ سے منظور تہا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو مسلم اسکے راوی ہین اناضل کے معنی ہین جہگڑتا تہا۔

(۱۵) وَعَنْ اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيَنْشُرُ لَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ فَيَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَنْ تُظْلَمَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّجِلُّ اَلْكِتَابُ الْكَبِيْرُ وَالْبِطَاقَةُ رُقَيْعَةٌ صَغِيْرَةٌ وَهِيَ مَا يُجْعَلُ فِيْ طَيِّ الثَّوْبِ يُكْتَبُ فِيْهَا ثَمَنُهٗ وَالطَّيْشُ اَلْخِفَّةُ

ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے ..... حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت سے ایک مرد کو قیامت کے دن تمام خلائق کے روبرو خلاص کریگا سو اس کے واسطے ننانوے طومار (دفتر گناہون کے) پہیلائے جاوینگے ہر دفتر اتنا لنبا چوڑا

ہوگا جہان تک نظر پہونچے پھر خدا فرماوے گا کیا تو ان طوماروں میں سے کسی چیز سے منکر ہے کیا میرے نگہبانوں لکھنے والوں نے تجھپر ظلم کیا وہ کہیگا کہ نہین اے رب پھر خدا فرماویگا کیا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہیگا نہین اے میرے رب۔ تو اللہ تعالیٰ فرماویگا کیون نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھپر ظلم نہین ہوگا۔ تو اُس کے واسطے ایک چھوٹا رقعہ نکالا جاوے گا جسمین کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہوگا۔ تو خدا فرماوے گا کہ اسکے وزن کو دیکھ کس قدر بھاری ہے بندہ کہیگا۔ اے رب یہ رقعہ کیا چیز بہ نسبت ان طوماروں کے تو خدا فرماوے گا کہ تجھپر ظلم نہ ہوگا۔ سو ایک پلے مین وہ سب طومار رکھے جاوینگے اور ایک پلے مین وہ رقعہ رکھا جاوے گا سو وہ طومار ہلکے ہوجاوینگے اور رقعہ بھاری ہوجاوے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہین ہوتی ترمذی اسکے راوی ہین۔

سجل بڑے دفتر کو کہتے ہین اور بطاقہ کے معنے ہین چھوٹا رقعہ جو کھڑکی بیچ مین کہا جاتا ہے اُس مین اُس کا مول لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور طیش کے معنے ہین ہلکا ہونا۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو مسعود بدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم پکڑے جاوینگے ان عملون پر جو ہمنے کفر کے وقت مین کئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اسلام مین نیک عمل کیے وہ کفر کے وقت کے بد عملون پر پکڑا نہ جائیگا۔ اور جس نے اسلام مین بد عمل کیے تو وہ پہلے پچھلے سب عملون پر پکڑا جائیگا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا كَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَوْقُوْفًا لَازِمًا بِهٖ لَا یُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بلانیوالا نہین جو کسی کو کسی کام کی طرف بلاوے مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اُس کے ساتھ چمٹ جائیگا۔ اُس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک مرد نے ایک کو بلایا ہو۔ پھر یہ آیت پڑھی انکو ٹھیرا دو انسے پوچھ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ

چوتھی فصل

حوض کوثر اور میزان۔ اور پل صراط کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ اٰنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَیْهِ یَشْخَبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ وَمَآؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ یَشْخَبُ اَیْ یَسِیْلُ وَیَجْرِیْ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے

جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے تاروں کی گنتی سے جیسے ستارون
کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن ایسے ہیں کہ جو ان سے پانی پیئے گا پیاسا نہوگا آخر زمانے
تک پیئے ہمیشہ سیراب رہیگا اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں اسکا عرض طول کے برابر ہے۔ جتنا فاصلہ
عمان سے ایلہ تک ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا مسلم ترمذی اس کے راوی ہیں۔
ینثعب کے معنی ہیں بہتا ہے اور جاری ہے۔ عمان اور ایلہ دو شہر ہیں شام میں۔

(۲) وعن سمرة بن جندب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لكل نبي حوضا ترده
امته وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة واني ارجو ان اكون اكثرهم واردة اخرجه الترمذي ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہے کہ اس کی امت ہر پیغمبر آویگی اور ہر فرقہ اسمیں فخر کرینگے کہ ان میں
کس کے حوض پر بہت لوگ آتے ہیں۔ اور میں امیدوار ہوں کہ ان میں میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آوینگے
ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن انس رض قال سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما الكوثر قال نهر في الجنة
اعطانيه ربي الله اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزور فقال عمر رض
ان هذه لناعمة فقال صلى الله عليه وآله وسلم اكلها انعم منها اخرجه الترمذي ترجمہ انس رض سے
روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک نہر ہے کہ مجھکو میرے رب نے
عطا کی اسکا پانی دودھ سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا اس میں پرندے ہیں جنکی گردن اونٹوں
کی گردن کی طرح ہے تو عمر فاروق رض نے کہا کہ البتہ یہ جانور بہت نعمت و آسائش میں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ۔۔۔ انکے کھانے والے ان سے بہ زیادہ نعمت و آسائش میں ہوں گے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وعن جندب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا فرطكم على الحوض اخرجه
الشيخان ترجمہ جندب رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا میر سامان ہوں حوض کوثر
پر شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۵) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا فرطكم على الحوض
وليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال
انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدي اخرجه الشيخان وفي اخرى لمسلم
عن ابي هريرة رض قال ترد امتي على الحوض وانا اذود الناس عنه كما يذود الرجل ابل الرجل
عن ابله قالوا يا رسول الله تعرفنا قال نعم لكم سيما ليست لاحد غيركم تردون علي غرا محجلين من
آثار الوضوء وليصدن عني طائفة منكم فلا يصلون الي فاقول يا رب اصحابي اصحابي فيجيبني ملك فيقول
وهل تدري ما احدثوا بعدك وفي اخرى ان حوضي ابعد من ايلة الى عدن لهو اشد بياضا من الثلج
واحلى من العسل ولآنيته اكثر من عدد النجوم الفرط المتقدم على القوم ليرتاد لهم الماء واختلجوا
ثم اخذوا فابعدوا سحقا اي بعدا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں
میر سامان ہوں حوض کوثر پر اور البتہ میرے سامنے لاینگے چند لوگ تم میں سے یہاں تک کہ جب میں انکی طرف

جھکون گا کہ انکو حوض کوثر کا پانی دون تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہہ تو میرے
ساتھی ہین تو حکم ہوگا۔ کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین تو مین کہونگا۔ کہ دوری ہو اور ہلاکت
ہو انکو جنہنے میرے بعد دین بدلا۔ شیخین اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین کہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا
کہ میری امت میرے حوض پر اترے گی اور مین اس سے کچھ لوگون کو ہٹا دونگا جیسے ایک مرد غیر مرد کے اونٹون کو اپنے
اونٹون سے ہانکتا ہے ہٹاتا ہے اصحاب نے کہا یا حضرت آپ ہمکو پہچانینگے فرمایا ہان تمہارے واسطے ایسی نشانی ہوگی کہ تمہارے
سوائے اور کسی کو نہ ہوگی تم میرے پاس آوگے اس حال مین کہ تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے
وضو کے نشان سے اور البتہ تمہارا ایک گروہ مجھسے روکا جاویگا سو میرے تک نہ پہونچ سکینگے۔ تو مین کہونگا
کہ اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہین۔ تو تب ایک فرشتہ مجکو جواب دیگا سو کہیگا کیا تو جانتا ہے کہ انہون نے
تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میرا حوض زیادہ لمبا اور چوڑا ہے اس سے جتنا کہ ایلہ سے
عدن تک فاصلہ ہے البتہ اسکا پانی برف سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا ہے اور اسکے آبخورے
ستارون کی گنتی سے زیادہ ہین۔

فرط اس کو کہتے ہین جو قوم سے آگے بڑھ جائے جو پانی پر اترنے والے ہون اور اختلجوا کے معنے ہین کہ جلد پکڑے
جاینگے اور سحقا کے معنے ہین دوری۔

(۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ
أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض
پر پانی پینے کو آئینگے ان مین سے تم لاکھوان حصہ بھی نہین ہو کسی نے پوچھا کہ تم اسوقت کتنے آدمی تھے کہا
سات سو یا آٹھ سو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قُلْتُ اشْفَعْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَنَا فَاعِلٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قُلْتُ
فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ قَالَ أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ
لَمْ أَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَةَ مَوَاطِنَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ
انس سے روایت ہے کہ مینے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن میری شفاعت کیجیو گا۔ فرمایا کہ انشاء اللہ مین شفاعت
کرونگا۔ مینے کہا کہ مین آپ کو کہان تلاش کرون۔ فرمایا کہ اول مجھ کو پل صراط پر تلاش کرنا مین نے کہا کہ اگر مین
آپکے (وہان) نملون تو پھر کہان۔ فرمایا پھر مجکو میزان کے پاس تلاش کرنا۔ مین نے کہا کہ اگر وہان بھی آپ سے
نملون تو پھر کہان فرمایا پھر مجھکو حوض پر تلاش کرنا۔ سو مقرر مین ان تین جگہون سے نچوکونگا۔ ترمذی
اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ
قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ
فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتَّى يَعْلَمَ
أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ

حَتّٰی یَجُوْزَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مینے دوزخ کو یاد کیا سو
مین رونے لگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیون روتی ہو مینے کہا کہ مجھکو دوزخ یاد آئی اسواسطے روتی ہون
سو کیا تم قیامت کے دن اپنے گھر والون کو یاد کرو گے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین جگھون مین تو کوئی کسی
کو یاد نہ کرے گا۔ ایک میزان کے پاس یہانتک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہو یا بھاری۔ دوسرے جبکہ نامہ اعمال اُڑینگے
یہانتک کہ جان لے کہ اُسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ مین پڑتا ہے یا بائین ہاتھ مین یا پیٹھ کے پیچھے سے تیسرے
پلصراط کے وقت جبکہ دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا یہانتک کہ گذر کر اس سے پار ہو۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِکْرِ الشَّفَاعَۃِ

پانچوین فصل

شفاعت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ
فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّی اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا مقبول ہے سو ہر پیغمبر نے اپنی دعا جلد مانگ لی اور مین نے اپنی
دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن سو وہ انشاء اللہ تعالیٰ میری امت سے اُس شخص کو پہنچے گی جسنے
اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین ٹھیرایا تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ
مِنْ اُمَّتِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَالَ جَابِرٌ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ فَمَا لَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت سے کبیرے گناہ والون
کے واسطے ہوگی۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے کہا جابرؓ نے کہ جو شخص کبیرے گناہ
والون مین سے نہ ہوگا اسکو شفاعت سے کچھ تعلق نہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ
بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لِذُرِّیَّتِکَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ
بِاِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ
کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُؤْتٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَکَلِمَتُہٗ فَیُؤْتٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنِیْ
فَاَقُوْلُ اَنَا لَھَا فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاَقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَحْمَدُہٗ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَیْھَا الْاٰنَ
یُلْھِمُنِیْھَا اللّٰہُ ثُمَّ اَخِرُّ لِرَبِّیْ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ انْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ بُرَّۃٍ اَوْ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ
اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنْھَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰی رَبِّیْ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ

لِي مِثْلَ الْاُوْلٰى فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ
فَاَخْرِجْهُ مِنْهَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ اِلٰى رَبِّيْ فَاَفْعَلُ كَمَا فَعَلْتُ فَيُقَالُ لِي ارْفَعْ رَاْسَكَ مِثْلَ
الْاُوْلٰى فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى رَبِّيْ فِي الرَّابِعَةِ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ
ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ اَوْ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَكِبْرِيَائِيْ
وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ + وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَلِلتِّرْمِذِيِّ +
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ
وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهَا نَهْشَةً وَقَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ فِيْمَا ذٰلِكَ يَجْمَعُ
اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ
فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ
اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ
خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ
مِثْلَهٗ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ
اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ يَا نُوْحُ اَوَّلُ الرُّسُلِ
اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا اَلَا تَشْفَعُ
لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَ
اِنِّيْ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ
فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ خَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ
بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ
اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ
عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا .. لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا
اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى
مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ
عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ
نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَقَدْ

غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فانطلق الى تحت العرش
فاقع ساجدا لربي ثم يفتح الله علي من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلي ثم يقال
يا محمد ارفع رأسك وسل تعطه واشفع تشفع فارفع رأسي فاقول امتي يا رب امتي يا رب امتي فيقال يا محمد
ادخل من امتك من لا حساب عليهم من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى
ذلك من الابواب ثم قال والذي نفسي بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين
مكة وهجر او كما بين مكة وبصرى وزاد في رواية في قصة ابراهيم وذكر قوله في الكوكب
هذا ربي وقوله لآلهتهم بل فعله كبيرهم هذا وقوله اني سقيم قلت ذكر البارزي في
تجريده حديث انس وحديث ابي هريرة هذين في الشفاعة باختصار جدا وقد اثبتهما
بكمالهما حرصا على الفائدة والله اعلم الالهام ضرب من الوحي الذي يلقيه الله في قلوب
عباده الصالحين والنهش اخذ اللحم بمقدم الاسنان **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آدمی آپس میں بعضے بعضوں میں الجھائیں گے سو آدم علیہ السلام کے
پاس آئینگے تو ان سے کہیں گے کہ اپنی اولاد کی سفارش کیجیے تو آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں سفارش کے لائق
نہیں ہوں ولیکن تم ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے دوست ہیں سو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو
ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میں بھی شفاعت کے لائق نہیں لیکن تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ خدا نے
ان سے بلا واسطہ کلام کیا پھر لوگ موسی علیہ السلام کے پاس آئینگے اور ان سے شفاعت چاہیں گے تو وہ بھی انکار
لائینگے کہیں گے کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں ولیکن تم عیسے کے پاس جاؤ اس واسطے کہ وہ اللہ کی روح
اور اسکی کلمہ ہیں تو پھر لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے شفاعت چاہیں گے تو وہ کہیں گے
کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں لیکن تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے
میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لائق ہوں سو میں چلونگا اور اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھکو اجازت
ملے گی سو میں خدا کے آگے کھڑا ہونگا پھر میں اسکی ایسی تعریف کرونگا جسپر میں اب قادر نہیں مجھکو اللہ الہام کریگا
پھر میں اپنے رب کے آگے سجدے میں گر پڑونگا تو اللہ فرماوے گا اے محمد اپنا سر اٹھالے اور کہہ تیری بات سنی جاویگی
اور مانگ تجھکو دیا جاوے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی تو میں کہونگا اے رب میری امت کو بخشدے
میری امت کو بخشدے تو اللہ فرماوے گا کہ جا سو جسکے دل میں گیہوں یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے
باہر نکال سو میں جاؤنگا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا پھر اپنے رب کی طرف پلٹ آؤنگا اور انہیں تعریفوں
سے اسکی تعریف کروں گا پھر اسکے آگے سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھکو حکم ہوگا جیسا پہلی بار ہوا تو میں کہوں گا
اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا جسکے دل میں رائی کے دانے کے
برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے باہر نکال تو میں چلوں گا اور جو حکم ہوگا سو کرونگا پھر اپنے رب کی طرف پلٹ
جاؤنگا سو تعریف کروں گا جیسے پہلے کی اور سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھکو حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھالے پہلی بار کی
طرح تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جسکے دل
میں رائی کے دانے سے کم ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال سو میں جاؤنگا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر لاؤں گا

پہر مین چوتھی بار اپنے رب کی طرف پلٹ جاؤنگا۔ اور اُن تعریفون سے اُسکی تعریف کرونگا۔ پہر اُس کے آگے سجدے مین گر پڑونگا تو مجھکو حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اُٹھا لے اور کہہ سُنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا۔ اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی تو مین کہونگا اے میرے رب مجھکو حکم اُس کی شفاعت کرنے کا جسنے لا اِلٰہ الا اللہ کہا خدا فرماویگا یہہ تیرا حق نہین لیکن میری عزت اور بزرگی اور عظمت کی قسم البتہ مین دوزخ سے نکالونگا جسنے لا اِلٰہ الا اللہ کہا شیخین اسکے راوی ہین اور شیخین اور ترمذی کی ایک روایت مین ابو ہریرہ رضہ سے آیا ہے کہ ہم ایک دعوت مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ تہے تو بکری کا ہاتھ آپ کی طرف اُٹھا یا گیا۔ وہ ہاتھ آپ کو بہت پسند تہا تو دانتون سے نوچ کر اُسکا گوشت کہایا اور فرمایا کہ مین اولاد آدم کا سردار ہون قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ یہہ بیان کسطرح ہے اللہ تعالی پہلے پچہلون کو ایک میدان مین جمع کریگا سو دیکہنے والا سب کو دیکہیگا اور بلانیوالا انکو سُنائیگا۔ یعنے ایک کی آواز سب خلق کے کان مین پہونچیگی اور سورج اُن سے قریب ہوجائیگا لوگون کو اس قدر غم اور تکلیف پہونچیگی جسکی انکو طاقت نہ ہوگی اور نہ اٹھا سکینگے۔ تو لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کہین گے کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین تم مبتلا ہو۔ کیا تم نہین ڈہونڈہتے وہ شخص جو تمہارے واسطے سفارش کرے تو بعض بعضون کو کہینگے کہ تمہارا باپ آدم ہے اس کے پاس چلو سو آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے تو کہینگے اے آدم تم سب بندون کے باپ ہو اللہ نے تمکو اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا اور تجہہ مین اپنی روح پہونکی اور تجہکو فرشتون سے سجدہ کروایا اور بہشت مین بسایا کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہین کرتے کیا تم نہین دیکہتے کہ جس مصیبت مین ہم ہین اور جو تکلیف ہم کو پہونچی تو آدم علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچہے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور اُس نے مجھکو درخت کہانے سے منع کیا اور مین نے اُسکی نافرمانی کی میری جان خود شفاعت کی مستحق ہے تین بار کہینگے میرے سوائے اور کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاینگے تو کہین گے ای نوح تم پہلے رسول ہو زمین والون کی طرف اور خدا نے تمہارا نام بندہ شکر گذار رکہا۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین کیا تم نہین دیکہتے جو تکلیف ہمکو پہونچی۔ کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہین کرتے تو نوح علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ کبھی اس سے پہلے غضبناک ہوا۔ اور نہ اس سے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور میری ایک خاص دعا تہی جس سے مینے اپنی قوم کے حق مین بد دعا کی میری جان خود نجات کی مستحق ہے تین بار کہین گے میرے غیر کے پاس جاؤ۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پہر لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہین گے کہ تم خدا کے پیغمبر ہو۔ اور اہل زمین سے اُس کے دوست ہو ہماری سفارش کرو۔ اپنے رب کے پاس۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہین ہوا۔ اور نہ اس سے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور مقرر مین نے تین جہوٹ بولے ہین پہر انکو ذکر کرینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے سوای کسی اور کے پاس جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر لوگ موسی علیہ السلام کے پاس جاوین گے اور کہین گے ای موسی تم پیغمبر ہو خدا نے تم کو اپنی رسالت اور کلام سے لوگون پر فضیلت دی اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے کیا تم نہین دیکہتے کہ جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو موسی علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس کے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور البتہ مینے ایک آدمی کو قتل

کیا جسکے مارنے کا مجھکو حکم نہ تہا مین خود نجات کا مستحق ہون تین بار کہین گے میرے غیر کے پاس جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس جاوینگے سو کہین گے اے عیسیٰ تم خدا کے رسول اور اسکا کلمہ ہو جو مریم کی طرف ڈالا اور اسکی روح ہو اور تم نے گود مین لوگون سے کلام کی۔ اپنے ربکے پاس ہماری سفارش کرو۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین تو عیسی علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ویسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس سے پیچہے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور اپنا کوئی گناہ نہ ذکر کرینگے کہینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے غیر کے پاس جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ پہر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاوینگے اور ایک روایت مین ہے کہ میرے پاس آوین گے تو کہینگے اے محمد صلعم تم رسول ہو اور پیغمبرون کی مہر ہو اور خدا نے تمہارے پہلے اور پچہلے سب گناہ بخشدیے۔ اپنے ربکے پاس ہماری سفارش کرو کیا آپ نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو مین عرش کے نیچے جاؤن گا اور اپنے ربّ کے آگے سجدے مین گرون گا۔ پہر خدا مجہپر اپنی وہ تعریف اور خوب ثنا رکہولے گا۔ جو مجہسے پہلے کسی پر نہین کہولی پہر خدا فرماویگا اے محمد اپنا سر اٹہا اور مانگ تجہکو دیا جاوے گا۔ اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین کہونگا اے میرے رب مین اپنی امت کی مغفرت مانگتا ہون تین بار تو حکم ہوگا اے محمد اپنی امت مین ——— سے جنپر حساب نہین انکو بہشت مین داہنے دروازے سے داخل کرو۔ اور وہ باقی دروازون مین بہی لوگون کے شریک ہونگے۔ پہر فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت کی چوکہٹون سے دو چوکہٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکے اور ہجر کے یا مکے اور بصرے کے درمیان فاصلہ ہے اور ایک روایت مین ابراہیم کے قصّے مین اتنا زیادہ ہے اور ذکر کیا قول اپنا ستارون کے باب مین ہذا ربّی یہ میرا رب ہے اور قول اپنا انکے بتون کے حق مین بلکہ انکے بڑے نے یہ کام کیا ہے اور قول اپنا کہ مین بیمار ہون مین کہتا ہون کہ بارزی نے اپنی تجرید مین ان دونون انسؓ اور ابوہریرہؓ کی حدیثون کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے اور مین نے انکو پورے طور سے بیان کیا ہے واسطے حرص فائدہ اٹہانے کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور الہام ایک قسم کی وحی ہے جو اللہ اپنے نیک بندون کے دل مین ڈالتا ہے اور نہش کے معنی ہین پکڑنا گوشت کا۔۔۔ اگلے دانتون سے

(۴) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ النَّاسَ وَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ فَقُلْتُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللّٰهُ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَكُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا فَمَا هٰذَا الَّذِي يَقُولُونَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ مَا قَبْلَهُ إِنَّهُ لَفِي الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ مَنْ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ وَصَفَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا أَتَرَوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ شَغَفَنِي أَيْ دَخَلَ شَغَافَ قَلْبِي وَهُوَ غِلَافُهُ ترجمہ

یزید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہا کہ خارجیون کی رائے نے میرے دل مین جگہہ پکڑے سو ہم ایک متعدد جماعت مین نکلے اس ارادے سے کہ حج کر کے پہر لوگون پر خروج کرینگے سو ہم مدینے مین گذرے سو ناگاہ جابر بن عبداللہ نظر

پڑے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے اور جا بجا انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو مینے کہا کہ اے رسول اللہ کے
ساتھی کیا ہے۔ یہ حدیث جو تم بیان کرتے ہو اور حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسکو تو نے آگ میں داخل کیا سو اسکو
تو نے رسوا کیا۔ اور جب چاہینگے کہ اس سے نکلیں تو پھر اسی میں پھیرے جائیں گے۔ سو کیا ہے مطلب اسکا جو تم کہتے
ہو انہوں نے کہا کیا تو قرآن پڑھتا ہے مینے کہا کہ ہاں کہا پڑھ وہ آیت جو اس سے پہلے ہے کہ وہ کافروں کے حق
میں ہے پھر کہا کیا تو نے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مقام سنا ہے جسمیں خدا انکو کھڑا کرے گا مینے کہا کہ ہاں۔
کہا سو وہی ہے مقام محمود حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ نکالے گا اللہ تعالی اس کے ساتھ جسکو آگ سے نکالے گا پھر
پلصراط کا رکھنا اور لوگوں کا اسپر سے گذرنا بیان کیا سو ہمنے کہا دیکھو یہ بوڑھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جھوٹ باندھتا
ہے پھر ہم پھرے۔ سو قسم ہے اللہ کی سوائے ایک مرد کے ہم میں سے کوئی خارجی نہ ہوا مسلم اسکے راوی ہیں۔
شغفنی یعنے پھیرے دل کے غلاف میں داخل ہوا۔

(٥) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یؤتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیامة فیصبغ فی النار صبغة ثم یقال یا ابن آدم هل رأیت نعیما قط هل مر بک خیرا قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اهل الجنة فیصبغ فی الجنة صبغة فیقال له یا ابن آدم هل رأیت بؤسا قط هل مر بک من شدة قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدة اخرجه مسلم قوله یصبغ ای یغمس کانه یدخل الیها ادخالة واحدة ترجمہ انس سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں زیادہ تر آسودہ
اور عیش گذران تھا سو اسکو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے
کیا تو نے دنیا میں کبھی آرام بھی دیکھا تھا۔ کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا وہ کہے گا قسم ہے خدا کی کبھی نہیں اے
میرے رب۔ اور لایا جاوے گا اہل بہشت سے جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں تھا سو اسکو بہشت میں
ایک بار غوطہ دیا جاوے گا۔ پھر اس سے پوچھا جاویگا اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی تھی کیا تجھپر کبھی سختی
اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور مینے تو کبھی سختی نہیں دیکھی مسلم اس کے
راوی ہیں اور یصبغ کے معنی ہیں کہ اس میں ڈبویا جائے گا گویا کہ اس میں ایک بار داخل ہوتا ہے۔

(٦) وعنه رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول اللہ تعالی لاهون اهل النار عذابا لو کانت لک الدنیا کلها اکنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منک اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی فلا ادخلک النار وادخلک الجنة فابیت الا الشرک اخرجه الشیخان ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوزخیوں میں
زیادہ تر ہلکے عذاب میں ہوگا اس سے اللہ کہے گا کہ اگر تمام دنیا تیری ملکیت ہوتی تو کیا تو اسکو عذاب کے بدلے میں
دیتا۔ وہ کہے گا کہ ہاں تو اللہ تعالی فرماوے گا کہ مینے تو تجھسے اس سے آسان تر چیز مانگی تھی اور حالانکہ تو آدم
کی پیٹھ میں تھا۔ کہ میرا کوئی شریک نہ ٹھیرائیو۔ اور میں تجھ کو دوزخ میں داخل نہیں کروں گا بلکہ بہشت میں
داخل کروں گا سو تو نے نہ مانا۔ اور شریک کیا شیخین اسکے راوی ہیں۔

(٧) وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا صار اهل الجنة الی الجنة

وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدًا فَلَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ وَمَعْنٰى ذَبْحِ الْمَوْتِ اَلْيَاْسُ مِنْ مُفَارَقَةِ الْحَالَتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْخُلُوْدُ فِيْهِمَا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہوجاوینگے اور دوزخی دوزخ مین داخل ہوجاوینگے تو موت لائی جاوے گی اور بہشت اور دوزخ کے درمیان ٹھیرائی جاوے گی پہر ذبح کی جاوے گی پہر کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ اے بہشتیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی موت نہین۔ اور اے دوزخیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہین۔ سو بہشتیون کو خوشی پر خوشی بڑہے گی اور دوزخیون پر غم پر غم زیادہ ہوگا۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ اور الفاظ انہین کے ہین اور ترمذی نے اسکے معنے روایت کیے ہین۔ اور موت کے ذبح کرنے کا مطلب ناامید ہونا ہے دونون حالتون کی جدائی سے بہشت اور دوزخ یعنے یہہ حالت کبھی نہین بدلے گی بلکہ اس ہین ہمیشہ رہین گے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب بہشت اور دوزخ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ صِفَتِهِمَا

پہلی فصل

ان کی صفت مین

ذِكْرُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

بہشت کی صفت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ اُخْرٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّهُمْ اَخْفَوْا لِلّٰهِ عَمَلًا فَاَخْفٰى لَهُمْ ثَوَابًا فَلَوْ قَدِمُوْا عَلَيْهِ اَقَرَّ تِلْكَ الْاَعْيُنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے واسطے تیار کر رکہا ہے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہہ آیت پڑہو سو کوئی جی نہین جانتا جو چہپایا گیا ہے واسطے اُنکے آنکہون کی ٹھنڈک سی شیخین اور ترمذی اُس کے راوی ہین اور بخاری نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سہل بن سعد سے اور ذکر کیا مثل اُسکے پہر کہا اور محمد بن کعب نے کہا کہ انہون نے خدا کے واسطے چہپ کر عمل کیے تو خدا نے انکے واسطے ثواب چہپایا پہر اگر سامنے آوین تو آنکہہ ٹھنڈی ہوجاوے۔

(۲) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ

فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ
يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ
دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ
لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
اَلْمِلَاطُ اَلطِّيْنُ الَّذِيْ يُجْعَلُ بَيْنَ سَافَيِ الْبِنَاءِ يُمْلَطُ بِهِ الْحَائِطُ اَيْ يُصْلَحُ وَيَبْئِسُ يَبْأَسُ اِذَا افْتَقَرَ وَ
اشْتَدَّتْ حَاجَتُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت خلق کس چیز سے پیدا ہوئی فرمایا پانی
سے مینے کہا بہشت کی عمارت کس چیز سے ہے فرمایا ایک ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک ایک اینٹ سونے
کی اور اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک یعنے کستوری ہے اور اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہین اور اسکی مٹی زعفران
یعنے کیسر ہے جو اُس مین داخل ہوگا وہ چین عیش مین رہیگا غمگین اور محتاج کبھی نہ ہوگا۔ اور زندہ رہیگا۔ مریگا
نہین۔ اور انکے کپڑے پرانے نہ ہونگے اور انکی جوانی تمام نہ ہوگی یعنے سدا جوان رہین گے بوڑہے نہ ہونگے پہر
فرمایا تین آدمی ایسے ہین کہ انکی دعا رد نہین ہوتی منصف حاکم کی۔ اور روزہدار کی یہانتک کہ روزہ کہولے۔ اور
مظلوم کی دعا کو اللہ بادل سے اوپر اٹھاتا ہے۔ اور اسکے واسطے آسمان کے دروازے کہول جاتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے
میری عزت اور جلالیت کی قسم البتہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ زمانے کے ترمذی اسکے راوی ہین۔
اور ملاط اُس گارے کو کہتے ہین جو عمارت کی چنوائی کے درمیان ڈالا جاتا ہے۔ اُس کے ساتھ دیوار سنواری
جاتی ہے اور یبئس کے معنے ہین جبکہ سخت محتاج ہو۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا
فِیْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِیَتُهُمَا وَمَا فِیْهِمَا وَمَا بَیْنَ الْقَوْمِ وَبَیْنَ اَنْ یَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ
الْكِبْرِیَاءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ خَیْمَةٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ كُلِّ زَاوِیَةٍ
مِّنْهَا اَهْلٌ لَا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو بہشت چاندی کے ہین اُنکے برتن اور جو چیز کہ اُن مین ہے سب چاندی کی ہے اور دو بہشت سونے
کے ہین انکے برتن اور جو چیز اُن مین ہے سب سونے کی ہے اور بہشتیون کو اپنے رب کے دیدار سے کوئی آڑ سوائے
جلال کی چادر کے نہین یعنے صفت عظمت کی کہ اُس کی ذات پاک پر ہے عدن کے بہشت مین شیخین اور ترمذی
اسکے راوی ہین اور ان کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک خیمہ ہے
کھوکھلے موتی کا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ساٹھ کوس چوڑا ہے اُس کے ہر کونے مین ایماندار کی بی بیان
ہونگی کہ دوسرون کو نہ دیکھین گی۔ مومن اُنپر گہوما کرے گا۔ یعنے صحبت کے واسطے انکے پاس جایا کرے گا۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ
مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَةُ عَامٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین دو دو درجون مین سو سو برس کی راہ کا فرق ہے ترمذی
اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** عبادة بن الصامت رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الجنة مائة درجة ما بين كل درجة ودرجة كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة ومنها تفجر انهار الجنة الاربعة ومن فوقها عرش الرحمن فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس اخرجه الترمذي **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں دو دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں اور فردوس سب سے اونچی بہشت ہے اور اُس سے بہشت کی چار نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور اس کے اوپر خدا کا عرش ہے سو جب تم خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** ابي سعيد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان في الجنة مائة درجة لو ان العالمين اجتمعوا في احداهن لوسعتهم اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک درجے میں تمام عالم جمع ہو تو اس میں سما جائے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام ولا يقطعها اقرؤا ان شئتم وظل ممدود اخرجه الترمذي **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اُس کے سائے میں سوار سو برس چلے گا اور اس کے سائے سے باہر نہ نکل سکے گا۔ اور اگر تم چاہو تو یہہ آیت پڑھو یعنے اس کی تصدیق کے واسطے وظل ممدود یعنے دراز سایہ میں ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما في الجنة شجرة الا وساقها من ذهب اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں جو درخت ہے سونے کی پنڈلی ہے یعنے نال سونے کی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **فائدہ** پنڈلی وہ ہے جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے۔

(۹) **وعنه** رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لقاب قوس في الجنة خير مما طلعت عليه الشمس او تغرب اخرجه الشيخان وزاد الترمذي عن انس في الاخرى ولقاب قوس احدكم او موضع قده في الجنة خير من الدنيا وما فيها ولو ان امرأة من اهل الجنة اطلعت الى اهل الارض لاضاءت الدنيا وما فيها ولملأت ما بينهما ريحا ولنصيفها يعني الخمار خير من الدنيا وما فيها قاب القوس قدره وقد قدره **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بقدر کمان کے جگہہ بہشت ن بہتر ہے اس سے جسپر سورج چڑہتا ہے یا ڈوبتا ہے یعنے تمام دنیا سے شیخین اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے ن رض سے ایک روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ بقدر کمان ایک تمہاری کے یا فرمایا کہ بقدر قد اس کے کی بہشت ت بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور اگر بہشتیون سے کوئی عورت زمین والون پر جہانکے تو مد روشن کردے تمام دنیا کو اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور آسمان و زمین کا درمیان خوشبو سے بہر دے اور اوڑھنی بہتر ہے م دنیا سے اور جو کچھ کہ تمام دنیا میں ہے قاب اور قد کے معنی ہیں قدر۔

(۱۰) **وعن** سعد بن ابي وقاص رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو ان ما يقل ظفر مما في الجنة بدا لتزخرفت له خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا سواره

لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلزَّخْرَفَةُ اَلزِّيْنَةُ وَالزُّخْرُفُ اَلذَّهَبُ وَخَوَافِقُ السَّمَآءِ جَوَانِبُهَا الْاَرْبَعَةُ وَهِيَ جِهَاتُ الرِّيَاحِ الْاَرْبَعِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بقدر اسکے کہ ناخن اُٹھاتا ہے یعنے نہایت کمتر بہشت کی نعمت دنیا مین ظاہر ہو تو البتہ اس سے آسمان اور زمین کی سب طرفین مشرق مغرب - اتر - دکن - زینت ناک ہوجائین اور اگر بہشتیون سے کوئی مرد جہانکے اور اُسکا کنگن ظاہر ہو تو البتہ سورج کی روشنی کو مٹا دیوے جیسا کہ سورج تارون کی روشنی کو مٹا دیتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین - زخرفہ زینت کو کہتے ہین اور زخرف سونے کو کہتے ہین اور خوافق السماء سے مراد آسمان کی چارون طرفین ہین اور وہی ہوا کی چارون طرفین ہین -

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہے کی طرف اُٹھایا گیا سو ناگہان وہان چار نہرین نظر پڑین دو نہرین ظاہر اور دو باطن - ظاہر نہرین تو نیل اور فرات ہین اور دو نہرین جو باطن ہین سو وہ بہشت مین جاری ہین - بخاری اس کے راوی ہین -

(۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ ... فَقَالَ اٰخَرُ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر خدا نے تجھکو بہشت مین داخل کیا اور تو اُس مین چاہے گا تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا - اور وہ تجھکو اُڑا لیجائے گا - جہان تو چاہے گا - اور دوسرے شخص نے کہا کہ کیا بہشت مین اونٹ بھی ہونگے فرمایا کہ اگر خدا نے تجھ کو بہشت مین داخل کیا تو اُس مین جو چاہیگا پاوے گا - اور تیری آنکھہ لذت پاوے گی - ترمذی اس کے راوی ہین -

(۱۳) وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُغَنِّيْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْحُوْرُ جَمْعُ حَوْرَاءَ وَهِيَ الشَّدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ الشَّدِيْدَةُ سَوَادِهَا وَالْعِيْنُ وَاحِدَةُ الْعَيْنَاءِ وَهِيَ الْوَاسِعَةُ الْعَيْنِ وَقَوْلُهَا لَا نَبِيْدُ اَيْ لَا نَهْلِكُ وَلَا نَتْلَفُ ترجمہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین کشادہ آنکھہ والی حورون کا مجمع ہوا کرے گا - وہ ایسی خوش آواز سے گائین گی کہ خلقت نے ویسی آواز کبھی نہین سنی یہ گائین گی کہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگی کبھی نہین مرینگی اور ہم ہمیشہ چین اور عیش مین رہینگی کبھی غمگین اور محتاج نہین ہونگی اور ہم ہمیشہ راضی رہین گی کبھی ناراض نہین ہونگی خوشی ہے اس شخص کو جو ہمارا مالک ہوگا - اور ہم اُس کے واسطے ہونگی - ترمذی اس کے راوی ہین - اور حور جمع ہے حورا کی اُس عورت کو کہتے ہین جسکی آنکھہ کی سفیدی اور سیاہی نہایت کو پہونچی ہو اور عینا عین کا واحد ہے اس کے معنے ہین کشادہ آنکھہ والی اور لا نبید کے معنے ہین کہ ہم ہلاک نہین ہونگی -

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ

فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوا فِي ثِيَابِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ أَهْلُوهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ حُسْنًا بَعْدَنَا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہوگا ہر جمعے کو بہشتی لوگ وہان آیا کرین گے سو اُتر کی ہوا چلے گی تو انکے کپڑون اور مونہون مین خوشبو پھیلا دیگی تو اُس سے انکی خوبصورتی اور خوبی بڑہ جائے گی۔ پھر اپنے گھر والون کی طرف پلٹ آئین گے۔ اور حالانکہ انکی خوب صورتی اور خوبی بڑہی ہوئی ہوگی تو انکے گھر والے کہین گے قسم ہے اللہ کی البتہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی اور خوبی بڑہ گئی تو وہ کہین گے کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین بازار ہے اُس مین خرید و فروخت نہین ہوگی بلکہ اُس مین مرد و عورتون کی تصویرین ہونگی سو جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس مین داخل ہو جائیگا یعنے اُس کی وہی صورت ہو جائے گی ترمذی اسکے راوی ہین۔

ذِكْرُ صِفَةِ النَّارِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

دوزخ کا بیان خدا کی پناہ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَارُكُمُ الَّتِي تُوقِدُونَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ جو تم جلاتے ہو ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے اُنہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے تینون اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اول ہزار سال جلائی گئی یہانتک کہ سُرخ ہوگئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اندہیری تاریک ہے مالک اور ترمذی اُس کے راوی ہین۔ اور یہ لفظ ترمذی کے ہین

(۳) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْجِدَارُ الْحَائِطُ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کی سراپردہ یا خیمہ کی چار دیوارین ہین ہر دیوار چالیس برس کی راہ موٹی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُتْبَةَ غَزْوَانَ رضہ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِیْ سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰی قَرَارِهَا وَكَانَ عُمَرُ رض يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَقَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَمَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حسن سے روایت ہو کہ عتبہ بن غزوان نے بصرے کے منبر پر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایک بڑا پتھر دوزخ کے کنارے سے اس مین ڈالا جاوے گا تو وہ ستر برس نیچے کو چلتا رہے گا اور اپنے قرارگاہ تک نہ پہونچے گا اور عمر فاروق کہتے تھے کہ دوزخ کو بہت یاد کیا کرو۔ اسواسطے کہ اُس کی گرمی بہت سخت ہے اور اسکا گہراؤ دور ہے اور اس کی گرزین لوہے کی ہین ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ویل دوزخ مین ایک نالا ہے کہ اُس مین کافر چالیس برس تک نیچے گرا چلا جاوے گا اور اُسکے گہراؤ کو نہ پہونچے گا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زقوم یعنے دوزخ کی تہوہڑ کا ایک قطرہ دنیا مین گر پڑے تو دنیا والون کی روزی کو بگاڑ ڈالے سو کیا حال ہو اس شخص کا جسکا کہانا پینا تہوہڑ ہی ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے اپنے رب کی طرف گلہ کیا سو کہا کہ اے رب میرے بعضے ٹکڑے نے بعضے کو نگل لیا۔ یعنی شدت گرمی سے تنگ ہون تو خدا نے اُسکو دو بار دم لینے کی اجازت دی ایک دم سردی مین اور ایک دم گرمی مین۔ سو جو تم زیادہ تر گرمی کی شدت پاتے ہو وہ اُس کی گرمی کے دم سے ہے اور جو تم زیادہ تر شدت سردی کی پاتے ہو وہ اسکے سردی کے دم سے ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْعُنُقُ الطَّائِفَةُ مِنَ النَّاسِ وَالْمُرَادُ بِهٖ طَائِفَةٌ مِنَ النَّارِ الْعُنُقُ وَالْجَبَّارُ الْقَهَّارُ الْمُتَكَبِّرُ وَالْعَنِيْدُ الْعَائِدُ عَنِ الْحَقِّ كَالْمُعَانِدِ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اُس کی دو آنکھین ہونگی جس سے وہ دیکھے گی۔ اور دو کان ہونگے جن سے وہ سُنے گی۔ اور اُسکی زبان ہوگی جس سے بولے گی اور کہے گی کہ مین تین شخصون پر متعین کی گئی ہون۔ ایک اُس پر جس نے خدا کے ساتھ شریک کیا۔ دوسرے ہر ظالم سرکش پر تیسرے تصویر بنانے والون پر ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور عنق آدمیون کے ایک گروہ کو کہتے ہین۔ اور مراد ایک ٹکڑا آگ کا ہو اور جبار کے معنی ہین قہر کرنیوالا متکبر اور عنید وہ ہے جو دین حق سے منکر ہو جیسے معاند۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن یعنے قیامت کو دوزخ لائی جاوے گی اسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اُس کو کھینچین گے مسلم ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رض قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباس نے مجھسے کہا کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کس قدر فراخ ہے مینے کہا نہین ہان قسم اسکی تو نہین جانتا عائشہ رض نے مجھسے حدیث بیان کی کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا اور کساری زمین اس کی مٹھی مین ہوگی قیامت کے دن۔ اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اُس کے داہنے ہاتھ مین مینے کہا کہ اسوقت آدمی کہان ہونگے فرمایا کہ پلصراط پر۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

ذِكْرُ مَا اشْتَرَكَتَا فِيْهِ
دوزخ اور بہشت دونون کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ وَلَمَّا خَلَقَ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ جا بہشت کو دیکھ جبرئیل نے جاکر اسکو دیکھا سو کہا تیری عزت کی قسم کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس مین داخل ہوگا۔ یعنے اس مین داخل ہونے کی حرص کرے گا۔ اور اسی کے فکر مین رہیگا۔ پھر خدا نے اسکو تکلیفات اور سختیون سے گھیرا۔ پھر فرمایا کہ جا اور اُس کی طرف نظر کر۔ جبرئیل نے جاکر اُسکو دیکھا اور کہا کہ قسم ہے تیری عزت کی البتہ مین ڈرا اُس سے کہ کوئی اس مین داخل نہ ہوگا اور جب خدا نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل سے فرمایا جا اور اُس کی طرف نظر کر جبرئیل نے جاکر اسکو دیکھا اور کہا تیری عزت کی قسم کوئی سنکر اس مین داخل نہین ہوگا۔ پھر اس کو خواہشون سے گھیرا۔ پھر فرمایا اور اسکی طرف نظر کر جبرئیل نے جاکر اسکو دیکھا پھر جب دیکھکر پھرا تو کہا تیری عزت کی قسم البتہ مجھ کو خوف ہوا۔ اسکا کہ سب خلق دوزخ مین داخل ہوگی۔ کوئی باقی نہ رہے گا۔ واسطے میل نفس کے طرف خواہشون کی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے **ف** مراد مکارہ سے تکلیفات شرعی ہین جو نفس پر گران ہین۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ وَقَالَ حُجِبَتْ بَدَلَ حُفَّتْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روکی اور گھیری گئی ہے بہشت مشقت اور تکلیفات سے

اور گھیری گئی ہے دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے مسلم اسکے راوی ہین اور شیخین نے اسی طرح ابوہریرہ سے روایت کی ہے اور اس مین دونو جگہون مین حفت کے بدلے حجبت ہے **ف** یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیفات سے خالی نہین اور معصیت ور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَزْوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَدَمُ رَبِّ الْعِزَّةِ كِنَايَةٌ عَنْ اَهْلِ النَّارِ الَّذِيْ قَدَّمَهُمْ لَهَا مِنْ شِرَارِ خَلْقِهٖ كَمَا اَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدَمُهُ الَّذِيْنَ قَدَّمَهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَقَوْلُهٗ فَيَزْوِيْ اَيْ يَضُمُّ وَيَجْمَعُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی دوزخ مین ڈالے جائینگے اور وہ کہتے رہیگی کہ کچھ اور بہی ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اُس مین اپنا قدم رکہیگا۔ تو وہ آپسمین سمٹ جاویگی اور کہیگی کہ بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور بہشت مین ہمیشہ جگہہ خالی رہیگی یہانتک کہ خدا تعالی اسکے واسطے مخلوق پیدا کریگا اور اُسکو خالی بہشت مین بسائیگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور قدم رب العزت سے مراد دوزخی لوگ ہین جنکو اللہ اپنی بدتر مخلوق سے دوزخ مین پہلے بہیجیگا۔ جیسے ایماندار لوگ جنکو پہلے بہشت مین بہیجیگا اُسکا قدم ہین اور یزوی کے معنے ہین آپسمین سمٹ جائیگی اور اکٹھی ہوجائیگی **ف** یعنے باوجودیکہ لاکھون کروڑون کافر اس مین پڑینگے اُسکی بہوک نہ مٹیگی اور ہمیشہ اور مانگتی رہیگی جب خدا قدم اس مین رکہیگا تب اسکا پیٹ بہریگا اور قدم کی معنے ہین عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا آیا ہے ویسا ماننا چاہیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ ذِكْرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

دوسری فصل

بہشتیون اور دوزخیون کے بیان مین

ذِكْرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

بہشتیون کا بیان

(۱) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھینگے اپنے اوپر اونچے محل والون کو جیسے تم تارے کو آسمان مین دیکھتے ہو شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ

اوپر اونچے محل والون کو دیکھین گے جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے کنارے پر پورب سے پچھم تک اتنا فرق اُن مین زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے انکے سوا اور کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت صلعم نے فرمایا کیون نہین قسم ہے اُس کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ ان مکانون مین وہ لوگ پہونچین گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا پیغمبرون کو شیخین اسکے راوی ہین

(۳) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونھم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ لا یبولون و لا یتغوطون ولا یتفلون ولا یتمخطون امشاطھم الذھب ورشحھم المسک ومجامرھم الالوۃ الالنجوج عود الطیب الحور العین علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیھم ادم ستون ذراعا فی السماء اخرجہ الشیخان والترمذی الالوۃ والالنجوج من اسماء العود الذی یتبخر بہ ومن اسمایہ الکبار ❖

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین داخل ہوگا۔ وہ چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے پھر جو گروہ انکے متصل بہشت مین جاویگا وہ آسمان کے زیادہ تر روشن ستارے کی صورت پر ہونگے نہ انکو پیشاب آویگا نہ پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ تہوکین گے اور نہ انکو سینڈہ آئیگا۔ انکی کنگہیان سونے کی ہونگی انکے پسینے سے مشک کی خوشبو آویگی انکی انگیٹھیون مین خوشبودار لکڑی یعنی لوبان دہوکہا یا جائیگا۔ ہر مرد کو کشادہ آنکہہ والی حورین ملین گی سب بہشتی ایک مرد کی پیدایش پر ہونگے اپنے باپ آدم کی صورت مین ساٹھ گز اونچے یعنے سب کا قد ساٹھ گز ہوگا شیخین ترمذی اسکے راوی الوہ اور نجوج عود کے نام ہین یعنے لوبان جو خوشبو کے واسطے دہوکہا یا جاتا ہے اور کبار بہی اسکا ایک نام ہے **ف** یعنی بہشتی لوگ قد اور عمر اور شکل وغیرہ مین آپسمین برابر ہونگے۔

(۴) وعن جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتمخطون قیل فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس اخرجہ مسلم وابوداود ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بہشتی لوگ بہشت مین کہائین گے اور پئین گے۔ اور نہ تہوکین گے اور نہ پیشاب کرینگے نہ انکو پاخانے کی حاجت ہوگی اور نہ سینڈہ آئیگا کسی نے پوچہا سو کیا حال ہوگا کہانے کا (یعنے اگر یہان بول و براز نہ آیا تو کہانا پیٹ مین سے کہان جائیگا) فرمایا یہ کہانا ڈکار اور پسینہ ہوجائیگا جیسے مشک کی تراوت۔ انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور تحمید خدا کی جیسے انکو سانس کا الہام ہوتا ہے مسلم و ابوداود اس کے راوی ہین **ف** یعنے بہشت پاک عالم ہے وہان کے کہانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکل جایا کرے گا۔ اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اُس عالم پاک مین سبحان اللہ و الحمد للہ کہنا دم لینے کی قائم مقام ہے جس سے روح کو زیادہ راحت پہونچے گی۔

(۵) وعن الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات من اھل الجنۃ من صغیر او کبیر یدخلون الجنۃ بنی ثلثین لا یزیدون علیھا ابدا وکذالک اھل النار اخرجہ الترمذی ترجمہ خدری رضہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بہشتی لوگ دنیا

مین مرتے ہین خواہ چھوٹے یا بڑے وے بہشت مین تیس برس کی عمر مین داخل ہونگے کبھی اس سے زیادہ نہ ہونگے اور اسی طرح دوزخی لوگ بھی اسی عمر مین ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی ہمیشہ جوان رہین گے کبھی بوڑھے نہین ہونگے

(۶) **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانُ وَاِنَّ لُؤْلُؤَةً مِّنْهَا تُضِیْٓءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَلْجُرْدُ جَمْعُ اَجْرَدَ وَهُوَ الَّذِیْ لَا شَعْرَ عَلَیْهِ وَالْكَحِیْلُ هُوَ الَّذِیْ تُرٰی اَجْفَانُهٗ كَاَنَّهَا مَكْحُوْلَةٌ مِنْ كُحْلٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کے بدن پہ کوئی بال نہوگا اور نہ انکو ڈاڑھی ہوگی اور انکی آنکھین سرگین ہونگی۔ اور نہ انکی جوانی تمام ہوگی اور نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکے سرون پہ تاج ہونگے اور تاج کا ہر موتی ایسا روشن ہوگا کہ مشرق اور مغرب کا درمیان روشن کردیگا۔ اور جرد جمع ہے اجرد کی اسکو کہتے ہین جسکے بدن پر بال نہون اور کحیل وہ ہے کہ اسکی پلکین سرگین نظر آئین بے سرمہ لگائے۔ یعنی پیدائشی سیاہ ہون۔

(۷) **وعن** اَبِیْ رَزِیْنٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَكُوْنُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْخُدْرِیِّ رض اِنِ اشْتَهَی الْوَلَدَ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ بَعْضُهُمْ وَلٰكِنْ لَّا یَشْتَهِیْ **ترجمہ** ابورزین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کی اولاد نہوگی ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور خدری کی روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ اگر کوئی بہشت مین اولاد کی خواہش کرے گا تو اسکا حمل اور جننا اور کامل عمر یعنے تیس برس کو پہونچنا ایک گھڑی مین ہو جائیگا اور بعضون نے کہا لیکن کوئی اولاد کی خواہش نہ کریگا۔

(۸) **وعن** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَ یُطِیْقُ ذٰلِكَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّةَ مِائَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو بہشت مین اتنی اتنی طاقت جماع کی دیجاویگی کسی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ اتنی طاقت رکھیگا۔ فرمایا کہ سو مرد کے برابر قوت دیا جائیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وعن** الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ كَمَا یَتَكَفَّؤُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰی قَالَ بَالَامُ وَنُوْنٌ قَالَ وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ یَتَكَفَّؤُهَا اَیْ یُقَلِّبُهَا وَیُمِیْلُهَا وَالْجَبَّارُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالنُّزُلُ مَا یُعَدُّ لِلضَّیْفِ مِنْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ وَّالنَّوَاجِذُ الْاَنْیَابُ وَبَالَامُ الثَّوْرُ كَمَا فَسَّرَهٗ فِیْ مَتْنِ الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّ اللَّفْظَةَ عِبْرَانِیَّةٌ وَالنُّوْنُ الْحُوْتُ وَهُوَ عَرَبِیٌّ **ترجمہ** خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہو جاوے گی زمین قیامت کے دن ایک روٹی خدا اسکو اپنے ہاتھ قدرت سے الٹے پلٹے گا بہشتیون کی مہمانی کے لیے جیسے تم مین سے ہر آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین پھر ایک یہودی مرد آیا سو اسنے کہا کہ خدا تجھپر

برکت کرے اے ابوالقاسم کیا میں آپ کو نہ بتلاؤں کہ بہشتیوں کو قیامت کے دن کیا کھانا ملے گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں اُس نے کہا کہ... کہ زمین ایک روٹی ہو جاوے گی جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف نظر کی پھر ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپکے اگلے دانت ظاہر ہوئے پھر کہا کہ نہ بتلاؤں تمکو سالن اُنکا۔ آپنے فرمایا کیوں نہیں۔ اُس نے کہا کہ بالام اور نون آپنے پوچھا اور یہ کیا ہے اُس نے کہا کہ بیل اور مچھلی کہ اُنکے کلیجے کی نوک ستر ہزار آدمی کھاوینگے بخاری مسلم اسکے راوی ہیں ف کلیجے کی نوک کے معنے ہیں اسکو اُلٹے پلٹے گا۔ اور جبار خدا کے ناموں میں سے ہے اور نزل وہ ہے جو مہمان کے واسطے کھانا پینا تیار کیا جاتا ہے اور نواجذ دانت ہیں اور بالام کے معنے ہیں بیل جیسے متن حدیث میں اسکو تفسیر کیا اور شاید یہ عبرانی لفظ ہے اور نون کے معنے ہیں مچھلی اور یہ عربی لفظ ہے۔

وَعَنْ الخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہوگا جسکے اسی ہزار خادم ہونگے۔ اور بہتر بیبیاں ہونگی اور اسکے واسطے موتی اور زبرجد اور یاقوت کا خیمہ کھڑا کیا جاوے گا جیسے جابیہ سے صنعا تک فاصلہ ہے ترمذی اُس کے راوی ہیں ف جابیہ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا ایک شہر یمن میں ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَنَعِيْمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ عَامٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالٰى مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہے جو اپنے بہشتوں اور بیبیوں اور خادموں اور نعمتوں اور خوشی کی چیزوں کی طرف ہزار برس کی راہ تک دیکھے گا یعنے اُسکو اتنا بہشت ملیگا۔ جو ہزار برس کی راہ لمبا چوڑا ہوگا اور اُنمیں بزرگ تر خدا کے نزدیک وہ ہے جسکو صبح و شام خدا کا دیدار ہوا کرے گا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی کہ بہت منہ اُسدن تر و تازہ ہونگے اُنکو خدا کا دیدار ہوا کرے گا ترمذی اُس کے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَعَالٰى مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ وَكَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ اَمَا تَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَبِّ رَضِيْتُ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ رَضِيْتُ فَقَالَ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوْلُهُ اَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ اَيْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمُ الْمُخْتَصَّةَ بِهِمْ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسی

علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ ادنی رتبے والا بہشتی کون ہوگا خدا نے فرمایا کہ وہ ایک مرد ہے کہ آوے گا بعد اس کے کہ بہشتی بہشت مین داخل کیے جاوین گے سو اُس سے کہا جاوے گا کہ بہشت مین داخل ہو۔ وہ کہے گا اے رب مین کیونکر داخل ہون۔ اور حالانکہ لوگ اپنے مکانون مین اتر پڑے اور اپنی اپنی جگہہ لے لی (یعنے اب بہشت مین کہین جگہہ نہین رہی مین کہان اترون)، تو اس سے کہا جاوے گا کہ کیا تو راضی نہین اس سے کہ تجھکو دنیا کے بادشاہ کی بادشاہی کے برابر ملے تو وہ کہیگا ای رب مین راضی ہون تو اللہ فرماویگا تجھکو یہہ بھی اور پنچ گنا اور بھی تو وہ پانچوین بار مین کہیگا اے میرے رب مین راضی ہوا۔ تو اللہ فرماویگا تجھکو یہہ بھی اور دس گنا اور بھی اور جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھہ ٹھنڈی ہو تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب مین راضی ہوا پھر موسی علیہ السلام نے پوچھا کہ ان مین اعلی رتبے والا بہشتی کون ہوگا۔ خدا نے فرمایا کہ اعلی رتبے والے بہشتی وہ ہین جنکی بزرگی کے درخت کو مین نے اپنے ہاتھہ سے بویا اور مین نے اُسپر مہر کی سو نہ وہ کسی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے خیال مین گذرا مسلم و ترمذی اس کے راوی ہین اور اخذوا اخذاتہم کے معنے ہین کہ وہ اپنے خاص مکانون مین اترے۔

(۱۳) وَعَن الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا أَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُولُونَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِي یَدَیْکَ فَیَقُولُ ھَلْ رَضِیتُمْ فَیَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ فَیَقُولُ أَلَا أُعْطِیکُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُولُونَ وَأَيُّ شَیْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُولُ أُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ أَبَدًا أَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ بہشتیون سے کہے گا اے بہشتیو وہ کہین گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہین تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بھلائی تیرے ہی ہاتھہ مین ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوے وہ کہینگے ہم کیون نہ راضی ہون اے رب۔ اور حالانکہ تو نے ہمکو اتنا دیا ہے کہ اتنا اپنی خلق مین کسی کو نہین دیا پھر خدا فرماویگا بھلا ہم تمکو اس سے زیادہ تر کوئی چیز عمدہ دیوین وہ کہین گے ای رب بہشت سے زیادہ تر عمدہ کون چیز ہوگی خدا فرماویگا اب مین نے تمپر اپنی رضامندی اتاری سو اسکے بعد مین تمپر کبھی غصہ نکرونگا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے۔

(۱۴) وَعَن أَبِي ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلٰثَۃٍ یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ شَھِیدٌ وَعَفِیفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَصَحَ لِمَوَالِیہِ أَخْرَجَہُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے گئے وہ تین آدمی جو اول بہشت مین داخل ہونگے پہلا شہید دوسرا حرام سے اور سوال سے بچنے والا تیسرا وہ غلام جسنے اللہ تعالی کی عبادت اور اپنے مالک کی خیرخواہی کی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَن حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ کُلُّ ضَعِیفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَأَبَرَّہٗ أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَھْلِ النَّارِ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ أَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ رِوَایَۃِ حَارِثَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیظُ الْفَظُّ قُلْتُ الْجَوَّاظُ الْمَنُوعُ وَقِیلَ السَّمِینُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْیَتِہٖ وَقِیلَ الْقَصِیرُ الْبَطِینُ وَالْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِیظُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ ترجمہ

حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو بہشتی لوگ نہ بتلاؤں اصحاب نے کہا کیوں نہیں یا حضرت فرمایا ہر غریب ہے جو لوگوں کی نظر میں حقیر ہے اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیوے کیا میں تمکو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں جو اجد موٹا حرام خور مغرور والا ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور ابو داؤد کی روایت میں حارثہ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بہشت میں جاویگا جواظ اور نہ جعفری اور جواظ کے معنی ہیں بدخو اور بدگو میں کہتا ہوں کہ جواظ کہتے ہیں اسکو کہ مال جمع کرے اور خدا کی راہ میں نہ دے اور بعض نے کہا کہ موٹے کو کہتے ہیں جو اترا کر چلے اور بعض نے کہا کہ پست قد بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں اور جعفری بدخو اور بدگو کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔

ذکر اہل النار
دوزخیوں کا بیان

(۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا جسکے پاؤں میں آگ کی دو جوتیاں یا دو تسمے ہونگے جن سے اسکا بھیجا ابلے گا ہانڈی کی طرح یعنی گرمی کے جوش سے، وہ گمان کرے گا کہ کوئی اس سے زیادہ تر سخت عذاب میں نہیں ہوگا اور حالانکہ وہ سب دوزخیوں سے ہلکے عذاب والا ہوگا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهٗ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اسکے دونوں ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعضا ایسا ہوگا کہ انکے دونوں گھٹنوں پسینا ہوگا اور ان میں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور ان میں سے بعضے کی گردن تک ہوگا مسلم اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ عَسَاهُمْ يُخَفِّفُوْنَ عَنَّا فَيَدْعُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ.... نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ مَالِكًا وَاِجَابَتِهٖ مِقْدَارَ اَلْفِ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرًا مِنْهُ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ فَيَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالشَّهِيْقِ وَيَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَيُقَالُ لَهُمْ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا الضَّرِيْعُ نَبْتٌ بِالْحِجَازِ لَهٗ شَوْكٌ الْحَمِيْمُ الْمَاءُ الْمُتَنَاهِي الْحَرَارَةِ وَالزَّفِيْرُ اِدْخَالُ النَّفَسِ اِلَى الْجَوْفِ

مَعَ صَوْتٍ وَّ الثُّبُوْرُ الْهَلَاكُ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ دوزخیوں پر بھوک ڈالی جاوے گی سو وہ برابر ہوگی اس عذاب کے جس میں وہ ہونگے۔ یعنے بھوک کی تکلیف انکے عذاب کے برابر ہوگی سو وہ فریادرسی چاہیں گے تو فریادرسی کیے جاوینگے یعنے ساتھ کھانے ضریع کے یعنے انکو ضریع کا کھانا ملے گا۔ جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک سے کام آئیگا پھر کھانے کی فریاد کرینگے تو انکو کھانا ملے گا گلا گھونٹنے والا یعنے ایسا کہ انکے گلے میں اٹک رہے گا تو وہ یاد کرینگے کہ دنیا میں گلے میں اٹکی چیز کو پانی سے نگلتے تھے تو فریاد کرینگے پانی کی یعنے پانی مانگیں گے تو لوہے کی آنکڑوں سے گرم پانی انکی طرف بڑھایا جاوے گا۔ پھر جب انکے منہ کے قریب ہوگا تو انکے منہ جھلس ڈالے گا پھر جب انکے پیٹ میں داخل ہوگا تو انکے پیٹ... کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا تو کہیں گے کہ دوزخ کے نگہبانوں کو پکار دیتا پر وہ جس سے عذاب ہلکا کریں سو ان کو پکارینگے تو وے جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پیغمبر تمہارے پاس روشن نشانیاں نہ لاتے تھے کہیں گے کیوں نہیں کہینگے سو پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر بیکار پھر کہینگے کہ مالک کو پکارو جو دوزخ کا داروغہ ہے تو کہینگے ای مالک چاہیے کہ تیرا رب ہمکو موت دے تو مالک انکو جواب دیگا کہ مقرر تمکو ہمیشہ رہنا ہے کہا اعمش نے مجکو خبر پہونچی کہ انکے پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ہزار برس کا فرق ہوگا۔ یعنے ہزار برس کے بعد انکو جواب دیگا۔ پھر کہینگے کہ اپنے رب کو پکارو کہ اس سے بہتر کسی کو نہ پاؤگے تو کہینگے اے رب ہمارے بدبختی ہمپر غالب آئی اور تھے ہم قوم گمراہ اے رب ہمکو اس سے نکال سو اگر ہم پھر کفر کریں... تو ظالم ہونگے کہا سو خدا انکو جواب دیگا کہ دور ہوا کرو اسمیں اور مجھ سے نہ بولو تو اسوقت ناامید ہوجاوینگے ہر خیر سے اور آہ مارینگے اور چلانا شروع کرینگے اور خرابی اور ہلاکی کو پکارینگے ترمذی اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زہرین نے سو انکو کہا جاوے گا کہ نہ پکارو آج ایک ہلاکی کو بلکہ پکارو بہت ہلاکیوں کو اور ضریع ایک جھاڑ ہے کانٹے دار جو عرب میں ہوتا ہے اور حمیم نہایت گرم پانی کو کہتے ہیں جسکی گرمی نہایت کو پہونچی ہو اور زفیر داخل کرنا نفس کا ہے پیٹ میں ساتھ آواز کے اور ثبور کے معنے ہیں ہلاکی۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ اَيْ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَوْلُهٗ فَيَنْفُذُ اَيْ يَخْرِقُ وَيَجُوْزُ وَقَوْلُهٗ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ اَيْ يَسْتَاصِلُهٗ حَتّٰى يَمْرُقَ اَيْ يَنْفُذُ وَيَخْرُجُ وَالصَّهْرُ الْاِذَابَةُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخیوں کے سر پر گرم پانی بہایا جاوے گا تو سر میں گھس کر پیٹ میں پہونچے گا اور اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا یہانتک کہ اس کے قدموں سے نکلجاویگا اور یہی مراد ہے صہر سے یعنے جو آیت یصھر بہ ما فی بطونھم میں مذکور ہے پھر اسیطرح ہوجاوے گا جیسے پہلے تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اسکے بدن کی کھال تین دن کی راہ برابر موٹی ہوجاوے گی مسلم و ترمذی اس کے راوی ہیں **ف** یعنے دوزخ میں کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ خوب جلاوے۔

(۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهٗ فِي النَّارِ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاهُ النَّاسُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فرمایا کہ منکر کافر اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک گھسیٹے گا یعنے کافر کی زبان تین کوس اور چھ کوس تک لنبی ہوجائیگی لوگ اُس کو پاؤن سے روندینگے ترمذی اُس کے راوی ہین ۔

(۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّدْعٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیُقَالُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَیَقُوْلُ اُخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ قِیْلَ فَمَا یَبْقٰی مِنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ فِی الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو دن پہلے پہل آدم علیہ السلام کو بلایا جاویگا سو خدا فرماوے گا کہ اے آدم۔ تو کہے گا اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین خدا فرماوے گا نکال حصہ دوزخ کا۔ یعنے جو لوگ دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو اپنی اولاد سے جدا کر آدم کہے گا۔ الٰہی کسقدر جدا کرون خدا فرماوے گا کہ ہر ایک سو سے ننانوے سو آدمی مین ایک بہشتی۔ باقی دوزخی تو کسی نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم مین سے کیا باقی رہے گا ۔ فرمایا کہ میری امت کی مثل اور امتون مین جیسے سفید بال سیاہ بال کی کھال مین بخاری اس کے راوی ہین ۔ **ف** یعنی امت محمدیہ بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین ۔

(۸) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَرٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ فَیَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِیْنِیْ فَیَقُوْلُ الْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنَّكَ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ اَلْقَتَرَةُ غَبَرَةٌ مَعَهَا سَوَادٌ وَالذِّیْخُ ذَكَرُ الضِّبَاعِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اس پر گرد و غبار پڑی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام اس سے کہین گے کیون مین نے تجھسے کہا تھا کہ میری نافرمانی نکر یعنے بت پرستی نکر تو آزر کہے گا کہ آج مین تمہارا حکم مانون گا تب ابراہیم علیہ السلام جناب الٰہی مین عرض کرینگے اے میرے رب تو نے مجھسے عہد کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین رسوا نکرون گا۔ اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے خدا فرماویگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا ہون یعنے ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا ہے پھر فرشتے اُس کے پاؤن پکڑکے گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے بخاری اسکے راوی ہین قترہ سیاہ غبار کو کہتے ہین اور ذیخ نر بجو ہے ۔

ذِکْرُ مَا اشْتَرَکَا فِیْهِ
بہشت اور دوزخ کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْهَا رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ وَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا

وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالسَّقَطُ فِي الْاَصْلِ الْمَرْذُوْلُ الرَّدِيُّ بِهٖ وَمِنْهُ السَّقَطُ
الرَّدِيُّ مِنَ الْمَتَاعِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ ... وسلم نے فرمایا کہ آپس مین جھگڑا کیا بہشت اور دوزخ نے
سو دوزخ نے کہا کہ مجھکو ترجیح دی گئی مغرور اور سرکش لوگون کے سبب یعنے مجھ مین مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا
سو کیا ہے واسطے میرے کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف اور حقیر لوگ تو اللہ تعالی نے بہشت سے فرمایا کہ تو میری
رحمت ہے رحم کرون گا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہونگا۔ اور آگے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے کہ عذاب
کرون گا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہون گا اور تم دونون سے ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے لیکن دوزخ
سو وہ تو پر نہین ہوگی یہانتک کہ اللہ تبارک وتعالی اس مین اپنا پاؤن رکھیگا تو کہے گی بس بس سو اسیوقت اسی پر
ہوجاوے گی اور آپسمین سمٹ جاوے گی اور خدا اپنی مخلوق مین سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور لیکن بہشت سو اس کے واسطے
خدا اور مخلوق پیدا کرے گا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور سقط در اصل حقیر چیز کو کہتے ہین **ف** دوزخ اور بہشت مین
افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ وہ خدا کے نافرمانون کی سزا ہے اور بہشت نے
آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے تابعدارون کو وہی ثواب ملیگا حق تعالی نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم دونو برابر ہو دوزخ
مظہر قہر الہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الہی ہے

(۲) **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا
فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَاَمَاتَتْهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ
فِي الشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَاءِ
فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ضَبَائِرَ اَيْ جَمَاعَاتٍ فِيْ تَفْرِقَةٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وہ تو اس مین نہ مرینگے نہ زندہ
رہینگے ولیکن کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ انکو دوزخ کی آگ لگیگی انکے گناہون کے سبب سو آگ انکو بیہوش کریگی یہانتک کہ جب
وہ جلکر کوئلے ہوجائینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا۔ سو وہ لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ جماعتین۔ پھر بہشت کی نہرون پر بکھیر
جائینگے پھر حکم ہوگا کہ اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وہ جم اٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جم اٹھتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ
مین مسلم اسکے راوی ہین ضبائر کے معنے ہین جماعتین متفرق **ف** یعنے کافر جو دوزخ کے واسطے بنے ہین
نہ انکو موت آویگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ ایسی زندگی جس مین چین ہو مگر گنہگار مسلمان چند مدت دوزخ مین پہنچ کے
مردہ ہوجائینگے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہوجائینگے گویا مر گئے پھر شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکال کر بہشت پر
داخل کیے جاوینگے

(۳) **وعنہ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ
النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا
هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ
بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلاصی
پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو ان کا بدلا لیا جاویگا
بعضون کا بعضون سے ان حق تلفیون اور ظلمون کا جو انکے درمیان دنیا مین ہوئے تھے یہانتک کہ جب وے پاک و صاف

ہوجاوینگے تو انکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو قسم اُس کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ اُن مین سے ہر شخص بہشت مین اپنے مکان کو اپنے دنیا کے گہر سے زیادہ تر پہچاننے والا ہوگا بخاری اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث مین وہ ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلین گے مگر دوزخ مین نہین گرینگے اور حق العباد کے سبب پل کے درمیان روکے جاوینگے پہر جب حق تلفیون کے بدلے عذاب پاچکین گے تب بہشت مین داخل ہونگے۔

(۴) **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے ساتہہ دوزخ سے نکلکر بہشت مین داخل ہونگے انکا نام جہنمی ہوگا بخاری و ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ يَدْخُلُ النَّارَ يَشْتَدُّ صِيَاحُهُمَا فِيْهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ لِاَيِّ شَيْءٍ صِيَاحُكُمَا فَيَقُوْلَانِ فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا فَيَقُوْلُ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا فِي النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ مَعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوزخ مین جاوینگے اُن مین سے دو آدمی اُس مین سخت چلاوینگے تو اللہ تعالی فرماویگا کہ ان دونون کو دوزخ مین سے نکالو پہر فرما دیگا تم کیون چلاتے ہو کہینگے ہم سو اسطے چلاتے ہین کہ تو ہم پر رحم کرے تو خدا فرمادیگا کہ میری رحمت تمہارے واسطے یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور اپنے تئین دوزخ مین گراؤ سو دونون چلین گے تو دونون مین سے ایک تو اپنے تئین دوزخ مین ڈالے گا تو خدا آگ کو اُسپر ٹہنڈک اور سلامتی کردیگا۔ اور دوسرا کہڑا ہوگا وہ اپنے تئین دوزخ مین نہ ڈالے گا تو خدا تعالی فرماویگا۔ کہ کس چیز نے تجکو روکا اپنے تئین دوزخ مین ڈالنے سے جیسے تیرے ساتھی نے اپنے تئین اس مین ڈالا تو وہ کہیگا اے میرے رب البتہ مین امید رکہتا ہون کہ تو مجہکو اوس مین پہر نہ ڈالے بعد اسکے کہ تو نے مجہکو اُس سے نکالا تو اللہ تبارک وتعالی کہ تجہکو تیری امید نے بچایا سو دونون خدا کے رحمت سے اکٹھے بہشت مین داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَيْئًا مَّا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ بِهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ يُرْفَعُ لَهٗ

شجرة هي احسن من الاولى فيقول يا رب ادنني من هذه لاستظل بظلها واشرب من مائها لا
اسألك غيرها فيقول يا ابن آدم الم تعاهدني ان لا تسألني غيرها فيعاهده ان لا يسأله غيرها
وربه يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فيستظل بظلها ويشرب من مائها ثم ترفع له شجرة عند
باب الجنة هي احسن من الاوليين فيقول يا رب ادنني من هذه لاستظل بظلها واشرب من مائها لا اسألك
غيرها فيقول يا ابن آدم الم تعاهدني ان لا تسألني غيرها قال بلى يا رب لا اسألك غيرها وربه يعذره
لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فاذا ادناه منها سمع اصوات اهل الجنة فيقول يا رب ادخلنيها
الجنة فيقول يا ابن آدم ما يصريني منك ايرضيك ان اعطيك الدنيا ومثلها معها فيقول يا رب
اتستهزئ بي وانت رب العالمين فضحك ابن مسعود فقال الا تسألوني مما اضحك فقالوا مم تضحك
فقال هكذا ضحك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا مم تضحك فقال من ضحك رب العالمين حين
قال اتستهزئ مني وانت رب العالمين فيقول اني لا استهزئ منك ولكني على ما اشاء قادر اخرجه
مسلم قوله ما يصريني منك اي ما الذي يرضيك ويقطع مسألتك من التصرية وهي الجمع والقطع ومنه
المصراة جمع لبنها وقطع حلبها **ترجمہ** ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
سب کے پیچھے جو بہشت میں داخل ہوگا۔ وہ ایک مرد ہے کہ ایک بار چلے گا اور ایک بار گر پڑے گا اور ایک بار اسکو آگ جھلس
ڈالے گی پھر جب آگ سے بڑھ جائیگا تو پھر کر اسکی طرف دیکھے گا۔ پھر کہے گا کہ بابرکت ہے اللہ جس نے مجھکو تجھسے خلاص
کیا البتہ خدا نے مجھکو وہ چیز دی کہ پہلے پچھلوں میں سے کسی کو نہیں دی پھر اسکو ایک اونچا درخت نظر آئیگا۔ تو وہ کہیگا۔
اے رب مجھکو اس درخت کے نزدیک کر۔ تاکہ میں اسکے سائے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں تو اللہ تعالی فرماویگا
کہ اے آدم کے بیٹے امید ہے کہ اگر میں تجھکو تیری مانگی چیز دیدوں تو اور کچھ مانگے۔ بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں اسکے
سوائے کچھ نہ مانگوں گا۔ اور اللہ سے قول وقرار کرے گا۔ کہ اسکے سوائے اس سے کچھ نہ مانگے گا اور اسکا رب اسکو
معذور جانیگا۔ اسلیئے کہ اسکو ایسی چیز نظر آئے گی کہ اس سے اسپر صبر نہ ہوسکیگا۔ پھر خدا اسکو اس درخت کے قریب کردیگا۔
تو وہ اس کے سائے میں بیٹھے گا اور اسکا پانی پئے گا پھر پہلے سے عمدہ تر اور درخت اس کے واسطے ظاہر ہوگا۔ تو وہ شخص
کہے گا۔ کہ اے رب مجھکو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اسکے سائے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں اور میں تجھسے
اسکے سوائے اور کچھ نہ مانگوں گا۔ تو خدا فرماویگا اے آدمی کیا تو نے مجھسے قول وقرار نہ کیا تھا کہ میں تجھسے اس کے
سوائے اور کچھ نہ مانگوں گا۔ امید ہے کہ اگر میں تجھکو اسکے قریب کردوں تو پھر تو کچھ اور مانگے گا۔ تو وہ رب سے قول اقرار
کرے گا۔ کہ میں اسکے سوائے تجھسے کچھ نہ مانگوں گا۔ اور اسکا رب اسکو معذور جانے گا۔ اسلیے کہ وہ ایسی چیز دیکھے گا۔
جسپر اس سے صبر نہ ہوسکے گا۔ تو خدا اسکو اسکے نزدیک کردیگا۔ تو وہ اسکے سائے میں بیٹھے گا۔ اور اسکا پانی پیئے گا۔ پھر
اسکو بہشت کے دروازے پر ایک درخت نظر آئیگا۔ جو پہلے دونوں سے عمدہ تر ہوگا۔ تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب
مجھکو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اسکے سائے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں پھر میں تجھسے کچھ نہ مانگوں گا۔
اللہ تعالی فرماویگا اے آدمی کیا تو نے مجھسے قول وقرار نہ کیا تھا کہ میں تجھسے کچھ نہ مانگوں گا وہ شخص کہیگا اے میرے رب
ہاں۔ میں اسکے سوائے تجھسے کچھ نہ مانگوں گا۔ اور اسکا رب اسکو معذور جانیگا۔ اسکے لیے کہ وہ ایسی چیز دیکھے گا کہ اس سے
اسکو صبر نہ ہوسکیگا۔ پھر اللہ اسکو اسکے قریب کردیگا پھر جب اس کے قریب ہوگا تو بہشتیوں کی آواز سنے گا پھر کہے گا اے

رب مجھکو بہشت مین داخل کر تو خدا فرما دے گا کہ اے آدمی کیا چیز تجھکو راضی کرے گی کیا تو راضی ہے کہ مین تجھکو بقدر دنیا کے ملک دون اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی تو وہ ... شخص کہے گا کہ اے رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور حالانکہ تو سب عالمون کا پروردگار ہے سو ابن مسعود ہنسنے لگے پھر کہا تم مجھسے کیون نہین پوچھتے کہ مین کیون ہنستا ہون۔ تو کسی نے کہا تم کیون ہنستے ہو۔ کہا کہ اسیطرح حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے تھے۔ تو کسی نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین۔ فرمایا کہ خدا کے ہنسنے کے سبب سے جب کہ اُس نے کہا کہ کیا تو مجھسے ہنسی کرتا ہے رب العالمین ہوکر۔ تو خدا فرماوے گا مین تجھسے ہنسی نہین کرتا۔ لیکن مین قادر ہون اس چیز پر کہ چاہا ہون۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ یصرینی منک کے معنے ہین کہ تجھکو کیا چیز راضی کرے گی۔ اور تیرے سوال کو بند کرے گی یہ ماخوذ ہے تصریہ سے اور اسکے معنے ہین جمع کرنا اور کاٹنا۔ اور اس سے ماخوذ ہے مصراۃ جس کے تھنون مین دودھ جمع کیا جاتا ہے اور اُس کا دودھنا بند کیا جاتا ہے۔

الباب الرابع فی رؤیۃ اللہ تعالی

چوتھا باب
خدا تعالی کے دیدار کے بیان مین

(١) عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم عیانا کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... چودھوین رات کو چاند کو دیکھا پھر فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین اپنے رب کو دیکھو گے ظاہر جیسا اس چاند کو دیکھتے ہو۔ نہ ہجوم کیے جاؤ گے اسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل ڈالتا ہے سو اگر تمسے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے نماز سے غافل نہ ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے اس کی سند پڑھی کہ پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے نسائی کے سوا یہ پانچون اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین ایماندارون کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت انکے نصیب مین نہین معلوم ہوا کہ فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

(٢) وعن صہیب رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب الیھم من النظر الی ربھم تبارک وتعالی ثم تلا ھذہ الآیۃ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اخرجہ مسلم والترمذی ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین داخل ہو چکین گے تو حق تعالی فرماویگا تم چاہتے ہو کہ

مین انکو کچھ اور بھی زیادہ دون بہشتی کہینگے کہ کیا تو نے ہمارے مونہون کو روشن نہین کر چکا۔ کیا تو نے ہمکو بہشت مین داخل نہین کیا۔ کیا تو نے ہمکو دوزخ سے نہین بچایا یعنے تو نے ہر طرح سے ہمپر کرم کیا ہے اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی تو پردہ اٹھایا جاویگا یعنے خدا کا دیدار ہوگا سو کوئی نعمت پائی انکے نزدیک ایسا بھی رب کے دیدار سے زیادہ تر پیاری نہ ہوگی۔ پھر حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے اُس کی سند مین یہہ آیت پڑہی کہ نیکوکارون کے واسطے بہتری ہے اور زیادتی۔ مسلم و ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابی ذرٍّ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هل رأیت ربّک تعالی قال نورٌ انّی اراہ اخرجہ مسلم والترمذی **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپنے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا خدا نور ہے مین اُسکو کیونکر دیکھتا یعنے اسکی ذات پاک نور جلال کے پردے مین ہے۔ دنیا مین آنکھہ کو دیکھنے کی طاقت کہان ہے مسلم و ترمذی اُسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی اسکی ذات پاک کے آگے نور کا پردہ ہے آنکھہ کو طاقت کہان ہے کہ اُسکو دیکھہ سکے۔

(۴) **وعن** مسروقٍ قال قلتُ لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا یا اُمّتاہ هل رأی محمدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربّہ فقالت لقد قفّ شعری مما قلتَ این انت من ثلثٍ من حدّثکھنّ فقد کذب من حدّثک انّ محمدًا رأی ربّہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار ومن حدّثک انّہ یعلم ما فی غدٍ فقد کذب ثم قرأت وما تدری نفسٌ ماذا تکسب غدًا ومن حدّثک انّہ کتم شیئًا من الوحی فقد کذب ثم قرأت یا ایّھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربّک الایۃ ولکنّہ رأی جبریل فی صورتہ مرّتین اخرجہ الشیخان والترمذی **ترجمہ** مسروق سے روایت ہو کہ مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے مان کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا تہا تو انہون نے کہا البتہ تیری بات سے میرے رونگٹے کہڑے ہوے تو کہان ہے تین باتون سے یعنے جو تین باتین تجہ سے بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو تجہ سے بیان کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا تہا۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ پہر عائشہ صدیقہ نے اسکی سند مین یہ آیت پڑہی کہ آنکھون کو اسکے دیکھنے کی طاقت نہین اور وہ آنکھون کو پالیتا ہے اور جو تجہ سے بیان کرے کہ وہ آیندہ کی باتین جانتا ہے تو وہ بھی جھوٹا ہے۔ پہر اُنہون نے اُسکی سند مین یہہ آیت پڑہی۔ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کل کیا کماوینگا اور جو تجہ سے بیان کرے کہ حضرت نے وحی سے کچھ چھپا رکہا تہا تو وہ بھی جھوٹا ہے پہر انہون نے یہ آیت پڑہی کہ اے رسول پہونچا دے جو تیری طرف اُتارا گیا۔ تیرے رب کی طرف سے الایۃ ولیکن آپنے جبریل کو اصلی صورت مین دو بار دیکھا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

اشتہار بشارت آثار

یہ امر تو سب پر روشن ہے کہ انسان کی شرافت وکمال کا مدار علم پر ہے اور علم بھی وُہی جسکے جاننے اور اُسپر عمل کرنے سے فلاح دارین حاصل ہو اور اس علم کی اصل تو قرآن کریم ہے اور اُسکی شرح وتفسیر حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام ہے ؎ محال است سعدی کہ راہ صفا ❊ تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ ❊ پس فلاح دارین حاصل کرنیکا ذریعہ سوائے حدیث خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے اور کوئی نہیں اسلیئے ائمہ اسلام نے اس کام کا بڑا اہتمام کیا اور ہر زمانہ کے مطابق اور ہر وقت کے مناسب علماء کرام نے حدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت اور تبلیغ میں کمال کوشش وجانفشانی کی اور مصنفات ومعاجم ومسانید صحاح وسنن وجوامع معہ اسانید تالیف کیں اور طرح طرح کے استنباطات وفوائد ونکات سے ان کو مالامال کرکے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا۔ پھر رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ سے ایسا وقت آگیا کہ علماء عالی ہمت بہت بہت کم ہونے لگے اور اکثر لوگ بوجہ کم ہمتی کے اُن کے دفاتر کبار سے مستفید نہ ہو سکے تو ہمدردان قوم کی ہمتوں نے نہ مانا کہ یہ لوگ اس خیر محض اور کمال ذاتی سے محروم رہیں۔ پس اُنہیں مستند کتابوں کے عمدہ عمدہ انتخاب واختصار تجرید وتلخیص کرکے لوگوں کو فائدہ پہونچانا شروع کیا چنانچہ اول اول امام ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے صحاح ستہ کو یکجا جمع کیا بعد ازاں علامہ مجد الدین ابو السعادات الشہیر بابن الاثیر نے کتاب رزین کی تہذیب وترتیب کی اور اس کتاب کا نام رکھا جامع الاصول من احادیث الرسول۔ بعد ازاں قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم نے نہایت محنت اور جانفشانی کرکے جو جو نقص جامع الاصول میں رہ گئے تھے اُنکو رفع کیا اور نہایت اختصار کی طرف توجہ کی اور اپنی تلخیص کا نام تجرید الاصول رکھا۔ یہ کتاب بھی ایک عجیب خلاصہ صحاح ستہ بنگیا۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے کمال اختصار کے لیئے ہر حدیث کے بعد اس کتاب کا نام نہ لکھا۔ جس میں یہ حدیث باسناد مروی ہے۔ بلکہ بہت مختصر رموز مقرر کیئے تھے اور ناقلین کے تصرف سے کچھ کا کچھ بنگیا اور بہت جگہہ مغالطہ واقع ہونے لگا۔ اسلیئے ۹۰؁ہ ہجری صاحب تیسیر الاصول نے اس نقص کے رفع کرنے کی طرف توجہ کی اور نہایت عرق ریزی وجانکاہی سے اس مہم کو سرانجام کیا اور اس دقت کو بالکل رفع کر دیا۔ مخرجین ارباب صحاح کا حوالہ دینے کے لیئے ایسے واضح نشان مقرر کیئے کہ کچھہ اشتباہ نہ رہا اور مغالطہ واقع ہونے کا احتمال دور ہو گیا۔ چنانچہ سب صحاح ستہ والے جس حدیث کو بالاتفاق روایت کریں اُسکے اخیر میں لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر موطا کے سوا باقی صحاح کا اتفاق ہو وہاں لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح میں سے امام مالک کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی عدم روایت حدیث میں شریک ہوں تو لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہیں اور جس حدیث کو صرف امام بخاری اور مسلم ہی روایت کریں اُسکے بعد لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہوں تو لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ

اور اگر روایت حدیث میں شیخین کے شریک امام مالکؒ ہوں کوئی اور صاحب ہوں تو لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ انکا نام لکھتے ہیں اور جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چاروں اصحاب صحاح روایت کریں وہاں لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اور جہاں اُن چار میں سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث میں شریک نہ ہوں تو وہاں لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُن کا نام لکھتے ہیں اور متن حدیث میں جہاں کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کردیتے ہیں پس ان خوبیوں کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بے نظیر گنجی اول اور سب سے اعلےٰ خوبی تو اس کتاب میں یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چھہ ضخیم کتابوں کی کل حدیثیں اس میں بلا تکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتھ آگئی ہیں دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے۔ تیسرے حوالے ایسے واضح ہیں کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچھہ تحقیق کرنے کی ضرورت پڑے تو بلا دقت معلوم ہوتا ہے کہ فلان فلان کتاب میں یہ حدیث موجود ہے۔ اُس کتاب سے حدیث نکال کر اسناد کی پرکھہ کر سکتے ہیں لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں۔ اُن کی فائدہ رسانی کے لیئے عالیجناب مولانا سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب بہادر جج ہائیکورٹ سرکار نظام نے سلیس اردو با محاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حواشی چڑھائے اور اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت مالکان مطبع صدیقی کو عنایت کی۔ خاکساران نے اس کتاب کے طبع کرانے میں نہایت شوق سے اہتمام کیا۔ اصل کتاب عربی بھی اور ترجمہ اردو بھی دونوں اکٹھے چھپوائے ہر حدیث کو ختم کرکے اسکے بعد ترجمہ کا لفظ جلی قلم سے لکھکر پورا ترجمہ لکھدیا۔ ہر باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں۔ انکی تعداد کا نمبر بھی ہر حدیث کے شروع میں لکھا گیا۔ یہ متبرک کتاب چھہ جلدوں میں ختم ہوئی ہے قیمت جلد اول دو روپیہ (عا) جلد دوم (عا) جلد سوم (عا) جلد چہارم (عا) جلد پنجم (عا) جلد ششم ایک روپیہ (عہ) مجموعہ قیمت گیارہ روپیہ (عـــہ) ہے۔

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب مستطاب کے فوائد و مضامین سے فیضیاب ہو۔ جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی گویا اُسکے پاس حدیث کی چھہ اصول کتابیں (جنپر علم و عمل کا مدار ہے) موجود ہیں۔

حضرات شائقین

جلد تر اس نادر مجموعہ کو مطبع صدیقی لاہور سے طلب فرماویں اور اسکے مطالعہ سے سعادت و فلاح دارین حاصل کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

المشتہران

شیخ عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادھواں